بسم اللہ الرحمن الرحیم

لسانِ حکمت

یعنی

انوارِ سہیلی اُردو

دھلی

فی مطبع جوھر ھند

سنہ ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در فیض ست بنشین از کشایش نا امید اینجا ٭ بزنگ دانہ از ہر قفل میر وید کلید اینجا ٭ حمد و ثنا پروردگار عالم کو ابتداے ازل سے
انتہاے ابد تک سزاوار ہے وجوب وجود قدیم سے تعین اول کو منصہ ظہور پر جلوہ گر فرمایا اور اسی نور مقدس سے
تمامی عالم کو خلوتکدہ عدم سے میدان وجود مین لایا اور حمد و سپاس اُس حکیم حاکم کو زیبا ہے کہ ارادہ ازلی
سے کارخانہ جہان کو بوسیلہ ذات پاک مظہر کل موجودات مصدر فیض لاہوتی مجمع صفات جبروتی یعنی فخر
جملہ نسل آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب کیا اور سارے ذرات عالم کو اُسی آفتاب عالمتاب
کے جمال جہان آرا سے نور دیا اور وجود اس کا نور دیدہ باریک بین بلکہ مطلع معنے کنت نبیا و آدم بین
الماء والطین اور مقطع مضمون انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
اور مبشر ببشارت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم
اور مشرف بتشریف وانک لعلیٰ خلق عظیم کیا خلاصہ موجودات سلالہ کائنات دافع مکر و حیلہ
سازی رافع بازار عذر و دغا بازی شیرازہ جمعیت قلوب دوستان دین معیار
حال دشمنان شرع متین مروج قواعد حزم و تدبیر مخرب اساس فتنہ و فساد
ناظم ممالک عدل و انصاف ہادم مراسم جور و اعتساف مفتاح مشکلات جملہ بنی آدم مصباح تمامی ظلمات عالم مطلوب
ارباب شریعت مقصود اصحاب طریقت نبی الحرمین امام القبلتین رئیس الخافقین انیس العالمین شفیع المذنبین

Marfat.com

قدوۂ جن وبشر اسوۂ شفیعان روز محشر حامل ثقال نبوت وایالت خاتم فصوص ناموس رسالت مہبط جبریل امین
وصی رب العالمین محمل خطاب آسمانی مورد کتاب نورانی رموزدان سپیدی وسیاہی موصل فیوض وبرکات نامتناہی
الہی عارف معارف قیوم قدیر کاشف دقایق معضلات تقدیر عارج معارج سبع سموات صاعد مدارج عالیات
مصداق آیہ کریمہ سبحان الذی اسری بالا نشین مسند بلند پایہ سدرۃ المنتہے والی قبضہ قاب قوسین او ادنے
کمحل بکحل الجواہر مازاغ البصر وماطغے غرض اصلی جملہ موجودات علت غائی آفرینش مکنونات منبع زلال صدق
وصفا حضرت ابوالقاسم محمد مصطفے صلوات اللہ علیہ من الملک الاعلے کہ زلاف حمد ونعت اوست بر خاک
ادب خفتن ؛ بسجودی میتوان کردن درودے میتوان گفتن ؛ نظم خدا مدح آفرین مصطفے بس ؛ محمد حامد حمد خدا بس
محمد از تو میخواہم خدا را ؛ الہی از تو عشق مصطفے را ؛ اور درود نامحدود اوسپر اور اُسکے آل اطہار اور اصحاب اخیار پر کہ
جانشینان محفل شریعت صدر گزینان مسند طریقت کار فرمایان کشور دین متین ہادیان طریق صدق ویقین
گنجوران خزانہ رحمت الہی سررشتہ داران فیض نامتناہی شاہان ملک تسلیم ورضا تاجداران اقالیم اجتبا
واصطفا پیشوایان ارباب عقول راہ نمایان منہاج مستقیم حضرت رسول ہین خصوصاً چار قب خلافت عظمی و
چار عنصر کالبد ولایت کبری کہ کمال صدق وعدالت اور سخاوت کا انکے ابدان مطہرہ مین نمودار ہوا اور جلایل
اوصاف زعامت قصوی نے انکے نفوس منورہ مین ظہور فرمایا اعنی قاتل الکفرۃ والزنادیق وفی الغار صاحبہ رفیق
افضل الامۃ والخلایق بعد الانبیاء بالتحقیق نظام المومنین امام المسلمین ابوبکر بن الصدیق وعادل الاصحاب
صاحب الدرۃ والاحتساب مزین المنابر والمساجد والمحراب المومنین عمر بن الخطاب ومقتدی الصابرین فی السراء
والضراء الثابت والراسخ فی البلوی والابتلاء جامع آیات القرآن کمثل الترتیب فی لوح الرحمان امیرالمومنین امام
المتعبدین عثمان بن عفان ومظہر العجائب والغرائب مطلوب کل طالب صاحب المفاخرۃ والمناقب اشجع العرب والعجم
اکرم الامم یعسوب المسلمین رئیس المتقین امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضوان اللہ علیہم وعلی اتباعہم واشیاعہم
اجمعین انتہائی خطبہ بعد اسکے بیان کیا چاہتا ہے کہ کتاب کلیلہ ودمنہ کہ حکیم روشن رای بیدپا برہمن نے رای دابشلیم
ہندی کے واسطے کہ اس عہد مین وہ فرمان روا بعض مملکت ہندوستان کا تہا اور پایہ تخت اس کا سومنات
تہا زبان سنسکرت مین تالیف کی تہی اور مطلب اس کتاب کا ایسی پند ونصایح پر ترتیب دیا تہا کہ سیاست
رعیت اور بسط بساط عدل رافت اور تربیت اور تقویت اولیاے دولت اور نظم ونسق آداب مملکت اور
بہت سے مطالب دینی ودنیوی کی بکار آمد ہو اور دابشلیم اس کتاب کو قبلہ مقاصد وکعبہ فواید سمجہکر قفل جمیع مشکلات کو

Marfat.com

کلید مطالعہ سے اس کتاب کی کہولتا تہا اور یہ گوہر بے بہا اُسکے زمانہ مین سبکی نظر سے درج کتمان مین رہتا تہا اور مانند لعل بدخشان کے کان خزاین سلطانی مین مخفی رہا کرتا تہا اس لیئے کہ بادشاہ کا حکم قدغن تہا کہ اس عروس پردہ نشین پر کسی نامحرم کی آنکھ نہ پڑے باوجود این ہمہ اخفا اسکے نسیم عنبر شمیم نے اطراف جہان کو معطر کیا تھا۔ اُس نافہ مشک منافع کے نکہت اخبار سے شامہ عالم معنبر ہو رہا تھا القصہ نوشیروان کسریٰ کے زمانہ مین یہہ خبر فرحت اثر مشتہر ہوئی کہ بادشاہ ہند کے کتب خانہ مین ایک کتاب ہے کہ زبان بہائم و وحوش اور طیور وحشرات سے لوازم سیاست وجہانداری اور قواعد سلطنت وشہریاری جو کچھ کہ بادشاہونکو چاہیئے اوسمین جمع کیئے ہین اور ازسکو سرمایۂ منفعت اور وسیلہ ہر مصلحت مقرر کیا ہے۔ نوشیروان کو کہ طبع عالی اُس کی جویائے آئین عدل وداد تھی یہ سُن کے کمال رغبت پیدا ہوئی اور چاہا کہ کسیطرح اُس کتاب کو دستیاب کیجیئے اسلیئے برزویہ برشک کہ مقدم اطبائے پارس اور سب زبانون کا ترجمہ اور جمیع فنون کمالات مین گوئے سبقت اپنے امثال سے لیگیا تہا حسب الحکم نوشیروان کے واسطے تلاش اس کتاب کی ہندوستان مین کہ وہ زمانہ رائے تلہند کا تہا آیا اور ہزار تدبیر سے اس کتاب کو حاصل کر کے زبان سنسکرت سے الفاظ پہلوی مین کہ اُس زمانے مین زبان اہل ایران کی تہی ترجمہ کر کے حضور مین بادشاہ کی لایا اور تشرف امتنان بدرجہ کمال پایا اور اسکے جلدو مین رتبہ برزویہ کا تاجدار کا انتہائی اوج عزت کو پہنچا اسکے بعد مصلحت کار مملکت نوشیروان از جزئی تا کلی مشورے پر اس کتاب کے موقوف تھی اور بعد نوشیروان کے سب بادشاہان عجم مخفی اور عزیز کہتے ہین اس کتاب کے مبالغہ کرتے رہے کہ کسی نااہل و ناسزا کے ہاتھ نہ آئے تا کہ اسکے فیض مطالعہ سے لیاقت سلطنت کی کسی فرومایہ کو حاصل نہو جائے چنانچہ پیر دہقان ابو القاسم فردوسی لکھتا ہے کہ باشندگان شہر ری سے ایک پہلوان فرومایہ تہا بہرام خوبینہ نام اُسنے خازن ہرمزشاہ ابن نوشیروان سے ملکر اس کتاب کو مطالعہ کر کے دستور العمل اپنا کیا آخر تمام وضیع وشریف ایرانکو مسخر کر کے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا اور خسرو پرویز کہ فرزند شاہ ہرمز تھا اُسکے ہاتھ سے ناچار ہو کر روم کو بھاگا تفصیل اُسکی شاہنامہ مین موجود ہے حقیقت تو یون ہے کہ یہ کتاب وہ دریائے فیض ہے جو شخص کہ مادہ قابل کہتا ہو اور اسکو دیدہ دل سے دیکھے اور گوش جان سے سُنے تو یقین غالب ہے کہ سعادت دارین سے محروم نہ رہے المختصر بعد خرابی سلطنت ساسانیان اہل اسلام نے کہ شوکت فاروقی سے تمام مملکت ایران وتوران پر تسلط پایا کتاب بھی بادشاہ ایران کے ملک ومال کے ساتھ غارت گئی اور اسکے بعد جب خلیفہ ثانی عباسیان یعنی ابو جعفر منصور ابن محمد بن علی ابن عبد اللہ ابن عباس نے نوادر اس کتاب کے سُنے شوق بے انتہا پیدا ہوا پھر ہزار تدبیر اُس نے ملک حبش

Marfat.com

سے بہم پہنچائی اور ترجمہ اُس کا ابو الحسن عبد اللہ ابن مقفع کہ سر آمد فضلاے عصر تہا زبان عربی میں لکھوایا بہرام کے بعد
یہ نسخہ مطالعہ میں اُس بادشاہ کے رہتا تہا اور اُسکے اساس احکام خلافت اور بنائے شرائط عدل و رافت پند و نصائح
پر اس کتاب کے موقوف تہی اسکے بعد تیسری بار ابو الحسن ابن نصر ابن احمد سامانی نے ایک فاضل ہنر کو حکم کیا کہ اس نسخہ کو
زبان عربی سے فارسی میں ترجمہ کرے اور چوتھی بار رودکی شاعر کو حکم دیا کہ اسے سلک دُر ہاے کو رشتہ نظم میں انتظام دے
پانچویں بار ابو المظفر بہرام شاہ ابن مسعود نے کہ اولاد سے سلطان محمود غازی غزنوی کے تہا کہ ممدوح حکیم سنائی کا
ہے حکم دیا کہ افصح الفصحا اور ابلغ البلغا یعنی ابو المعالی نصر اللہ ابن محمد ابن عبد الحمید نسخہ ابن مقفع کا ایسی فارسی سلیس میں
ترجمہ کرے کہ فائدہ اُسکا خاص و عام کو پہونچے اور یہ نسخہ فی الحال دستیاب اور مشہور بہ کلیلہ و دمنہ ہے ترجمہ ہے
مولانا مشار الیہ کا اور الحق کہ عبارت اُسکی لطافت اور خوش بیانی میں راحت افزائے روح سخن فہمان ہے اور سب ترجمے کہ مذکور
جنکا ہوچکا بسبب کثرت لغات عربیہ اور اشارات بلیغہ کے کہ اکثر فارسی خوان اقتباس معنی سے دور و بے بہرہ رہتے تہے اس
واسطے یہ نسخے متروک ہے اور مقبول طبع بعضے خاص و عام کے نہوئے فلہذا جناب اشارت مآب کہ ذات والا صفات
اُسکی جامع کمالات تہی یعنی امیر الاعظم دستور المعظم مستجمع الفضائل و المعانی نظام الدولۃ و الدین شیخ احمد المشتہر بہ سہیلی نے کہ بے
تکلف گویا سہیل تہا کہ یمن سے تابان ہوا تہا واسطے منافع کافہ انام کے چھٹی بار حکم فرمایا کہ حاکم ملک معانی سر امد فضلای
حقانی واقف رموز یزدانی یعنی حسین ابن علی الواعظ متخلص بہ کاشفی اس عروس مذکور کو لباس نو پہنائے
اور زیبا رویان معانی کو پردۂ الفاظ مغلقہ اور حجاب کلمات مشکلہ سے نکال کے عبارت روشن اور اشارات
لطیفہ سے حسن افزائی کرے تا ناظران مشتاق کو جلوہ الفاظ اور حسن معانی بوجہ سہل نظر آئے اسکے بعد ساتوین بار
ابو الفضل نے عبارت انوار سہیلی کو کچہ کاٹ کاٹ کے عیار دانش لکہی لیکن انوار سہیلی سے اُسے کچہ نسبت نہوئی
لہذا اُس نے بہی کچہ رونق نہ پکڑی اب معلوم کیا چاہیئے کہ بنائے کتاب کلیلہ و دمنہ حکمت عملی پر ہے اور وہ حکمت
عملی کیا ہے کہ جاننا مصالح حرکات ارادی اور افعال طبعی نوع انسانی کا اُس طور سے کہ جس سے انتظام احوال معاد و معاش
اور حصول کمال ہو اور قسم حکمت عملی کی دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ ہے کہ مصالح ہر فرد انسان سے جدا گانہ تعلق رکھے
اور اوسمین اشتراک دوسرے کا متصور نہو یعنی مثلاً گہر میں دس آدمی ہیں بی بی اور اولاد اور کنیز و غلام پس مصلحت ہر ایک
کی جدا جدا ہے یعنی آداب فرزند کے والدین کے ساتھ اور طرح سے ہیں اور معاشرت والدین کی اولاد سے اور
طرح پر لازم ہے و علے ہذا القیاس غلام اور مولا کی مصلحت جدا جدا ان کی ذاتوں سے متعلق ہے دوسرا اس میں
شریک نہیں ہو سکتا ہے پس اسکو تہذیب اخلاق کہتے ہیں اور قسم دوسری وہ ہے کہ تعلق اُس کا

Marfat.com

مصالح جماعت مشترکہ سی ہو وہ بھی دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ ہی کہ جس سے مصالح مشارکت منزل اور گھر کے معلوم ہون اسکو تدبیر منزل کہتے ہین اور قسم دوسری وہ ہے کہ جس سے مصالح مشارکت شہر اور ولایت سے بلکہ اقلیم و مملکت کے دریافت ہون اسکو سیاست مدنی کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے مثلاً بادشاہ اہل شہر و ولایت سے کیا معاملہ کرے یعنی ہر ایک کی لایق جدا جدا معاشرت اور معاملات جاری رکھے اور رعایا اور سپاہ بادشاہ سے کیونکہ پیش آئین یعنے متابعت اور فرمانبرداری اور جان نثاری مین سرگرم رہین پس یہہ تفصیل سیاست مدنی کی ہی اور یہہ کتاب شامل ہے تینون قسمون کو مگر بعض فواید تدبیر منزل اور سیاست مدنی اور جو کچھہ کہ تعلق تہذیب اخلاق سے رکھتا ہی اسمین مذکور نہین ہی مگر جستہ جستہ جابجا کچھہ بیان مین آگیا ہی اگرچہ ممکن تہا کہ اندک مکارم اخلاق مذکور کیئے جاتے لیکن باعث تبدیل وضع کتاب کی ہوتی تھی اور زیادہ تصریح کا یہہ محل نہ تہا کہ اپنی جگہہ پر حکمائی بشرح و بسط بیان کر دیا اس سبب سے قصد زیادتی کلام کا نکیا بس اسی طریق پر کہ حکیم بیدپا چلا تہا ہمنے بھی مصلحت جانا اور دو باب اول کے مذکور ہین برزویہ برزشک و بزرجمہر کے بھی اور اصل کتاب سے کچھہ علاقہ نرکھتے تھے اسلیئے وہ دونون باب کہ بجز حکایت اور کچھہ تہا رہ نتہا موقوف کرکے باقی چودہ باب کو کہ وہ وصایا تہے ہوشنگ پیشداد کی انہین عبارت روشن سلیس مین لکھا اور ان حکایتون کو رائے دبشلیم اور برہمن کے طریق سوال و جواب پر مفید کتابت مین کیا اب امیدوار ہون صاحب ہنران پاک طینت سے کہ اس کتاب پر نظر الطاف دیدہ عنایت سے کرین تا حکم ؎ عیون الرضا عن کل عیب کلیلۃ : خطا اس سے بضاعت کے پوشیدہ رہے اور بنظر عیب پوشی اصلاح مناسب سے کوتاہی نفرمائین اور ستاری کہ صفت صفتہا خدائے پاک سے اسکی پیروی کرین چنانچہ مضمون شعر گویا اسکے مناسب حال ہی ؎ کام پوشاک سی نہین ہمکو : عیب پوشی ہمارا شیوہ ہے : اب بیان کیا جاتا ہی کہ اس رسالہ نے کہ پہلی مسمے انوار سہیلی تہا اور اب ملقب ہے بہ بستان حکمت چودہ باب پر یون ترتیب پائی ہے

باب پہلا اجتناب کرنین قول سے ساعی اور نمام کی ہی **باب دوسرا** سزا پانین بدکاردنکی اور انکی شامت احوال مین ہی **باب تیسرا** موافقت مین دوستون کی اور انکی فوائد مقاصد مین ہی **باب چوتھا** ملاحظہ کرنین احوال دشمنون کی اور انکی تدبیر سے بیفکر رہنے مین **باب پانچوان** ہی مضرت مین غفلت کرنیکی اور جو کچھہ کہ سبب تساہل اور سستی کے حاصل ہوتا ہی **باب چھٹا** آفت تعجیل اور ضرر شتابکاری مین ہی **باب ساتوان** ہی احتیاط اور تدبیرین کہ دشمنون کی بلا سے کسی حیلہ کے سبب نجات پائی **باب آٹھوان** ہی احتراز کرنین ارباب مکر سے اور اعتماد نکرنا تملق پر انکے **باب نوان** فضیلت مین عفو کے ہی بموجب حدیث شریف عفو الملوک ابقا للملک کہ بادشاہون کے واسطے بہتر اس سے صفت دوسری نہین ہے **باب دسوان** مضرت مین زیادہ طلبی کی ہے

Marfat.com

کہ سبب اسکی انسان اپنے مطلب سے بہی محروم رہتا ہے باب گیارہوان جزاے اعمال اور طریق مکافات مین ہے
باب بارہوان فضیلت مین حلم و وقار اور سکون اور ثبات کے ہے خصوصاً بادشاہون کے واسطے سزا دینا واجب
ہے باب تیرہوان پرہیز کرنے مین بادشاہون کے اہل غدر اور خیانت سے ہے باب چودہوان اسمین ہے کہ
التفات نکرے انقلاب زمانے پر بلکہ ہر کام کو قضا و قدر پر رکہے اور ہر دم یہہ شعر مولف کا مد نظر رکہے بیت دیکہہ
کہدیتے ہین ہو جائیگا کل طعمہ مور : آج بالفرض جو تو مثل سلیمان ہوگا : بعد بیان ان باتون کے وہ حکایت
کہ جو منشا اس ترجمے کی ہے شروع کیجاتی ہے اب یہانتک تو جستہ جستہ مضمون بنا ہے تالیف انوار سہیلی
کا تہا اب ضرور ہے کہ مترجم اس اردوی معلے کا حال اس کتاب کی تالیف کا کہ مسمے بہ بستان حکمت ہے
اور کچہہ حال مولد اور مسکن اپنے شہر اودہ کا اور بعض بعض واردات زمانہ سے جو کہ لاحق حال اپنے ہوئے ہین اور پست
و بلند دوران سے کہ جو پیش نظر آیا ہے جستہ جستہ بیان کرکے اسکے بعد حاصل کتاب لکہی اب سنا چاہیے کہ ایکروز
بندہ اور خواجہ وزیر اور میان فرخ شاعر کہ یہ دونون شاگرد رشید شیخ ناسخ صاحب کے ہین اور جناب احباب اور بہی باہم
بیٹہے تہے اور اسوقت شغل انوار سہیلی کے مطالعہ کا تہا اور اسکی مصنف کی فکر رسا پر سب نے زبان کہولی تہی کہ سبحان اللہ
مصنف اسکا عجب حکیم بیمثل تہا اور عجب کتاب تصنیف کی ہے کہ گنجینہ ہے اسرار الہی کا اور خزینہ ہے فیض غیر متناہی کا بلکہ
قرینہ اسپر دال ہے کہ یہہ جو کچہہ اسنے بیان کیا ہے مظنہ ہے کہ بامداد الہام غیبی ہو والا ے انسان ضعیف البنیان
کب کنہ کو اسقدر جزئیات عالم کے پہنچسکتی ہے اگر مطالب اس کتاب کے کوئی بچشم خرد دیکہے تو کوئی دقیقہ دینی و دنیوی
سے باقی نہین چہوڑا ہے اور اگر کوئی غریب و فقیر خواہ رئیس و امیر خصوصاً بادشاہ اس کتاب کے مطالب کو اپنا
قبلہ مقاصد کرے تو یقین ہے کہ سعادت دارین سے سرفرازی پائے اور رونق اسکی ہر امر کی روز بروز ترقی کرتی ہے
اس گفتگو مین سب اہل مجلس نے اصرار کیا کہ اکثر زبانون مین ترجمہ اسکا ہو چکا ہے اگر تم اردو مین اسے ترجمہ کرو تو خوب چیز ہو ہم
نے ہر چند عذر کیا پیش رفت نہوا کچہہ من اللہ بندہ کو بہی توفیق رفیق ہوئی اور ہمت اسپر ہوئی کہ ما توفیقی الا باللہ
کہکر ارادہ کرو اگر فضل الہی شامل حال ہے تو سب بن آویگا لہذا خدا کی عنایت پر تکیہ کرکے شروع کیا جاتا ہے
اب سنا چاہیے کہ جب ارادہ ہوا کہ ترجمہ اسکا اردو مین کرون تو اول ضرور ہوا کہ بنظر تامل اس کتاب کی عبارت
اور مطالب کو دیکہا چاہیے اسلیے بغور تمام دیکہا تو بیشتر مطالب پر اعتراض وارد ہوتے ہین اور بعض جگہہ اجمال ہین
مثلاً دو چیز کا مذکور تہا جب تفصیل کی تو ایک کا مذکور رہا اور دوسرا مطلب رہ گیا اور بعض جگہہ اگر کچہہ بیان اور ہو تو مطلب
برآمد ہوتا ہے ورنہ نقصان رہتا ہے اور اکثر فقرات کے واسطے رنگینی کلام کے طول دی گئی تہے سو حذف کرنا اس کا ضرور تہا

Marfat.com

سلطانی کہ سایہ پرور دابر عنایت عالی اور آسودگان خسخانہ حمایت شاہی ہین وہ تابش آفتاب حوادث سے محفوظ رہین سایبان الطاف خداوندی او نخل پرورش خداوندی اُنکے سر پر ہر دم سایہ افگن ہے، وہ عرض کرتے ہین کہ ہم سبکا آرام شہریار جہان کی راحت مین ہے مصرعہ سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست؛ اور اگر یون منظور ہے کہ بندگان شاہی ہی آرام پائین تو اِس نواح مین ایک کوہ ہے کہ جوان مردونکی ہمت کے مانند سربلند اور بسان طبع سخنوران فرح افزا و دلپسند ہے درخت سایہ اشجار اُسکے اور دامن فراخ و روشن جوش نباتات و ریاحین سے مثل گلزار مین شہریار جہان وہان ذوق افزا ہو کر استراحت فرمائین اور سایہ اشجار مین سب بندگان شاہی بھی بخوبی آرام پائین ہنگام شب عنان عزیمت مقر خلافت کیطرف پھیرین تا پہر اور بنگاہ لشکر بآرام تمام روانہ ہو کے کسی دشت بیسایہ دار مین مقام کرین جسوقت سلطان سپاہ نگاہبان نخانہ مغرب کا عزم کرے پھر لوائے شوکت و اقبال متوجہ منزل مقصود ہو القصہ ہمایون فال بموجب صلاح خجستہ رائے کے روانہ ہوئے اُس کوہ کے نزدیک پہنچا عجب طرحکا کوہ بلند دیکھا کہ آسمان دنیا سے ہمسری کرتا تہا الا ازار کوہی اور زرگستان کواکب و بدیدہ ایک چمن کے معلوم ہوتے تہے القصہ شاہ بالائے کوہ پہونچکر نہایت سرور سے چار سو گلگشت کرتا تہا ناگاہ ایک سبزہ زار نظر آیا کہ مانند میدان اہل وسعت فراوان رکہتا تہا اور سبزہ زار اُس کا نہایت شادابی اور سرور افزائی مین نظیر جنت تہا اور زمان موج نسیم مشکبار اسرار روایح گلزار کو چار سو جہان مین فاش کرتے تہے اور ترنم بلبل سے حکایت رنگ و بوے گل کی گوش ساکنان عالم بالا مین پہنچتی تہی نظم لطیف و دلکشا آب و ہوائے مبارک منزل و فرخندہ جائے؛ درختان چون بتان قد برکشیدہ؛ زیکدیگر بخوبی سرکشیدہ؛ فراز شاخ مرغان خوش آوازہ؛ بالحان ارغنون ہا کردہ برسازہ؛ اور اُس مرغزار مین ایک چشمہ آب تہا کہ اُسکا پانی آب حیات کے مانند زندگی بخش تہا اُسکے دیکھنے سے شاہ حد سے زیادہ مسرور ہوا اور کرب سے پیدا نکا کہ حقیقت مین میدان کربلا تہا خاطر عاطر ہمایون فال سے دور ہوا وزیر نے خدام سلطانی کو حکم دیا کہ کنارہ چشمہ آب پر شاہی بچھونا بچھایا ہمایون فال تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوا اور ملازم رکاب دولت بھی لب چشمہ سایہ مین درختونکی راحت اندوز ہوئے شاہ و سپاہ اُس ہوائے ہاویہ ہلاکت گاہ سے نکلکے اُس منزل مینو مکان مین فرحت یاب ہوئے اور عجائب مصنوعات الٰہی اور غرائب مخلوقات نامتناہی رنگارنگ پر نگاہ کرکے ادائے حمد و ثنائے ایزد متعال مین ہزار زبان سرگرم بیان تہے کہ نقاش مشیت نے لوح سنگین کیا کیا نقوش بوقلمون قلم قدرت سے کھینچے ہین اور صانع تقدیر نے بحد و عدد بنایا ہے کہ گوناگون سنگ خارا سے پیدا کئے ہین مرغان چمن اور نغمہ سرایان گلشن زبان حال سے حمد و ثنائے ایزد سبحان مین اُس تمام لئے سے تہلیل اور تسبیح کہتے تہے بیت برگ درختان سبز در نظر ہوشیار؛ ہر ورقے دفتر معرفت کردگار؛ ناگاہ نظر ہمایون فال کی ایک درخت خشک پر پڑی کہ شیخ فانی کے مانند برجا ماندہ و بیحس و حرکت تہا اور اُس مین ایک جوف تہا کہ زنبوران عسل فوج فوج اُس قلعہ جوف مین خیرہ اپنی معاش کار کہتے تہے جبکہ غوغائے لشکر زنبوران شاہ کے کان مین پہنچا وزیر جہاندیدہ سے پوچھا کہ اجتماع ان جانوران سبکے یہ دانہ کا

Marfat.com

اس درخت کی حوالی مین کسو واسطے ہے اور آمد و رفت ان کمربستگان ارشاد کے فراز و نشیب سے غوار پر کسکے حکم سی تھی خجستہ رائے نے
زبان سحر بیان کو موقف عرض مین اس طرح سے گویا کیا کہ اے شہریار کامگار یہہ لشکر جرار فرمانبردار ایک بادشاہ قہرمان کا
ہے کہ نام اسکا یعسوب ہے اور جسے او جسم مین ان سب سے وہ بزرگ تر ہے خلاق جہان نے یہہ عجب طرح کا گروہ پر منفعت اور
کم مضرت پیدا کیا ہے کہ فحوائے واوحی ربک الی النحل سے ظاہر ہے اور تمام لشکر بے پایان نے حکم نافذ بادشاہ پر سر
اطاعت رکھا ہے اور وہ تخت پر موم کے جلوہ افروز ہے اور وزیر و حاجب و دربان اور پاسبان وغیرہ لوازم سلطنت
اپنے اپنے عہدہ اور کام مقرر پر سرگرم خدمت ہین اور فراست وکیاست اس فرقے کی کہانتک بیان ہو سکے ایک ادنی سے یہہ ہے
کہ ہر ایک نے خانہ مسدس موم سے اس طرح کا اپنے اپنے رہنے کو بنایا ہے کہ مہندسان کامل اور ریاضی دانان عاقل تمام روز مین
کے مانند سنمار رومی یعنی بنائے خورنق او شیدائے پارسی کہ بانی ہفت گنبد بہرامی تھے اگر پرکار او مسطر ہاتھہ مین لین تو خلل کیا
ہے کہ ایسے گہر برابر بنا سکین اور یون حکم بادشاہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے گہر سے پرواز کر کے شگوفہای اشجار اور گلہای خوشرنگ و بو دار پر
جا بیٹھین اور رطوبت گل و شگوفے کی چوس کے آئین اول حاجب او دربان انکا منہہ سونگھین اگر بوے خوش اس سے آتی تو اجازت ہے
کہ جا کر خانہ مسدس اور حجرہ موسس مین آرام کرین اور برگہای لطیف کے چاٹنے کے بعد جو لعاب تازہ اور خوش مزہ کہ انکے منہہ مین
باقی رہے اسے لا کے خزینہ بادشاہی مین جمع کرین اور اگر خدانخواستہ کوئی برگ بدبو پر بیٹھکر آئے اور رایحہ کثیف و کریہ اسکے منہہ سے
آئے تو دربان و حاجب فی الحال سر اسکا کاٹ ڈالین اور اگر دربان کے تغافل سے کوئی داخل ہو گیا اور وہ بوئے کریہ بادشاہ کے
دماغ مین پہنچی تو حکم ہوا کہ اس بے ادب برگشتہ بخت کو سیاستگاہ مین حاضر کرین اول اس جرم تغافل پر دربان کو قتل کرین
اسکے بعد اسکے سر کاٹین تا بار دیگر پہر کوئی یہہ حرکت نکرے او یون پیشدادیون کے اخبار مین مورخ نے لکھا ہے کہ جمشید نے
آئین جہانداری اور رسم دربان و حاجب و بواب و تخت و مسند انہین سے اخذ کیا تہا اور رفتہ رفتہ مرتبہ کمال فہرمانی کو پہنچا
ہمایون فال نے جو یہہ بیان خجستہ رائے سے سنا کمال اشتیاق سے زیر درخت آکے استادہ ہو کر او تفرج کنان تماشائے بارگاہ
یعسوب و وزیر اور اہتمام حاجبان باتدبیر اور آمد و رفت ملازمان شہریاری اور قانون خدمت و ہوشیاری دیکھکر
سرگرم حمد و ثنای ایزد متعال ہوا کہ سبحان اللہ کیا گروہ پیدا کیا ہے کہ ایک ایک انمین سے قاعدہ دان اور بدل و جان
اپنے بادشاہ کا تابع فرمان ہے اور کیا غذاے پاک اور جاے پاکیزہ اختیار کی ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے سود و زیان سے کام ہے
او دوسرے کے کام مین مطلق دخل نہین کرتے ہین بیت ہشت انجاست کار اے نباشد بکسے ربا کسے کار نباشد
اور باوجود خار دل آزار کے کوئی کسیکے درپے ایذا نہین ہے اور بجائیش نواضع نوشانوش باہم رکہتے ہین اور ابنائے جنس سے
بلطف پیش آتے ہین او آدمیون ہم انکے برخلاف مشاہدہ کرتے ہین کہ یہہ قوم اپنی بنی نوع کے ضرر و آزار مین سرگرم ہے پس یہہ رباعے

Marfat.com

انہین کے حسب حال ہے **رباعی** ابنای زمانہ مایۂ شور و شر اند ✤ انباشتۂ نفاق و عین ضرر اند ✤ مانند قطار اشتر این فرقہ
دون ✤ بایکدگر اند و رپے یکدگر اند ✤ وزیر نے عرض کیا کہ گروہ انکا ایک طبیعت پر پیدا کیا گیا ہے اور نوع آدمی کی طبایع
مختلف اور طینت گوناگون سے پیدا ہوئی ہی اور انکی ترکیب مین روح اور جسم لطیف اور کثیف اور نور و ظلمت باہم آمیختہ ہین اور
صفات ملکوتی اور خصایل شیطانی اور رواحل علوی اور مادہ سفلی انکی خلقت مین جمع ہین اسواسطے مشرب جداگانہ اور ملت
علیحدہ رکہتے ہین یعنی عقل ملایکہ سی بہی انکو بہرہ ہے اور نفوس شیاطین سے بہی انہین مادہ ہی جو کوئی کہ دست موافقت دامن
عقل پر مارے تو قدم شرف سے درجات وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ پر ترقی کرے **بیت** بہرہ از ملکت ہست نصیبے از دیو ✤
ترک دیوی کن و بگذر بفضیلت ز ملک ✤ اکثر آدمی نفس جفاجو کی پیروی سے مظہر اخلاق ذمیمہ بن جاتے ہین **نظم** بیخردی چند ز خود
بیخبر ✤ عیب پسندند بر غم ہنر ✤ دود شوند از پے ما رسند ✤ باد شوند از پے چراغی رسند ✤ اور بعضو نے کہ ہدایت نفس لوامہ سے جا بجا
صفات ملکی اپنے قامت پر قطع کیا ہے اونکا وہ مرتبہ ہوا ہی جو اوپر بیان ہو چکا اور جو کوئی کہ پابند صفات شیاطین کا
ہوتا ہی وہ زمرۂ اخوان الشیاطین مین محسوب ہوتا ہی یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا جو کچھ کہ تو نے ای وزیر کہا سچ ہے لیکن صلاح
انسانکی اسمین ہے کہ پاے قناعت دامن عزلت مین کہینچے تو ہر نوع اسکے واسطے فلاح دارین منظور ہے ورنہ آخرکار اسکو
رسوا عالم کرینگے اور آخرت مین اسکی نسبت تحرق ذایقہ نار جہنم چکہین گے اور سچ یون ہی کہ اکثر شخصونکی صحبت زہر مار سے زیان کار تر ہی
اور انکی مخالطت سی جان و ایمان کا بچانا دشوار ہے اور اکثر فقرای باکیاست اور حکمای صاحب فراست نے جو کنج قناعت کو عزیز رکہا
ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی نظر اسی معنی پر پڑی ہے جو مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** گرچہ بگزیدہ ہر کو عاقل است ✤
زانکہ در خلوت صفاہاے دل است ✤ ظلمت چہ ظلمتہاے خلق ✤ می گریزد عاقل از غوغاے خلق ✤ بلکہ فقراے کامل
صافی دل از خود رفتگی کے سبب اپنی ذات سے بہی صحبت نہین رکہتے ہین تا بدیگری چہ رسد وزیر نے عرض کی کہ جو بادشاہ نے
فواید خلوت کے ارشاد فرمائے بجا ہے لیکن بندہ نے اول عرض کیا تہا کہ بنی آدم کی خلقت انواع مختلفہ پر ترکیب پائی ہے
چنانچہ بعضے فقراے کامل نے اسی دیر زندگانی بسر کی ہے اور انبیای عالی مقام خصوصا سید المرسلین امام المتقین شفیع المذنبین
نے تعلیم و ہدایت مخلوق مین عمر شریف بسر فرمائی پس یہانسے معلوم ہوتا ہی **مصرعہ** ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ اگر انبیاے
اولو العزم مثل فقراے گذشتہ نشستن کے مانند خلوت گزینی فرماتے اور اپنے ہی توجہ کی خیر منا تے تو مخلوق ساری ہدایت دین خدا
سے محروم رہجاتی اور سارا عالم ظلمت کفر سے حشر تک بے نور اور نور ظہور معرفت الٰہی اور فیض شریعت غیر متناہی جلباب
عدم مین مستور رہتا اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کی ذات کو رعیت کی نگہبانی کے واسطے پیدا کیا ہے
اور اگر بنظر تامل غور کیجاے تو ہویدا ہے کہ خلاق مطلق نے ایک کو دوسرے کا محتاج کیا ہی نفوس مختلفہ بشر **شعر**

Marfat.com

اور مخاصمت کو چاہتے ہین اور زبردست زیردست کو اکثر رنج پہنچاتے ہین پس اگر نہین کوئی بادشاہ اور فرمانروا ہو تو ایک کے ضرر سے دوسرے کو کون بچائے اور محتاج کی حاجت کو کون برلائے اور دو شخصون کی مخاصمت مین کون تصفیہ کرے اور تصفیہ کے بعد حق مستحق کو کسطرح پہنچے چنانچہ ہر ذیحیات کو اسطرح مخلوق فرمایا ہے کہ سلطان اور رئیس ہر جسم مین پیدا کئے ہین یعنی دل اور سر اور جگر وغیرہ اگر سلطان دل اور رئیس اعضا بدن مین نہو تے تو صیانت اس جسم بے بنیاد کی کون کرتا پس اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ نشینی وقعی اپنے موقع پر ادسی شخص گوشہ نشین کے آرام ظاہر و باطن کے واسطے مخصوص ہے لیکن سلطنت اور فیض رسانی بمدارج اوس سے بہتر ہے کہ اپنی ذات کو تکلیف دینا اور مخلوق پروردگار عالم کو راحت پہنچانا کسقدر بلند ہمتی اور خوشنودی خدا کی ہے اور عزلت بھی بعض کیواسطے ہو سکتی ہے والا انتہائی خلق اگر منظور خدا ہوتی تو کاہے کو کتمان عدم سے صفحہ ہستی پر نقش ہر ذیحیات کا کھینچا جاتا ہرگاہ لازم و ملزوم تمام کارخانہ دنیا کا یہہ ہے کہ ایک دوسرے کی مددگاری کرے یعنی کوئی کشتکاری کرے اور کوئی جو پیدا ہوا ہو اوسے بیچے اور کوئی خریداری کرے اور کوئی پیسے اور پکائے اور کوئی کھائے اور کوئی پنبہ دانہ بوئے اور کوئی حلاجی اور ندافی کرے اور کوئی اپنے موقع پر کاتے اور بنے اور قطع و برید کرے اور سیکر کام مین لائے اور آمین جو دہیان کرو کہ یہانتک کام کس کس مددگاری سے جاری ہوئے ہین یعنی نجار اور حداد اور دہندی اور جلاہا اور مزارع اور گاڑی بان اور گاڑی و سامان یعنی بیل وغیرہ اور سامان قلبہ رانی اور کارخیاطی یعنی سوزن اور رشتہ اور مقراض وغیرہ کہ ان سبکو ایک جم غفیر نے سرانجام دیا ہے القصہ بغیر صحبت و اتفاق اجماع کثیر کی درستی مولا اسباب عالم کے ایک تنہا عزلت گزینی سے نا ممکن ہے زہلی اوستاد

نظم بگیر دامن جمعیت و بکار بساز + کہ ہیچ کار نبستہ بہ تنہائی بد خلوت انا غیا ر باید نی بہ یار + بوستین بھر دی آمد بہار +

بادشاہ نے فرمایا کہ جو وزیر نے عرض کیا راست ہے لیکن بہت ہی قباحتون نے سلطنت کی بار کیتی بین اندراج پایا ہے اوسکو کیا کیا جائے گا اور مواخذہ اسکا کسکی گردن پر باقی رہیگا یعنی خلق الدمین بعضے ہین کہ وہ زور بازو رکھتے ہین اور بعضے ہین کہ قوت زر سے زبر دستون اور مفلسون پر غلبہ کرتے ہین اور خبث نفس سے خلق اللہ کی حق تلفی پر مصروف رہتے ہین مدافعہ اوسکا کیونکر ہوگا اور حق و باطل کی کس طرح تمیز ہو سکے گی وزیر نے عرض کیا کہ اسکے واسطے حکیم قادر نے سیاست مقرر فرمائی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ معنی سیاست کے بیان کرو وزیر نے گذارش کی ہے کہ سیاست عدل کو کہتے ہین اور عدل نام اوسکا ہے کہ افراط اور تفریط کو موقوف کرکے ہر امر مین درجہ توسط کو اعتبار کرے تاکہ خیر الامور اوسطہا صادق آئے بادشاہ نے فرمایا کہ اس دقیقہ کی باریکی کہ ہر امر مین قرار ہیچ کی گنجائش رکھتی ہے اور مدارج اسکے بجز متناہی ہین طاقت بشر لیسے باہر ہے کہ ایسے ضعیف انسانکی بنیادکہ ادنصاف

Marfat.com

ان سکو طے کرے اور اگر غلط فہمی سے حق تلفی کسی کی ہووے تو آخرت مین قاضی روز جزا کے آگے مبتلائے بلا ہونا پڑے
پس عقلا کے نزدیک اگر سود درجے مین ایک درجہ بہی راجع نقصان دنیا کا ہو تو اُس سے احتراز کرنا چاہیے چہ جا کہ الیسے امر
مہلک دینے کہ مظلمہ جنکا ابد الآباد کے واسطے متیقن ہے پس صرف اتنی مسترنفس کے واسطے کہ ہم فرمانروا اپنی نوع پر ہین
بار سلطنت سر پر رکہنا صواب اندیش سے بہت دور ہے وزیر دانا دل نے عرض کیا کہ ارشاد عالی بجا ہے کہ یہہ امر اگر موقوف
بشر کی راے پر ہوتا تو ز نہار یہہ عقدۂ مالاینحل کسی شخص سے جیساکہ چاہیے کہل نہ سکتا لاکن اللہ تعالے فرماتا ہے لا یکلف اللہ
نفساً الا وسعہا یہہ سچ ہے کہ وسعت ادراک انسان کب ایسی ہے کہ جمیع معاملات عالم کو کہ غیر متناہی ہین پہنچ سکے اسلیے
اللہ تعالے نے انبیا مرسل کرسل برحق اسکے ہین کہ حکما انکو ناموس اکبر کہتے ہین مع کتب و صحایف ہر زمانے مین پہنچوا
اپنے سب احکام حکمت نظام اُسمین درج کر کے زبان پر انبیا کرام کے رکہے اور نام اُسکا شریعت رکہا کہ کوئی دقیقہ دقایق
کائنات سے باقی نہ چہوڑا اب کسی امر مین حاجت اسکی نہین ہے کہ کوئی بادشاہ اور حاکم حکم شرع مین اپنی راے کو دخل دے بلکہ
سزا اور جزا ہر امر کی مشروحاً فرمادی ہے اور اندیشہ اسکا نہین کہ اُس حکم مین خطا واقع ہو کہ وہ سب احکام معاد اور
معاش کے حکم سے پروردگار عالم کے ہین بلکہ جزا اور مقبولیت اس امر کی خدا اکریم کے نزدیک حد سے زیادہ ہے یہانتک بادشاہ پر تاکید
ہے کہ سوا نماز فرض نوافل کو بہی ترک کرے کہ اُتنا زمانہ کہ نوافل مین صرف ہوئے عدل و داد خلق اللہ مین صرف کرے اب اس
جگہہ سے دریافت ہوتا ہے کہ نوافل سے عبادت کو مخلوق کے برآمد مطلوب کے واسطے موقوف کرنیکا حکم آیا ہے اسلیے وجود حاکم قہربانکا
مخلوقات مین ضرور ہے کہ قواعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی محافظت کرے اور قانون سیاست کو موافق شریعت
غرا کے جاری رکہے تا کوئی سرکش جادۂ اعتدال سے پاؤن باہر نہ رکہہ سکے اور بادشاہ بہی اس عمل خیر مین سعادت
حاصل کرے ہمایون فال نے کہا کہ حکم حاکم قاہر پیغمبر کے بعد کہ وجود اُسکا خلق مین ضرور ہے کسطرحکا ہو اور صفات
اُسکے ضبط ملک اور ملت مین کس نوع پر چاہیے تجسمہ راے نے عرض کیا کہ حاکم کو چاہیے کہ قواعد سیاست اور دقایق عدالت
سے واقف اور بیدار مغز ہو اور اگر غافل اور عیاش ہے تو ملک و مال اسکا معرض زوال مین قریب الانتقال ہوا اور خرابی عقبے کی
بادشاہ کیواسطے اس سے زیادہ نہین ہے کہ خلق خدا سے غفلت کرے اور نفس پروری مین مشغول رہے بلکہ بادشاہ کو لازم ہے کہ بخوض
و فکر رسا دریافت کر کے بعض گروہ کو تقویت بخشے اور مجالست اُنکی اختیار کرے اور بعض گروہ کو مغلوب اور
منکوب کر کے اُنکی صحبت سے پرہیز رکہے اور اس عمل کے بعد وہ لوگ جو راندۂ درگاہ ہونگے اُن مختارون کے واسطے کہ بادشاہ کی
ملازمت سے عزت یافتہ ہون گے اپنے سینون مین تخم کینہ بوئینگے اور انواع حیلہ و فریب سے مضامین بے اصل کو بندش دیکر نقصان
اور معایب اُنکے گوش ملازمان شاہی مین پہنچا کر منتظر اُنکے زوال عزت و جاہ کے رہینگے اگر بادشاہ حلیہ احتیاط اور دور اندیشی سے

Marfat.com

عاری ہے اور ارباب غرض کی عرض کو سمع قبول مین جگہہ دے اور تحقیق حالات کا مبنی پر التفات نکی تو بہت سے خلل ریاست مین پیدا ہون گے اور فساد اُسکا شدہ شدہ یہانتک نفوس ارکان سلطنت مین نفوذ کریگا کہ سر شعلہ آتش فساد تاکرہ نار پہنچیگا اور مدافعہ اُسکا آب پاشی تدبیر وزراے زمان اور فکر بادشاہ قہرمان سے زنہار نہو سکیگا بیت منہ گوش بر قول صاحب غرض ؛ کہ او کینہ در سینہ دارد مرض ؛ بادشاہ بیدار دل چاہیے کہ بغور ہر بات کو سمجھے نور ادراک سے ظلمت خبث تمام بد انجام اور دروغگو کو تمیز کرے اور کبھی چشم لطف سے اُس گروہ نے شکوہ کی طرف نہ دیکھے بلکہ زنہار اپنی صحبت مین اُنہین بارندے تا دنیا مین خللہاے امور سلطنت سے امین رہے اور آخرت مین ذخیرۂ اندوز سعادت ہو بیت ہر کہ درین خانہ شبے داد کرد ؛ خانۂ فرداے خود آباد کرد ؛ داد گرے شرط جہاندار یست ؛ دولت باقی ز کم آزار یست ؛ جن بادشاہ نے مواعظ حکماے ناصح کو دستور العمل کیا ملک ورعیت اُسکی آباد و شاد و دعاگو رہے گی جیسا کہ راے دابشلیم بادشاہ ہندی نے اپنے اساس سلطنت کو ہوشنگ کے چودہ نصیحتون پر کہ تفصیل اُسکی بیدپا برہمن حکیم دانا دل نے بیان کی تہی رکہا تہا اسیلیے اُسنے تمام عمر راحت و کامرانی مین بسر کی اور اُسکے باغ سلطنت سے ہر ایک نے علی قدر حال برخورداری پائی اور جبکہ راے دابشلیم اس منزل فانی سے ملک بقا کو سدہارا آج تک نام نیک اور ذکر جمیل اُسکا صفحۂ روزگار پر باقی ہے سچ کہا ہے کسینے مصرعہ نام نکوست حاصل ایام زندگی ؛ ہمایون فال نے جب یہہ نام راے دابشلیم اور بیدپا برہمن کا سنا مانند غنچہ تازہ کہ وقت سحر حرکت نسیم سے وا ہوتا ہے شگفتہ و خندان ہو کر فرمایا کہ ای وزیر مدت مدید سے راے اور برہمن کی تحقیق احوال مین دل میرا مانند عاشق مہجور کے بیقرار رہتا تہا اور خیالات مقالات مین ان دونو کے مانند طبع شعراے مضمون یاب شبانہ روز سرگردان ہامون و کہسار رہتا تہا اور ہر چند ان بزرگوارونکے تجسس احوال مین سعی کرتا رہا لیکن کسی نے انکے دفتر اخبار سے ایک حرف بھی میرے سمع مشتاق مین نہ پہنچایا اب تیری زبان سے نام ان دونو کا سنا معلوم ہوا کہ تیرے پاس انکی اخبار سے خبر دار شاد کیا اور کہا مصرعہ یار در خانۂ و من گرد جہان میگردم ؛ اسکے بعد کہا کہ اے وزیر باتدبیر جلد احوال دابشلیم اور بیدپا بتفصیل بیان کر کہ تو اسکے باعث میرے ادا حق نمک سے بہرہ مند ہو اور مین اس مواعظ کے سُننے سے اور رعیت اور سپاہ کے فایدہ پہنچانے سے خداوند کریم کے نزدیک سعادتمند ہون مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

آغاز داستان دابشلیم و بیدپا برہمن کی یہہ ہے

اول ایک جملہ اوسکا بیان کیا جاتا ہی کہ دابشلیم اور بیدپا برہمن دونون موحد خدا پرست اور عارف وقت تہے اس راہ کوئی نجانے کہ جیسے اس وقت کی لے اور برہمن بت پرست ہونے ہین سو ایسا نہین ہے اُس زمانہ مین دستور تہا ہر بادشاہ کو زبان ہندی مین راے کہتے تہے اور عارف درویش کا برہمن لقب کرتے تہے یہہ تاکہ اسواسطے رفع شک کے لکہدیا گیا و الا انکے حالات اور

بیان سی عرفان وایمان اونکا خود ظاہر ہوتا ہے وزیر انور ضمیر راست تدبیر نے زبان روشن بیان کو اس ترانہ فرحت افزا
کے ساتھہ مترنم کیا کہ طوطیان شکرستان سخنوری اور بلبلان خوش الحان نثر پروری سی سُنا ہی کہ متعلقات سواد ہند مین
ایک بادشاہ تہا فریدون افسر جمشید لشکر جہان پرور عدالت گستر فیروز بخت ہمایون تخت رعیت نواز ظلم گداز کہ اوسنی
ظلمت ظلم کو یکسر صفحہ روزگار سے محو کر ڈالا تہا اور بساط عدل و داد کو چارسوی عالم مین بچہایا تہا اور دروازہ جود و
احسان کا خلق خدا کے منہہ پر بے تکلف کہول دیا تہا چنانچہ اسکے مناسب مؤلف نے کہا ہی **بیت** وہ نخل ہے چمن سلطنت
مین قدر تیرا + کہ جسمین برگ عدالت ہی بار احسان ہے + اس بادشاہ کو رای دابشلیم کہتے تھے اور دابشلیم زبان ہندی
مین بادشاہ بزرگ کو کہتے ہین اوس عصر مین پایہ تخت اوسکا سومنات تہا اسی جہت سی جو کہ بادشاہ سومنات کا ہوتا ہی
اوسے آجتک تیمناً دابشلیم کہتے ہین اور حقیقت مین بزرگی اوسکی اسباب ظاہر اور باطن سے پائی جاتی ہے یعنی اسکی کمند ہمت
کنگرہ فلک پر حلقہ مارتی تہی اور سامان امارت اسکا احاطہ خیال مین نہین آتا تہا ہزار فیل مست اور ہزار اسپ تازی اسکی سواری مین
موجود رہتی تہی اور لشکر مردان کاری و دلیران کارزاری حد شمار سے باہر تہا اور باینہمہ عظمت و جبروت عدل و داد و رعیت
پروری پر متوجہ تہا کہ خود بنفس نفیس ہر ایک متنفس کا حال بالمشافہ سنکر تا آل کار کو پہنچاتا تہا اور داد دادخواہون اور ستم
رسیدونکی بوافقی دیکر ہر ایک کو راضی و خرسند کرتا تہا اور بیداد گرون کو شکنجہ سیاست مین یہانتک کہینچتا تہا کہ نام
ظلم کا صفحہ روزگار مین کسی کی زبان پر نہ آتا تہا بقول سودا **بیت** شیشے کا اگر طاق سی ریتہا تہا پاؤن تہر سے نکلتی
تہی صدا بسم اللہ + اور اسکی صحبت خاص مین سوای ندمای حکمت شعار اور حکمای فضیلت آثار اور وزرای عالی مقدار
کے بے تمیز دنکو جگہہ ملتی تہی اور محفل اوسکی ہمیشہ لطایف کلمات مصلحت آئین اور مکارم صفات فواید آگین سے
آراستہ رہتی تہی ایک روز اہل محفل سلطانی مین مذکور تہا کہ تمام صفات حمیدہ پر کونسی صفت کو ترجیح ہی اتفاق سب کا
اسپر ہوا کہ اکمل اخلاق پسندیدہ اور اشرف صفات حمیدہ جود ہی چنانچہ قول معلم اول یعنی ارسطو کا ہی کہ حق عبودیت کی ادنی
صفت یہ ہی کہ اللہ تعالی کو بتغیر جواد اور کریم کہلے یاد کیا کرے کہ اس صفت عالی نے جمیع موجودات مین سرایت کی ہے
اور صاحب نبوت کبری صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ مطلب اوسکا یہہ ہے کہ جود ایک درخت ہی کہ جنت کے
چمن مین اوگا ہی اور آبیاری جوی کوثر سے نشو ونما پایا ہی **اَلجُودُ شَجَرَۃٌ فِی الجَنَّۃِ** اور بموجب اسی حدیث پاک کی مولوی
معنوی فرماتے ہین ۔ این سخا شاخیست از سرو بہشت + وای او کز کف چنین شاخے بہشت + اس باتکے دریافت کرنیکے
بعد دابشلیم کی طبع سلیم جوش مین آئی اور ہمت تمام اسپر مصروف ہوئی کہ اس نفس ابلہ کے فریب سے الفت اس جہان
ناپائدار کی دل مین رکہنا اور مال کو اندوختہ کرکے راہ خدا مین صرف نکرنا اور غیرون کے واسطے چہوڑ جانا

Marfat.com

اور مظلمہ اوسکا اپنے ذمہ بدلا آباد تک کہنا عقل صواب اندیش سی بہت بعید ہی اوسیدم حکم دیا کہ دروازے خزانیکے کہولین اور صلائے کرم و بخشش سب خاص و عام کو دی جبکہ یہہ ندا کانون اہل زمانہ کے پہنچی خلق خدا جوق جوق از مسافر تا مقیم بجد عدد جمع ہوئی اور ایکروز بادشاہ نے خزانہ بیشمار مخلوق پر انتیار کئے جتنا جسنے اوٹھالیا مطلق اوس سے مضائقہ نکیا حتی کہ ایکدانہ بہی زر و جواہر سے خزانہ مین باقی نرہا اور عالم مالا مال ہوگیا سب دعا دیتے ہوئے خوش خوش اپنے اپنے مسکن و ماوا کو پہنچا اور ہر گدا و فقیر غنی و امیر ہوگیا **نظم** زلسنکہ برسا سحاب دست سے لعل و گہر + ہین رشک خشان و عدن راہ گذر + گرہی زیر خاک نے پائی فلوس تو بچہ خورشید فلک مین ہی زر + تمام روز دلشاد تفتاب کی مانند زر بخشی مین مشغول رہا جبکہ مرغ زرین جناح عازم آشیانہ مغرب ہوا اور زاغ شب نے سایہ پر و بال سے آفاق کو چہپالیا بادشاہ نے بعد از فراغت کار و بار اپنا بستر راحت پر رکہا اور ہجوم نوم عرصہ دماغ پر مستولی ہوا نقشبند خیال اور روح سیار رویائے صادقہ مین ادراک قوای باطنی کو یون اطلاع دی کہ ای بشارت ہو تجہے کہ تیری رای صواب اندیش ہادی ہوئی کہ تو نے سب خزانہ خوشنودی خالق مین صرف کیا اور خلق خدا کو راضی کیا خدا تجہسے راضی ہوا اور تجہے راضی کریگا مرد ستیہہ ہی دم صبح پای عزیمت رکاب مرکب مین دالو اور جانب شرقی دارالسلطنت توجہ کر کہ گنج شایگان و خزانہ رایگان تجکو عنایت ہوا ہی اور وہ ایسا خزانہ ہے کہ تمام عمر خرچ کریگا تو بہی تمام نہوگا اور بعد موت کے جو کچہہ کہ پائیگا سو دیکہیگا بشارت ہو تجکو اور مبارک ہو تجکو اس خواب دیکہنے کے بعد راجہ کی آنکہ کہلی اور بشارت سے بہت خوش ہوا اور تا دم صبح شکر پروردگار عالم کرتا رہا اسکے بعد شرط طہارت بجا لایا اور اپنے زمانے کے قاعدیکے موافق عبادت کرتا رہا جبکہ شاہین زرین بال آشیانہ مغرب سے پرواز کرکے کنگرہ افق مشرق پر جلوہ افروز ہوا بموجب حکم بادشاہ کے رکابدار مرکب ہوا رفتار صبا رفتار پکڑ لایا شہریار سوار ہو کر جانب شرق دارالسلطنت روانہ ہوا جبکہ عدد آباد کی عرصہ صحراے لق و دق مین پہنچا بتلاش تعبیر خواب ہر طرف نظر جہا سے نگران تہا کہ بیک ناگاہ نگاہ ایک کوہ پر پڑی کہ مانند ہمت کریمان سربلند اور بنقامت مین بطور توکل گزینان پایہ جا اور مستقل ہے اور کیا دیکہتا ہے کہ زیر دامن کوہ ایک غار تاریک تار ہے اور اوس غار پر ایک درویش عالی وقار بیٹہا ہے جبکہ بادشاہ کی نظر اوس عارف آگاہ دل پہ پڑی تحیت و سلام سے پیش آیا اوس درویش روشن ضمیر نے نور صفائی باطن سے نقش مراد اوسکا صفحہ سینہ سے مطالعہ کر کے زبان نیاز کہولی اور مرحبا کہا اور فرمایا کہ ای شاہ شاہان اگرچہ بمقابل محفل خلد مشاکل بادشاہان صحبت گدا و بینوا محقر ہی اور نظر مکان سلطانی کہ ہم جیسے جنت ہوتے ہین کاشانہ فقیر نکا سخت بعید ہے لاکن عادت جمہور سلاطین خداشناس سے یہہ ہے کہ دل سکستہ کو بارہ انت مرحمت سے پیوند کرتے ہین اور ارشاد سید کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا بہی ہے نعم الامیر علی باب الفقیر مناسب حال کے مصرعہ شاعر کا بہی ہے سہ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را + ایضا شعر نظر کردن بدرویشان بزرگی را بیفزاید + سلیمان با ہمہ حشمت نظرہا بود با مورش + کیا عجب ہے کہ بادشاہ بہی تشریف لائے اور فقیر کو خوشدل کر کے

Marfat.com

بجالایا بعد ساعت کے بادشاہ نے رخصت چاہی درویش نے فرمایا بیت از دست من گدا نیاید ؛ مہمانی چون تو بادشاہے ؛
لاکن برسم درویشان تحفہ محقر ایک برگ سبز رکہتا ہون مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف ؛ وہ یہہ ہے کہ والد سے مجہے ایک میراث
پہنچی ہے اور مین عبث پاپند اسکا مدت دراز سے ہون اس انتظار مین کہ جو سزاوار اسکا ہو اسے حوالہ کرون اور مین بفراغ خاطر باقی
انفاس عبادت خالق مین بسر کرون سو وہ یہہ ہے کہ اس غار کے کنج مین ایک گنج ہی کہ زر سرخ اور جواہر گران بہا سے بہرا اور حد شمار سے
باہر ہی اور میرا بیٹہنا اس جگہہ دو فائدونکے واسطے تہا ایک تو یہہ کہ باعث سرمایہ قناعت تہا کہ القناعة کنز لا ینفد اور دوسرے دامن
توکل اسکے وسیلے سے ہاتہہ آیا تہا بموجب بیت کسے کہ رد توکل ندید ہیچ ندید ؛ کسے کہ گنج قناعت نیافت ہیچ نیافت
اب تو اس مصرعہ کے موافق عمل فرما المولف ع عیب ہے جو آئے سو بے عیب ہے ؛ بادشاہ نے قبول کیا اور حکم دیا کہ جلد اس
غار کو کہودین جبکہ کہودنے والون نے کہودنا شروع کیا بعد ساعت کے خزانہ تہ خانہ تک پہنچے جستجو کہ قفل تہ خانیکے تختے کا توڑ دیکہتے
کیا ہین کہ ایک خزانہ ہی کہ محاسب کی عقل جسکے حد شمار مین عاجز ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سب کو اوٹہا کے خزانہ بادشاہی
مین داخل کرین حکم کی دیر تہی کہ ہزارون آدمی اور باربردار موجود ہوے اور اس سبکو ایک مکان علیحدہ مین لیجا کے رکہا اسکے بعد
بادشاہ تشریف لایا اور فرمایا کہ قفل ہر صندوق کا کہولین جبکہ قفل اونکے وا ہوے بادشاہ ایک ایک چیز نادر و نایاب کو دیکہتا تہا
اور متحیر ہوتا تہا اور زبان شکر بیان سے کہتا تہا کہ مین ذرہ بیمقدار کب اس مقدار کی لیاقت رکہتا تہا مگر وہ وہاب اور جواد ہے
جسے چاہے سو عطا کرے اسکے کرم کے نزدیک یہہ بہی بے حقیقت ہی اسی طرح سے ملاحظہ کرتا تہا اور حمد و ثنائے رب قدیر مین مشغول
تہا کہ ناگاہ صندوق کلان مین ایک درج زرنگار مرصع کار نکلا کہ تمام اطراف اسکے بندہائے پولاد سے مستحکم کیے تہے اور قفل
رومی ہزار مضبوطی سے اسپر لگا تہا کہ دندانہ کسی کلید کا اسپر کارگر ہوتا تہا اور عقدہ اس کا کسی کے ناخن تدبیر سے نکہلتا تہا بادشاہ نے
دلمین کہا کہ شاید اسمین وہ جواہر ہین کہ سارا خزانہ اسکے آگے بیمقدار ہے آہنگران حکمت دست کو بلا کر کہا کہ اسے اس تدبیر سے
کہولو کہ جو شئی اسمین ودیعت رکہی ہے اسے گزند نہ پہنچے القصہ جب کہ وہ درج کہولا اسمین ایک صندوقچہ مانند برج
آسمان کے ستارہای جواہر سے مزین تہا نکلا اور اس صندوقچہ مین ایک ڈبا تہا کہ نہایت صفا مین مانند ماہتاب کے مجلی تہا شاہ نے اسے
اپنے ہاتہہ مین لیکر کہولا دیکہا کہ ایک پرچہ حریر ہے کہ چند سطرین اسپر خط سریانی سے لکہین ہین والتسلیم دیکہکر متعجب ہوا
کہ یہہ کیا چیز ہے بعضون نے کہا کہ نام و نشان اور حساب عدد اور ترتیب اس خزانیکی لکہی ہے اور بعضون نے تجویز کیا کہ بطور طلسم یا
عمل کے ہے کہ حفاظت گنج کیواسطے لکہا گیا ہی جبکہ گفتگو ارباب صحبت کی اس باب مین زیادہ حد سے گذری شاہ نے چاہا جبتک کہ
یہہ پڑہا نجاےگا تردد خاطر رفع نہوگا حاضران محفل مین اس خط کے پڑہنے کی مہارت کوئی نرکہتا تہا مگر ایک حکیم زاویہ نشین
کہ جمیع فنون مین دستگاہ رکہتا تہا ارکان سلطنت اس حکیم کو بہ منت صحبت بادشاہ مین لائے بادشاہ شرط تکریم بجالایا

Marfat.com

اور فرمایا کہ آپکے تکلیف دینے کا سبب یہہ ہے کہ اس راز مخفی سے آگاہی دیجیے یعنے مطلب ان سطرونکا کہ ہم ناواقف اور مشتاق اسکے
ہین بتفصیل فرمایئے حکیم نے اُس خط کو پڑہا اور بعد غور و تامل کے فرمایا کہ اس مکتوب مین فواید بیشمار ہین اور یہہ وُہ بیکنا حقیقت مین
اس گنج کا حاصل ہی کہ قیمت جسکی پلہ ارض و سما مین تل نہین سکتی ہی القصہ مطلب اس سطور کا حرفاً حرفاً یہہ ہے کہ مین بادشاہ وقت
ہون یعنے ہوشنگ بن سیامک بن کیومرث بن سام بن نوح علیہ السلام اور اس گنجکو مین امانت رکہتا ہون واسطے عظیم بادشاہ
سومنتا کیو اسطے کہ لقب اُس کا دابشلیم ہوگا اور اس راز غیب سے سوا اللہ جل و علی کے کسیکو خبر نہتی مگر مجہے از روے الہام اتنا معلوم ہوا کہ خزانہ
اُسکے نصیب مین ہے یہہ کتبہ لکہکے خزانیکے ایک صندوق مین رکہا ہی کہ جب اس خزانہ کو وہ پاوے اور یہہ تحریر پڑہے تو اسے مشرح دریافت
کرکے دستور العمل اپنا فرمائے تا سعادت دارین حاصل کرے اور اتنا سمجہے کہ زر و مال دنیا سے دل لگانا کام عقلا کا نہین ہے
کہ یہہ ہرجائی دست بدست پہرتی ہی اور مانند قحبہ کے ایک کی پابند نہین رہتی ہی نظم دنیا ایک ال ہیسوا ہے بےمہر و وفا
و بیحیا ہے ۞ مردونکے لئے یہہ ننگ ہے رہزن ۞ دنیا کی عدو ہے دین کی دشمن ۞ رہتی نہین ایک جا یہہ جم کر ۞ پہرتی ہی برنگ مرد کہتر
اور اتنا سمجہے کہ دستور العمل سلطنت کا ہی کہ بادشاہونکو اُس سے گریز نہین ہی اور جو بادشاہ کہ اس وصیت پر چلیگا بخت و
دولت اُسکے یار ہونگے اور جو بادشاہ کہ ان چودہ قاعدونکے خلاف کام کریگا سلطنت اُسکی کبہی جلوہ نہ پکڑیگی اور ارکان سلطنت
ہمیشہ تزلزل مین رہین گے اور اساس سلطنت بے استحکام وصیتین یہہ ہین **وصیت پہلی** یہہ ہے کہ بادشاہ
جسکو سرفرازی بخشی اور عزت افزائی اُسکی کیے پہر اُسے کسی دشمن کے کہنے سے یا کوئی خطا اُس سے صادر ہو تو یکا یک پایہ
عزت سے نگرائے اور تذلیل اور توہین اُسکی پسند نفرمائے وجہ یہہ ہے کہ اہل زمانہ جسکو کہ عزیز کردہ سلطان دیکہتے ہین یہہ لازم
حسد بڑا ہے کہ خواہان اُسکے زوال دولت کے ہوتے ہین اور مقدار اپنے اپنے حسد کے خیرخواہی کے پردہ مین
دور دور سے مضمون پیچدار تراشکے لاتے ہین کہ اگر کسی پہلو سے بہی عرض اُنکی مقبول ہوجاوے تو مطلب بر
کہ وہ کلام آخر کار منتہی اُس عزیز کے تخریب پر ہوتا ہے اسلئے بادشاہ بیدار مغز کو چاہیے کہ اُنکے ابتدائے کلام
سے انتہائے مطلب کو پہنچکے جواب دندان شکن ایسے پردے مین دے کہ حوصلہ تمام بدانجام کا پست ہو جاوے
وصیت دوسری یہہ ہے کہ ساعی اور چغل کو اپنی محفل مین بار ندے کہ یہہ فتنہ انگیز اور جنگجو ہوتے ہین
اور نہایت اُنکی کم از شیطان نہین ہے بلکہ جب یہہ صفت اُسمین بیقین مشاہدہ کرے تو کسی حیلہ سے اس آتش فساد کو
آب شمشیر سے بجہاوے تا وہ فساد اُس کا خانہ جہان کو گہیر نہ لے **بیت** آتشے را کہ سوخت از آن ۞ جز بکشتن علاج نتوان کرد
وصیت تیسری یہہ ہے کہ اپنے امرا و ارکان دولت کے ساتہہ طریق موافقت اور سلوک جاری رکہے اور باتفاق مصاحبان یکدل
و مشیران عالی منزل کارہائے کلی کو سرانجام دیتا رہے لمولفہ **بیت** تسخیر ملک کی ہی بنا اتفاق سے ۞ برباد ہوگئی ہی ریاست نفاق سے ۞

Marfat.com

وصیت چوتھی یہہ ہی کہ مداہنت اور چاپلوسی پر دشمن کی مغرور نہو ہر چند تملق اور تضرع کرے اعتماد اوسپر نہ لائے کہ دشمن دلی کبھی
دوست نہین ہوتا ہے **بیت** ہو جو دشمن دوست رہے اوس سے لازم احتراز ٭ آتم صبیان ہوتی ہے بچون کے حق مین جانگداز
دشمنی سے خواہش دل جسکے برآتی نہین ٭ دوستی کرتے ہین آخر اونکے یار دلنواز ٭ موافق اسکے غنی کشمیری کہتا ہے **ع** بزور
بازوے دشمن نکبہ کردن ابلہی ست ٭ پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را **وصیت پانچوین** یہہ ہی جبکہ گوہر مراد ہاتھ آئے
اوسے کمال محافظت سی رکھہ رکھے اور غفلت سی ضایع نکرے والا پہر تدارک اوسکا نہو سکیگا اور بجز پشیمانی کچہہ ہاتھ نہ
آئے گا **وصیت چھٹی** یہہ ہے کہ کسی کام مین عجلت نکری بلکہ تامل اور تانی کو عادت کرے کہ مضار
تعجیل کے بسیار اور منافع صبر و سکون کی بے شمار ہین **بیت** نکسی امر مین کر و تعجیل ٭ کرتی ہی خوار کام کو تعجیل ٭ کام ہوگا خراب
عجلت سی بنفع ہووے نہ پھر ندامت سے **وصیت ساتوین** یہہ ہی کہ عنان تدبیر اور استقامت کو ہاتھ سے نہ چھوڑی
اور کسی مشکل مین دست و پا چہ نہو جیسی اگر گروہ دشمنونکا اوسکے ضرر اور ہلاکت پر متفق ہو جائے تو لازم ہمت و تدبیر یہہ ہی
کہ ہوش باختہ نہو جائے اور یہہ ہین دشمنون مین سے ایک شخص کے ساتھہ راہ و رسم پیدا کرکے صورت اپنی نجات کی نکالے کہ حدیث
شریف مین آیا ہی اَلحَربُ خُدعَۃٌ یعنی لڑائی بنا ہے فریب پر تو تدبیر کر سے کہ دڈالے کہ عاقلون نے کہا ہی **بیت** از دام مکر خصم بحیلہ
توان گریخت ٭ قَد یُفلَحُ الحَدِیدُ کَمَا قِیلَ بِالحَدِید **وصیت آٹھوین** یہہ ہے کہ اہل حقد و حسد سے
بچتا رہی اور انکی چرب زبانی پر غافل نہو جائے کہ جب نہال کینہ زمین سینہ مین اہل حسد کے نشو و نما پائیگا پھر سوا ضرر و آزار کے
کچہہ پھل نہ لائیگا **بیت** کینہ بہر سینہ کہ نہاد رخت ٭ دل شود ش از پے آزار سخت ٭ **وصیت نوین** یہہ ہی کہ عفو کو
شعار اپنا کرے کہ ملازمون اور رفیقون اور غریبونکو تھوڑے قصور پر شکنجہ عتاب سخت مین نکھینچی اکثر درگذر کری اور اغماض سے اوسے
نا دیدہ و نا شنیدہ کر ڈالے اور اسی طرح بادشاہان ماضی ذوی الاحترام اپنے رفقا اور غربا پر رحمت کی نظر اور خطاؤن سے درگذر
کرتے رہی ہین **بقول ناسخ** آگاہ قدیم سے ہی سب خلق خدا ٭ چھوٹون سی خطا ہی اور بزرگون سے عطا ٭ جسکو کہ سرفراز
کیا شفقت سی دست اوسکو گر اگرچہ ہووے ہی خطا ٭ **وصیت دسوین** یہہ ہی کہ کیسیکے درپے آزار نہو کہ جَزَآءُ سَیِّئَۃٍ
سَیِّئَۃٌ مِثلُہَا یعنے جزا بدی کی بدی ہے مانند اوسکے تا تجھی بھی لاحق نہو بلکہ باران احسان کو سر پر خلق خدا کے حتی الوسع برسا تارہ
تاکہ تیری باغ مراد مین اِن اَحسَنتُم اَحسَنتُم لِاَنفُسِکُم گلہائے تمنا شگفتہ ہون **قطعہ** نیک ار کنی بجای تو نیکی کنند باز ٭
ور بد کنی بجائے تو از بد بتر کنند ٭ امروز ہستی از بد و از نیک بیخبر ٭ روزے بود کہ از بد و نیکت خبر کنند **وصیت گیارہوین**
یہہ ہی کہ ہیل اوس کام کا کہ لایق اپنی وضع کے نہو ہرگز نکری بہت شخص ہین کہ اپنی طریق اور وضع چھوڑ کر غیرون کے طریق پہ چلتے ہین اور وہ طریقہ
کبھی انجام کو نہین پہنچتا ہی اور اپنی کام سے بھی جاتے رہتے ہین **بقول جرات ع** کہ بھولا اپنی بھی چال جو ہنس کی چال **وصیت بارہوین** یہہ ہے کہ اپنا حال حلم و ثبات سے

Marfat.com

آراستہ کرے کہ حلم نہایت امر ملیح ہی اور نکتہ ہی کاد الحلیم ان یکون نبیاً حدیث صحیح ہی **بیت** جانتے ہین جو تدبیر حلم و تیغ آہن
سے ہے بران تیغ حلم + **وصیت تیرھوین** ۱۳ یہہ ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ ملازم امین و معتمد کو رکھے اور شخص
خاین اور غدار سے اجتناب کرے جب کہ مجاور رتبہ سلطنت صفت امانت سے موصوف ہونگی تو رعایا اور برایا براحت و آسانی
زندگانی بسر کرینگے اور اگر عیاذاً باللہ چہرۂ حال از نگار زنگ خیانت سی سیاہ ہوگا اور بادشاہ کے نزدیک انکی بات درجۂ
اعتبار کو پہنچی ہوگی تو یقینی اپنی جبلت کے موافق حق بیگانہ ہونکا تلف کرکے اونکو معرض تلف مین ڈالین گے اور یہہ مقرر ہے
کہ ستم رسیدونکی تاثیر آہ سی نتیجہ بد بارگاہ کبریائی سے بادشاہ کے واسطے مرتب ہوگا **ناسخ** چاہئی ہون اہلکار شہ امین + دولت و
حشمت مین رکھیں پاس دین + بادشہ کا ملک تا آباد ہو + ہو خدا راضی رعیت شاد ہو + اور اگر ہو جائین خاین اہلکار + ملک ہو
ویران رعیت خوار و زار + **وصیت چودھوین** ۱۴ یہہ ہی کہ محنت روزگار اور انقلاب چرخ دوار سے چاہیئے کہ غبار ملال اوسکی دامن ہمت پر
بیٹھے کسواسطے کہ مرد عاقل ہمیشہ بستہ کمند بلا ہوتا ہی یعنے فکر ہای آخر بینی اور اندیشہ دور و دراز مین مبتلا رہتا ہی اوسکی روشنی
طبع اوسکے واسطے خود بلا ہو جاتی ہے اور شخص غافل راحت سے روزگار بسر کرتا ہے یعنی کسی طرح کی فکر اوسکے دل مین راہ نہین پاتی ہی
بموجب **بیت** دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند + آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش + اور دوسرا لازمہ مزاج فلک سفلہ پرور ہے کہ
اہل کمال اور صاحب ہنر کو ہمیشہ گرفتار رنج و علت رکھتا ہی اور بے ہنروں اور نہی مغزوں کو ترقی کرتا ہی شبانہ روز سرگرم اور سریع السیر رہتا ہے
بیت اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان + طوق زرین ہمہ در گردن خری بینم + پس یقین جان کہ بے الطاف
لطف ازل اور بغیر عنایت فیض لم یزل کے تیر سعادت ہدف مراد پر نہین بیٹھتا ہے اور فضل و ہنر بے اعانت قضا و قدر کے
کچھ کام نہین آتا ہے سچ ہی کہ دولت اکتساب علم و ہنر سے نہین ہے بلکہ وابستہ احکام قضا و قدر ہے **بیت** دولت نہ
باکتساب علم و ہنر ست + وابستہ احکام قضا و قدر ست + اور موافق اسکے ناسخ نے لکھا ہی **رباعی** ہاتھ آتی ہی کب علم و ہنر سی دولت
ملتی ہے قضا و قدر سے دولت + جو علم و ہنر رکھتے ہین وہ ہین محروم + ملتی ہی ال احمق و خر سے دولت + اور یہہ چودہ وصیتیں کہ
بیان ہوچکیں ہر وصیت کیواسطے حکایت معتبر اور داستان بہتر مقرر ہے اگر بادشاہ چاہی کہ اونکی تفاصیل پر اطلاع پائے تو بجانب کوہ
سراندیب کہ قدمگاہ سیدنا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کا ہے توجہ فرمائی کہ یہہ عقدہ اوس جگہہ بتفصیل تمام کھلجائے اور گل مطلب
کلی اوس روضہ جنت نظیر مین شگفتگی پائے واللہ مؤید لوصول المطلب و حصول المقصود + جبکہ حکیم دانادل نے یہہ
تفصیل کا نین رای ہنر آرای کے پہنچائی دابشلیم نے بنوازش خسروانہ اوسی سرفراز فرمایا اور صحیفہ سراپا حکمت کو بتعظیم تمام چوم کر تعویذ
بازوے شہریاری کیا اور فرمایا وہ گنج کہ مجھے خواب مین جسکا نشان اور بشارت دی تھی وہ یہی گنج اسرار ہی نہ بدرہای درم و دینار
الحمد للہ کہ متاع دنیا اسقدر حاصل ہی کہ زیادہ اس سے احتیاج نہیں ہے اور حقیقت اس مختصر یافتہ کی نایافتہ سے بدتر

Marfat.com

جانتا ہون مین اب لازم یہہ ہے کہ شکرانی مین اس پندنامے کے کہ گنج حقیقی ہی ہے اس دفینہ کو بھی کہ ہاتھہ آیا ہی بر وجہ صدقہ ارباب استحقاق کو پہنچاؤن اور یہہ ہدیہ ثواب روح بافتوح ہوشنگ بادشاہ کو واصل کرون اور مین بحکم الدال علی الخیر کفاعلہ اس تحفہ سے بہرہ مند ہون خدام بادشاہی نے حسب ایمائے عالی مجموع اس دفینہ کو کہ جو نقود اور لآلی سے بھرا تھا رضا ے خدا ے لایزال مین اہل استحقاق کو بانٹ دیا اور کچھہ اُس مین سے باقی نرکھا جبکہ اس حال سے فراغت پائی بادشاہ مسند شاہی پر جلوہ افروز ہوا اور شب ہمہ شب اس اندیشہ مین رہتا تھا کہ جانب سراندیپ روانہ ہوکر مقصد تمام اور مطلوب سرانجام کو پہنچے اور تفصیل وصایا پر معرفت تمام حاصل کرکے اُسے عمدہ مملکت داری اور رکن رکین بادشاہی کرے ایکدن دم صبح دارالتسلیم نے فرمایا دو شخصونکو کہ مقربان حضرت اور صدق مشاورت اور حسن تدبیر اور خیر اندیشی مین مشار الیہ وقت کے تھے اُنہین حاضر کرین جبکہ بموجب حکم دونون شخص حاضر ہوے اور زمین ادب چومکے دست بستہ ستادہ ہوے بادشاہ نے مرحمت خسروانہ سے سرافراز کرکے مکنون خاطر فیض مظاہر کہ عزم سفر سراندیپ دلمین رکھتا تھا اطلاع دی کہ اس امر مین عنان اختیار میرے قبضہ اقتدار سے باہر ہے تم اسمین کیا اصلاح دیتے ہو اور بہینے مدت مدید سے حل اس عقدہ کا تمہارے ناخن تدبیر پر رکھا ہے اور بنیاد مہمات مالی ملکی کو تمہاری راے صواب نما کے سپرد کیا ہی اب اس مقدمہ خاص مین کہ میرے عمدہ مقاصد اور اہم مطالب ہے کیا اصلاح دیتے ہو تا مین اُسکے اطراف و جوانب پر نظر تامل کرکے حسن تدبیر پر کہ اتفاق سبکی رایون کا ہو اُسکو اصل الباب اور قابل عمل سمجھون شعر۔ بنا ے کار بر تدبیر باید ✽ کہ بے تدبیر کار بر نیاید ✽ وزیرون نے عرض کیا کہ اس بات کا جواب فی البدیہہ بیجا ہے اور سلاطین کے ارشاد مین بے تامل بات کہنا ناسنجیدہ اور محک نارسیدہ کے مانند ہی چنانچہ وزرا نے دوسرے دن غور تمام کے بعد عرض کیا کہ غلامون کے خاطر مین یہہ آتا ہی کہ اس سفر مین فائدہ تھوڑا اور مشقت زیادہ ہی کہ راحت اور لذت زندگانی بالکل برطرف ہو جائیگی اور محنت و ریاضت اور کثرت غربت بہت اُٹھانی پڑیگی اور یہہ بات ضمیر منیر بادشاہ عالم پناہ سے مخفی نہین ہے السفر قطعة من السقر شعلۂ سینہ سوز والنجار عظیم البلا ر ناوک ہے جگر دوز آنکھون نے اس سبب سے ہر جگہ پائی ہی کہ زاویۂ خانہ سے قدم باہر نہین رکھتے ہین اور قطرات سطرات اشک اس باعث سے پامال رہتی ہین کہ گوشہ کاشانہ مین قرار نہین پکڑتے ہین لمولفہ بیت سفر مین سو طرح کی محنتین ہین ✽ اقامت مین سراسر راحتین ہین ✽ مرد عاقل کو چاہیے کہ راحت کو محنت سے بدلے اور غربت کو عوض اقامت کے خرید نکرے حاصل کلام یہہ ہے کہ اگر حضر مین اچھی گذرے تو سفر کو ہرگز اختیار نکرے اور اگر ایسا کریگا تو اُسپر وہ گذریگا جو کہ اُس کبوتر پر گذرا بادشاہ نے کہا کہ ماجرا ے کبوتر کیونکر تھا **حکایت** وزیرون نے عرض کیا سنا ہے کہ دو کبوتر باہم ایک آشیانے مین دمساز تھے اور ایک ہی کاشانے مین ہمراز نہ غبار اغیار سے انکے خاطر پہ گرد تھی اور نہ محنت روزگار سے انکے دل پر زنگ تھا محض آب و دانہ پر قناعت کرکے مانند درویش گوشہ نشین کے کنج توکل اختیار کیا تھا نام ایک کا بازندہ

60203

Marfat.com

تھا اور نام دوسرے کا نوازندہ شام و سحر باتفاق یکدیگر نغمات موزون سے یاد الٰہی مین ترانہ سازی کرتے تھے اور کبھی الحان روح
افزا مین مضامین گوناگون سے خوش آوازی کرتے تھے فلک تفرقہ انداز اُن دو یار راست کردار کے موافقت پر حسد لیگیا
اور چرخ سحر ساز نے اُن دو ہمدم و دمساز پر افسون دم کیا بقول سودا بیت پہنچینگے ہو منجنیق چرخ تاک کے سنگ تفرقہ ؛
بیٹھے کے ایکدم کہین جو دو ہمکلام دو ؛ بازندہ کو یکایک آرزوی سفر دلمین پیدا ہوئی نوازندہ سے کہا کہ ہم کب تک اس آشیانے مین
رہا کرین اور محبوسون کی مانند ایک ہی کاشانے مین عمر عزیز کو بسر کرین اب دل چاہتا ہے کہ چندے سیر اطراف جہان سے
دل خوش کرین اور لذت سرد و گرم زمانہ سے دل و گوش و چشم کو آشنا بنائین بموجب فرمان عظیم الشان قل سیروا فی الارض
کے کاربند ہون کہ سفر مین عجائب بسیار دیکھنے مین آتے ہین اور فائدے بیشمار حاصل ہوتے ہین بزرگون نے کہا ہے
السفر وسیلۃ الظفر اور تلوار جب تک میان سے باہر نہین آتی ہے معرکہ میدان مین سرخروئی نہین حاصل
کرتی ہے اور قلم جب تک کہ راہ رقم مین سر کو قدم بنا کر سیر نہین کرتا ہے نقش عبارت زیبا صفحۂ وجود پر
ظہور نہین پکڑتا ہے آسمان نے کہ ہمیشہ سفر اختیار کیا ہے اس سبب سے بالاتر اور مزین با ستارہاے گوناگون
ہے اور زمین کہ ہمیشہ پابند سکون ہے اسلیئے پائمال عالم اور زبون ہے بیت بجرم خاک و بگردون نگاہ باید کرد کہ این
کجاست آرام و آن کجا ز سفر ؛ سفر مربی مرد ست و آستانہ جاہ ؛ سفر خزانہ مال ست و اوستاد ہنر ؛ درخت گر متحرک
شدے ز جا بجاے ؛ نہ رنج ارہ کشیدے و نے جفاے تبر ؛ نوازندہ نے کہا اے یار ہمدم تو نے مشقت سفر کی نہین کھینچی ہے اور کربت
غربت نہین دیکھی اور یہہ نکتہ الغربۃ کربۃ تیرے گوش جان تک نہین پہنچا ہے اور باد گرم الفرقۃ حرقۃ تیری گلشن
دلمین وزان نہین ہوئی ہے سفر وہ درخت ہے کہ سوائے ثمر فراق اور میوہ نہین لاتا ہے اور غربت وہ ابر ہے کہ سوائے باران
مذلت کے ناکامی کی اور قطرہ نہین برساتا ہے بازندہ نے کہا اگرچہ رنج غربت بلاے جان فرسا ہے لاکن تفرج بلدان اور مشاہدہ
غرائب جہان کسطرح کا روح افزا ہے اور جبکہ طبیعت تکلیف سفر سے آشنا ہو جاتی ہے تو پہر کسی تکلیف سے متالم نہین ہوتی ہے بلکہ ملاحظہ عجائب
دیہات و ولایات اور بہار و گلزار سے تفرج حاصل ہوتی ہے نوازندہ نے کہا کہ اے رفیق تفرج اطراف عالم اور تماشاے ریاض ارم یاران ہمدم اور
دوستان محرم کے ساتھہ خوش آتا ہے بیت وہ ہم نہین جو کرین سیر بوستان تنہا ؛ بہشت ہو تو نہ منہہ کیجے باغبان تنہا ؛ اور جسکا
دل کہ آتش فراق یار و دیار سے برشتہ ہوا اُسے سیر و شہر و ریاض بہلا کیونکر مسرور اور خندان کر سکیگی القصہ بعد رد و قدح بسیار
اُن دو یار دمساز نے قطع کلام کیا اور ایک نے دوسرے کو با صد حسرت و یاس وداع کیا اور بازندہ نے بجانب ہوا پرواز کی اور
نوازندہ نے بچشم گریان اور با دل بریان رخصت کرکے مراجعت کی اور غم جدائی اور تنہائی پر کلبۂ احزان مین بیٹھہ کے زار زار
تمام روز و شب روتا رہا اور یہہ شعر مولف کا تکرار کرتا تھا ٥ آتش غم سے میرا دل کیون نہ ہو جل کر کباب ؛ ابر سے

Marfat.com

مینا ہی مے ہی ہاے ساقی تونہین اور کبھی یہ شعر مؤلف کا پڑھتا تھا اور کہتا تھا کہ ای باز ندہ **شعر** کوئی نہ اس طرح سے
کسی بیگانیسے کرے + تونے کیا سلوک جو مجھ آشنا کے ساتھ + اور باز ندہ رہ گئی ہوا پر شوق تمام سی پرواز کنان سیر کوہ ہای
بلند اور بوستان فردوس مانند کی کرتا تھا اور خوش ہوتا تھا کہ ناگاہ ایک پہاڑ دیکھا کہ بلندی مین فلک سی لاف برابری مارتا تھا
اور عظمت تمام سی کرۂ زمین کو زیر دامن تودۂ خاک سمجھتا تھا اوسکے زیر دامن ایک مرغزار دیکھا کہ سواد مینا رنگ مرغزار روضۂ جنت کے
مانند دلکشا اور اوسکے نسیم غالیہ سے سار و مشک تتار سی زیادہ عطر سا تھی **مثنوی** صد ہزاران گل شگفتہ در وے + سبزہ بیدار
و آب خفتہ در وے + ہر گلے گونہ گونہ از رنگے + بوے ہر گل رسیدہ فرسنگے + باز ندہ کو وہ منزل خوش و رستا دلکش پسند آئی اور دن
بہی آخر ہو چکا تھا قصد بسیر بجا کر کے وہین مقام کیا ہنوز رنج راہ سی آسودہ نہوا تھا اور نفس راحت و آسایش سی رست نکیا تھا کہ
بیکنگاہ فراش سبک سیر باد نے سائبان ابر کو فضائے ہوا مین ایستادہ کیا اور خروش رعد و نہیب برق سی جہان زیر و زبر اور برہم
ہوا کثرت اور شدت تگرگ باری سی شور نشور برپا تھا **بیت** خرمن کو خطر تھا برق کے انداز سے + گوش کر دیتے ہوگر رعد کی
آواز سے + باز ندہ کو اوسوقت ایسی جا کہ تیر باران سحاب سے مین بچ نکلے اور ایسا گوشہ کہ صدمہ برد زمہریر سی محفوظ رکھے میسر نہوا کبھی
درخت کی شاخونکے تلے چھپتا تھا اور کبھی برگ درختان کی پناہ لیتا تھا ہر دم آسیب ژالہ باری کا زیادہ ہوتا تھا اور ہر لحظہ ہیبت رعد
برق رو بترقی کرتا تھا باز ندہ نے جبکہ یہ حال دیکھا یہہ اشعار مولف کہ اوسکے حسب حال تھے پڑھنے شروع کیے **بیت** فراق
یار مین مت گریبان کر ہمسے جا بدلی + دل افسردہ کو ٹھنڈی ہوا سے مت جلا بدلی + تیرے آنیسے دل باغی ہوا جاتا ہے ذقت
خدا کے واسطے لے اپنی گہر کا رستہ بدلی + فراق شمع رو مین سر سے پا تک آبلہ ہو نمین + جلا مت مجکو جا بدلی رولا مت مجکو جا بدلی
الفصہ باز ندہ ناکام نے بلائے بے ہنگام پر صبر کیا اور گوشہ آشیانہ اور مصاحبت یار فرزانہ کو ہر دم یاد کرتا تھا اور آہ سرد با ہزار
حسرت و درد کہینچتا تھا اور کہتا تھا **بیت** گر خبر ہوتی جدائی ایسی ہوتی ہے بلا + اوس پری سے ہم نہ سایہ کی طرح ہوتے جدا +
جسوقت کہ خط صبح حاشیہ مغرب پر کہینچا گیا اور رقم ظلمت شب کو ورق روز گار سے محو کیا اور فرمان آفتاب عالمتاب نے ش و نگ
عالم مین درخشان اور ساخت زمین و آسمان مین رخشان ہوا **بیت** جبکہ مشرق سی ظہور اپنا کیا خورشید نے + تا فاق سے تا فاق
روشن کر دیا خورشید نے + الفصہ دم صبح باز ندہ نے پرواز کی مگر متردد اڑتا تھا اور دلمین کہتا تھا کہ خانہ قدیم کیطرف مراجعت
کرون اور کبھی کہتا تھا کہ شرم آتی ہے کہ لوگ کہینگے کہ کیا سمجھ کے گیا تھا اور کیا سمجھ کے پھر آیا اور یاد رکھیگا کہ بس ایک ہی دن مین
عاقبت تنگ ہوئی اور محنت سفر کی نہ کہینچ سکا اور جانیکے وقت کہتا میرا نمانا ہی فکر اور تردد مین اڑتا تھا اور ہنوز قول فیصل
درمیان اسکے اور مشیر دل کے قرار نپایا تھا کہ اس اثنا مین ایک شاہین تیز بال سخت چنگال روئے ہوا پر بلند ہوا کہ شعاع آفتاب سی جلد تر صید
جا پڑتا تھا اور تیر اندیشہ سی بھی سبقت کر کے ہدف شکار پر پہنچتا تھا یکبارگی نظر اوس شاہین شکار جو کی باز ندہ پر پڑی باز ندہ نے دیکھا کہ فضا

پر مجھے آئی بیچارے کبوتر کا دل مانند سیماب آتش رسیدہ کے تڑپنے لگا اور جو قوت کہ اعضای بدنی میں تھی دفعتہً جاتی رہی لمولفہ

بیت ہوا شہباز کی دہشت سے حال ابتر کبوتر کا + ہوا پرواز سے معذور پر شہپر کبوتر کا + القصہ شاہین بلند پرواز کبوتر مسکین و ناکردہ
پہلے ہی حملہ میں لیگیا بازندہ نے جبکہ آپکو گرفتار چنگل بلا دیکھا دل میں کہا کہ اگر اب کی بار پروردگار اس بلا سے نجات بخشے تو تمام عمر
خیال سفر کو دل میں جگہہ نہ دونگا بلکہ بقیۃ العمر گوشہ کاشانے سے پاؤں نہ باہر نکالونگا اس عرصے میں شاہین جانتا تھا کہ
کھانا اسکا شروع کرے کہ امداد غیبی سے ایک عقاب آہنی چنگال پیدا ہوا کہ شاہین اوسکی تیز دستی کے آگے مگس کی مانند
تھا اتفاقاً نظر اوسکی شاہین و کبوتر پر پڑی بس دیکھتے ہی حملہ آور ہوا ہرچند شاہین کو عقاب سے قوت مقابلے کی نہ تھی لاکن
عرق حمیت شاہین کی بھی جوش میں آئی عقاب اور شاہین میں مجادلہ شروع ہوا **بیت** مرغ بارغ جنگ دیکھو + اور یہاں حیلہ
وزمیلہ بحبت + بازندہ نے فرصت پاکے ایک سوراخ میں کہ کنجشک بہزار مشکل سے اوسمیں گنجائش پائے آپکو پنہان کیا اور
خوف جان سے یہانتک لاغر اور باریک بنگیا کہ اوس سوراخ تنگ و تاریک میں آیا اور تمام شب و روز اسی تہ کے نیچے بسر کیا جبکہ کبوتر سفید
بال صبح نے آشیانہ سپہر سے پر مارنا شروع کیا اور زاغ شب بنام عنقا صفت نظر سے غائب ہوگیا بازندہ باوجود ہزار دلی و ازار
بیطاقتی کے اوڑا اور بجرات تمام پر و بال مارنا شروع کیا ترسان و ہراسان لو پس و پیش بار بار جگر ریش نظر کنان اوڑا جاتا تھا ناگاہ
ایک جگہہ دیکھا کہ ایک کبوتر ہے کہ دانہ چند اوسکے آگے پڑے ہیں اور بیٹھا ہے بازندہ بیچارہ کہ بھوکا اور پیاسا کئی دنکا تھا اپنا ہمجنس
سمجھکر بحکم الجوع گریان اسکے پاس جا بیٹھا ہنوز ایک دانہ نکھایا تھا کہ پاؤں بہ بند دام دیکھا **بیت** دام شیطان است دنیا و دانہ
لذتہائی نفس + مرغ دل از حرص دانہ زود در دام افگند + اور مناسب اسکے شیخ ناسخ کہتے ہیں **بیت** مرغ دانا پھنس گیا دانے کی محافظ جالین
جسطرح عاشق ہیں عشق پیچ جالین + بازندہ نے اوس کبوتر اسیر دلین سے شکایت آغاز کی کہ ای برادر ہمجنس یہ واقعہ مجھپر بسبب جنسیت کے واقع ہوا
کیوں اس حال سے تو نے مجھے آگاہ نکیا اور شرط مروت کو کیوں ترک کیا اگر شرط مہمانداری اور حق اخوت بجالاتا اور اندک بھی اسکا ایما فرماتا تو
میں حذر کرتا اور نہتا اسیر بند بلا ہوتا کبوتر نے کہا کہ ای ناتجربہ کار اس گفتار بے سروپا در گذر کہ آگے قدر کے احتیاط اور حذر کام نہیں آتا ہے
اور بعد حکم قضا کے کوشش کچھ کام نہیں کرتی ہے **بیت** چون تیر قضا ز شست تقدیر بجست + ہرگز نکند رد سپر تدبیرش + بازندہ نے کہا کہ
ای مہربان کچھ تدبیر فرما کہ اس مضیق سے راہ مخلصی ہاتھ آئی اور طوق منت تیری کا ہمیشہ میری گردن پر رہے کبوتر نے کہا کہ ای سلیم الطبع اگر میں حیلہ
رہائی جانتا تو خود وابستہ دام آفات کیوں رہتا اور اس حال شکستہ بالی کو مشاہدہ کرتا ہی گنا ہگار اور اسیر قفس غم نرہتا اور بہت نزدیک
ہے حال اوس شکستہ بچے کہ بعد برسوں بسیار جبکہ تھک گیا تو رو رو کر اپنی ماں سے کہا کہ ای مادر مہربان نفس بند توقف کرکے دم راست کرلوں
اگر کچھ بھی ماندگی راہ کی برطرف ہوجائے تو آگے چلوں ماں نے جواب دیا کہ ای نادان بے بصیرت نہیں دیکھتا ہے تو کہ ہماری غیر کے پیچھے تھم سے
ہے یہ دیکھا کہ خاطر خواہ است + اگر تو بھی جلدی نہ جاتا تو پشت ہی پر آ دباتا ان ... بازندہ نے جبکہ یہ سنا نا امید ہوکر تڑپنے لگا اور جہد تمام سے

Marfat.com

حیات کا مستحکم تہا اور دوسرے دوڑی جال کی گہس گئی تہی اور اسکی قوت مین قادر توانا کی حکم سے ٹوٹ گئی اور اسکی گردن بند سے چہوٹ گئی اگرچہ کم طاقت اور نزار تہا لیکن بخوف جان پرواز کنان اور شکر گویان جانب کاشانہ روانہ ہوا اتفاقاً ایک ویران اور شام بہی ہو چکی تہی ناچار ایک گوشہ مین بیٹہا اور ایک کشت زار کہ قریب دیوار کے تہا اُسکا تماشا دیکہتا تہا ہر چند کہ صدمات گوناگون سے کوئی سیرے آسودہ نکرتی تہی مگر بچا جان کا ہزار نعمت سے زیادہ تر سمجہتا تہا ہنوز رنج راہ برطرف نہوا تہا اور دم راست نکیا تہا کہ دہقان بچہ کہ کشت کی نگہبانی کیواسطے اُس دشت مین گشت کرتا تہا اُسکی نظر اُس کبوتر پر پڑی کباب کی ہوس سے پانی منہہ مین بہر کمان گروہہ کہ جسے غلیل کہتے ہین غلہ اُس مین رکہکے مارا بازندہ بیچارہ سعبدہ بازی چرخ سے غافل طرف کشت ارکہ مائل تہا ناگاہ صدمہ غلے کا بازو پر پہنچا یہہ بلا رسیدہ ہوکا بیاسا زار و ناتوان آفت کا مارا اُسکے صدمے سے زیر دیوار ایک چاہ تہا اُسمین سرنگون گر پڑا دہقان بچے نے دیکہا کہ شانہ ہو گئی اور کبوتر بہی ہاتہہ سے گیا بازندہ نیمجان کو اُسی چاہ تاریک مین چہوڑا اور راہ اپنے گہر کی لی القصہ بازندہ دل خستہ اور بازو شکستہ نے شب اُسی درد والم مین بسر کی اور دلمین کہتا تہا کہ جو کوئی آرام عزلت پر شکر نکریگا اُسکا یہی حال ہوگا کہ جو بلا آسمان سے نزول کریگی اُسے ناشکر زیادہ طلب کا گہر ڈہونڈہتی آئیگی اسکے بعد دست دعا اُٹہا کے درعرض کیا کہ خداوند اور توبہ گنہگار و نکے واسطے تو نے کہار کہا ہے مین ناسپاس نعمت توبہ کرتا ہون کہ ابکے بار تقصیر اس گنہگار کی معاف کر دے پہر کفران نعمت نکرونگا اور کنج عزلت اور دانہ ہائے خشک کو لاکہہ راحت اور محنت سے بہتر سمجہونگا یہہ کہتا تہا اور زار زار روتا تہا اور پیشانی اپنی سجدہ نیاز مین گہستا تہا کہ ناگاہ سپیدہ صبح کا اُس تاریکی مین گونہ جلوہ گر ہوا اور موذن نے صدائے اللہ اکبر بلند کی بازندہ نے بسم اللہ کہہ کے جست کی اور لب چاہ تک پہنچا اور پہر پرواز کرکے افتان وخیزان نزدیک آشیانے قدیم کے بصد خرابی آپہنچا جبکہ نوازندہ نے آواز جناح یار اپنی آشیانے سے باہر آکر منہہ پہیر دیا اور شکر پروردگار عالم ہزار زبان سے ادا کیا اور یہہ شعر گویا کا پڑہا بیت

تنہا مین مردہ تو جو آیا ہمان آئی جان مین ٭ قم باذن اللہ تشہیر کی صدا ہی کان مین ٭ جبکہ دونون ہمکنار ہوئے بازندہ کو نہایت لاغر اور ناتوان پایا کہا اے یار دل نواز بیان فرما کہ کیا حال گذرا اُس نے جواب دیا بیت ناسخ

صدمہ غم فرقت کا بیان ہو نہین سکتا ٭ جو داغ نہان ہے وہ عیان ہو نہین سکتا ٭ جو کچہہ کہ میرے سر پر گذرا بعد اطمینان کے شرح اُسکی بیان کرونگا کہ وہ قصہ پر ہول اور حکایت جانکاہ ہے کہ زبان پر لانے سے خون خشک ہوتا ہے اور مختصر اُسکا یہہ ہے کہ بے ضرورت شدید خدا سفر نصیب نکرے مگر اُس سے بہتر ہے جبتک بازندہ زندہ ہے گوشہ آشیانے سے پاؤن باہر نہ رکہے گا اور اُس رنج وعنا کو زنہار اختیار نکریگا غلام یہہ مثل اسواسطے لایا ہے کہ بادشاہ عالم پناہ ارادہ سفر کا نکرین کہ فراق یار و دیار کا نتیجہ جز نالہ زار و دیدہ اشکبار نہین ہے دابشلیم نے کہا کہ اے وزیر ناصح اگرچہ مضرت سفر کی بہت ہے لیکن حصول فوائد اُس سے بہی زیادہ ہین

عیب ہے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ٭ اول یہہ کوئی کہ غربت کی محنت مین پڑتا ہے مودب اور مہذب ہو جاتا ہے دوسرے وہ تجربے

Marfat.com

ہ تمام عمر کے واسطے مفید ہوں حاصل ہوتے ہیں اور اکثر ترقی مراتب سفر ہی میں میسر ہوتی ہے خواہ بطور صوری ہو خواہ بطرز معنوی کیا نہیں
دیکھا تو نے کہ پیادہ شطرنج کا سفر سات منزل کا کرکے شطرنج سے نکل کے وزیر ہو جاتا ہے اور ماہ چودہ دن کا سفر اختیار کرکے رتبہ بلا
رجہ بدریت کو پہنچتا ہے اور جو کہ اپنے مسکن اور بستی آباد وطن سے قدم باہر نہ رکھے گا عجایب بلاد کے مشاہدے سے محروم اور اکابر عباد کی ملاقات
سے بے بہرہ رہیگا باز سیر و شکار کے سبب بادشاہ کے ہاتھ پر بیٹھتا ہے اور چغد روپوشی اور گوشہ گزینی کے باعث سے ویرانے میں خوار و ذلیل رہتا ہے
مؤلفہ بیت چاہیے سیر و سفر عاقل کو مثل آفتاب ٭ جو کہ گوشہ میں بیٹھے گا چند سال ہو گا خراب ٭ اور ایک درویش سیاح اپنے مریدوں کو
اس رباعی کے مضمون پر تحریص کرتا تھا رباعی انسان کو چاہیے کہ سیر و سفر تو ہو ٭ سیر و سفر میں مایہ علم و ہنر تو نکلے ٭ نہ اگر گنج
صدف سے باہر تو دریا میں محال ہے کہ ہو قدر گہر ٭ اگر وہ باز شکاری زاغ کے بچوں کے ساتھ بڑا ہوتا اور ہم صحبت انکا مدت العمر رہتا
تو ہوا سفر میں پرواز نکرتا تو کبھی بادشاہ کی تربیت سے مشرف نہوتا وزیر نے عرض کیا کہ صورت باز کے قصہ کی اس طرح ہے حکایت
راوی تسلیم نے کہا سنا ہے کہ ایک باز کے جوڑے نے قلعہ کوہ بلند پر آشیانہ بنایا تھا اور فراغ خاطر سے اس نشیمن میں رہتے تھے اور دیدار سے ایکدوسرے کے
مسرور و خرم تھے ایک مدت کے بعد خالق نے ایک بچہ خوب ازمحبوب انہیں عنایت کیا طعمہ کے واسطے دونوں اکثر جاتے تھے اور طعمہ گوناگون
لا کر کھلاتے تھے تا اعضا اسکے جلد تربیت پائیں کہ تھوڑے عرصے میں حد رشد کو پہنچے ایکدن دونوں کو تھوڑی تاخیر واقع ہوئی اس باز بچے کو غلبہ
اشتہا حرکت میں لایا ہر طرف قصد حرکت اور ہر دم میل تلاش طعمہ میں جنبش کرتا تھا کہ یکبار آشیانہ سے جست کرکے نشیب کوہ میں
ر افتاد اسوقت ایک زاغ یعنی چیل اپنے بچوں کے واسطے طعمے کی تلاش میں آشیانے سے نکل کے کمر کوہ پر انتظار میں شکار
لیے بیٹھی تھی کہ ناگاہ نگاہ اسکی اس باز بچے پر پڑی سمجھی کہ یہہ موش ہے ہنوز باز بچہ زمین تک نہ پہنچا تھا کہ جست کرکے اور بیچ میں سے
آشیانے کو لے گئی جبکہ خوب نظر کی دیکھا کہ یہہ موش نہیں ہے بلکہ ہمجنس اپنا ہے جنسیت کی محبت نے جوش کیا اور یہہ سمجھی کہ اللہ تعالی نے
اسکی پرورش میرے ذمہ پر لازم کی ہے بہتر ہے کہ اپنے بچوں سے بھی اسکی زیادہ پرورش کروں پس اُسیدم وہ زاغ اسکی پرورش میں
مشغول ہوئی بلکہ زیادہ تر اپنے بچوں سے اُسپر شفقت کرتی تھی تا زمانے کہ باز بچہ جوان ہوا اور اُسکے جوہر ذاتی نشو و نما میں آئے
بموجب حدیث شریف کل شی یرجع الی اصلہ حوصلہ باز بچے کا زاغ کی صحبت میں تنگی کرنے لگا اگرچہ اس سے ناقل تھا کہ میں بچہ
زاغ کا ہوں تاہم ہمت اسکی رات دن اسپر مصروف تھی کہ کچھ کار مردانہ ایسا نمایاں کروں کہ اس جیفہ خوری سے کنارہ رہوں کبھی خیال
کرتا تھا کہ اگرچہ میں بچہ زاغ نہیں ہوں تو اسکے آشیانے میں کیوں پیدا ہوا ہوں اور اگر زاغ بچہ ہوں تو دست و بازو اور رنگ و ہنگ
بھائیوں سے کیوں جدا ہے یہہ سوچتا تھا اور یہہ رباعی زبان پر لاتا تھا رباعی داخل این دائرہ دارم خود را ٭ خارج این جمع شمارم خود را ٭ آن
این نیستی و ہستی خویش ٭ خوش گم شدہ ام باز گم خود را ٭ ایکدن زاغ نے اس کے بشرے سے پہچانا کہا ای فرزند [illegible] سبب تیرا ملال
جو کہ تیری [illegible] ہوا ہے لازم ہے کہ مجھ سے بے وحشت بیان کر تا میں چارہ جوئی اُس کی کروں کہ رنج تیرا مجھ سے [illegible] ہوتا ہے

Marfat.com

بازبچے نے عرض کیا کہ ای مادر مہربان مین خود حیران ہون اور سبب اپنے ملال کا مفصل نہین جانتا ہون مگر بلا شک ملول رہتا ہون
بیت پوچھا ای ہمدم تو میری اوداسی کا سبب * آپ مین دن رات حیران ہون ہوا ہی کیا مجھی * اب مصلحت میری دفع ملال کی
اسمین کہ شرف رخصت مجھی عنایت کر کہ چندی سیر اطراف جہان کرون شاید برکت حرکت سی غبار غم میرے آئینہ خاطر سے دور ہو کہ طبیعت
عجائب سیر و شکار سی آشنا ہو تو یقین ہے کہ صورت خوشی کی بہی آئینہ سینہ مین جلوہ نما ہو زغن نے جب کہ لفظ فراق زبان سے بازبچے کے سنا
کثرت محبت سے کہ پرورش کے سبب زغن کے دلمین سمائی تہی نہایت بیقرار ہوئی اور کہا کہ ای فرزند یہہ کیا اندیشہ نامناسب ہی
کہ کرتا ہی اور یہہ کیا خیال باطل ہی کہ جسے دلمین جگہہ دیتا ہی سفر دریا ہی عالم آزار اور ازدہا ہی آدم خوار بغور دیکہہ کہ صورت سفر
و سقر مین بجز ایک نقطے کے کوئی فرق نہین ہے **بیت** سفر اہل این جہان سقر ست * زان سبب صورت سفر سقر ست *
بیشتر لوگ کہ سفر اختیار کرتے ہین وجہ اسکی دو حال سی خالی نہین ہوتی ہے یا تنگی معاش و یا بسبب لحوق حوادث کے سوائے سفر کے
صورت مفر نہین ہوتی ہی سو خدا کے فضل سے ان دونونسی تو محفوظ ہی منت خدا کی توشہ فراغت اور گوشہ راحت موجود ہی اور
اپنے سب امثال پر سر فرازی رکہتا ہی پھر بلا باعث حصول دولت رنج سفر اختیار کرنا اور اقامت کو عمداً ترک کرنا طریق خردمندی سے
فرسنگون دور ہی **بیت** جو سفر کا قصد کرتے ہین وطن کو چہوڑ کر * پھنستے ہین دام بلا مین وہ چمن کو چہوڑ کر * بازبچے نے کہا کہ جو
کچھ کہ فرمایا تو نے یہہ سب مہربانی اور شفقت سی ہے لیکن تعجب مکر کرتا ہون تو یہہ گوشہ اور توشہ ہرگز اپنے فراخور حال نہین
پاتا ہون اور جو کچھ کہ میرے دلمین گذرتا ہی زبان پر نہین لاتا ہون زغن نے جانا کہ ہر شی اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہی یہہ سب کا ظہور ہے
یہہ تحریک طبع اسکی رو کے نہ رکے گی لاکن بطور تجاہل عارفانہ زغن نے کہا کہ مین جو کچھ کہتی ہون مقام قناعت ہے اور جو
اور جو تو نے ارادہ کیا ہی وہ منزل حرص کا ہی اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہے اور قانع روی بہرہ مندی دیکہتا ہی اور تو ای فرزند
شکر نعمت اور قدر دولت قناعت نہین کرتا ہی ڈرتی ہون کہ تجہہ وہ نہ پہنچی جو لوگ بہ حریص کو پہنچا باز نے کہا کہ قصہ گربہ حریص کا
کیا ہی **حکایت گربہ پیرزال** زغن نے کہا کہ ملک ختا مین ایک پیرزال تہی نہایت کہن سال اور مفلس و ضعیف الحال ایک گھر
رکہتی تہی کہ تنگ تر تہا جاہلونکی سینے سی اور تیرہ تر تہا بخیلونکی گور سے اور اس بڑہیا نے ایک بلی پالی تہی لاکن تہیدستی سی خبرگیری
اسکے طعمے کی قرار واقعی نکرسکتی تہی جو کچھ اوسی میسر ہوتا تہا بقدر حصہ اوسے بہی بہتی تہی اور بلی بہی پیرزال کی مصاحبت مین
اسی حال سے بسر کرتی تہی باوجودیکہ سوکہے نان چشم خیال سی بہی نہ دیکہی تہی بلکہ نام نان بہی گوش توہم سی کسیکی زبانی نہ سنتے تہے اگر کبہی موش سوراخ
سے نکل کے نزدیک اسکی گذرتا تہا تو دیکہتی نہین اوسے لیتی تہی بالالماقت جستکی نہ رکہتی تہی لیکن مصرعہ رزق را روزی رسان پیدا کند
ولقمہ بقائے حیات غیب مین دیا کیا یعنی دو گاڑی بیا اسکا نصیب ہوگیا بنا توان نہ اسکی کر دیتا تہا کہ مرتی نہ تہی القصہ ایکدن یہہ گربہ بدحالی تمام
بانا بام پر چڑہتی دیکہتی تہی کہ دیوار ہمسایہ پر ایک گربہ فربہ مانند بچہ شیر کمال قوت طاقت سے آہستہ آہستہ قدم اٹہاتی آتی ہی گربہ پیرزن لاغری تہی اور فریبی

Marfat.com

اوسکی دیکھکر متحیر ہوئی یہہ جانتی تہی کہ سب بلیان میرے ہی مانند ہوتی ہین پکاری کہ ای خواہر ہم نفس اس طاقت اور لطافت کا
کیا سبب ہے مگر تو خان ختا کی مہمان ہے، ویا باعث اس طاقت لطافت کا کوئی اور چیز ہوئی ہے گربہ ہمسایہ نے جواب دیا کہ مین مدام وبیگاہ
بارگاہ سلطان مین حاضر رہتی ہون جبکہ دسترخوان بچھایا جاتا ہی تو جرات کرکے بیک حملہ پارہ گوشت چرب فربہ لے بھاگتی ہون
اور اوسے کھا کر آٹھ پہر مرفہ الحال رہتی ہون گربہ پیرزن نے کہا کہ گوشت فربہ کسے کہتے ہین اور زبان مائدہ کسکا نام ہے مینے مدت العمر
مین سوائے دال یا شوربا ے پیرزال ویا گاہ گاہ گوشت موش نام تبسیری چیز کا نہین سنا ہی خدا جانے تو سچ کہتی ہے ویا مضحکہ کرتی ہی
گربہ ہمسایہ ہنسی اور کہا تجہی عنکبوت مار عنکبوت کہنا چاہی جیس مہین اور ہیکل ہے کہ تو ہی ہماری جنس کے واسطے ننگ ہے لمولفہ **بیت**
گرچہ تو بلی ہی پر ملتا نہین ہے تجکو قوت ﴿ اسلئے ہین دست و پا تیری بشکل عنکبوت ﴿ اگر تو بارگاہ سلطان اور اوسکا دسترخوان
دیکھے اور اُن لذیذ نعمتون کی خوشبو تیرے دماغ کثیف تک پہنچے تو غالب ہے کہ بحکم یُحْیِی الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِیْمٌ پردہ عیب سی
حیات تازہ اور لطافت بے اندازہ تیرے نصیب ہو جائے **بیت** نال سنج بوے طعام خوش دم عیسی سے کم نہین ﴿ آ یگی
جان جان مین گو دم مین دم نہین ﴿ بڑھیا کی بلی نے کہا کہ اے خواہر مہربان میرا ہی تجہپر حق ہمسایگی اور ہم جنسی ہے اگر تو مروت
بجالائے تو مفت کرم داشتن ہے کہ مجہے اپنے ساتھ خوان سلطان پر لیچل شاید کہ بدولت تیری مین ہی توانا ہو جاؤن اور تیری
صحبت کی برکت سے حیات دوبارہ پاؤن گربہ ہمسایہ نے جبکہ سنین اوسکی سخنین رحم کہایا اور وعدہ کیا کہ تیرے بغیر آج خوان سلطان پر
حاضر نہونگی گربہ پیرزن اوس وعدے سے خرسند ہوئی اور یہہ ماجرا پیرزن سے بیان کیا پیرزن نے نصیحت کی کہ ای رفیق دمساز اہل دنیا کی
باتون پر فریفتہ نہو اور گوشہ قناعت کو ہاتھ سے نہ چھوڑ کر کاسہ حرص کا سوا ے خاک گور کسی چیز سے بھرتا نہین ہے اور دیدہ آرزوی دنیا سوائے
رشتہ سوزن فنا سیا نہین جاتا **بیت** قناعت توانگر کند مرد را ﴿ خبر دہ حریص جہان گرد را ﴿ خدا را ندانست و طاعت نکرد ﴿ کہ بر بخت
روزی قناعت نکرد ﴿ دل مین گربہ کے بادشاہ کے خوان کی ہوس ایسی سمائی تہی کہ پند پیرزال کو کچھ بال نہ سمجھی القصہ دوسری شب ہمسایہ
کی بلی کے ساتھ افتان وخیزان سلطان ختا کی بارگاہ تک پہنچی اس سے پہلے کہ گربہ پیرزال پہنچی کہ اوسکے سستی طالع نے ایک بلا پیدا کیا تہا
یعنے شب گذشتہ بلیون نے خوان سلطان پر ازبس ہجوم کرکے یہانتک شور وغوغا برپا کیا تہا کہ مہمان اور میزبان دونو تنگ آ ئے تہے
اسلئے خان ختا نے بتاکید حکم دیا کہ پیشتر از ین کہ دسترخوان بچھایا جائے تیر انداز سخت کمان تیر و انداز جمع ہون اور سوفار بہ زہ کئے
چلو نہین دیکر کمین گاہ مین منتظر رہین جبکہ کوئی بلی نظر آئے پیکان زنبور نیش سے جگر اوسکا ریش کرین گربہ پیرزال بجز اس حال سے
جبکہ بوی طعام اسکے دماغ ناکام مین پہنچی بے اختیار گمشدہ دسترخوان پر گر پڑی ہنوز میرا ان تشہا اسکا لقمہ گران سنگ طعام سے ہم وزن نہوا تہا
کہ تیر جگر دوز اسکے دونو پہلوؤن سے گذر گیا **نظم** چکان خون نفس از استخوان می دوید ﴿ ہمین گفت وازہول جان می دوید ﴿ اگر رستم از نیش ایشان
تیر زن ﴿ من و تودہ و برانہ پیرزن ﴿ اور یہہ مثل مینے اسلئے بیان کی ہی کہ تو بہی گوشہ آشیانہ کو غنیمت سمجھ اور قدم طمع کی کو دور مت بڑہا تجہ یہ نہ بہچانا

Marfat.com

پہچاؤ اور زیادہ طلبی نفس حریص کی مکروہ جانیے کہ بیش از قسمت اور پیش از وقت حاصل نہین ہوتا ہے اور مرتبہ قناعت کہ بے
ہمت اور سراسر رحمت ہے، ہاتہہ سے کیون کہوتا ہے اور پہر افسوس کچھہ کام نہ آئیگا باز نے کہا کہ جو کچھہ فرمایا تو نے لازمہ شفقت والدین
ہی ہے لیکن خیال فرما کہ اگر ہر کوئی عجوزہ کے مانند ہر طلب و پابستہ قناعت کرے تو اولوالعزمی اور بلند حوصلی جہان سے اوٹھہ جا اور جو
کوئی کہ فقط اکل و شرب پر مثل بہایم قناعت کرتا ہے کبہی عالی ہمتونکے شمار مین نہین آتا ہے اور جو کوئی چاہے کہ سیر بزرگی پر پہنچے
اور تاج سرفرازی سر پر رکہے کمر ہمت چست باندہے اور کار ہای خسیس پر ہمت مصروف نہ کرے مثنوی ناسخ جسنے پائی ہے ہمت
والا : اُسکی منزل ہے عالم بالا : کرگس چرخ جیفہ خوار نہین : کرکس زمین کو عار نہین : مرغ زرین چرخ کی ہے خوراک : دانا ہا
کواکب افلاک : زغن نے کہا کہ یہہ خیال محال کہ تیرے دماغ پر کثرت پندار سے مستولی ہوا ہے اور یہہ دیگ سودای بیحاصل کہ حماقت
نفس امارہ سے تیرے دیگدان سینے مین جوش مارتی ہے اور اسباب بلند پروازی کا ظاہر ایک بہی تیرے واسطے مہیا نہین ہے، غالب ہے
کہ نتیجہ اس نا شدہ کا کہ جسکو تو شدہ سمجھتا ہے بجز ندامت اور کچھہ حاصل نہو بموجب بیت تکیہ بیجا بزرگان نتوان زد بگذاف : مگر اسباب
بزرگی ہمہ آمادہ کنی : باز بچہ نے کہا کہ قوت میرے چنگال کی حصول دولت کیلئے خوب سامان ہے اور تیزی میری منقار کی فراخ
رفت کے واسطے بہتر وسیلہ ہے مگر حکایت اُس شمشیر زنکی تو نے نہین سنی ہے کہ وہ حوصلہ بادشاہی کا دماغ مین رکہتا تہا
آخر کار دست و بازو سے دلاور سے شاہد ہمت اُس کا تخت مراد پر بیٹہا زغن نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کس طرح تہا حکایت
باز نے کہا ایام ماضی مین ایک مرد کاسب تہا کہ کثرت عیال سے بہت درماندہ رہتا تہا اور نہایت تہیدستی سے کبہی حرف آسایش کا
ورق نشاط سے نہ پڑہتا تہا اور فائدہ مزدوری کا اسقدر نہ تہا کہ سوای خرچ روزمرہ کے کچھہ پس انداز ہوتا اسلیے تنگ رہتا تہا آخر
کار عنایت پروردگار سے اُسکے ایک بیٹا پیدا ہوا کہ آثار دولت و اقبال اُسکی پیشانی پر تابان اور اطوار سعادت اور حشمت چہرہ
پر نور پر نمایان تہی بیت کوکب سعد آسمان جلال : گل شاداب گلشن اقبال : اور اسکے قدم کی سعادت سے اُسکی معاش مین
برکت ہونے لگی یعنی فائدہ حرفت کا دو چند سہ چند ہونے لگا والدین اُس اقبال نشان کی پرورش مین دل و جان سے مصروف
رہتے تہے جبکہ وہ باسعادت ایام تربیت کو پہنچا کہیل اُسکا سوای سپر و شمشیر کے دوسرا نہ تہا اور جبکہ اُسے مکتب مین بٹہایا اول
حرف کہ اس لڑکے کی زبان پر جاری ہوا تیر و کمان بجای الف بے تہا ہر چند کشان کشان مکتب کو لیجاتے تہے اور سوال تعلیم خطی کرتے
تہے یہہ جواب نیزہ خطی سے دیتا تہا اور جبکہ کوئی اسے پڑہاتا تہا یہہ خطوط مکتب کو خطوط شمشیر تصور کرکے اُس سے مضمون جہانگیری کا
نکالتا تہا اور جبکہ ترغیب نقش و نگار نظم و نثر سے دیتے تہے یہہ نقش سپر سے مطلب سرفرازی مشاہدہ کرتا تہا باپ اسکا اسکے حالات دیکہکر متحیر ہوتا
تہا جبکہ شاہدہ سر حد بلوغ کو پہنچا باپ نے کہا کہ ای فرزند ارجمند چاہتا ہون مین کہ جو بہتری عالم کی ہے تیرے لیے ہو اور کوئی ضرر ظاہر
حال تک تجہتک نہ پہنچے اب مصلحت یہہ ہے کہ مین نکاح تیرا ایک مخدرہ ہمقوم سے کہ خصائل کریمہ سے متصف ہو کردون مبادا

Marfat.com

تو مہلکہ شہوت مین گرفتار ہو پس احصار ستوار اس بلا کے دفع کا کہ من تزوج فقد احصن اس سے بہتر نہین ہے اور مین نے اسقدر سامان
بہی مہیا کر رکہا ہی کہ ہمارے کفو کے واسطے کفایت کرے اب اس بات مین تیری کیا مصلحت ہے بیٹے نے کہا کہ اے پدر شفیق
بیٹے سامان اس سے بہتر اپنی شادیکا تجویز کر رکہا ہی آپ کو تکلیف اسکی ندونگا اور امداد تم سے اسکی غیر ممکن ہے باپ نے
کہا کہ اے جان بابا مجہے تیرے دست قدرت کا حال بخوبی معلوم ہی اور وہ عروس کہ جسکی خواستگاری تو نے کر رکہی ہے کس جگہہ
اور کس خاندان سے ہی لڑکا گہر جا کر ایک شمشیر کہ خوبرویونکی تیغ ابرو سے خونریزی مین ہزار درجہ زیادہ تہی لایا اور کہا کہ ای پدر
بزرگوار مینے عروس مملکت کی خواستگاری کی ہی اور مخدرۂ سلطنت کو اپنے عقد مین لاؤنگا اور مہر اسکا یہہ شمشیر تیز اور نیزہ اور خنجر
خونریز ہی **بیت** عروس ملک کسی در بغل نہ گیرد تنگ ✽ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ✽ مناسب اس شعر کے ناسخ استاد کہتا ہے
۵ ہاتہہ اگر چست ہی سپاہی کا ✽ زیر پا ہی سریر شاہی کا ✽ زور میدان جو سر کرے نہ عزیز ✽ وہی شایان ہی کجکلاہی کا باپ نے
پدر بزرگوار مغلوب شہوت ہونا کام بہایم کا ہی جسنے کہ عروس سلطنت کو پسند کیا ہی وہ نظر کسی ذیل پر کب کرتا ہی **بیت** با
نیک ہیچ کسی راستیز نیست ✽ مہر عروس ملک بجز تیغ تیز نیست ✽ جو کہ ہمت جبلی اُس فقیرزادیکی حصول دولت و سلطنت
پر مقصور تہی بموجب مثل کے کسنے ڈہونڈہا کہ نپایا آخر اُسکی تیغ عالمگیر نے اکثر اقالیم کو مسخر کیا اور انجام کار مراد دلخواہ کو پہنچا باز نے
کہا یہہ مثل سو اسطے بیان کی گئی ہے کہ جو اسباب دولت کہ میرے مقتضائے ہمت کی ہین مہیا رکہتا ہون اور توفیق یزدانی
کہ دروازہ سعادت تمنا یکا میرے آئینہ دل پر کہولدیا ہے، توامید غالب پروردگار عالم سے رکہتا ہون کہ روے مطلوب جلد مشاہدہ کرون
اور دست مراد گردن مقصود مین ڈالون اور سن اے مادر مہربان افسون اور فسانہ کسیکا میرے سودائے پختہ پر کارگر نہوگا اور اس
خیال فرخندہ سے زنہار نہ پہرونگا لمولفہ **بیت** او کہلی مین سر دیا دہمکونسے کب ڈرتے ہین ہم ✽ عشق اُس پردہ نشین کا انسکا
چاہیے ✽ زغن نے جانا کہ یہہ مرغ عالی ہمت شہرۂ قریب سے باندہا نجائیگا بناچاری اجازت سفر کی دی اور نمک مہاجرت سینہ ریش
گوار اگیا باز بچے نے الوداع کہی اور آشیانے سے پرواز کرکے رو باوج سعادت کیا اور قریب اتشام ایک درخت بلند
کہ قلۂ کوہ پر تہا اُسپر بسیرا لیا اُسوقت سایہ ڈہلا ہوا اور عجب بہار مرغزار کی تہی ہر طرف بازنگران تہا ناگاہ دیکہا کہ کبکدری
بہزار جلوہ گری قہقہے کرتا ہی اور نعرہ نغمہ سرائی کا اطراف کوہ مین پہیلا ہے باز اُسوقت ہر چند کوفتگی راہ اور فرط
اشتہا سے سست اور نزار تہا توبہی ایک ہی حملہ مین کبک کو پنجے مین پکڑ کر اُسی درخت پر لے گیا اور گوشت
سینہ کا خوب سیر ہو کر کہایا تمام عمر آشیانہ زغن مین سوائے جیفہ و مردار کے اور شے سے زبان اسکی آشنا نہوئی
تہی کبک کے سینے کا گوشت کہانے سے اور خون تازہ کے ذائقے سے عجب طرح کی کیفیت حاصل ہوئی قریب تہا کہ شادی
مرگ ہو جائے کہ وہ لذت نہتی گویا شربت حیات تہا اور دل مین کہتا تہا کہ اعلی منزلین فائدے سفر کے یہہ ہی کہ مصاحبان

Marfat.com

دنی اور کم ہمت سی رہائی پائی اور غذا ہاے نا ملایم کے عوض لقمہ ہاے خوشبودار اور مقبول طبع حاصل ہوی اور آشیانہ تیرہ و تار سے نکل کے درخت بلند اور منزل عالی پر جگہہ پائی اسکے بعد دیکہا چاہئے کہ پردہ غیب سے کیا لطیفہ پیش آئے اسی طرح سے بازہ چند روز شکار کبک دری اور دراج کا کرتا رہا اور اوس درخت پر خوش گذران کرتا ایک روز باز اوسی درخت پر بیٹھا تھا کیا دیکہتا ہے کہ غول سواروں اور پیادونکے دامن کوہ مین صف باندھے ہوئے چلے آتے ہین اور صیاد و صد ہا چرے اور باز اور شاہین شکاری ہاتہونپر لئے ہوئے تلاش شکار مین چارسو نظر کر رہی ہین اور وہ بادشاہ اوسی ولایت کا تھا کہ شکار کے واسطے دامن کوہ مین آیا تہا اس حال مین وہ باز کہ بادشاہ کے ہاتھ پر بیٹھا تہا ایک صید پر چہوٹا چاہتا تہا کہ اوسے صید کرے یہہ باز ہمت بلند اپنی جگہہ سے حملہ آور ہوکر اوس شکار کو بادشاہ کے باز سے پہلے صید کر لے گیا بادشاہ نے جبکہ تیز پروازی اس باز سبک پروانکی دیکہی عاشق ہو گیا اور دام دارونکو حکم گرفتاری کا دیا دام دارونے چند روز کوشش کرکے پہندا اوسکی گردن مین مارا اور بادشاہ کی خدمتمین حاضر کیا بادشاہ نے حکم طیاری کا دیا تہوڑے دنون مین باز داروں نے طیار کرکے حاضر کیا جبکہ بادشاہ نے اوسکی بلند پروازی اور سبک تازی دیکہی نہایت خرسند ہوا آخر ہمت بلند کے وسیلے سے حضیض نکبت سے نکل کر اوج عزت کو پہنچا یعنے منزل اوسکی بادشاہ کے ہاتھ پر مقرر ہوئی سفر کے بدولت صحبت زاغ و زغن سے چہٹ کے شرف صحبت بادشاہ حاصل کیا غرض اس بیان سے یہہ ہے تا فائدہ سفر کا معلوم ہو **قطعہ**

بہار دل سفر با شد کہ از وے ✚ بخلا یق راگل مقصود شگفت ✚ سفر کن تا مراد خویش یابی ✚ کہ فامشوا فی مناکبہا خدا گفت ✚

جبکہ حکایت دابشلیم نے تمام کی وزیر ثانی نے بعد دعا خسروانہ عرض کیا کہ جو بادشاہ ظل اللہ نے فائدے سفر کے بیان فرمائے۔ اسمین کسیطرح کا شک نہین ہے لاکن غلامونکے دلمین گذرتا ہے کہ بادشاہ عالم پناہ کی ذات ملکی صفات کہ راحت سب عالم کی ہے اوسکو روضہ جانفزای عشرت سے دور ڈالنا اور بادیہ رنج و محنت کو اختیار کرنا حکمت کے خلاف ہے دابشلیم نے کہا کہ مشقت کرنا کام مردونکا ہے جب تک بادشاہ اذیت نفس کے گوارا نکریگا ضعفا سایہ گلستان راحت مین کبہی آرام نپائینگے اور جو بادشاہ خودخوکردہ راحت و آرام ہو اوسے یقین جانو کہ کام رعیت کا تمام ہوا **رباعی ناسخ** ہوتا ہے جو بادشاہ آرام طلب ✚ رہتا ہے ہمیشہ مائل عیش و طرب ملک اوسکا خراب سلطنت بہی ہے تباہ ✚ افواج و رعایا ہین گرفتار تعب ✚ سن اے وزیر کہ بندگان خدا دو قسم پر ہین ایک سلاطین کہ حصہ انکا فرمانروائی مین ہوا ہے انکو سوا محنت اور خلق خدا کی فکر کی آرام کرنا حرام اور ایک رعیت ہے کہ نصیبہ ان کا فرمانبرداری اور حصہ آرام سمجہتا ہے کہ دعا منعم وظیفہ اپنا کرین اور استراحت و آرام کے ساتھ کسب اور حرفت کرتے رہین اور یہہ دونو جمع نہین ہوئے ہین یا آرام اختیار کرکے رعیت بنے یا محنت مشقت شعار کرکے سلطنت و فرمانروائی کرے

قطعہ آنکہ او یا بسر ناز و تنعم سے زندہ روزگار ش دہیاں مرد اندہ و سرور

میکند + بادشاہی درچمن داد ندگل را زانکہ گل + باوجود نازکی از خار بستر میکند + حکیمون نے کہا ہی جد و جہد کرنا طالب کو سر حد منزل رسا تک پہنچاتا ہے اور بیابان مجاہدہ کو قدم وفا سی قطع کرنا جمال مطلوب کو مشاہدہ مین لاتا ہی

رباعی رغبت ہو بہت جسکو تن آسانی سے + کچھہ کام نہین ہے اوسے سلطانی سے + سمجھے جو کوئی بستر گل کو پر خار + پائے وہ ثمر نخل جہانبانی سے

جسنے کہ علم محنت بلند کیا آخر تاج دولت سی ارجمند ہوا جیسا کہ وہ پلنگ بچہ کہ بیشہ فرح افزا کی آرزو رکھتا تہا آخر کار جانفشانی اور مشقت کی برکت سی دراز دستی اوسکے امن مطلوب تک پہنچی وزیر نے عرض کی کہ یہہ قصہ کسطرح پر تھا

حکایت رامے دابشلیم نے کہا کہ حوالی بصرہ مین ایک جزیرہ تہا نہایت خوش ہوا ازبس لطافت سی چشمہ ہاے آب زلال ہر طرف روان اور نسیم روح افزا ہر گوشے مین نہایت اعتدال سے وزان تہی ازبس نزہت سی اوسکو بیشہ فرحت افزا کہتی تہی ایک پلنگ اوسی بیشہ کا حاکم تہا اور الیاقوت و دلاوری مین یکتای روزگار تہا کہ شیران تند زہرہ کا نام اوس کنارہ کا اوسکے خوف سے نہ لیتے تھے مدت دراز اوس بیشے مین داد آرام دیتا رہا اور ناکامی کی صورت کبھی حاشیہ خیال پر گذری اور اوسکا ایک بچہ تھا نہایت خوبصورت اور خوش سیرت ہموارہ اوسکی دیدار سی مسرور ہوتا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ بچہ اگر ایک بار مجہے بھی ناخن اور دانت ایکبار ہی ازبر ونکے خون سے سرخ کرلے تو ریاست اس بیشے کی اوسکے قبضہ اختیار مین دیکر بقیۃ العمر گوشہ قناعت و یاد رب العزت مین بسر کرون ہنوز نہال اوسکا شگوفہ مراد نلایا تہا کہ باغ حیات اوسکا لشکر اجل نے لوٹلیا **ع** ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + یعنے جبکہ وہ پلنگ شیر اجل کے پنجے مین گرفتار ہوا اوس نواح کے درندی کہ آرزو اوس بیشے کی بیشتر رکہتی تھے یکبار سب حملہ آور ہوئے پلنگ بچہ نے دیکھا کہ مین مرد میدان ان سبکا نہو سکونگا جلا وطنی اختیار کیا اور باہم درندون مین نزاع عظیم واقع ہوئی ایک شیر خونریز شور انگیز سب پر غالب آیا اور اوس بیشے کو اپنے قبضہ تصرف مین لایا پلنگ بچہ چند روز آوارہ و سرگردان دشت و بیابان مین پھرتا رہا بعد عرصہ کے ایک بیشہ پر سباع مین وارد ہوا اور اپنی سرگذشت سی اونہین مطلع کرکے مدد چاہی اونہون نے اوس شیر زبان کا حال سنکے اعانت سی انکار کیا اور کہا کہ اے نادان تیری منزل اب اوس شیر غران کی تصرف مین ہی کہ جسکے سبب ہوا پر پرندی پرواز نہین کر سکتے ہین اور پیل مست اوسکی دہشت سے اوس صحرا کی حوالی مین قدم نہین رکھ سکتے ہین ہم ناتوان انکو اوسکے چنگال سی قوت برابری اور دندان تیز سے طاقت ہمسری کی کب ہے مگر ایک بادشاہ صاحب ہم تجہے بتاتے ہین کہ رجوع اوسکی درگاہ مین لا اور جان و دل سے کمر خدمت گذاری کی محکم باندھ کہ شبانہ روز اوسکی رضا جوئی مین مصروف رہ اگر یقین ہی کہ شیر جوانمردیکو کام فرمائے اور مقصد تیرا انہہ خدمتگذاری مین حاصل ہو جائے

نظم نہ رہا کہ نوانی از جانے بہد + بچارہ اوپانے تیوان فشرد + ہمان بہ کہ با او مدارا کنی + بہ بیائی و عذر آشکارا کنی +

پلنگ بچہ کو یہہ بات اوسی اور صلاح نیچا لگی اوہین مذمن فکی صلاح مین سمجھکر ملازمت شیر کی بہ ہزار عجز و نیاز اختیار کی اور خدمتگذاری اوسکی جیسا کہ چاہیے بجالایا تھوڑی

Marfat.com

مت مین مقبول شیر کا ہوکر عمدہ ارکان دولت ہوا شعر جد و جہد کسی کہ بیشتر ست ٭ کارش از جملہ کار بیشتر ست ٭ اتفاقاً شیر کو
ایک مہم دردست اس موسم مین پیش آئی کہ تنور فلک زیادہ از حد جوش مین اور عرصۂ کوہ مانند کوزہ شیشہ گران التہاب[ھ] و خروش
مین تہا کہ نہایت حرارت سے مغز جانوران ہوائی کا استخوان مین پانی ہوجاتا تہا اور سرطان دریا مین کباب کی مانند بریان رباعی
بجلی کیطرح سے ابر تر جلتا تھا ٭ مانند شفق شام و سحر جلتا تہا ٭ فانوس حباب ورشمعین موجین ٭ پروانہ صفت مچھلی کا پر جلتا تہا
شیر تامل کرتا تہا کہ اگر اس مہم مین درگذر کرتا ہون تو طنطنۂ سلطنت مٹاجاتا ہے اور اگر کسی کو حکم دیتا ہون تو ایسے وقت مین کہ
صدف قعر دریا مین دریا مین مانند کباب کے بریان ہوتی ہے کوئی ملازم ایسا خیال مین نہین آتا ہے کہ ایسی شدت حرارت سے اپنے دلکو
ملول نکرے اور طیب[ھ] خاطر سے اس مہم کو قبول کرے اور اگر بناچاری آرے بلے کیا تو اس سے کیا ہوسکیگا بلکہ شکست فاش لاحق
حال ہوسکے تو زیادہ تر خرابی متصور ہے اسی فکر مین مستغرق تہا کہ پلنگ نے فراست سے جانا کہ بادشاہ کو کوئی فکر سنگین لاحق
ہوئی ہے کہ اس طرح سے از خود رفتہ ہے زمین بوس ہوکر عرض کیا کہ بادشاہ ظل اللہ کی عمر دراز ہو کونسا سانحہ صعب
رونما ہے کہ اسقدر فکر مزاج اقدس پر طاری ہے ہم سرفروش کسواسطے اور کسدن کے لئے ہین جبکہ ہم سب نثار ہوجائین اسوقت
فکر کرنا حضور اقدس کا بجا ہے والا امکان نہین ہے کہ ہم میدان سے بازمین قدم نرکہین شیر نے دیکہا کہ پلنگ بچہ مرد میدان
نظر آتا ہے عجب نہین ہے کہ سامان اس مہم کا اسکی دلاوری سے سرانجام پائے شیر نے مرحبا کہا اور حال مشرح اً بیان کیا پلنگ نے بخوشی قبول
کیا اور فوج ساتہہ لیکر روانہ ہوا جبکہ اس جگہ پہونچا بہادری و مردانگی اعدا کو تہ تیغ کر کے اس بیشے مسخر کیا خواص دولت کہ
اسکی رکاب مین چلتے تہے باتفاق سب نے عرض کیا کہ اس شدت حرارت سے اللہ تعالیٰ نے تمہین کامیاب کیا اور کسیطرح کا دغدغہ[ھ] باقی نرہا
بہتر ہے کہ چند ساعت سایۂ درخت مین آسایش کیجیے اور آب خنک[ھ] سے تشنگی کو تسکین دیجیے جبکہ تمازت[ھ] آفتاب کم ہو روانہ ہوجیے
مصرع آسودہ باش و بار مشقت فرو مکش ٭ بکشا میان کہ رنج جہان را کنارہ نیست ٭ پلنگ نے تبسم کیا اور کہا کہ شیر کے نزدیک سبب
سے میرے تقرر کا یہی ہے کہ مین نے علم جفاکشی سب پر بلند کیا ہے پسندیدہ نہین ہے کہ کاہل مزاجون کے مانند طبیعت اپنی سستی سے آشنا کرون
کہ تن آسانی آخرکار پشیمانی لاتی ہے جسنے کہ کمر مشقت کی چست باندہی کبہی مطلب سے دور نرہیگا اور جسنے کہ راحت کو دوست کہا
زنہار منزل مقصود کو نہ پہنچیگا شیر نے ہمکو مشقت کا حکم دیا ہے شرط نمکخواری سے دور ہے کہ اسکے بحکم نام آرام کا ہماری زبان پر گذرے
اس حال مین پرتو آفتاب ہمین ظل ہما سے بہتر ہے رباعی ناسخ استاد کی ہماری طبیعت کے مناسب ہے رباعی جو شاہد مقصود کا طالب
ہو بشر ٭ دم لے نہ لگا پوسے وہ ہرگز دم بہر ٭ کرتا ہے درخت آرزو کو سرسبز ٭ خون دل و آب چشمۂ دیدۂ تر ٭ جاسوسان لشکر نے خبر اس
گفتگو کی ہو بہو شیر کو پہنچا شیر نے سر تحسین کو جنبش دی اور کہا کہ سرداری و سروری ایسے ہی شخص کو زیبا ہے کہ مشقت سے دل نہ چرائے اور سر کو بالین
استراحت سے آشنا نکرے اور دور و نزدیک نمکحلالی مین کوشش برابر کرے اس کے بعد پلنگ کو بلاکر باکرام

ھ التہاب بالکسر افروختہ شدن ۱۲ ھ طیب بکسر بوے خوش ۱۲ ھ دغدغہ بالفتح ... دادن و در فارسی بمعنی گدگدی است ۱۲ ھ خنک بفتحتین سرد و خوش ۱۲ ھ تمازت مصدر ساختہ فارسیان از تموز بالفتح بمعنی گرمی سخت تمام ماہ اول تابستان ۱۲

Marfat.com

تمام سرفراز کیا اور ولایت اُسی بیٹے کی اُسے سپرد کی بدولت مشقت کے مسند پدری پر متمکن ہوا ای وزیر یہ مثل اسواسطے بیان
کی ہی تا معلوم کرے تو کہ بے تکاپو بلیغ آفتاب مراد کسیکا مطلع امید سے طالع نہین ہوتا ہے اور بغیر جستجوی کامل نتیجہ رجا کا ہاتھ نہین
آتا ہی **مثنوی ناسخ** اُٹھا رنج اگر ہی طلبگار گنج ؞ کہ ملتا نہین گنج بے درد و رنج ؞ نہ تنگ آ کہ اگر ہو اذیت تجھے ؞ کہ ہی گنج مزد
مشقت تجھے ؞ اور اس سفر مین کہ مقصود میرا طلب علم ہی اسلیے عزم جزم کیا ہے اب شہسوار میری ہمت کا عنان عزیمت کو پھیر
نہین سکتا ہی ان ذلک لمن عزم الامور وزیرون نے جانا کہ ہماری نصیحت بادشاہ کی سفر کے مانع نہو سکے گی اسواسطے تایید کلام بادشاہ
پر مصروف ہوے اور شرائط مبارکباد سفر کی زبان پر لائے اور یہہ بیت گویا کی ہر دم بشاشت سے پڑھتے تھے لمولفہ بیت ہی جو
عزم سفر خدا حافظ ؞ رہ تو اسکا حفیظ یا حافظ ؞ اور کبھی اس بیت کو تکرار کرتے تھے **بیت** بسفر رفتنت مبارکباد ؞ بسلامت
روی و باز آئی ؞ اسکے بعد دابشلیم نے نیابت سلطنت کی ایک میر معتمد کے سپرد کی اور رعایت حق رعایا اور وصیت حقوق
برایا بواقعی اُسکو سمجھا کے بعد فراغت امور ضروری مع خواص و خدام مخصوص جانب سراندیپ روانہ ہوا شہر بشہر مانند آفتاب کے
انتقال فرمایا تھا اور ہر گروہ و قافلہ سے منزل بمنزل فوائد حاصل کرتا جاتا تھا بعد طی مراحل بحر و بر او شدائد گرم و سرد کے اطراف
سراندیپ مین جا پہنچا جبکہ روائح نفحات قدم گاہ حضرت ابو البشر آدم علی نبینا و علیہ السلام اُسکے مشام جان تک پہنچی نہایت
مسرور ہوا چند روز شہر سراندیپ مین ماندگی راہ کی دور کر کے آسودہ ہوا پھر لشکر مع بہیر و بنگاہ اسی شہر مین چھوڑ کر باتنہا چند از خواص منتخب
کوہ کا ہوا ہر طرف مرغزار انواع ریاحین سے آراستہ دیکھتا تھا اور ہر جانب سے بوستان نزہت آباد کہ و گلشن باغ ارم کہا جاتا ہے نظر آتی تھی دابشلیم
ہر مقام متبرک کا طواف کر کے خرسند ہوتا تھا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک غار تاریک پر پڑی کہ جسکے دیکھنے سے آنکھین روشن ہوتی تھین اس نے رہنماؤں
سے پوچھا کہ یہہ کسکی جگہہ ہے اور حقیقت حال اسکی کیا ہی اُنہون نے عرض کیا کہ یہہ مکان حکیم بیدپا دانا دل کا ہے کہ بہت مدت سے
خلایق کی صحبت سے کنارہ کش اور اس غار کو منزل اور ماوا اپنا کیا ہی اور اندک کفاف پر قناعت کر کے خاشاک ناپاک ہستی کو
آتش ریاضت سے جلا دیا ہی اور اُسکے دیدہ بیدار نے شب زندہ دار سے چہرہ خواب کا مدت دراز سے نہین دیکھا ہی اور اُسکی گوش ہوش نے
غایت پرہیزگاری سے آواز اہل دنیا کی سنی ہی دابشلیم واسطے ملاقات حکیم کے بصد نیاز و تمنا قریب غار کے جا کھڑا ہوا اور اُس صاحب
کمال کی زبان حال سے زیارت کی اجازت مانگی اُدھر سے آواز مرحبا اور تعالے کی بعد اسکے قدم آگے رکھا غار مین جا کر دیکھا ایک
شخص ہے کہ عالم تقریر مین علم حقایق بلند کیا ہی گویا سیرت ملکی نے صورت بشر مین ظہور پایا ہی جبکہ نزدیک پہنچا شرط
قدمبوسی بجا لایا برہمن نے جواب سلام اور مراسم اکرام کے بعد اجازت بیٹھنے کی دی اور سبب
اذیت اختیار کرنے کا پوچھا دابشلیم نے حکایت خواب اور گنج اور وصیت نامہ ہوشنگ اور باعث
سفر کا واسطے دریافت ہونے اسرار چہاردہ وصیتون کے برہمن سے از مطلع تا مقطع بیان کیا برہمن نے تبسم کیا

Marfat.com

اور ہزار آفرین پادشاہ کی ہمت پر کی اور کہا کہ علم کی طلب کیواسطے تحمل اتنی مشقتونکا ہونا کام مردکا نہیں ہے واقعی سلطنت کا سزاوار ایسا ہی شخص ہوتا ہے کہ رفاہ اور آرام خلایق کے واسطے اتنی محنتونکو اختیار کرے اسکے بعد وہ پرچہ حریر کا دابشلیم نے برہمن کے ہاتھ مین دیا برہمن نے دیکہا کہ یہہ نسخہ دست گوہر فشان ہوشنگ ابن کیومرث ابن طہمورث دیو بند ابن سام ابن نوح علیہ السلام کا لکھا ہی چوم کر آنکھوں سے لگایا اور بغور تمام سب وصیتونکو دیکھ کے دابشلیم سے بیان کرنے لگا اور مثل اور حکایات واضح ہر ایک وصیت کی توضیح میں لاتا تہا و دابشلیم قلم خیال سے لوح حافظہ پر لکہتا جاتا تھا بعد اتمام کلام وصایا ہوشنگ حکیم دابشلیم نے ترتیب اس نسخے کی دیکر موسوم بہ کلیلہ ودمنا کرکے چودہ باب پر یون مرتب فرمایا

باب پہلا اجتناب کرنے مین قول نمام اور چغلخور اور ساعی کے

دابشلیم نے بیدپا حکیم سے کہا کہ خلاصہ مضمون پہلی وصیت ہوشنگ یہہ ہے کہ جو کوئی تقرب سلاطین مین عزت پاتا ہے اکثر وہ محسود ہم جنس کا ہوتا ہے اور حاسد اوسکی خرابی اور سلب منصب مین ہزار رنگ سے شعبدہ بازی اور حیلہ سازی کرتے رہتے ہین اور اکثر پیرایہ خیر خواہی سلطان مین باطنی مکر وفریب کی اوسکے حق مین بنایا کرتے ہین تا کسی طرح سے مزاج بادشاہ کا اوسکی طرف سے متغیر کرین اور پایۂ عزت سے اوسے گرائین اور بادشاہ کو لازم ہے کہ اقوال صاحب غرض پر خوب غور کرے اور تحقیق اور تنقیح کو درپردہ حد صدق وکذب کو پہنچائے اگر جانے کہ قول حاسدونکا محمول بحسد تہا بلکہ راست و درست تھا تو بتدریج اوسے اپنی نزدیکی سے جدا کرے لاکن تشہیر بھی پردہ دری اوسکی نکرے کہ بہترین صفات سے بادشاہ کیواسطے ستاری اور درگذر ہی اور اگر معلوم کرے کہ یہہ بیان انکا محض حسد اور نفسانیت سے ہے تو اون حاسدونسے اجتناب کرے اور کبھی پھر اپنی صحبت بابرکت مین اونہین بار نہ دے حکیم دانا دل اتنا تو معلوم ہوا مگر اب یہہ التماس کرتا ہون کہ اس وصیت کے مناسب حال کوئی داستان بیان فرما اور قصہ کسی ایسے شخص کا کہ بادشاہ کا مقرب ہوا ہو اور حاسدونکی مکر وفریب سے اوسکے مرتبے مین خلل آیا ہو اور دوستی دشمنی اور موافقت مخالفت سے مبدل ہو گئی ہو تفصیل بیان کر برہمن نے عرض کیا کہ اے بادشاہ جان تو کہ مدار سلطنت کا اس وصیت پر ہے اگر بادشاہ اہل فساد کو تنبیہ اور منع نکریگا تو بہتیر ارکان دولت انکی فساد سے منکوب اور مخذول ہو جائینگے اور خلل کلی امور سلطنت مین واقع ہوگا وجہ اسکی یہہ ہے کہ سلطنت مانند عمارت کی ہے اور ارکان دولت ستون اوسکی ہین جبکہ ستون گر پڑینگے مکان برپا نرہیگا جبکہ مفسد اور شریر دوستون مین مجال دخل کی پائینگے تو انجام کار انکا مورث وحشت اور ملال کیطرح کا جیسا کہ شیر اور گاو مین ہوا دابشلیم نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا

حکایت شیر و گاو

برہمن نے کہا کہ ایک تاجر تہا کہ منازل بحر وبر کو طے کرتا رہتا تھا اور اقالیم شرق و غرب مین کوئی شہر نہین چھوڑا تھا اور سرد وگرم زمانیکا بہت دیکہتا تہا اور تلخ وشیرین ایام کا خوب چکہا تھا

بیت

امین و ہوشیار و کاردان نے بدزور سے تجربہ لب بیار و دانے + جب کہ مقدمۂ سیاہ موت کہ عبارت ضعف پیری سے ہے اوسکی مملکت قوی پر

نمام بفتح نون و میم مشدد یعنی چغلخور ۱۲
ساعی بمعنی چغلی کرنے والا ۱۲
یعنی بمعنی صدق وغیرہ ۱۲
سلب بمعنی چھین لینا ۱۲
شعبدہ بازی کی کنایہ از مکر و فریب ۱۲
منکوب یعنی خوار و ذلیل و سرنگون ۱۲

Marfat.com

تاخت کرنے لگا اور طلایۂ لشکر اجل نے کہ اشارہ موی سپید کیطرف ہی اوسکی حوالی حصار وجود کو گہیر لیا **نظم** نوبت پیری کہ
زند کوس درد + دل شود از خوشدلی و عیش سرد + موی سپید از اجل آرد پیام + پشت خم از مرگ رساند سلام + تاجر سمجھا کہ دمیدم
کوس رحیل بجاتے ہین اور سرمایہ حیات کہ صندوق بدن مین امانت تہا پہیر لگتے ہین ایکدن بیٹونکو بلا کر نصیحت کی وہ جوان ثروت
دولت اور نخوت شباب مین مغرور اور طریقۂ اعتدال سی بہا تک دور تہی کہ پند پدر کو مضحکہ سمجھے باپنے کہا کہ ای جوانو مجھ پیر کی
بات بدل سنو کہ یہہ مال اندوختہ میرا کہ تم ابہی سے بیہودہ برباد کرتے ہو اور جو اسکے حاصل کرنے مین تمہین کچھ مشقت نہین ہوئی
ہے اسلئے تم قدر اسکی نہین جانتے ہو یہ عقل سے بہت دور ہی اسے بغور و تامل سمجھو کہ مال سرمایۂ دنیا و آخرت ہی جو فائدہ
دین و دنیا کا مطلوب ہو اسی سے حاصل ہو سکتا ہے چنانچہ طلب تمام بنی آدم کی تین قسم پر ہوتی ہی ایک طلب فراخی معیشت
یعنے کہانا اور پینا اور عیش کرنا دوسری خواہش ترقی منزلت اور زیادتی منصب کہ مقصد جاہ و جلال اور بلند نامی ہی تیسرے
استدعاے حصول فوائد عقبےٰ کہ حاصل اسکا رضامندی خالق ارض و سما ہے اور یہہ تینون مطلب مال سے حاصل ہوتے ہین نعم المال الصالح
حدیث شریف مین آیا ہی جیسا کہ مولوی معنوی نے فرمایا ہی **شعر** مال را گر بہر دین باشی حمول + نعم مال صالح گفتہ رسول + معلوم ہوا
کہ برکت سے مال کی اکثر مطلوب ل ہاتھ آتا ہی اور بغیر کسب و مشقت کے حاصل کرنا مال کا قبیل محال سے ہے اگر کبہی بطور ندرت
بے مشقت ہی کچھ کسیکے ہاتھ آگیا تو قمار بازون کے مانند بے قدری سے صرف کرتا ہے اور گمان اوسے یہ ہوتا ہے کہ
مین بڑا خوش نصیب ہون کہ بے جہت اسقدر مال مجھے ملا ہے اور ساون کے اندہے کی طرح ہمیشہ اوسے ہرا ہرا
سوجہتا ہے یعنی جانتا ہے کہ ہمیشہ یون ہی مجھے ملا کریگا اور محنت اور کسب پر التفات نہین کرتا ہے صرف ہونیکے بعد
سواے ندامت کے روی فلاح پہر نہین دیکھتا ہے اسلئے کہتا ہون کہ کسب تجارت مین سعی کرو اور اس مال حلال کو راہ حرام اور
عیاشی مین برباد ندو اول بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے پدر بزرگوار ہم فائدہ کسب بے فائدہ سمجھتے ہین کیونکہ ہمنے
توکل کو اختیار کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو مقدر ہی اگر ہزار بار جد و جہد کرین یا شبانہ روز راحت مین بسر کرین کم و بیش اوس سے
نہوگا اور میں ایک بزرگ سے سنا ہے کہ جو کچھ روزی جسکے مقدر ہی ہر چند اوس سے بہاگتا ہی وہ خود بخود دامن سے آلپٹے گی اور جو
چیز کہ مقدر مین نہین ہے ہر چند اوسکے پیچہے دوڑے وہ ہاتھ نہ آئیگی ہم کسب کرین یا نکرین جو کچھ نصیبہ ازلی ہی کم و زیادہ نہوگا چنانچہ داستان اون
شاہزادونکی شاہد حال اس مقال کی ہی کہ ایک کو گنج بدرے بیخ ہاتھ آیا اور دوسرے نے ملک موروثی باوجود کوشش کے ہاتھ سے کہو دیا سوداگر
نے کہا کہ یہہ حکایت کیونکر ہی **حکایت بادشاہ حلب** بیٹے نے کہا کہ ولایت حلب مین بادشاہ تہا بہت آزمودہ کار انقلاب لیل و نہار
سے نہایت ہوشیار اوسکے دو بیٹے تہے دریاے غرور جوانی مین غرقاب اور نشہ غفلت کا مرانی سے سرشار ہمیشہ لہو و لعب مین مشغول اور دن رات
نغمہ سرا چنگ و رباب مین مصروف رہتے تہے بادشاہ عاقل نے خیال کیا کہ یہہ ناخلف میرے بعد خزانہ میرا اندک مدت مین

Marfat.com

تاراج و برباد کر ڈالین گے اور اُس شہر کی حوالی مین ایک زاہد تہا کہ پشت پا کو اسباب دُنیا پر مارا تہا اور تعلق دار ناپائدار سے کنارہ کیا
تہا بادشاہ کو اُس زاہد سے الفت اور حسن عقیدت بہت تہا زاہد سے کہا کہ مین مال اپنا تیرے مسکن مین دفینہ کرونگا جبکہ دولت بیوفا
اور جاہ بے بقا میرے فرزندون سے روتابی کرے اور وہ کم بضاعت اور محتاج ہوجائین یا کوئی مشکل امور سلطنت مین ایسی درپیش
ہو کہ بے صرف کثیر دفع بلا نہو سکے اُسوقت نشان اس مال کا اُنہین دینا شاید کہ رنج اُٹہانیکے بعد متنبہ ہوکر قدر مال کی سمجہین
اور اصراف سے باز رہین زاہد نے بادشاہ کی وصیت قبول کی بادشاہ نے زاہد کے مکان مین دفینہ کی جگہہ ترتیب دیکر سب خزانہ اپنا دفن
کردیا اور بیٹون سے یہہ وصیت کی کہ جب تمہین مصیبت پیش آئے اور بے خزانہ کثیر دفع نہو سکے اس زاہد سے احتیاج اپنی
بیان کرنا غالب ہے کہ حاجت تمہاری رفع ہوجا کے بیٹون نے بقیاس دریافت کیا کہ زاہد کو استطاعت خزانہ کی کہانسے بہم
پہنچی مگر پدر بزرگوار نے کوئی دفینہ اپنا زاہد کو بتایا ہو اور وصیت کی ہے کہ وقت ضرورت کے میرے بیٹونکو بعد میرے بتادینا
اتفاقاً اندک مدت مین زاہد اور بادشاہ بادۂ کل نفس ذائقۃ الموت سے بیہوش ہوئے [51] بیت ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
زجام دہر مئے کل من علیہا فان [52] :: اور وہ گنج صومعہ زاہد مین مخفی رہا بہائیون مین باپ کی وفات کے بعد تقسیم ملک و مال کے
واسطے مناقشہ واقع ہوا برادر کلان چہوٹے بہائی پر غلبہ پا کے ساری سلطنت کو اپنے قبض و تصرف مین لایا برادر کوچک مغموم
اور محروم منصب سلطنت سے بے نصیب رہا اور باخود اندیشہ کیا کہ آفتاب حشمت و اقبال نے موںہہ جانب مغرب زوال کیا
اور فلک جفا پیشہ نے شیوۂ بیمہری و بیوفائی کا آشکار کیا اب بار دگر منہہ طرف دنیا ردی کے لانا اور آزمودہ کو پہر آزمانا
نتیجہ نیک نہ دیگا بہتر یہہ ہے کہ جب گریبان دولت اپنے قبضہ قدرت سے باہر ہوجائے تو دامن توکل و قناعت کو ہاتہہ مین لائے بیت
گر اکو بہت شاہ سے ہر فراغت :: بیا ز بخت شاہی ہے گنج قناعت :: یہہ نیت کر کے شہر سے باہر آیا اور دلمین کہا کہ فلانا زاہد
والد بزرگوار کا دوست تہا مصلحت یہہ ہے کہ زاہد کی خدمت مین جاکر طریق ریاضت اور عبادت اختیار کرون جبکہ صومعہ [53]
زاہد مین پہنچا سنا کہ طوطی روح شریف زاہد نے قفس بدن سے جانب ریاض جنت کے پرواز کی اور صومعہ اُس پیر روشنضمیر کا خالی
ہے ایک ساعت اندوہ و ملال سے کور رہا بعد اسکے کہا کہ یہہ جگہہ متبرک ہے اسی جگہہ مسکن اختیار کرون اسی نیت سے زاہد کی قبر پر مجاورت
اختیار کر کے ایک مدت اسی طرح بسر کی چند عرصے کے بعد یہہ اتفاق ہوا کہ حوالی صومعہ مین ایک کاریز [54] تہی اور صومعہ خاص مین ایک چاہ تہا
کہ اسی کاریز سے آب اُس چاہ مین لائے تہے اور اہل صومعہ اوس سے کام کرتے تہے ایکروز شاہزادے نے ڈول اُسمین ڈالا آواز پانیکی نہ آئی
متحیر ہوا کہ پانی نہونیکا سبب کیا ہے اور کونسی چیز مانع ہوئی ہے شاہزادہ اُس چاہ مین اُترا اطراف و جوانب نظر کرتا تہا کہ ایک گڑہا دیکہا
خیال کیا کہ کیا چیز ہے اُسے ٹہوکر لگائی منہہ اُسکا کشادہ ہوگیا قدرے اور کہودا وہی منہہ اُس خزانے کا تہا جبکہ زیادہ کہودا
دیکہا کہ گنج شایگان دینار سرخ اور جواہر آبدار سے بہرا ہے معلوم کیا کہ وہ اشارہ پدر بزرگوار کا اسی خزانے کی طرف تہا

الحمد للہ کہ میراث پدر ہاتھہ آئی سجدہ شکر بجالایا اور دلمین کہا کہ اگرچہ یہ مخزن بیشمار عنایت پروردگار سے ہاتھہ آیا ہے لاکن دامن قناعت
و توکل کو نچھوڑنا چاہیئے اور بقدر یحتاج نہو صرف کیا چاہیئے اور یہہ شعر ناسخ اُستاد کا پڑھتا تھا بیت منہہ توکل سے فراغت مین موڑا
چاہیئے ٭ ہاتھہ سے دامن قناعت کا نچھوڑا چاہیئے ٭ اور حکایت برادران کلان کی یہہ ہے کہ جب مسند پدری پر متمکن ہوا نخوت و غرور
یہانتک مغرور ہوا کہ پروا ے رعیت و فوج مطلق نرہی بجز داد عیش و آرام اور کام نکرتا تھا کہ ناگاہ دشمن صعب نے با فوج جرار تیغ
گذار اُس و لایت کے تصرف کا قصد کیا یہہ بیہودہ غفلت شعار جبکہ دشمن قریب آپہنچا ہراسان ہوا دیکھا کہ ایک حبہ خزانے
مین موجود نہین اور رعیت اور اہل فوج سب ملول اور دل برداشتہ ہین یاد کیا کہ باپ نے اشارہ کہ زاہد کی طرف کیا تہا شاید
اُس سے کچھہ ہاتھہ آئے اسلیئے صومعہ زاہد مین آیا زاہد کو جان بحق تسلیم پایا ہرچند دست و پا مارے کچھہ مال کا پتا نپایا نا امید
پھر آیا اور اُس برادر خورد فقیر صورت پر کچھہ رحم نفرمایا اور نہ مطلق دلجوئی کی کہ اس حال کو تبدیل کرواے یا ساتھہ لیجا ہر گز التفات
نکیا جبکہ اپنی منزل کو آیا اور مشاہدہ حال سپاہ سے سمجہا کہ ہرگز کوئی ارادہ جان نثار یکا نہین رکہتا ہے کہ لا ملک الا بالرجال
ولا رجال الا بالملک جبکہ تدبیر سرانجام نرہی نا امید ہوا حیلے اور دمسازی سے اہل لشکر کو امیدوار کرکے ہمراہ لایا اور کوچ
کرکے دشمن کے نزدیک پہنچا آخر دونون صفین مقابل ہوئین ہنوز صف جنگ آراستہ ہو چکی تہی کہ ایک تیر اُدہر سے اور ایک تیر
ادہر سے ہوا قدرت نمائی حکیم کارساز کی دیکھا چاہیئے کہ دونون تیرون نے کام دونون بادشاہون کا تمام کیا اور فوج طرفین سے
احد من الناس مجروح بہی نہوا جبکہ دونون فوجون مین دیکہا کہ کام دونون فرمانروا ونکا تمام ہوا اب جنگ و قتال محض حمق
او ضلال ہے دونون فوجون کے سرداروں نے متفق ہوکر یہہ صلاح کی کہ کوئی ایسا شخص کہ لئیق اور سزاوار دونو ریاستونکا
تجویز کیا چاہیئے جبکہ تحقیق کیا دونون خاندان مین اُس شاہزادے صومعہ نشین کے سوا اور کوئی باقی نتہا القصہ اتفاق اسپر ہوا کہ
اُس سرفراز کے سوا کوئی لائق تاج سرفرازی کے نہین ہے کلہم اجمعین اُس شاہزادے پر راضی ہو آخر کار اُسکو صومعہ سے لاکر
سلطنت پر متمکن کیا بدولت صبر و قناعت کے ملک موروثی کا حاکم ہوا اور سلطنت دوسری اضافہ ملی اے پدر بزرگوار یہہ
مثل اسلیئے بیان کی ہے تا معلوم کرے تو کہ ملنا منصب عالی کا سعی اور کسب سے تعلق نہین رکہتا ہے بہتر یہہ ہے کہ اعتماد توکل پر
کرے نہ تکیہ سعی اور کسب پر جبکہ تاجر کے بیٹے نے یہہ داستان تمام کی باپ نے کہا کہ یہہ جو کچھہ کہا تو نے راست و
درست ہے مگر یہہ عالم عالم اسباب ہے اور حکمت الہی اسپر جاری ہوئی ہے کہ ظہور اکثر امور کا اس جہان مین
وابستہ تدبیر و اسباب ہے اور منفعت کسب کی توکل سے زیادہ تر ہے اور نفع توکل کا ہر جگہہ درست نہین ہوتا ہے اور متوکل
اُس سے عبارت ہے کہ تن آسانی اور تن پروری سے مطلق قطع تعلق کرے یہہ نہیں کہ آدہا تیتر اور آدہا بٹیر ہو یعنی عیاشی اور
نفس پروری مین بہی مصروف رہے اور دعوے توکل کا بہی کرے ایسا دعوے کبہی صادق نہین ہوتا ہے اور منفعت توکل محض متوکل

Marfat.com

کو پہنچی ہے اور منافع کسب مشقت کے متعدی ہوتے ہین کہ غیرون کو بھی پہنچتی ہے اور نفع پہنچانا غیرونکا عند اللہ اور عند الخلق محبوب ہے خَیرُ النَّاسِ مَن یَّنفَعُ النَّاسَ اور جو کوئی کہ غیر کے نفع پہنچانے پر قادر ہو حیف کہ وہ کاہلی کرے اور محتاج اوسے نفع پاتا ہو مگر اے فرزند تو نے قصہ اوس مرد خدا کا نہین سنا ہے کہ مشاہدہ حال باز و کلاغ کے بعد اسباب کسب برطرف کیا اور اوسی سبب سے عتاب الٰہی مین گرفتار ہوا بیٹے نے پوچھا کہ یہہ قصہ کسطرح پر تھا **حکایت** باپ نے کہا کہ ایک درویش ایک بیشے مین گذرا اور آثار رحمت اور اطوار قدرت الٰہی مین اندیشہ کرتا تھا کہ ناگاہ شاہباز تیز پرواز کو دیکھا کہ تھوڑا گوشت چنگل مین لیکر ایک درخت کے گرد اوڑتا ہے درویش اس عجائب تازہ کو دیکھکر کھڑا ہوا اور حیرت تمام سے تماشا دیکھتا تھا کہ سبب اسکا کیا ہے ایک زاغ بے پر و بال کو دیکھا کہ اوس درخت پر بیٹھا ہے باز نے نزدیک آکر وہ گوشت زاغ کے حوالے کیا درویش نے مشاہدے اس حال کے یہہ شعر مؤلف کا پڑھا المؤلفہ **بیت** رزاقی کریم ہے کیا جلشانہٗ ✤ سارے زمین کو سفرۂ انعام کر دیا ✤ اور اپنے دلمین کہا کہ مین روزی کی طلب مین سرگردان پھرتا ہون تسپر بھی بہزار حیلہ و مشقت بہم پہنچتی ہے یہہ محض میرے اعتقاد کی سستی ہے اب بہتر یہہ ہے کہ سر فراغت زانوی قناعت پر رکھون اور اسکے بعد زنہار طلب روزی نکرون اور خط بطلان صفحۂ کسب وحرفت پر کھینچون کہ جو کوئی گوشہ قناعت مین بیٹھے اور دل اسباب سے اوٹھا کر تعلق اپنا مسبب الاسباب سے رکھے تو کبھی درماندہ کسی امر مین نہو اسکے بعد تین شبانہ روز زاویہ عزلت مین بیٹھا مگر مطلق کسی طرف سے فتوح نظر نہ آیا ہر دم نحیف و ضعیف ہوتا جاتا تھا اور ادای امر اسم طاعت عبادت سے بھی درماندہ اور کاہل ہونے لگا حق تعالے نے پیغمبر زمان کو حکم کیا پیغمبر نے درویش کے پاس آکر عتاب فرمایا کہ اے فقیر بے تمیز مدار عالم اسباب کا موقوف وسائط پر رکھا ہے اگرچہ بے سبب بھی جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوجاتا ہے الا اوسکی حکمت کاملہ مقتضی اسکی ہے کہ مہمات عالم بغیر قاعدہ افادہ اور استفادہ کے جاری نہون پس بہتر یہہ ہے کہ تو اورونکے فائدے کا سبب بن اور بے ہمتون کی مانند غیر سے فائدہ لینے کا محتاج نہو **بیت** چو باز باش کہ صیدے کنی و لقمہ دہی ✤ طفیل خوارہ مشو چون کلاغ بے پر و بال ✤ اے فرزند یہہ مثال اسلئے بیان کی ہے تا معلوم کرے تو کہ ہر کسی کے واسطے قطع تعلق زیبا نہین ہے اور توکل یون پسندیدہ ہے کہ باوجود اسباب کے متوکل ہو یعنی کسب کو بھی نہ چھوڑے اور یسی سمجھے کہ یہہ کسب محض حیلہ ہے اور جو کچھ کہ اس حیلے سے حاصل ہوتا ہے محض عنایت اوسکی ہے کسب مین کچھہ حقیقت نہین کہتا ہے اس بیت کو مت اپنا کہہ یا قبض الکسب حبیب اللہ سے بہرہ مند ہو اور فائدہ توکل کا بھی حاصل رہے بزرگون نے فرمایا ہے کہ کسب کرے تا کاہل نہ بنے کہ کاہل مردود خدا ہوتا ہے اور روزی کو محض انعام پروردگار سمجھے تا کافر نعمت نہو **نظم** ہر کسکو چاہئے کہ فکر معاش ✤ ہو توکل پہ ہو روزی کی تلاش ✤ چاہئے کسب توکل سے ساتھ ہو بیٹے ✤ حق دل سے حرفت ہاتھ ہو بیٹے نے کہا کہ اے والد اگر کسب کرون اور خداوند تعالے خزانہ کرم سے بہت مال و منال عنایت فرماے تو اوسکو کسطرح پر صرف کرون اور اگر جمع کرون تو کیونکر رکھون باپ نے کہا اے فرزند دل

جمع کرنا آسان ہی مگر فوائد حاصل کرنا اوس سے البتہ مشکل ہے جبکہ مال ہاتھ آئے تو دو صورت کو اختیار کرے ایک یہہ کہ
محافظت اوسکی اوس طرح کرے کہ تلف و تاراج سے ایمن ہی بموجب حدیث شریف اُسْتُرْ ذَهَبَكَ وَذِهَابَكَ تا دسترس
دزد و راہزن اور کیسہ بُر کا اوس سے کوتاہ ہی کہ زر کے دوست اور زردار کے دشمن بہت ہوتے ہین **بیت** مرغ نہ بر بند زبان میزند
قافلہ محتشمان میزند ٭ دوسرے یہہ کہ اپنے مال کے فائدے سے گذران کرے اور اصل مال کو ہرگز تلف اور صرف نکرے والا اندک زمانی
مین نکبت افلاس مین مبتلا ہو جائیگا جسکا مداخل نہو اور مخارج بدستور کرے یا مداخل سے مخارج زیادہ ہون تو غالب ہے
کہ ورطۂ احتیاج مین پڑے اور کام اوسکا انجام کار ہلاکت کو پہنچے جیسا کہ اوس موش تلف کارنے ہجوم غم سے جان اپنی
دی بیٹے نے پوچھا کہ قصہ موش کا کسطرح تھا تاجر نے کہا **حکایت دہقان** کہتے ہین کہ ایک دہقان نے ذخیرہ غلے کا
کرکے دروازہ صرف کا بند کیا تہا اس نیت سے کہ جب احتیاج بغایت اور ضرورت نہایت درپیش آئیگی اوسوقت صرف کرونگا
قضارا ایک موش نے کہ نیز دستی مین لاثانی تھا قریب اُس انبار کے چار طرف سے نقب دیکے اور غلہ فراوان لیجا کے اپنے غار
مین فراہم کیا اسکے بعد ایک نخوت اوسکو پیدا ہوئی اور دعوا فرعونی شروع کیا اندک عرصے مین سب موش اوس محلے کے
اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے **نظم** عہد دولت مین کہ تیرا دوست ہی ٭ گہات کرتا ہی جو ایسا دوست ہے ٭ کچھ بہی تجھسے کہ دوستی اُسکو نہ تھی
فی الحقیقت تیرے زر کا دوست ہی ٭ اور دوستان ہم نوالہ اور حریفان ہم پیالہ واسطے خوردبرد غلے کے جمع ہوکے فرقہ نوالہ سنجی کو بعادت
کے موافق خوش آمدین مصروف ہوئے اوسکی مدح و ثنا کے سوا زبان کو اور سخن سے آشنا نکرتے تھے اسکے مناسب صائب فرماتا ہے **بیت**
لشکست قدر خود را نخوت فزود ما را ٭ بر ما و خود ستم کرد ہر کس ستود ما را ٭ اور اوسنے بہی دیوانہ وار زبان کو لاف و گزاف پر دراز کر کے
اطراف پر دراز کیا تہا اس تصور پر کہ یہہ غلہ فراوان کبہی کم نہین ہونیکا ہر روز مقدار کثیر مصاحبون پر تقسیم کرتا تہا اور مطلق عاقبت اندیشی کی
دہیان مین نہ لاتا تہا اور یہہ شعر ناسخ کا تکرار کرتا تہا **بیت** کیا خوب فعل ہی یہہ کسی بادہ خوار کا ٭ ہون آج مست غم نہین کل کے
خمار کا اوس سال قحط سالی نے آتش گرسنگی سینون مین مفلسون کے یہانتک بہڑکایا تہا کہ بدلے نان کے جان دیتی تہی تو بہی کوئی اتفاق
نکرتا تہا اور متاع خانہ کو بدلے جو کے بیچتے تھے تو بہی کوئی خرید نکرتا تہا موش بیخرد نے سفرۂ نان نعمت کو بیہودہ بچہا رکھا تہا
جبکہ چند روز اسیطرح پر گذرے دہقان کو کارد باستخوان کا رسیدہ ہوا جان پہنچا نقصان غلے کا دیکہتا تہا اور آہ سرد کہینچتا تہا اور یہین
کہتا تہا کہ جزع و فزع اوس چیز پر کہ تدارک جسکا خیز امکان سے باہر ہو طریق خردمندی سے دور ہے اب مصلحت یہہ ہے کہ
باقیماندہ غلے کو لیکر دوسرے قریہ مین جا رہون جبکہ دہقان نے غلہ اٹھانا شروع کیا یہہ موش آپکو صاحب خانہ اور مالک کاشانہ
سمجہتا تہا اور پردۂ خواب ناز مین غافل تہا جبکہ موش صدا سے آمد و شد دہقان سے مطلع ہوئے تحقیق حقیقت حال کے
واسطے باہر آئے اور راہ سوراخ سے معاینہ حال دہقان کیا اور سبکو اطلاع دی سب نے کردم تا قت بہرنے تھی ولی نعمت کو چہوڑ کر راہ فرار لی

Marfat.com

نظم ہمہ یار تو از بہر معاش اندہ پے لقمہ ہوا دار تو باشند ﴿ چو حالت کا ہد از مہر تو بکاہند ﴿ ریاضت بہر سو خویش خواہند ﴿ ایسے
رفیقان ریائی سے انقطاع بہتر ہے نہ آشنائی جبکہ موش نے سر بالین بستر راحت سے اُٹھایا ہر چند چپ و راست نگاہ کی تفحص کیا آخر ایک
مصاحب کا نہ پایا گیا دلمین کہا للمولفہ بیت جو ہمارے تھے فدائی دفعتہ کیا ہوئے ﴿ کیا سبب ہے چھوڑ کر ہمکو روانہ ہو گئے ﴿ جبکہ باوجود تلاش
کسی رفیق کا نشان نملا خرمن کی طرف روانہ ہوا اثر غلے کا بھی نہ پایا حتی کہ اس مقدار بھی نہ تھا کہ قوت ایکدن کا کرے اس
حال کے مشاہدہ کے ساتھ طاقت طاق ہو گئی اور اضطراب عظیم مین مبتلا ہوا اسقدر سر زمین پہ مارا کہ ہلاک ہو گیا فائدہ اس
مثل کا یہہ ہے کہ آدمی کو خرچ کرنا فراخور مداخل چاہیے اور اسطرح منافع مال سے گذران اپنی کرے کہ نقصان راس المال کو نہ پہنچے بیت
بدخل و خرج خود ہر دم نظر کن ﴿ چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن ﴿ بعد اسکے چھوٹا بیٹا اُٹھا اور بعد ثنا و دعا باپ سے عرض کیا
کہ اے پدر بزرگوار جو کوئی کہ اسقدر مال کی حفاظت کرے کہ انتفاع کلی اُس سے حاصل ہو پھر ہم منافع کو کس طرح صرف کرے
باپ نے کہا کہ طریقہ اعتدال کا ہر چیز میں پسندیدہ ہے بموجب حدیث شریف سرور عالم خیر الامور اوساطہا خصوصاً معاش کے
باب مین نہایت ضرور ہے خداوند مال کو لازم ہے کہ اسراف سے اجتناب کرے والا طعن و تشنیع خلق اور ناخوشنودی خالق مین
مبتلا ہوگا اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اتلاف و اسراف مال وسوسہ شیطان سے ہے بموجب آیہ کریمہ ان المبذرین کانوا اخوان
الشیاطین وان اللہ لا یحب المسرفین لازم دانش یہہ ہے کہ اسراف سے اجتناب کلی کرے بلکہ مردم عالی گہر کے نزدیک بخل اگرچہ
بد ہے لیکن اسراف سے بہتر ہے دوسرے یہہ کہ بخل و امساک کی بدنامی سے بھی احتراز کرے کہ مرد بخیل ہر وقت مین مطعون اور غمین خلایق
اور ناکام ہوتا ہے اور مال اُسکا آخرکار بخل سے آماج تیر تاراج ہو جاتا ہے غرض کہ سوا خیر الامور اوساطہا نہار رستگاری متصور
نہین ہے نظم دیتے نہین زر کا ہے مین جو صاحب زر ﴿ اُڑ جاتا ہے وہ مال لگا کر شہپر ﴿ پاتے ہین جو وارث اتفاقاً میراث ﴿ کہتے ہین وہ بخیل نے
زر مرکر ﴿ آخرکار نصیحت نے سوداگر کی دونون بیٹون کے دلمین اثر کیا ایک نے حرفت اختیار کی اور برادر بزرگ نے پیشہ تجارت بہتر
سمجھکر سفر دور دست اختیار کیا اور پاس اُسکے دو گاو بارکش تھے کہ ثور فلک قوت مین اُنسے برابری نکر سکتا تھا اور شیر گردون
اُنکی مہابت سے مانند روبہ کے زبون نظر آتا تھا بیت ناسخ بیل تن و شیر دل و مار دم ﴿ گاو زمین خستہ ہو جو مارے جو سم ﴿ ایک کا شتربہ اور
دوسرے کا مندبہ نام تھا خواجہ تاجر اُنہین ازبس عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت تیمارداری ان دونون کی کرتا تھا اور لمحہ بھر سے
بذات خود غفلت نکرتا تھا جبکہ مدت سفر کی دراز ہوئی اور منزلین بہت طے کرنی پڑین فتور دونون بارکش کے حال مین پیدا
ہوا اور ضعف اُنکے اعضا پر مستولی ہوا اتفاقاً ایک وادی مین دلدل اور کیچڑ بہت سے عین راہ مین پڑی شتربہ اُسمین پھنس گیا بہزار
خرابی خواجہ تاجر نے اُسے نکالا لیکن طاقت رفتار مطلق نہین رہی تھی لہذا اُسی قرب بانسے ایک شخص کو باجرت مقرر کیا کہ اُسکے پاس دو چار روز
رہے اور تیمارداری کرے جبکہ طاقت کچھ بھی عود کرے تو تا کاروان سرا کہ خواجہ نے جہان مقام اپنے ٹھیرائے تھے پہونچا دے

Marfat.com

مردو نے ایکدو دن پایا۔ بانمین نگہبانی کی آخر تنہائی سی گہبرایا اور شتربہ کو چہوڑ کر نزدیک خواجہ کے آکر کہا کہ قضا سے چارہ نہین ہے شتربہ مر گیا خواجہ
ملول ہوا اور بمجبوری کوچ کیا اور شتربہ کو چند پہر مین اسقدر قوت پیدا ہوئی کہ ہر طرف حرکت کرنے لگا ناگاہ ایک مرغزار کو پہنچا کہ انواع
ریاحین سے آراستہ اور گونہ گونہ روئیدگی سی پیراستہ تہا المولفہ **نظم** گل جو تہا اُس دشت مین ہیچار تہا؛ سبزہ شک سبزہ رخسار تہا
نام کو بہی رنج جز راحت نتہا؛ تہا نہ صحرا خلد کا گلزار تہا؛ شتربہ کو وہ مقام نہایت بہایا اور رخت اقامت اُسی جگہہ ڈالا
جبکہ یکچند بے قید و بند اُس مرغزار مین حسب دلخواہ چرا اور ہوائے روح افزا اور فزائے دلکشا سے مرادِ دل حاصل کی کمال فربہی اور
طاقت لاحق حال اُسکے ہوئی نہایت سرور نشاط سی کبہی کبہی خوارِ رعدآسا کہینچتا تہا اور اُسی بیشہ مین ایک شیر فرمانروا
تہا کہ کمال شوکت و غرور سی پیل مست کو خیال مین نہ لاتا تہا اور اپنے جنس کو بہی ہرگز اپنے مقابل و برابر نجانتا تہا سباع اور درندے
اُس بیشہ کے سب مطیع اور فرمانبردار اُسکے تہے جبکہ آواز خوار شتربہ کی کان مین شیر کی پہنچی کبہی اس آواز کو شگاف سے کان اُسکے
آشنا نہ تہے سنتے ہی عجب طرح کا ہراس شیر کے دل پر طاری ہوا سمجہا کہ یہہ کوئی ببر ببران ہی کہ مین اُسکے آگے پشے کے برابر ہون
مگر اُسکی مہابت آواز سی خون رگونمین خشک ہوتا ہی اس ہیبت سے ایسا خوفناک تہا کہ اپنی جگہ سے نہ نکلتا تہا اور چاہتا تہا کہ یہہ
خوف میرا کسی پر ظاہر نہو تو بہتر ہے اور ملازمان بادشاہی مین دو شغال تہے ایک کا کلیلہ اور دوسرے کا دمنا نام تہا دونو آپسمین
چچازاد اور فہم و ذکا مین شہرہ آفاق تہے کلیلہ عاقل و سلیم الطبع اور قانع مزاج تہا اور دمنا بزرگ منش اور طالب جاہ و حشمت
مین حریص تر اور فساد دوست تہا بفراست دمنا نے سمجہا کہ شیر کے دل مین خوف گاؤ کی آواز کا اثر کرگیا ہی کلیلہ سے کہا کہ بادشاہ حال مین کیسا
ہوکہ سیر و شکار کو ترک کرکے ایک جگہہ مین گوشہ مین قرار پکڑا اور جگہہ سے جنبش نہین کرتا ہی سبب کیا ہی کلیلہ نے جواب دیا کہ حاصل اس سوال کا
کیا ہے اور ہمین بادشاہ کی فکر محال سے کیا علاقہ کیا شعر ناسخ تو نے نہین سنا ہے **بیت** چاہیے شاہونکو فکر سلطنت؛ کب ہمین شایان ہے ذکر سلطنت
ہم اس درگاہ سے طعمہ پاتے ہین اور اُسکے ساتہہ دولت مین آسایش بسر کرتے ہین سو اُسکے شکر و دعا ہمین ہے اور تفحص بیجا ہے دمنا تفتیش
اسرار ملوک اور اُنکے تحقیق احوال سے درگذر کہ ہم اُس جنس کے لوگونمین سے نہین ہین کہ بادشاہ کی مصاحبت سے مشرف ہون اور ہم اس لائق
نہین ہین کہ اسرار سلاطین مین قیل و قال کرین اس طرح کا کلام مصاحبان دمساز کیواسطے زیبا ہے بلکہ اُنکو بہی احتیاط لازم ہے اور اگر
کوئی تیر مانند غیر کے منصب کا حوصلہ کرتا ہے تو اُسے وہ پہنچتا ہی جو اُس بوزنے کو پہنچا دمنا نے کہا کہ حکایت اسکی کس طرح پر ہے **حکایت بوزنہ**
کلیلہ نے کہا ایک بندر نے دیکہا کہ درودگر ایک چوب پر بیٹہا آرہ کہینچتا ہی اور دو میخین ہین کہ ایک شگاف چوب تراشیدہ مین ٹہونکدیتا ہے جبکہ آرہ
اُس سے کہینچتا ہے دوسرے کو نکالکر اُسی طرح سے ٹہوکتا ہے تا آرہ کشی کیواسطے آسانی ہو یہہ بوزنہ شاخ درخت پر بیٹہا تماشا
درودگر کی صناعی کا دیکہتا تہا اتفاقاً درودگر کسی کام کے لیے گیا بندر نادان نے اُس چوب پر بجاے درودگر
بیٹہکر میخ کو ہلانا شروع کیا آخر میخ شگاف چوب سے نکلی اور انثیین بندر کے کہ

Marfat.com

ہوئے تھے شگاف چوب مین درآئے اور شکنجے کے مانند دونون شق مین دبگئے بوزینہ درد مہلک سی چلاتا تہا اور کہتا تہا

ہے ہین جو عاقل رکہتے ہین وہ کام اپنے کام سے ۔ ہی وہ جاہل کام ہو جسکا پرائے کام سے ۔ میرا کام میوہ کہانا تھا نہ

آرہ کہینچنا اور تماشائے بیشہ تھا نہ کام نجاری ۔ لیکن بوزینہ اس بات کا اندیشہ کرتا تہا کہ درودگر آپہنچا اور چوبدستی مارنا شروع کیا

حتی کہ کام بوزینہ کا تمام ہوا آخر اپنے فضولی سے ہلاکت کو پہنچا کسی نے سچ کہا ہی ع کار بوزینہ نیست نجاری ۔ یہ مثل دمنا

اسلئے کہی گئی ہے ع کار خود کن کار بیگانہ مکن جسنے کہ قدم انداز سے باہر رکہا معرض ہلاکت مین پڑا الکل عمل رجال

یعنے کہ ع ہر کسی را بہر کارے ساختند ۔ مرد ہر کام کا جدا اور کام ہر مرد کا جدا ہے اور یہہ کام تیرے سزاوار نہین ہی اس سے

درگذر اور یہہ تہوڑا طعمہ اور قوت کو پہنچتا ہے غنیمت جان دمنا نے جواب دیا کہ جو کوئی جویاے تقرب سلاطین ہوتا ہی وہ فقط

طعمے پر کب قناعت کرتا ہی کہ یہہ کام سفلہ دنی الطبع کا ہی کہ سگ استخوان پر اور گربہ پارۂ نان پر خوش ہوتی ہے ملوک کی ملازمت

کا فائدہ یہ ہے کہ منصب عالی کو حاصل کرکے دوستون کو بلطف سرفرازی بخشی اور دشمنون کو سزای واقعی دی اور فقط طعمے کی

طرف گردن جہکانا کار بہایم خسیس طبع کا ہی مینے دیکہا ہے شیر نے خرگوش کو شکار کیا منہ دکہایا نہین ہے گور نظر آیا اوسے

چہوڑ کر اوسکی طرف پہلوان کا ہوا ہے بیت گر بلندی اپنی تو ہمت چاہتا ہی گر بہلا ۔ تیری ہمت کے موافق مرتبہ دیگا خدا جسنے کہ

مرتبہ بلند پایا اگرچہ گل کے مانند زندگانی ایک ہفتے کی ہو مگر خردمندون کے نزدیک عمر دراز شمار کیجاتی ہے سبب اسکا یہہ ہی کہ اسکا

یہہ ہے کہ اسکا ذکر جمیل مدت دراز تک باقی رہتا ہے اور جسنے کہ دون ہمتی کو کام اپنا سیر کیا چوپای مانند گرچہ عمر دراز رکہتا ہو پر اہل

فضل کے نزدیک گفتگو سی خارج اور حساب سے باہر ہے بیت جسکا ہی نیکنام باقی ۔ ہی مثل خضر مدام باقی کلیلہ نے کہا کہ ہر کسیکو ہر

کام کیواسطے پیدا کیا ہے طلب مراتب عالیکی اونکے واسطے سزاوار ہی کہ شرف نسب و فضیلت حسب اور بزرگ زادگی اور

استعداد اور استحقاق اوسکا رکہتی ہون اور ہم تم اوس طبقے اور خاندان سے نہین ہین کہ مرتبہ عالی کا حوصلہ کرین اور اوسکی طلب

مین قدم رکہین بیت خیال حوصلۂ بحر می برم ہیہات ۔ چہاست در سر این قطرۂ محال اندیش ۔ دمنا نے کہا کہ یہہ بزرگی

عقل اور ادب سے ہے نہ حسب اور نسب جو کہ خرد صافی اور عقل کامل رکہتا ہے پایۂ خسیس سے مرتبہ شرف کو مقرر پہنچیگا اور جو کہ عقل ضعیف اور

رائے نحیف رکہتا ہی آخر کار درجۂ اعلی سے نکبت حضیض مین پڑیگا بیت بہ پیشکاری عقل شریف و رای درست ۔ توان کمند تصرف بآسمان

افگند ۔ اور بزرگون نے کہا ہی کہ ترقی درجات عالی زحمت بسیار سے ہاتھ آتی ہی اور تنزل تہوڑی سی تکلیف سی بہی میسر ہوتا ہی جیسا کہ سنگ گران کو بہت

مشقت سی زمین سے دوش پر لاتے ہین اور تہوڑی سی ایذا مین دوش سے زمین پر پہینک سکتی ہین جسن بلند ہمتی نے کہ تحمل محنت شاقہ کا بیارئ عقل سلیم کے ساتھ اختیار

کیا کوئی جنس اوس کو کسی قبیلے سی ہو مرتبہ عالی کو پہنچ سکتا ہی ع متاع نیک ہر دوکان کہ باشد ۔ اور حصول مرتبہ منیف کا موقوف حسب شریف اور نسب عالی پر

نہین ہے بلکہ فہم سلیم اور یاوری بخت سی تعلق رکہتا ہی بقول مولف کے بیت باغ عالم مین اگر پیوند ہمت ہو درست ۔ تو تو شاخ بید سے

بہی مین ثمر پیدا کرون ✤ لیکن اکثرون نے دیکھا ہی کہ جسنے آسائش طلب کی آبروسی ہاتھ دہویا اور دایم زاویۂ خمول و ناکامی مین رہا اور جسنی کہ
خارستان بلا سے اندیشہ نکیا اندک عرصہ مین چمن مطلوب سے گل مراد چنا اور باغ عشرت مین مسند عزت پر بیٹہا انونے اے کلیلہ مگر داستان
اون دونون ہمراہونکی نہین سُنی ہے کہ ایک رنج دعنا اختیار کرنے کے سبب سے دروازہ پادشاہی کو پہنچا اور دوسرا کاہلی کے باعث
سے حضیض احتیاج اور پریشانی مین رہا کلیلہ نے کہا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا **حکایت** دمنا نے کہا کہ دو رفیق تھے دمساز
ایک کو سالم کہتے تھے اور دوسرے کو غانم باہم راہ و منازل طے کرتے جاتے تھے کہ گذر انکا ایک کوہ کے نزدیک ہوا کہ قلا ہسکا
شترنگ فلک سی عنان لعنان رہتا تہا اور کمر اوس کوہ کی منطقۃ البروج کے ساتھ سکاب رکاب تھی دامن میں اوس کوہ کے
چشمۂ آب تہا کہ صفا مین مانند رخسارۂ تازہ رویان گلعذار اور حلاوت مین مانند سخن شکرین لبان شیرین کار کے تہا متصل
اوس چشمہ کے ایک حوض کلان بنا ہوا تہا اور اوسکے گرد درخت سایہ دار شاخ در شاخ دست بغل ہو رہے تھے **مثنوی** گلون پر اس روش سے
پڑ رہے سنبل ✤ کہ جیسے عارض جانان پہ کاکل ✤ ہر ایک سو جلوہ گر تھے سرو شمشاد ✤ کہ جیسے جمع ہون خسرو پریزاد ✤ تر و تازہ بنفشہ
اور ریحان ✤ برنگ خط مشکین عنبر افشان ✤ برنگ چشم فتان چشم نرگس ✤ بہ از چشم غزالان چشم نرگس ✤ الغضہ دونو رفیق بادیہ
ہولناک سی نکل کے اوس منزل پاک کو پہنچ جانے خوش اور منزل دلکش پائی چند ساعت وہان دم لیا جب کہ حواس درست ہوئے گرد اوس چشمہ کے
پہرنے لگے ناگاہ دیکہا کہ کنارہ حوض کے سنگ سپید نصب کیا ہی اور چند سطرین خط سبز سے ویسے ہی خوشخط لکہی ہین کہ سوائے قلم
قدرت صفحۂ حکمت پر اور کوئی ایسا نقش نہین کہینچ سکتا ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہے کہ اے وارد دیدہ اس حوض کے اگر تو نے
اس منزل کو مشرف کیا ہے تو آگاہ ہو کہ ہمنے مہمان عزیز کی مہمانداری کی تدبیر جیسا کہ چاہیئے کر رکہی ہے مگر شرط اوسکی یہہ ہی
کہ سر بازی کر کے پانون اس چشمے مین ڈالے اور گرداب در غرقاب سی ہول نکرے اور جسطرح سی کہ ہو سکے پار اس چشمے کے پہنچے اور پایان
کوہ مین کہ شیر سنگ کا بنا ہوا رکہا ہے اوسی دوش پر رکہکر بلا تامل اوپر لائے کوہ ایک حملے مین پہنچے اور نہیب سباع جان شکار سی کہ مثل نیش کی
اور خلش خارہای جگردوز سے کہ دامنگیر ہو ہرگز نڈرے اور اپنے کام سے باز نرہے پھر دیکہے کہ کیا لطیفۂ غیبی پیش آتا ہی اور جلوہ اِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کا کیا ظہور پکڑتا ہی **بیت** تا رہ نرود کسی بمنزل نرود ✤ تا جان نکند بعالم دل نرسد ✤ جبکہ اس مضمون پر مطلع
ہوکے غانم نے سالم سی کہا کہ ای برادر دل چاہتا ہے کہ اس راہ خطرناک مین مجاہدہ مردانہ عمل مین لاؤن اور اس طلسم کی حقیقت
حال کو نشتر کام سی دریافت کرون جیسا کہ شاعر نے کہا ہی **بیت** با آنمردی مین پابلتی مین دیکہنا ہی ✤ آج قصہ ہی حکایت مین چلکر دیکہنا ✤
سالم نے کہا کہ ای یار عزیز بمجرد مطالعہ ایسی خط کے کہ حقیقت جسکی رقم اور راقم کی مطلق معلوم نہو ترک خطر عظیم کا ہونا اور ضرور نا یہ
وہمی منفعت خیالی کے مہلکہ بزرگ مین پڑنا دلیل ہی جہل مرکب کی کسی عاقل نے امید تقویت تریاقی زہر کو نہین کہایا ہی سو کہ اس تریاق کی
کمان حقیقت اوسکی بہی موجود نہیں ہے اور کسی عقلمندی نقد کو نسیہ سے بدلا نہیں ہے غانم نے کہا کہ ای رفیق مشفق سستی اور کاہلی کا نام بہت ہوتا ہے

اور اختیار کرنا محنت کا نشان دولت کا ہی **بیت** ہر کہ آسودگی ز جہت جست :: دل خود ز بخت شاد نکرد :: وانکہ نرسید از جفاے جام
قدح بادہ مراد نخورد :: بلند ہمت گوشہ اور توشے پر قناعت نہین کرتا ہی بلکہ تا پایہ عالی کو نہ پہنچے دست سعی باز نہین کہتا ہی اور بے رنج گنج
ہاتھہ آنا بہت کم ہوا ہی اسلیئے گلگون عنان برداشتہ میری ہمت کا رکنے سے نرکیگا اور اس گرداب بلا سے اندیشہ عبور کریگا سالم نے
کہا کہ اے برادر فرمانا تیرا مسلّم مگر ایسی راہ مین قدم رکہنا کہ پایان جسکا نہو اور ایسے دریا مین تیرنا کہ کنارہ جسکا دیکہا کیا بلکہ سنا بہی نہو
طریق خردمندی سے دور ہے اور عاقل وہ ہی کہ جب ابتدا کسی کام کی کرے مدخل و مخرج اسکا بفحواے قدم الخروج قبل الولوج یعنی دخول سے
پہلے خروج کو سمجہہ لے اور آغاز و انجام ہر کام کا بواقعی دریافت کر لے اور اُسکے نفع و ضرر کو میزان عقل مین خوب سا تول لے
اُسکے بعد عمل مین لائے تا رنج بیہودہ نہ کہینچے اور عمر عزیز کو برباد فنا نہ کرے ای برادر حکماے نصیحت شعار نے کہا ہی پہلے جاے
استوار دیکہہ لے بعد اسکے قدم رکہے اور کسی مکان حصین مین در آئے پہلے راہ باہر نکلنے کی مقرر کر لے اور یہہ خط سبز نہار
عمل کے قابل نہین ہے کیا عجیب ہے کہ یہہ خط بدستور تمسخر اور واسطے استہزا احمقا کے کہینچا گیا ہو اور کیا بعید ہے کہ اس چشمہ مین
ایسا گرداب ہو کہ اس مین پہر کے نکل نسکتا ہو اور بالفرض اس سے نجات بہی ملے تو شیر سنگین ایسا بہاری ہو کہ اُٹہانا
اُسکا قوت بشری سے باہر ہو اور اگر بر تقدیر و فرض یہہ سب ہو نتیجہ ان مہلکون اور مشقتون کے اختیار کرنیکا معلوم نہین
کہ کیا ہی کاش وہ فائدہ بہی لکہا ہوتا کہ ہوس خام نتیجہ بہی اُس کا مد نظر رکہتے صاف یہہ ہے کہ اس معاملے مین ہرگز مین
تیرا شریک نہین ہون بلکہ تجہے بہی منع کرتا ہون غانم نے کہا استغفر اللہ مین تجہے کب شریک اپنا بتاتا ہون اور تیرے منع سے
کب اپنی ہمت اس عزیمت سے پست کرتا ہون اب مینے عہد خدا سے کیا ہے کہ وسوسہ شیطان سے ہرگز باز نرہونگا اور
تجہے بہی معذور جانتا ہون کہ تو قوت اور ہمت ہمراہی کی نہین رکہتا ہی لاکن دور سے تو تماشا دیکہہ اور دعا مدد میری کرتا رہ دیکہہ تو پردہ
غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سالم نے کہا کہ اے برادر عزیز سمجہا مین کہ تو اپنے ارادہ سے باز نرہیگا اور اس نا کردنی کو مقرر کریگا مین جیسا کہ
ہمراہی کی قوت نہین رکہتا ہون ایسے ہی اس کار نا ملایم کے تماشے کی بہی اپنے مین طاقت نہین پاتا ہون کہ تو دیدہ و دانستہ
مہلکے مین پڑے اور مین تماشا دیکہون استغفر اللہ مجہسے نہو سکیگا یہہ کہا اور با دیدہ گریان روانہ ہوا اور غانم نے جان سے ہاتہہ دہو کر
اور لب چشمہ آکر یہہ رباعی پڑہی **رباعی** دریاے خطرناک مین مین جاؤنگا :: یا جان گئی یا کہ گہر پاؤنگا :: یا کشتی امید لگی ساحل پر :: یا
طوفان بلا کہاؤنگا :: دامن ہمت کو استوار باندہ کے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہکر یہہ شعر پڑہا **بیت** درین دریاے بے پایان درین طوفان
شور افزا :: دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا :: اور جست کی دیکہا کہ دریاے ہولناک ہے کہ ساحل جسکا مد نظر سے دور ہے
لیکن کریم کارساز کے کرم سے نزدیک ہے ہمت مردانہ کو مطلق قاصر نہ کیا آخر یقین کامل کی برکت سے کنارے چشمے کے
جا پہنچا اور دیکہا کہ وہ شیر گران سنگ کہا ہے بسم اللہ کر کے دوش پر اُٹہایا اور بیک حملہ قلہ کوہ پر لیجا کے دوش سے اُتارا دیکہا کہ شہر بزرگ

خوش ہوا اور خوش فضا دور سے نظر آتا ہے شعر شہرے چو بہشت دلکوئی ؛ چون باغ ارم بتازہ روئی ؛ غانم نے بالائے کوہ قرار پکڑا اور
اُس شہر کیطرف نگاہ کرتا تہا کہ ناگاہ اُس شیر نے آواز ہولناک باہزار مہابت بلند کی کہ زلزلہ کوہ پر ہوگیا اور وہ آواز اہل شہر کو پہنچی
شہری تمام جوق جوق غانم کی طرف متوجہ ہوئے غانم یہ ہجوم دیکہکر متحیر تہا جبکہ وہ ہجوم قریب آیا اشراف اُس گروہ کے غانم کی طرف
متوجہ ہوئے نزدیک آکر دعا اور سلام شاہانہ بجالائے اور مرکب راہوار پر سوار کرکے اور شہر میں لا کے حمام مین غسل دیا اور انواع عطریات
سے معطر کرکے پوشاک بادشاہانہ پہنا کر تخت سلطنت پر بٹہایا اور عنان سلطنت غانم کے قبضہ اختیار مین سپرد کی سب طاعت اور
فرمانبرداری مین اپنے اپنے عہدہ پر مستعد اور بدل و جان مطیع اور فرمانبردار ہوئے غانم عجائب قدرت آلہی دیکہکے متحیر تہا وزرا سے پوچہا کہ یہہ کیا طلسم
بتفصیل اسے بیان کرو عرض کیا کہ حکمائے زمانہ سابق نے یہہ چشمہ اور شیر کو دیکہا تم نے طلسم سے آراستہ کیا ہے اور اُس شیر سنگین کو بانواع
فکر و تامل بملاحظہ طلوع درجات اور بنظر ثوابت و سیارات اپنا بنایا ہے جبکہ بحکم رب غیب دان کوئی شخص اس چشمے پر آنکلتا ہے
اور امداد غیبی سے اتفاق بانشا اُسکے دلپر ہوتا ہے کہ چشمے کو طے کرکے شیر کو بموجب اس تحریر کے کہ سنگ سر چشمہ پر لکہا ہے دوش پر لیکر
بالائے کوہ پہنچتا ہے اور وہ شخص ایسا ہی عمل کرتا ہے جیسا کہ تو نے اے کامگار عمل فرمایا اور وہ کونسا زمانہ ہوتا ہے کہ اول بادشاہ
اس شہر کا مر چکتا ہے اس حال کے بعد ستارہ حشمت حسن لو دولت کا اس کوکی بلندی سے طلوع کرتا ہے بعد اسکے جب آواز شیر اہالی
سلطنت کی اور ارکان شہر کے کان مین پہنچتی ہے باکرام اُسے آبادشاہ بناتے مین جیسا کہ مشاہدہ مین شہریار کے آیا اسیطرح نوبت بنوبت
ایک کی موت کے بعد نوبت دوسرے کی چلی آتی ہے بموجب باعی ناسخ جاتا ہے جو ایک دوسرا آتا ہے ؛ یہہ کہنہ مکان نیا مکین پاتا ہے
ہوتا ہے غروب چاند جب مغرب مین ؛ سورج مشرق سے جلوہ دکہلاتا ہے ؛ مدت متمادی اس طرح پر بسر ہوئی ہے کہ اس قاعدے اور اسی
دستور پر کہ مذکو ہوا جسکا ہو چکا استمرار رہا پایا ہے اب یہہ بادشاہی تجہے مبارک ہو غانم نے جانا کہ تقاضا اس محنت اُٹہانیکا کہ دفعۃً میرے
دلپر غالب آیا باعث یہی تہا کہ تقدیر الہی فروغ کی باعث ہوئی تہی لمولفہ بیت بخت مسعود مددگار اگر ہوتا ہے ؛ سنگریزہ کو اُٹہاتے
تو گہر ہوتا ہے ؛ یہہ مثل اسلئے بیان مین آئی ہے تا معلوم کرے تو کہ نوش نعمت بے نیش محنت میسر نہین آتا ہے جسکے دماغ مین کہ سودائے فراخی
جگہہ پکڑتا ہے سر سفلے کا پامال ہونا کب گوارا کرتا ہے لعل پایہ دنی اور مرتبہ دون پر قانع نہیں ہوتا ہے اے کلیلہ مین جبتک تقرب
شیر حاصل نہ کرونگا اور مرتبہ مقربان حضرت مین داخل نہونگا سر کو بالین فراغت پر نہ رکہونگا اور پاؤن بستر
استراحت پر دراز نکرونگا کلیلہ نے کہا کہ اے بوالہوس اس در مقفل کی کلید کہان پائیگا اور اندیشہ اس عقدہ
لاینحل کا عبث اپنے اوپر لازم پکڑتا ہے اور کیون بیہودہ آتش سوزان مین ہاتہہ ڈالتا ہے دمنا نے کہا کہ اے
برادر سخن ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد ؛ واقعی تیرا ارشاد بجا ہے لاکن اسوقت کہ شیر کو تحیر اور تردد لاحق ہوا اور مجہے
راہ اُسکی دفع تردد کی بہت آسان ہاتہہ آئی ہے اگر اسوقت مین تدبیر میرے شیر کی سرور خاطر کا باعث ہوسکے

Marfat.com

تو یقین ہی کہ مطلب میرا کہ مصاحبت ہی جلد حاصل ہو کلیلہ نے کہا کہ اول مصاحبت شیر کی تیرے واسطے ایک امر خیالی ہے
اور بعز حض محال اگر یہہ بہی ہوا مگر تو نے کہ ساری عمر بادشاہ کا تقرب نہین پایا ہے اور طریقہ آداب بادشاہی سی ناآشنا محض ہے
پس یہہ سب شدہ ایک آن مین ناشدہ ہو کے تیری جانکی ہلاکت کا باعث ہو جائیگا اور پہر تدارک بہی کچہہ نہ ہو سکیگا دمنا نے
کہا کہ جو شخص عاقل اور صاحب فضل ہوتا ہی اندک زمانہ مین ہر امر کا ہو جاتا ہے جبکہ مین آداب شاہی مین نظر کرتا رہونگا اور جو راہ
روش مقربان قدیم کی دیکہونگا اونکی پیروی سے قدم باہر نہ رکہونگا یہ وجہ کیا ہے کہ عتاب شیر کا مجہپر ہوا اور دوسرے یہہ ہی کہ ایسی
باتین بے امداد غیبی میسر نہین ہوتی ہین جبکہ بخت مساعدت کرتا ہے اور پایہ بلند پر پہنچتا ہی تو خود بخود وہ آپ اوسکے لائق ہو جاتا ہے
چنانچہ اخبار مین دیکہا ہے کہ آفتاب دولت ایک محترفہ بازاری کا بلند ہوا آخر کار یہہ جہانداری کو پہنچا اور شہرہ اوسکے نظم و نسق کا
عالم مین منتشر ہوا ایک بادشاہ قدیم نے اوسے لکہا کہ تو پیشہ نجاری خوب جانتا تہا طریقہ ملک داری کا کس سے سیکہا اوسنے
جواب لکہا کہ جسنے مجہے دولت کامگاری عطا فرمائی اول قابل جہانداری کی میرے لوح سینہ پر لکہا دیے تہے لمولفہ بیت مورد لطف
الٰہی جو کوئی ہوتا ہے بد جو سزاوار ہی کام اوس سے وہی ہوتا ہی ۞ کلیلہ نے کہا کہ بادشاہ تمام ارباب فضل کو مخصوص اپنا نہین بناتے
ہین بلکہ اپنے نزدیکیون کو کہ ارث اسائی رکہتے ہین اور پشتہا پشت سی اعتماد اونکا چلا آتا ہے اونہین اپنی خدمتمین اختصاص دیتے
ہین اور تو شیر کیساتہ سابقہ موروثی رکہتا ہے نوسیلہ ذاتی کوئی پایا جاتا ہے کہ اوس سے سرفرازی خلاف دستور تو پائی بلکہ غالب
یہہ نظر آتا ہے کہ قباحت کا کوئی ایسا پہلو نکل آوے کہ مضرت عظیم کا باعث ہو اور یہہ بہی تسلیم کیا کہ تو نے شیر کا تردد خاطر رفع
کیا اور وہ مسرور بہی ہوا عوض اوسکا یہی ہی کہ تیری حقیقت سی زیادہ تجہسے سلوک کر دی یہ مشکل نہین ہے بلکہ بیشتر ہوا ہے کہ ہر کارے
باخبر دار نے ایسی خبر بادشاہونکو دی ہے کہ نہایت مسرور ہوئے ہین اور عوض اوسکا انعام خلعت اونکی مقدار سی زیادہ عطا فرمایا
ہے یہہ نہین کبہی سنا ہی کہ اس حسن کو کبہی وزیر یا مصاحب یا منصب کیا ہو اور تیرا بہی حال بہی ایسا ہی ہے بشرطیکہ گمان
تیرا درست پڑے اور اگر خطا تیری راے مین واقع ہوئی تو وہی ہوتا ہے کہ جو مینے پہلے کہا ہے دمنا نے کہا کہ جو بادشاہ
کی صحبت مین سرفراز ہوا اور اسکے بعد اداب تسلیم سی جد و جہد اختیار کری اور رنجہاے بسیار و شدت تہانے نگوارسی مضایقہ نکری
ممکن نہین ہی کہ مرتبہ اوسکا روز افزون نہو مگر یہہ ضرور ہے کہ جب بادشاہ کی نزدیکی حاصل ہو تو پانچ کام کو اختیار کرے
پہلے یہہ کہ شعلہ آتش خشم کو آب حلم سی بجہا ڈالے دوسرے وسوسہ شیطان اور شہوت سے حذر کرتا ہے تیسرے حرص فریبندہ اور طمع فتنہ انگیز کو
عقل پر غالب نہونے دے چوتہے بنائے کار راستی اور درستی پر رکہے اور دروغ و فریب سے اجتناب کلی کری پانچوین حوادثہ کہ پیش آوے
اونمین ثابت قدم رہی کہ مراد اوسکی حسب دلخواہ برآئے کلیلہ نے کہا اے ثابت تیری صواب یہ ہی اور مینے جو کہا قصد کیا مگر یہہ فرمایا چاہیے کہ تم بادشاہ کے
نزدیک بہی پہنچے پہر کس منہر سے منظور نظر ہو کر رتبہ عالی کو حاصل کروگے دمنا نے کہا اگر تقرب بادشاہ کا حاصل ہوا تو پانچ خصلتین اختیار کرونگا پہلے

اسکی کرونگا دوسری ہمت کلی متابعت سلطان مین صرف کرونگا تیسرے اسکے افعال و اقوال پر ہر وقت اور ہر جگہہ نیکی سے یاد کرونگا چوتھے بادشاہ جو کام کہ شروع کریگا اگر نیک ہوگا تو فوائد و منافع اسکے کہ باریک و بعید الفہم ہونگے انہین فکر رسا و درست سے ذہن مین بادشاہ کے کمال توضیح سے راسخ کرونگا کہ خوشی اسکے دلکی ہزار چند بڑھ جائیگی پانچوین اگر کوئی کام ایسا کہ مضرت جسکی ملک و سلطنت کیطرف راجع ہوتی ہوگی اور بادشاہ اس امر مین غفلت کریگا تو عبارت شیرین اور لطافت دلکش سے اسے باز رکھونگا جبکہ یہہ ہنر میرے ثابت ہوئے اور سیدم مقرر بنوازش و عنایت مجھے مخصوص اپنا کریگا اور ہمیشہ میری صحبت اور نصیحت کا مائل رہیگا کیا نہین سنا ہی تونے کہ ہنر چھپا نہین رہتا ہے اور ہنرمند بے بہرہ نہین رہتا ہی **نظم** نہین چھپتا ہنر چھپائے سے * کب چھپا مشک تر چھپانے سے * مشک کی پھیلتی ہی تو ہر سو * کہ ہنر کی ہی گفتگو ہر سو * کلیلہ نے کہا کہ تیری راے نے اس کلام پر خوب قرار پکڑا ہے اور ارادہ مضبوط ہو چکا ہے مگر بہہ بنظر سابقہ محبت کہتا ہون کہ بہت خوفناک اور پر حذر رہنا کہ صحبت سلاطین کے امر دشوار اور باعث خطرہاے بسیار ہے کہ حکماے نصیحت شعار نے کہا ہی کہ عاقل تین چیز کو مجبوری اور ضرورت شدید کی بغیر اختیار نہین کرتا ہے مگر وہ نادان کہ بوے خرد جسکے دماغ تک نہین پہنچی وہ ان تین کامون کو اختیار کرتا ہے پہلے آرزو بادشاہ کی خدمت کی اور دوسرے کھانا زہر کا تریاق کے اعتماد پر تیسرے افشاے راز عورتون اور لڑکون سے کرنا اور اتنا سمجھ لے کہ تشبیہہ بادشاہ کی کوہ بلند کیساتھ ہے اگرچہ اسمین معدن زر اور جواہر قیمتی ہین لاکن مسکن اژدہا و پلنگ و موذیات کا بہی ہی اسلیے جانا بہی اسپر مشکل ہی اور مقام کرنا وہان مشکل تر اور دوسری تشبیہہ بادشاہ کی دریاے عمیق کے ساتھہ ہی کہ جو تاجر سفر دریا کا اختیار کرتا ہے یا دُر و جواہر حاصل کرتا ہی یا گرداب غرقاب ہلاکت مین پڑتا ہے **بیت** بدریا گر منافع بیشمار است * اگر خواہی سلامت برکنار است * دمنا نے کہا کہ اے بھائی جو کچھ کہ تو نے کہا جانتا ہون کہ یہہ محض دوستی اور خیرخواہی ہے کہ صحبت بادشاہ کی آتش سوزان کے مانند ہے جو نزدیکتر پہنچیگا خطرہ اسی بیشتر ہوگا **بیت** صحبت بادشہ کر پرہیز * ہیزم خشک و تودہ آتش تیز * لاکن جو کہ مخاطرہ سے ڈرا درجہ بزرگی سے بے نصیب ہا تین کام کرنا چاہی مگر بلند ہمتی کے ساتھہ پہلے طلب صحبت سلطان دوسرے سفر دریا تیسرے مقابلہ کرنا دشمن سے اور مین کم ہمت نہین ہون پھر کس واسطے بادشاہ کی صحبت سے خوف کرون بلکہ میرا عمل گویا کہ اس مطلع پر ہے **مطلع** ہاتھہ سے رخش جنونکی باگ چھوڑا چاہیے * جسطرف لیجاے اسکا منہ نہ موڑا چاہیے * کلیلہ نے کہا اگرچہ مین منکر اس تدبیر کا اور مخالف اس عزیمت کا ہون مگر تیری راے بہی اس کام مین وثوق و طبیعت تیری اس اندیشہ مین ثبات رکھتی ہی مبارک ہو **ع** اینک بسر راہ برو خوش بسر آئی * القصہ دمنا کلیلہ سے رخصت ہوا اور جاکے شیر کو سلام کیا شیر نے پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے ملازمان شاہی نے عرض کیا کہ فلانے شخص کا بیٹا ہے مدت دراز سے عتبہ عالی کا ملازم ہے اور اسکے عزیز و اقارب نمکخوار اسی آستان دولت نشان کے ہین شیر نے کہا اسکے باپ کو مین پہچانتا ہون اسکے بعد نزدیک بلاکر پوچھا کہ تو کہان رہا کرتا ہے اور کیا کام کرتا ہے دمنا نے عرض کیا کہ اپنے باپ کے عہدے پر ملازم درگاہ بادشاہ سے ہون

Marfat.com

اور رات دن اسکا منتظر رہتا ہون اگر کوئی مہم پیش آئی اور حکم مجھکو ہو تو انشاء اللہ تعالی باقبال شاہی بہی تقویت تدبیر صائب نہایت خوشی سی سرانجام دون چنانچہ بارہا دیکھا کہ ارکان دولت سلطانی کو مہم حادث ہوئی ہے کہ زیردستونکی امداد سے سرانجام پایا ہے اور زیردستان عالی مرتبہ سے اسمین کچھہ نہین ہو سکا ہے **مصرعہ** اندرین باغ چو طاوس نگارست مگس ؛ چنانچہ جو کام کہ سوئی سے نکلتا ہے نیزہ باوجود سرفرازی تمام اس کام مین عاجز اور ہیچکارہ ہے اور جو کام کہ کارد قلمتراش سے ہوتا ہے شمشیر آبدار اگرچہ بیکار ہے اور جو کام کہ خدمتگار سے بن آتا ہے وہ امراء عالی وقار سے زنہار نہین ہو سکتا ہے غرض کہ کوئی شخص یا کوئی شی ہرچند بقدر لو فرومایہ ہو دفع مضرت اور جلب منفعت سے خالی نہین ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت غرضکہ قادر ذوالجلال نے جو چیز کہ خلق کی ہے بیکار اور عبث نہین ہے شیر نے جو کلمات معنی خیز زبان دمنا سے سنے متحیر ہوا اور مصاحبونسے کہا کہ مرد ہنرمند اگرچہ گمنام ہو مگر روشنی دانش کی آخرکار اسے بروئے کار لاتی ہے جیسا کہ آتش ہرچند نرم نرم سلگا کرے پر ایک وقت ہوا کی امداد سے ملنہ کہینچتی ہے دمنا بادشاہ کے ارشاد سے شاد ہوا اور سمجھا کہ افسون میرا شیر پر اثر کر گیا اسکے بعد زبان نصیحت کہولی اور عرض کیا کہ فائدہ تمام خصوصاً خدام ذوی الاحترام کو لازم ہے جو وسوسہ کہ بادشاہ کو پیش آوے اسکے کہ بادشاہ کچھہ فرماوے بمقتضائے غمخواری فہم و دانش تام اور غور و فکر تمام سے نیک تامل کرین اور جو صورت کہ خیرخواہی اور فوائد ملازمان شاہی کے باعث ہو ضرور عرض کرین اور طریق خیراندیشی مین اصلا قصور نکرین بعد استماع حال بادشاہ کو اختیار ہے کہ جو مناسب شان شاہی ہو اسپر عمل فرماوے اور ہر ایک کی عرض و معروض کو میزان خرد مین تولے اور موافق خیرخواہی اور اخلاص اس شخص کے اسے سرفراز فرماوے تا حوصلہ ہر ایک کا روز بروز افزونی پاوے کیونکہ جبتک دانہ بویا ہوا خاک مین پوشیدہ رہتا ہے اور پوشیدہ ہو کر سر نہین نکالتا ہے کوئی اسکی آبیاری اور پرورش مین کوشش نہین کرتا ہے کوئی روئیدگی جبتک کہ نقاب خاک سے چہرہ نہین دکہاتی ہے اور خلعت سبز زمین پہن کے گریبان زمین سے سر نہین نکالتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہال باردار یا درخت خاردار اگر نہال میوہ ہے تو پرورش اسکی ذمہ خدا کشت کار کے لازم ہے کیونکہ پرورش کے بعد جب سرحد مراد کو پہنچیگا تو میوہ شیرین بروقت منتظر ہوگا اور درخت خاردار پیشتر لایق قطع اور رفع کے ہوتا ہے اسطرح سے بادشاہ کے ذمے پر اللہ تعالے نے لازم فرمایا ہے کہ ہنرمند کی فراخور استحقاق قدر اور عزت اسکی زیادہ کرے کہ ابلدن خدمت عمدہ اس سے ظہور میں آئیگی اور بے ہنر کو اپنی محفل مین بار نہ دے کہ درخت خاردار گلشن اور پیش رسائی کے سوا اور دوسرا کام نہ نکلیگا **نظم** از ہنر خویش کشا سینہ را ؛ مایہ مکن نسبت دیرینہ را ؛ زندہ بمردہ شود ناتمام ؛ زندہ تو کن مردہ خود را بنام از پدر مردہ بلاف ای جوان ؛ گرسنگی چون خوشی از استخوان ؛ موش باوجودیکہ مردم خانہ کے ساتھ قدامت رکھتا ہے لیکن اس سے جو رنج پہنچتا ہے اسلئے اسکی ہلاکت میں سعی واجبی جانتے ہین اور باز باوجود غریب بیگانگی کے اس سے فائدہ متصور ہے باعزاز تمام ہاتہون ہاتہہ لئے رہتے ہین بادشاہ کو لازم ہے کہ نظر آشنا اور بیگانے پر نرکہے بلکہ مردم عاقل اور فرزانہ کا خواہان رہے اور جو شخص کہ کاسہ ہائے عقل و ہنر سے بیگانہ ہون انہین مردان فاضل و ہنرمندان

Marfat.com

کامل پر ترجیح نہ دی اور اگر منصب بیخبر دو نگا خردمندون پر زیادہ کیا جائیگا تو خلل کلی امور سلطنت مین راہ پائیگا
اور ندامت اس فعل کی بادشاہ کے حال پر آخر رجوع کریگی بیت ہوا اس شہر مین نہ ہمارا ہما سایہ گلگن ؛ عندلیبون سے زیادہ ہو
جہان قدر زغن ؛ کلام دمنا جبکہ تمام ہوا شیر نے اسپر تلطف کیا اور حکم دیا کہ بلا قید یہ حاضر ہوا کرے بعد اسکے ہر الستن زیادہ کرنے لگا
اور بیشتر صلاح اور مشورہ اسکا مقبول کرتا تھا اور دمنا بھی حکایت عجیب اور نکات لطیف سے خوش دل کرتا تھا تھوڑے ہی عرصے مین
محرم حریم سلطنت ہوگیا اور صلاح امور سلطنت مین مشار الیہ ہوا ایکدن وقت مساعد پا کے عرض کیا کہ مدت ہوئی
ہے کہ حضرت نے ایک جگہہ پر قرار پکڑا ہے لذت سیر شکار اور تماشاے باغ و بہار سے دل اٹھا لیا ہے سبب اسکا کیا ہے چاہتا ہون
کہ موجب اسکا معلوم کرون اور اس بات مین جس طرح سے کہ ہوسکے تدبیر بجا کرون اور جو چیز کہ باعث ملال خاطر اقدس کی
ہے اسی تدبیر بجا سے دفع کرون شیر نے چاہا کہ دمنا سے حال اپنا مخفی کرے اور کوئی سخن ساختہ کہکے بہلا دے اسی حال مین
شتربہ نے آواز رعد آسا کھینچی شیر آواز شتربہ سن نے کے ساتھہ ہی زرد اور سراسیمہ ہوگیا اور عنان اختیار ہاتھہ سے چھوٹ
گئی شیر سمجھا کہ یہہ حرکت میری دمنا پر منکشف ہوگئی بناچار حال اپنا مشروحاً بیان کیا کہ سبب میری دہشت کا یہی آواز
ہولناک ہے کہ سنتا ہون اور نہین جانتا ہون کہ یہہ آواز کسکی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ قوت و شوکت اسکے موافق آواز کے
مقرر ہوگی اگر ایسا ہی ہے کہ جیسا مین سمجھا ہون تو رہنا اس مقام کا صواب سے دور ہے دمنا نے کہا کہ بادشاہ کو سوا اس آواز کے اور تو اندیشہ
نہین ہے شیر نے کہا کہ ہرگز نہین مین مدت سے اس آواز کی فکر مین مبتلا ہون دمنا نے کہا کہ اس آواز پر جلا وطن کرنا اور ملک
موروثی کو چھوڑنا اور پاس ننگ و ناموس سے درگذرنا خلاف جوانمردی کے ہے کہ سن کے کسی کی آواز سے سراسیمہ ہوجائے بادشاہ کی شان
لایق یہ ہے کہ کوہ کے مانند ثابت قدم رہے اور مانند کاہ کے ہر ہوا سے متزلزل نہو جائے نظم کیا ہے آندہی کی حقیقت پیش کوہ اگر تنکی کی
طرح آ با خسکوہ ؛ چاہیے ہر حال مین ہو مستقل ؛ عیب ہے ہر امر مین ہو مہول دل ؛ بزرگون نے کہا ہے ہر آواز بلند اور جثہ قوی پر
التفات نکیا جائے کہ ہر صورت دلالت معنی پر نہین کرتی ہے اور ہر ظاہر موافق باطن کے نہین ہوتا ہے شاخ ہر چند فربہ ہو چوب لاغری سے
ٹوٹ جاتی ہے اور کلنگ ہر چند بزرگ جثہ ہوتا ہے چنگال باز کوچک قامت کا شکار ہوتا ہے اور جو کوئی کہ اعتبار جثہ کو بڑا کہتا ہے
اسے وہ پہنچتا ہے جو اس روباہ کو پہنچا شیر نے کہا کہ قصہ روباہ کیونکر تھا **حکایت روباہ** دمنا نے کہا کہ ایک روباہ واسطے طعمے کے ایک
بیشہ مین پھرتی تھی ایک درخت کے تلے پہنچی کہ ایک طبل پہلوانی اسپر لٹکتا تھا یعنے دستور ہے کہ کشتی کے وقت پہلوان ڈھول بجاتے ہین اور
جبکہ ہوا چلتی تھی شاخ اس درخت کی اس ڈھول پر لگتی تھی آواز مہیب اس سے نکلتی تھی روباہ نے اس درخت کے تلے ایک مرغ
خانگی کو دیکھا کہ تلاش دانہ و کرم زمین پر منقار پٹکتا ہے روباہ نے چاہا کہ اس غفلت مین اسے شکار کرے کہ ناگاہ آواز ڈھول کی روباہ
کے کان مین پہنچی نگاہ کرکے دیکھا کہ جثہ کلان نہایت فربہ ہے طمع اسکی دوبالا ہوئی دل مین کہ مرغ کوچک سے کیا حاصل ہوگا

Marfat.com

اور جثہ کلان کئی دن کے واسطے کفایت کریگا مرغ کی تاک چھوڑکر ڈھول کیطرف متوجہ ہوئی مرغ اس عرصے مین ہوشیار ہوکر بھاگا اور سوباد بالای درخت آکر کوشش کرتی تھی آخر چیر پہاڑ کیا وس ڈہول کے چیرا پوست اور لکڑی کے سوا کچھہ نہ پایا حسرت سے افسوس کرتی تھی اور اشک ندامت سے روتی تھی کہ وای گرسنگی کہ طمع مین جثہ تو یکے صید ضعیف بھی ہاتھ سے گیا یہ مثل اسواسطے غلام نے عرض کی تا شہریار آواز مہیب اور خیال ہیکل عظیم سے ذوق شکار اور حرکت سیر و تفریح سے دست کش ہو اگر غور و تامل سی ملاحظہ فرمائیگا تو آواز مہیب اوس جثہ قوی کی کچھہ مقدار نظر مبارک مین نہ ٹھہریگی اور اگر ارشاد عالی ہو تو غلام جاکر حقیقت حال اوسکی معلوم کرکے خدمت عالی مین مشروحاً عرض کرے شیر نے اجازت دی دمنا حسب الارشاد روانہ ہوا جب کہ نظر سے غائب ہوا شیر نے تامل کیا اور دلمین نادم ہوا کہ مجھسے خطای عظیم صادر ہوئی اور خلاف مصلحت دانشمندون کے عمل کیا ہے کہ ایک شخص عالیخاندان اور بزرگ نژاد بھی ہو اور افعال اور اقوال اسکے بزرگونکے بھی معلوم ہون اور اس رتبہ کے لایق عقلاً و نقلاً بھی ہو ہمکو دفعتاً واحدۃً راز عمدہ سے خبر دینا مصلحت سے بہت دور تھا افسوس کہ مجھسی یہ حرکت بیجا صادر ہوئی بادشاہ کو لازم ہی کہ اس فرقہ پر اعتماد نکرے اور وہ آٹھہ جماعتین ہین کہ اخفا انکا واجب ہے ان لوگونکو ان سی آگاہی ندی پہلے جس نے کہ بغیر صدور قصور کے ایذا پائی ہو اور رنج بے سبب پہنچا ہو اوس سے اندیشہ رکہی کہ اوسکا دل کبھی صاف نہوگا دوسرے جسکی حرمت و حشمت بادشاہ کی ملازمت مین برباد گئی ہو اور اسکی معاش اب تنگی سی بسر ہوتی ہو تیسرے وہ شخص کہ اپنے عہدے سے معزول ہوا ہو اور آیندہ امید بھی کچھہ باقی نرہی ہو چوتھے جو شریر اور مفسد اور فتنہ پرداز بالطبع ہو اور آرام طلب اور کاہل مزاج بھی ہو پانچوین گنہگار کہ تلخی عقوبت کی چکھی ہو اور ہمچشم اسکے کسی سبب سے بچگئے ہون چھٹے وہ مجرم کہ اور شریک اسکے فقط گوشمال پاکے بچ رہے ہون اور اس نے عوض اسی گناہ کے نقصان حرمت پامال پایا ہو ساتوین کہ جس نے خدمت پسندیدہ کی اور اسکا صلہ کچھہ نہ پایا ہو اور غیر نے تھوڑی سی خدمت سے بہت فائدہ حاصل کیا ہو آٹھوین کہ دشمنون نے نمامی اور چرب زبانی سے بادشاہ کی نظرون سے گراکے منصب اسکا آپ حاصل کیا ہو اور اور بادشاہ اس سے کشیدہ خاطر اور اسکے رفیقون کے حال پر متوجہ ہوا اور یہ ذلیل اور زبون سبکی آنکھون مین ہو اور نوین وہ شخص کہ واسطے اپنی منفعت کے اورونکو برطرف کرکے ولی نعمت کیساتھہ برائی نہین بہلائی کرے دسوین جسنے کہ بادشاہ کے نزدیک مقبولیت واقعی نپائی ہو یعنی عزت اور اکرام اس کا اوروں سے کمتر ہو اور دشمن اسکا مرفہ الحال اور خرسند ہون بادشاہ کو واجب ہے کہ ان دس فرقون سے راز اپنا کبھی ظاہر نکرے بلکہ دیانت اور امانت اور مروت و اہلیت جسکی کہ بارہا آزمائی نہو اسی اپنا محرم اسرار نکرے **بیت** خوب دیکھا تو کوئی قابل اسرار نہین وہ مشورہ ہر کس و ناکس سے سزاوار نہین بدین نظر ان باتون کے کہ کبھی امتحان اس شخص کا نہین کیا ہی تعجیل کرنا ہرگز مناسب نتھا اور بیشبہا ایسے شخص کا دشمن کے پاس پہونچنا بخردی اور دوراندیشی سے بہت دور تھا دمنا شخص ذی فن اور زیرک نظر آتا ہے اور میری درگاہ سے نصیبہ فلاح کا بھی چندان حاصل نہین کیا ہے اگر عیاذاً باللہ اسکے دل مین غدر اس

Marfat.com

اس آزار کا چھپا ہوا اور قابو وقت پا کر ایسے محل مین خیانت کر کے فتنہ انگیزی کر بیٹھے تو عجب نہین ہی کہ دشمن کو مجبور غالب سمجھ کے
باميد سوخ و فلاح عہد و پیمان عہدہ عمدہ کا لیکے اُس راز سے اُسے آگاہ کر دے تو دلیری اسکی زیادہ ہو جائے اور تدارک بھی دشوار
بینت نہو بد نفس لیکن بدگمان ہو جکا آفات زمانہ سے امان ہو بدیہ سمجھکر باخود کہتا تہا کہ بڑی خطا کی مینے دیکھیے کہ نتیجہ اسکا کیا ہو
مضطرب تھا اور چشم انتظار اس راہ مین کہتا تہا کہ دمنا پیدا ہوا شیر نے اضطراب اندکے قرار پکڑا کہ دمنا نے زمین ادب کو چوم کر دعای
کر شاہا حکم تیر اتفاق سے نافذ ہوا اور کہا کہ غلام نے نہ نخوت اسکی دیکھی و نہ شکوہ ایسی پائی کہ جسے قوت اور شوکت پر استدلال
کرتا ہین اور نہ دل مین کچھ مہابت اور احترام اسکا سمایا کہ جس سے اوسکی بزرگی دلیل ثابت ہوتی شیر نے کہا اس بات کو ضعف و ناتوانی
پر حمل نہ کیا چاہئے اور اس ہوکے پر فریفتہ نہوا چاہئے کہ باد سخت گیاہ ضعیف کو کبھی توڑ نہین سکتی ہے لیکن درختہای قوی ہیکل کو
بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالتی ہے اسیطرح مہتر اور بزرگ منش جبتک دشمن کو ہمسر اپنا نہین پاتے ہین اظہار قوت و شوکت نہین کرتے
باز کنجشک ضعیف کا قصد نہین کرتا ہے اور شاہین پشے پر بال اپنی نہین کہولتا ہے وقعت تیری جو اسکی آنکھ مین نہین سمائی ہی اسلئے
اُس نے اظہار قوت تجھپر ضرور نہین جانا ہے دمنا نے عرض کیا کہ شہریار کو لازم ہے کہ عظمت اُسکی اسدرجہ اپنے ذہن مین
نرکھے اور اس مہم کو اتنا مشکل نہ سمجھے مینے اُسکے کلام سے حقیقت باطن کو کماحقہ دریافت کیا ہے اگر ارشاد ہو تو دست بستہ
آستانہ عالی پر حاضر کرون کہ حلقہ غلامی گوش جان مین ڈالکے عاشیہ ہوا دار کبھی دوش سے پر اُٹھانے سے شیر نے خوش ہو کر اجازت
دی دمنا نے شنزابہ کی پاس آ کر گفتگوی دلیرانہ آغاز کی کہ تو کون ہی اور کہانسے آیا ہی اور کس سبب سے ہے اور سبب آنے کا بے اجازت
شہریار عالیجناب کے اس مرغزار مین کیا ہی شنزابہ نے حال اپنا راست بے کم و کاست بیان کیا دمنا نے کہا کہ ای نادان اس ولایت کا
وہ شیر غران ہے کہ کوئی ہمجنس اسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے بلکہ پیل مست کوہ پیکر اُسکی ہیبت سے بید کے مانند کانپتا ہی اور اُسکا پیے جاتے
اُس بیشہ کے حوالی مین کوئی پاؤن نہین رکھ سکتا ہی تو کیا سمجھا ہی کہ بیباکانہ اُس وادی مین قرار پکڑا ہی تجھسے ہزارون پیل شیر کے لشکر مین
شکار ہوتے ہین شاید کہ موت تجھے لائی ہے اگر یہان سے جا کر حال تیرا بیان کرون تو ایک آن مین تیری جان فنا ہوتی ہی مگر مجھے تیری غریب الوطنی
اور تنہائی پر رحم آتا ہے اسواسطے اپنی عادت کیموافق چاہتا ہون کہ مہمان نواز اور غریب پرست رہون اور شیر کی خدمت مین لیجا کے تقصیر تیری معاف
کراؤن بلکہ شیر کی مصاحبت مین تجھے سرفرازی دلاؤن شنزابہ نے جبکہ یہ حکایت سنی بید کے مانند کانپا اور دمنا سے کہا کہ ای برادر اگر مین جانتا کہ یہ ولایت اس
شہنشاہ کی ہی تو نہ آتا قصد اسطرف کا کرتا مگر غریب الوطن اور ناواقف ہون اگر غریب نوازی کی راہ سے مجھپر رحم کرے تو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالی تجھپر رحم فرماویگا دمنا قسم کھائی
اور کہا کہ میری ساتھ چل جسوقت تو شیر کی ملازمت سے سر کرا دونگا شنزابہ اس بات پر راضی ہوا اور دمنا کے ساتھ چلا جبکہ نزدیک پہنچے دمنا نے پیشتر جا کر یہ ماجرا
شیر سے بیان کیا اور شنزابہ کے حاضر ہونیکا مژدہ دیا کہ اسی عرصہ مین وہ بھی پہنچا اور زمین ادب کو بوسہ دیا شیر نے بالطاف خسروانہ حال شنزابہ کا پوچھا
شنزابہ نے از ابتدا تا انتہا اپنا حال بیان کیا شیر نے کہا کہ حاضر رہا کر کہ ہمنے در الطاف خاوران بارگاہ اور مسافران غریب الوطن کے لیے کھلا رکھا ہے اور

Marfat.com

مانند بر انعام کو واسطے خاص و عام کے حکم عام دیکر کہا ہے مولفہ **بیت** وہ شاہون سب خلق ہے حصنی مجھسے ۔ سب حبش مین نہین
ہے کوئی شاکی مجھسے ۔ گاؤنی بعد شا کے کہ خدمت چست باندہی اور ہمیشہ حاضر باشی کرنے لگا شیر بہی ہر روز زیادہ تر الطاف
فرماتا تہا اور تقرب اسکا روز بروز بڑہتا جاتا تہا اور اعزاز اور اکرام اسکا بہ نسبت سب ارکان دولت کے دمبدم ترقی پاتا تہا اور حسن خوبی
اور جوہر دانی اسکی ہر دم ذہن مین شیر کی راسخ ہوتی جاتی تہی حتی کہ مقربان عالی مقدار مین شمار ہونے لگا غرض کہ اسنے خوبی سے حسن خدمت
بجالایا کہ تہوڑے عرصے مین شیر کا محرم اسرار ہوا اور ہر ساعت منزلت زیادہ او مرتبہ عزت بلند ہوتا گیا کہ ایک ہی سال مین جمیع
ارکان دولت اور اعیان حضرت سے مرتبہ شتربہ کا زیادہ ہوگیا جبکہ دمنانے دیکہا کہ شیر نے عزت بیل کی سرحد افراط کو پہنچا اور انعام
واکرام مین یہانتک افراط کی کہ مرتبہ اعتدال سے درگذرا اور دمنا کی بات کو اسکے آگے کچہہ وقعت باقی نہ رہی اور کسی مہم مین مشورہ اسکا درکار
نہ رہا دست حسد سر پر مارنے لگا اور سرمہ تاسف دیدہ دل مین دینے لگا اور آتش خشم و شعلہ غیرت سے زاویہ دماغ جلنے لگا **بیت** دلمین
حاسد کے بہڑکتی ہے اگر نار حسد ۔ پہلے حاسد کو جلاتی ہے یہی کار حسد ۔ القصہ خواب و قرار دمنا کا مفارقت کر گیا اور آرام و سکون
نے ساخت سینہ سے رخت اقامت اٹہالیا شکایت اسکی کلیلہ کے پاس لے گیا اور کہا کہ ای برادر ضعف رای اور سستی تدبیر میری دیکہہ
کہ تمام ہمت شیر کے آرام کے لیے صرف کی اور گاؤ کو کہ شیر کی بیقراری اور اضطرار کا باعث تہا اسکی خدمت مین بآسانی حاضر کیا
اور جمیع مقربان سلطانی سے بیشی لیگیا اور مین اسکی مصاحبت کے سبب سے اپنی مرتبہ سے بہی گر گیا کلیلہ نے جوابدیا کہ جان من کار
خود کردہ را علاجے نیست یہ تیشہ آپ تو نے اپنے پاؤن پر مارا اور غبار فتنہ اپنی ہاتہہ سے اپنی راہ مین برپا کیا تجہے وہ پیش آیا
کہ جو زاہد کو پیش آیا تہا دمنانے پوچہا کہ ماجرا زاہد کا کیونکر تہا **حکایت** کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک زاہد کو بادشاہ نے خلعت
فاخرہ عطا کیا ایک چور اس حال پر اطلاع پاکے خدمت مین زاہد کے بارادت حاضر ہوکے مرید ہوا اور خدمت قرار واقعی کرنے لگا
اور آداب طریقت کے سیکہنے مین یہانتک جہد بلیغ کی کہ محرم اسرار ہوگیا جبکہ زاہد کو بسبب اعتماد کے غفلت ہوئی ایکدن خلعت چرا کے
راہ لی جبکہ زاہد نے خلعت کو نہ پایا اور مرید کو غائب دیکہا سمجہا کہ وہ چور تہا اسی حیلہ سے خلعت چرالیگیا اسکی تلاش مین شہر کی طرف
روانہ ہوا راہ مین دیکہا کہ دو نخچیر لڑتے ہین اور ایک نے دوسرے کو مجروح کیا ہے اور خون دونونکا زمین پر گرتا ہے روباہ گرسنہ اس
حالمین خون انکا چاٹنے لگی کہ اتفاقا دونونکے ٹکر کے بیچ مین آپڑی استخوان اسکی مانند سرمے کے پس گئے زاہد اس حال کے تماشا سے متنبہ ہوکر
روانہ ہوا اسکو شہر مین پہونچا دروازہ اہل شہر کے بند پایا جگہہ اقامت کی ہرچند تلاش کی نپائی قضارا ایک عورت کوٹہے پر کہڑی
تماشا دیکہتی تہی زاہد کی سرگردانی سے سمجہی کہ یہ مرد غریب الوطن ہے مکان مین اپنے بلاکر جگہہ دی زاہد غنیمت سمجہکر اس
مکان مین فروکش ہوا اور گوشہ کاشانہ مین بیٹہہ کے یاد الہی مین مشغول تہا اور وہ عورت بدکاری و ناہنجاری مین شہرہ آفاق
تہی اور کنیزین اسکے سامان بدکاری کے سب مہیا رکہتی تہین ایک ان کنیزون مین سے کنیز تہی کہ کرشمہ جمال سے عروسان بہشت کو

Marfat.com

شرمندہ کرتی تہی اور آفتاب جہانتاب کو آتش غیرت سے جلاتی تہی اور چشم مست کی تیر غمزے سے سینۂ عالم مین مانند ہدف کے رخنہ کرتی تہی
اور لب جان بخش سے تنگ شکر کے مانند حلاوت روح افزا عطا کرتی تہی وہ ساتہہ ایک جوان زیبا رو مشکین مو سرو بالا ماہ سیما شیرین
زبان باریک میان کہ ترکان ختا اسکی چین زلف سے پیچتاب اور نوش لبان سمرقندی اسکی شکر شور انگیز کے شوق سے اضطراب مین
تہی دل بستگی اس درجہ رکہتی تہی کہ جدائی ایکدم کی تلخی مرگ سے بدتر سمجہتی تہی ہمیشہ باہم رنگ و بوی گل کے مانند مفارقت نکرتے
تہے وہ عورت بہی فریفتہ اس جوان کی تہی اور وہ جوان مطلق اسپر التفات نکرتا تہا فقط اس کنیز کا شیدا تہا یہ عورت
وصل کنیز و جوان سے بہ تنگ آئی چاہا کہ اس جوان کو ہلاک کرے اُسی شب کو کہ زاہد اس بیحیا کے گہر مین مہمان تہا تدبیر اسنے جوان کی
ہلاکت کی اسطرح پر کی تہی کہ شراب مین دارو بیہوشی کو ملا رکہا تہا جبکہ دونو سرشار بادہ بیہوشی سے ہوے زن بدکار نے سودہ
زہر ہلاہل کو ایک نے مین رکہہ کے اور ایک سوراخ اسکا بیچ بینی مین جوان کی رکہا اور ایک اپنے منہ مین رکہہ کے چاہتی تہی پہونکے
دماغ مین پہنچنے کے ساتہہ ہی مغز اسکا زرد آب ہو کر بہجاتا کہ بحکم رب غیب دان چہینک اس جوان کو آئی سودہ زہر کہ نے مین
بہرا تہا چہینک کے زور سے رجعت قہقری کر کے گلو اور دماغ مین اُس قحبہ کے سرایت کر گیا فوراً ہلاک ہو گئی بموجب **مصرع**
ہم در سر آرزوی کہ در سر داری **بیت** جو چاہا کسی نے کسی کا برا بہ خدا نے کیا اسکا بُرا بہ زاہد کو مشاہدہ اس مکر و ہات کے وہ رات مانند
روز قیامت کی دراز ہو گئی تہی جسوقت کہ زاہد صبح نے زاویہ شب ظلماتی سے مخلصی پاکے سجادۂ طاقت کو محراب افق پر بچہایا عالم روشن
ہوا زاہد نے اس گروہ ابلیس خصلت کی ظلمت سے رہائی پائی اور نکلکر مکان دوسرا تلاش کرنے لگا ایک کفشگر نے کہ معتقد خاص
زاہد کا اور باشندہ اس شہر کا تہا دیکہہ کر قدم پکڑے اور اپنے گہر مین لے گیا اور تمام قبیلے کو زاہد کی خدمتگذاری مین مشغول کیا
تمام روز اسیطرح گذرا شب کو آپ بضرورت ضیافت کہ مدعو تہا باجازت زاہد ایک آشنا کے گہر گیا اور زوجہ اس کفشگر کی ایک
آشنا رکہتی تہی زیبا و خوشخو و عشوہ ساز عشق باز اور ایک دلالہ انکے درمیان آفت روزگار تہی کہ افسون و افسانے سے آب و آتش کو بہم
جمع کرتی تہی اور زبانی سے سنگ خارا کو موم بناتی تہی زن کفشگر نے گہر جا کے اس دلالہ کو بلوا کر کہا کہ اس شیرین لب کو خبر کرنا
آجکی شب شوہر میرا بہ خانۂ غیر ہے اور صحبت کی اندیشہ غم سے **مصرع** برخیز و بیا جانکہ من دانم و تو بہ حسب الطلب شبانگاہ وہ جوان
در پر حاضر ہو کر منتظر دروازہ کہلنے کا تہا بیک ناگاہ کفشگر اس شب ظلمانی مین مانند بلاے ناگہانی کے آ پہنچا اور اس کو دروازے پر دیکہا
بیش ازین بہی کفشگر کو بدگمانی بعض نشانون کے سبب سے تہی اسوقت کہ اس ہیئت سے اُسے دیکہا یقین ہوا کہ وہ گمان میرا گمان
تہا بلکہ یقین تہا گہر مین آکے دیکہا کہ عورت بہی آراستہ و پیراستہ منتظر اسکی بیٹہی ہے وضع اور ڈہنگ اسکا اور بہی کفشگر کے یقین کا شاہد ہوا
کفشگر نے نہایت غصے سے چوب پیراہن کا ہاتہہ مین لیکے کفش کاری کرنا شروع کیا جبکہ خوب زد و کوب کر چکا آخر کار ستون خانہ محکم باندہکے
رسن سے باندہا اور آپ بستر آرام پہ دراز ہوا زاہد اس شب کو کفشگر کا مہمان تہا دل مین کہتا تہا کہ بے تحقیق زد و کوب کرنا انصاف دور ہے بلکہ اگر مین شفاعت

اس عورت کی کرتا تو بجا تہا کہ اس عرصے مین زن حجام کہ دلالہ تہی آئی اور کہا کہ ای بہن یار تیرا منتظر ہے جلد باہر آ اور فرصت وقت کو غنیمت جان کہ یار تیرا دروازے پر کہڑا یہہ شعر مولف پڑھ رہا ہے **بیت** ہجر کی شب مجکو نیند آتی نہین :: زلف شبگون کی قسم کہاتے ہین ہم + زن کفشگر نے آواز حزین سے اسکو نزدیک بلا کے کہا کہ اس شوہر بیرحم نے شاید اُسی در خانہ پر دیکہا تہا کہ دیوانہ وار گہر مین آکر زیادہ از حد مجہے مارا اور دیکھ کہ اس ستون سے باندہا ہے اگر مجہہ پر شفقت رکہتی ہی تو مجہے کہول اور مین عوض اپنے اس ستون سے تجہے نرم باندہون اور مین جا کر اُس یار وفادار سے عذر خواہی کر آؤن اور اسکے بعد تجہے کہولدون اور آپ بدستور بندھ کر کہڑی رہون اگر یہہ کرے تو مجہے لونڈی اور میرے محبوب کو غلام اپنے احسان کا کرے زن حجام نے بکمال خوشی بندہنا اپنا اور کہلنا اسکا قبول کیا اور وہ باہر گئی اس عرصہ مین کفشگر جاگا اور اُس عورت کو آواز دی زن حجام اس خوف سے کہ آواز میری پہچانیگا نہ بولی کفشگر زیادہ خفا ہوتا تہا اور چلاتا تہا تو بہی جواب ندیتی تہی کفشگر از بس خفا ہو کر نزدیک آیا اور ناک اُسکی کاٹ کے ہاتھہ مین رکہدی اور کہا کہ لے یہ تحفہ اپنے یار کو بہیج دے زن حجام خوف جان سے تسپر بہی نہ بولی اور دلمین کہتی تہی کہ تماشا ہی کہ عشق کسی نے کی اور مصیبت کسیکے سر پر پڑی جبکہ زن کفشگر پہر آئی خواہر خواندہ[۱۹] کی ناک کٹی پائی نہایت غمناک ہوئی اور بہت عذر خواہی کر کے کہولدیا اور ستون سے بندھ کر کہڑی ہوئی زن حجام ناک ہاتھہ مین لیکر گہر کو بہاگی **مصرع** حیران کبہی ہنستی تہی روتی تہی کبہی قحبہ بد زاہد نے یہ سب صورتین دیکہین اور سنین اور اس عجائب روزگار سے جوان عمر تو نہین گذرا زاہد کو حیرت پر حیرت ہوتی گئی مگر زن کفشگر نے بعد ساعت کے غوغا برپا کیا اور ہاتہ اٹھا کر دعا شروع کی کہ ملکا بادشاہا تو سمیع اور بصیر ہے کہ میرے شوہر نے مجہپر ستم کیا ہے اور تہمت اور افترا سے ناحق مجہے باندہ کے یہ حالت میری کی ہی تو مجہپر رحم کر اور اگر مین پاک ہون تو ناک میری کہ باعث زینت جمال صفحہ چمن عذار[۲۰] ہی جیسی کہ تہی ویسی ہی درست کر دی کہ سر مو نشان باقی نہ رہے غوغای مناجات سے کفشگر بیدار ہوا اور نالہ مکر آمیز اور دعائے شور انگیز اوسکی سنکے چلایا کہ ای قحبہ یہ کیا دعا ہی کہ تو کرتی ہی کہ دعا فاجرہ کی درگاہ الہی مین مقبول نہین ہوتی ہی **بیت** جو چاہی یہ دعا ہو قبول خدای پاک :: اپنی زبان و دل کو اول بنا پاک + اس گفتگو مین فاحشہ نے شور کیا ای ستمگار ناخدا ترس مردم آزار اوٹھہ اور تماشا قدرت الہی کا بچشم عبرت[۲۱] مشاہدہ کر کہ جو دامن میرا لوث[۲۲] فسق و فجور سے پاک تہا تو ایزد سبحانہ نے ناک مجہ شکستہ دل کی درست کر دی اور تجہے خلق مین روسیاہی سے اور مجہے فضیحت اور تباہی سے نجات بخشی مرد سادہ دل نے کہ فریب شیطان اور مکر زنان سے غافل تہا چراغ روشن کر کے دیکہا تو واقعی ناک اوسکی درست ہے اور نشان زخم کا بہی کہین باقی نہین ہے فی الحال معترف اپنی قصور کا ہوا اور ہزار عذر خواہی و سماجت[۲۳] پیش آیا اور یقین سمجہا کہ یہ عورت پاکدامن بلکہ اولیاء اللہ ہے اسکے بند دست کہولے اور ہزار منت قصور اپنا معاف کروایا اور توبہ کی کہ اسکے بعد اگر کوئی شبہ بہی ہو تو وسوسہ شیطان کا سمجہونگا اور کوئی تمام اگر سو دلیل سے فسق اسکا ثابت کریگا تو مین محض افترا اور سخن سازی جانونگا اور مدۃ العمر اس ستورہ صلاحیت پیشہ کے فرمانے سے کہ مستجاب الدعوات ہی باہر ہونگا اور تو یہ گندا اور زن حجام

۱۹؎ خواہر خواندہ یعنی منہ بولی بہن ۱۲

۲۰؎ عذار بالکسر رخسارہ و بناگوش ۱۲ اک

۲۱؎ عبرت بالکسر پند گرفتن و اعتبار کردن ۱۲ اک

۲۲؎ لوث بالفتح آلودہ کردن و در فارسی بمعنی آلایش و آلودگی مستعمل ۱۲ اک

۲۳؎ سماجت بالفتح زشتی و زشت شدن ۱۲ و در فارسی بمعنی عجز و الحاح مستعمل ۱۲

Marfat.com

ناقر جام اپنی ناک مانند جام کے ہاتھ پر رکھکے لہو مین ڈوبی ہوئی متحیر تہی کہ کیا حیلہ برانگیختہ کرے اور یہہ صورت کس شکل سے
شوہر کو دکھائے اور ہمسایہ اور اقارب سے کیا عذر درپیش لاوے اور اپنے اور بیگانے کے سوال کا کیا جواب دے اسی حالمین صبح کاذب پیدا ہوئی
حجام جاگا اور آواز دی کہ کسبتیلہ میری دیکہ فلانے خواجہ کا روز اصلاح ہے علے الصباح وہان جانا ہے جون عورت نے جواب نہ دیا کہ حجام چلایا
زن بینی بریدہ نے ایک استرہ ہاتہ مین حجام کے دیا حجام غصے مین آیا اور اس تاریکی مین استرہ اسکیطرف پھینکدیا اور کہا کہ مین کسبت تمام ہی ناقر جام
مانگتا ہون اور تو ایک استرہ دیتی ہے عورت نے غوغا کیا کہ ہائے ناک ہائے ناک حجام بیخبر تہا اقربا اور ہمسایہ اوس غوغا سے جمع ہو گئے اور عورت کو
خون آلودہ اور بینی بریدہ دیکہا زبان ملامت حجام پر سب نے کہولی وہ بیچارہ حیران پریشان نہ روے اقرار رکہتا نہ زبان انکار جبکہ صبح
جہان افروز نے پردہ ظلمت کا آگے سے اوٹہایا اور آئینہ گیتی نما یعنی آفتاب جام جہان آرا درخشان ہوا بیت شب کی آخر کا بدلگئے
آثار صبح بدا آتش خورشید نے کی گرمی بازار صبح بدا اقربا عورت کے حجام بیگناہ کو گرفتار کرکے نزدیک قاضی شہر کے لیگئے اتفاقاً زاہد
دم صبح قاضی کی ملاقات کیواسطے کہ سابقہ سابق رکہتا تہا حاضر ہوا تہا محکمے مین بہی موجود تہا اور یہہ تماشا من اوّل الی آخر مشاہدہ
کیا تہا جبکہ اقربای زن حجام نے مرافعہ اسکا روبرو قاضی کے کیا قاضی نے پوچہا کہ او استاد اس عورت کی ناک کاٹنے کا سبب کیا تہا حجام عقل و
ہوش باختہ سے جواب معقول سرانجام نہوا قاضی نے بحکم اَلْجُرُوحُ قِصَاصٌ کے حکم دیا زاہد اوٹہا اور کہا کہ یا اَیُّہَا القاضی احکام مین تامل کر اور
دیدۂ فراست کہول کہ چور خلعت میرا نہین لیگیا اور روباہ ہلاک نہین ہوئی اور زن بدکار کو سکے زہر نے نہین ہلاک کیا ہی اور
زن کفشگر نے بینی حجام جورو کی نہین کاٹی بلکہ یہ سب بلائین مینے بچشم خود دیکہین ہین قاضی نے حجام کے قصاص سے تامل کیا اور زاہد
کیطرف متوجہ ہوا کہ اس اجمال کا ترجمانی ہو اور اس معانی نبذ کا بیان واضح فرمایئے زاہد نے جو معاینہ کیا اور سنا تہا از ابتدا تا انتہا مشرح بیان کیا
اگر مجھے مرید کرنے کی آرزو نہوتی تو ترہات شاں دزد مین گرفتار نہوتا اور روباہ اگر گرفتار طمع طعمہ نہوتی تو دم شمشیر مینڈہونکی صدمے سے ہلاک
نہوتی اور یہہ زن فاحشہ جوان غافل کا اگر قصد نکرتی تو جان شیرین اس تلخی سے کہوتی اور زن حجام اگر مددگاری حرام کاری کی نکرتی
تو ناک نہ کٹواتی اور فضیحت عالم نہوتی اور جو کوئی کہ بدی کرے تو نیکی کی طمع نرکہے اور جو کہ اندراین بوئے امید ذائقہ انار شیرین کی نکرے
بیت چنین گفت دانای آموزگار + مکن بد کہ بد بینی از روزگار + اور یہ مثل اسلئے کہی ہے تا تو جانے کہ راہ اس محنت کی خود اپنے
واسطے تو نے نکالی ہے اور دروازہ اس رنج و مشقت کا آپ اپنے منہ پر تو نے کہولا ہے **مصرعہ** گفتا بکہ نالیم کہ از ماست کہ بر ماست + دمنا نے
کہا کہ ای برادر مین ہر طرح سے حیلہ اوٹہاونگا اور مضامین مناسب کو یہانتک ترقی دونگا کہ گاو کو مرتبہ عزت سے گرا کر اخراج بلد یا قتل کرواونگا اور اسوقت
آتش دل البتہ منطفی ہوگی اور الا مذہب حمیت سے بہت دور ہے کہ اب اس مین کوتاہی کرون اور بزرگون نے بہی کہا ہے کہ پانچ کامون مین جتنی
سعی کرے معذور ہے بلکہ بجای **اول** شرط ہے کہ تاریک بنا ہو تو طلب حشمت و جاہ مین کوشش کرے مناسب ہے **دوسرے** پرہیز
کرنا اوس چیز سے کہ حال و استقبال مین جس سے گمان مضرت ہو **تیسرے** محافظت منفعت مین کبھی غفلت نہ کرے

Marfat.com

چوتھے بچا نا اپنا جو اُس ضرر سے کہ حسبین ہو گیا ہو پانچوین تدبیر صائب سے جلب نفع اور دفع ضرر کی سعی ہر دم خیال مین رکھی
اور مین یہانتک اس بات مین کوشش کرونگا کہ رقیب کو دفع کرکے اپنے منصب کو پہر پہنچون گا اور اسکا گوشت یا طعمہ سباع
کرونگا و یا اس بلا کا اخراج کلی کرونگا کہ یہہ غدغہ کسی نوع سے باقی نہ رہے اور مین اُس ضعیف چڑیا سے کم ہمت نہین ہون کہ عوض
اُسنے اپنا باشے سے لیا کلیلہ نے کہا کہ حکایت چڑیا اور باشے کی کیا ہے **حکایت باشہ و کنجشک** دمنانے کہا سنا ہے کہ کنجشک کے جوڑے نے
ایک درخت کی شاخ پر آشیانہ لگایا تہا فقط دانے پانی پر قناعت کرکے یاد الہی مین بسر کرتے تہے ایک باشے کا بہی نزدیک اُسکے آشیانہ
تہا جبکہ ہوکا ہوتا تہا برق کے مانند جانورون پر گر پڑتا تہا جبکہ یہہ گنجشک بچے نکالتی تہی اور پرورش پاکے قریب اُڑنیکے ہوتے تہے
باشہ یکبین گاہ سے حملہ کرکے بچے اُسکے سکار کرکے طعمہ اپنا کرتا تہا اور اُن چڑیون کو بحکم حب الوطن من الایمان کے اُس آشیانیکا چھوڑنا
دشوار تہا اور باز جفا پیشہ کے ظلم سے کوئی تدبیر بچنے کی بہی نکر سکتی تہی نہ لے سفر کہہتی تہی نہ روے اقامت ایکبار انکے بچے قریب
اُڑنے کے ہوئے تہے اور ماں اور باپ اُنکے بالیدگی اور رشد دیکہکر نہایت مسرور اور خرم تہے کہ ناگاہ خیال باشے جفاکار کا خاطر مین گذرا کہ ہنوز
انہین طاقت اُڑنیکی یا محافظہ حاصل نہین ہے مبادا وہ ظالم انہین شکار کرے تو کسطرح کا رنج حاصل ہو اس اندیشے مین وہ سب خوشی
مبدل بغم ہوئی اور آثار اندوہ ان دونونکے چہرے پر نمایان نمایان ہوئے ایک بچہ انمین کہ قریب رشد کے پہنچا تہا بفراست اُسنے اول
خوشی کا ہونا اور اُسکے بعد غبار ملال کا چہرے پر آجانا دریافت کرکے ماں باپ سے ان دونون حالون کا سبب پوچہا اُنہونے جواب دیا کہ اے
پسر لمولفہ بیت نہ پوچہہ احوال اے فرزند دلبند ہمارا کیا لوہنا دیکہہ لے پس چشم تر سے خون جاری کیا اسکے بعد قصہ باشے کا اور فرزندان
گذشتہ کا اور فکر و اندیشہ کہ فی الحال لایق ہے اُسکا مفصل بیان کیا بچے نے کہا کہ اے والدین حکم قضا سے سرتابی طریق بندگی سے
دور ہے لیکن مسبب الاسباب نے ہر درد کی دوا پیدا کی ہے اور ہر مرض کیواسطے شفا رکہی ہے اگر اس عقیدے کے حل ہونے مین سعی کرو
اور اعانت اُسکی درگاہ سے مانگتے رہو تو دو ... کی لحاجات سے مدعا تمہارا حاصل ہو اور اس بلا سے تمہین نجات ملے کہ وہ ہمیشہ
شکستہ بالونکی دستگیری کرتا ہے یہہ بات ... پسند آئی ایک نے تو تلاش طعمی مین پرواز کی اور دوسرے نے باشے کے دفع
جو کرنے چارہ جوئی کرنے واسطے راہ صحرا کی لی مگر یہہ تردد تہا کہ کہان جاؤن اور کس سے درد دل اظہار کرون بیت رات دن رہتے ہین مجہپر
صدمہ ہاے درد دل ہٰ پر کرون کیا سخت مشکل ہے ہوا ہے درد دل ہٰ کہ اس حال مین ایک سمندر آتشکدے سے باہر آیا تہا فضا صحرا مین
پہرتا تہا کنجشک کی نگاہ اُسپر پڑی وہ ہیئت عجیب اور ہیکل غریب دیکہکر دل مین کہا کہ حکایت اپنی درد دل کی اس جانور
غریب صورت سے کہون شاید کہ عقدہ میری خاطر کا کہولے اور کچہہ علاج درد دل کا بتاوے اور اب تمام سے سمندر کے نزدیک جاکے لوازم بندگی
اور شرط نیازمندی بجالا کے زبان توصیف اُسکی غریب نوازی اور مسافر پروری کے بیان مین کہولی سمندر نے کہا کہ آثار ملال تیرے بشرے سے ملاحظہ
کرتا ہون اگر رنج راہ سے ہے تو چند اس جگہہ توقف کر کہ آسودگی سے رنج تیرا مبدل براحت ہو اور اگر دوسری وجہ ہے تو اظہار فرما

Marfat.com

تا اپنی طاقت کے موافق سعی کیجائے گنجشک نے اپنا حال زار اسطرح مشروحاً بیان کیا کہ اگر سنگ خارا کے سامنے کہتا تو اسکا بہی دل
مانند موم آتش رسیدہ کے نرم ہوجاتا سمندر کو اس حال کے سننے کے بعد رقت لاحق ہوئی اور کہا کہ صبر کر انشاء اللہ تعالے عنقریب
اس بلا کو تجسے دفع کرتا ہون یعنے وہ تدبیر سوچتا ہون کہ خانہ اور آشیانہ اسکا اور جو کچھہ کہ اسمین ہے سوختہ ہو برباد و فنا ہوجاے مگر نشان
اپنے آشیانہ کا پتا گنجشک نے پتا اپنے مکان کا اسطرح دیا کہ زیادہ تر شناسائی اسکے خیال مین آگیا اسکے بعد گنجشک کو رخصت کیا
اسنے اپنے آشیانہ کی طرف بہزار سرور رجوع کی اور سمندر شب کو اپنے ہمجنسون کی جماعت کے ساتھہ نفت اور گندک لیکے متوجہ اُس
مقام کا ہوا اور نزدیک پہنچکے آہستہ آہستہ باشے کے قریب کے نفت اور گندک تمام آشیانے پر چہڑک گیا اور وہ اپنے جوڑے اور بچون سا تہہ
خواب ناز مین غافل تہا اُسی وقت حکم سے خدائے قہار کے باد تند وزان ہوئی اور نفت نے دفعۃً آگ لی اور شعلہ بہڑکا کہ زن و بچے باشے کے
سب جلگئے اور یہہ مثل سو واسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی دفع دشمن مین کوشش کرے اگرچہ خود ضعیف اور دشمن قوی ہو مگر
ظفر اور فتحیابی کی امید ہے کلیلہ نے کہا کہ یہہ بات الٹی میرے خیال مین سمائی ہے یعنی جو کوئی کسی ضعیف کو بے جہت ستاتا ہو اور
حسد کرکے مردود خدا اپنے دلمین جگہہ دیتا ہی عوض اسکا بہت جلد پاتا ہی جہ جاے کہ دشمن قوی اور خود ضعیف ہو اور آپ ہی سبب
حسد کے ارادہ بیکاری کا تو یقین ہے کہ خود خراب ہو جاے اگر غیب دان جانے کہ باہر اشیر نے اُسے اختصاص بخشا ہے اور عہدہ سرفرازی اُس سے
بڑہا کیا ہی اور صحبت اُس سے برآ ہی پس مزاج شیر کا اُس سے متغیر کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے اور بادشاہ جسے سرفرازی دیتے ہین بے سبب
قوی اُسے خوار و ذلیل نہین کرتے ہین اور جسکو کہ اُٹہاتے ہین بغیر وقوع خطائے عظیم نہین گراتے ہین سو وہ چند مقام مین اوجہ ما اُسکا ہے
اور جب تک کہ عداوت دولت و سلطنت اور فشار از سر دہین ہوتا ہے اور تحقیق کو نہین پہنچتا ہے تب تک نہ اُسے ذلیل نہین کرتے ہین اور باد شاہ
لایق ہی ہی و لا اعتبار سلطنت و جہانداری جانے اُٹہ جاے بیت جو بابا فرومی نبرد باعث جیسے شہر میں مدد و بود
اور مانند اسکے یہہ وجہ بہی ہے و وہہ جل گلٹہ ہوے نہین کہو کہانی بیت ہہ اپنا سینچا جانے ہی ہوگی بیت ہہ دمنہ نے کہا کہ کون
اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ بادشاہ نے اسکی پرورش مین مبالغہ کیا ہی اور کل ارکان دولت پر مرتبہ اسکا یہانتک بڑہایا ہے کہ بادشاہ کی ملازمت سے
متنفر ہین اور منافع خدمت اور صلاح وہی ان لوگونکی بالکل موقوف ہے اور ایسی ہی صورتون مین آفت بزرگ سلطنت پر وارد ہوتی ہے اور حکمانے
کہا ہے کہ آفت ملک کی چہہ چیزون مین متصور ہے اول ارکان دولت کو نا امید کرنا دوسرے ایسے فتنے کہ جنسے لڑائیان سبب ہوتی ہین اور بلوا
دشمنونکی اکثر تمام باہر سے تیسرے ہوا خواہ یہانتک رنجیدہ ہون کہ بادشاہ کی عیب گوئی پر زبان کہولین اور بادشاہ عیش و عشرت اور
لہو و لعب مین مشغول ہے اور اُنکی استمالت سے بے پروائی کرے چوتہے گناہونکی کثرت سے مانند قحط اور وبا و زلزلہ اور غرق و حرق
اور اسکے مانند بلائین پیش آئین پانچوین جنگ کی جگہہ صلح اور مقام صلح مین جنگ کرے اور بادشاہ کو چاہیئے کہ باب
قہر کو بند کرے اور دروازہ لطف کا کہولے کلیلہ نے کہا کہ یہہ حال جو تونے بادشاہ کا بیان کیا اسمین دمنہ تیرا کیا ہے کہ بادشاہ نے

Marfat.com

اوسپر الطاف کیے کوئی ایسا ہی کہ بادشاہ اوسی سرفراز کرے اور وہ انکار کرے لیکن تو نے خواہی نخواہی انتقام ناحق پر کمر باندہی ہی اور کمین نشتر بہ مین بیٹہا چاہتا ہی کہ کسیطرح اوسکو ضرر پہنچے اور مین یہ جانتا ہون کہ اندیشہ ضرر کا کسیکے حق مین بطریق مکافات بہی اپنا ہی ضرر کرتا ہے اور اس مادہ مین مولف نے سچ کہا ہی **بیت** اوسیکا برا جلد ہوتا ہیگو یا ✦ جو کوئی کسی کا برا چاہتا ہے ✦ اور جو کوئی دیدۂ عبرت کہولیگا اور مکافات نیک بد کا ملاحظہ کریگا تو غالب نیکی کے آئیگا اور ہاتھ اور زبان کو ایذا ئے مخلوق سے محفوظ رکہیگا جیسا کہ بادشاہ داد گر کا حال گذرا دسنانے پوچہا کہ بادشاہ داد گر کا حال کیونکر تہا

حکایت بادشاہ دادگر کلیلہ نے کہا زمانہ ماضی مین ایک بادشاہ تہا ظالم خونخوار ستم پیشہ غریب آزار دست تعدی دراز کیا تہا اور پائے طغیان جادۂ اعتدال سے باہر کہتا تہا ایک عالم نے اوسکے لئے دست بدعا اوٹہائے تہے اور زبان نفرین کہولی تہی لیکن یہ بادشاہ سیر شکار سے پہر آیا اور منادی کی کہ مینے اپنی عمر شکستہ بالونکی آزار رسانی اور ضعیفونکی ایذا دہندہ مین بسر کی اور خرابی آخرت مین کوشش کرتا رہا اب توبہ صادق کرتا ہون اور عہد مضبوط باندہتا ہون کہ بعد الیوم دست ظلم دامن رعایا تک نپہنچیگا اور پاؤن کسی ستمگر کا کوچہ برایا مین نہ پڑنے پائیگا **بیت** رعیت کو دل تنگ کہہ جو شاہ ✦ نکیونکر رعیت ہو اوسکی تباہ ✦ رعایا کو اس خوشخبری سے جان تازہ حاصل ہوئی اور فقیران ستم رسیدہ کا اس بشارت سے گل مراد باغ امید مین شگفتہ ہوا آخر نوبت عدالت اوسکی یہانتک پہنچی کہ بچہ آہو شیر مادۂ شیر بیخوف خطر پیتا تہا اور موش گربہ کیساتہ بازی کرتا تہا القصہ حال اوسکے عدل کا یہان تک پہنچا کہ بادشاہ دادگر اوسکا لقب ہوگیا **بیت** بہ رغبت اوسی معدلت پر ہوئی ✦ دہوین کی نگہبان صرصر ہوئی ✦ ایک ندیم بادشاہ نے وقت فرصت پاکے عرض کیا کہ بادشاہ عدالت پناہ کی عمر دراز ہو سبب کیا ہی کہ مزاج اقدس دفعۃً ظلم وجفا سے احسان ووفا کیطرف مائل ہوا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ مین ایکدن شکار مین کوشش کر کے ایک درخت کے سایے مین کہڑا ہوکر ہر چہار طرف نگاہ کرتا تہا دیکہتا کیا ہون کہ سگ شکاری ایک روباہ کے پیچہے دوڑا اور اوسکا پاؤن پکڑ کے اتنا چبایا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے روباہ واویلا کرتی ہوئی ایک غار مین در آئی وہ کتا تہوڑی دور گیا تہا کہ ایک پیادہ نے پتہر مارا پاؤن اوسکا بہی ٹوٹ گیا پیادہ چند قدم چلا تہا کہ گہوڑے نے لات ماری پیادہ بہی لنگڑا ہوگیا گہوڑا تہوڑی دور گیا تہا کہ پاؤن ایک سوراخ مین پڑ گیا نلی اوسکے پاؤنکی بہی چور چور ہوگئی جبکہ یہ تماشا دیکہا اپنے دل مین سمجہا مین کہ مکافات بدی کی بدی ہے دیکہا کہ کیا ان سبنے کیا اور کیا پایا جو کہ اختیار کریگا اوس کام کو کہ بجا ہیئے آخر دیکہیگا وہ چیز کہ جسسے راضی نہوگا اور یہ مثل اسلیئے بیان کی ہی کہ مکافات بد سے تو ڈری اور مقام بداندیشی سے کنارہ کری مبادا کہ وبال اوسکا تیری بلائے جان ہوجائے اور حال اس حدیث کا یعنی مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْهِ تجہی بہی پیش آئے اور ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ بدنکر بدی پائیگا اور گڑہا کسی راہ مین کہود کہ آپ گر پڑیگا دسنا نے کہا کہ مین واقعی مظلوم ہون نہ ظالم اور ستمکش ہون نہ جفا کیش پس جو کوئی ظالم سے

Marfat.com

عوض لے اوسے کیون ضرر ہونے لگا کلیلہ نے کہا کہ تجہہ پر اور سنے کیا ظلم کیا ہے کہ بادشاہ نے اوسپر کرم کیا اور تجہہ اپنا حسد
آب زار ہوگیا ہے شنزبہ کا اسمین کیا گناہ بالفرض اس عمل مین اگر تجہے ضرر نہ پہونچے لاکن ہلاکت شنزبہ مین سعی تیری کیا کام
آئیگی تجہسے قوت اوسکی زیادہ ہی اور معین بیشمار رکہتا ہی اور خود بادشاہ اوسکا حامی اور مددگار ہی دمنا نے کہا بنا ے کار قوت باسباب
اور مددگاران بیشمار پر نہین ہے راے درست اور تدبیر جسپت اس مقام مین مقدم جانا چاہیئے کسواسطے کہ جو تدبیر و تدبیر سے
ایسے موقع مین کام نکلتا ہے زور اور قوت سے ہرگز بن نہین آتا ہے کیا نہین سنا ہے تو نے ایک زاغ ناتوان نے تدبیر عقل سے
مار خونخوار کو ہلاک کیا کلیلہ نے کہا یہہ کیونکر تہا **حکایت زاغ و مار** دمنا نے کہا کہ ایک زاغ نے کوہ مین آشیانہ کیا تھا اور
اوس آشیانے کے نزدیک سوراخ تھا کہ اوسمین ایک سانپ تہا کہ اوسکا آب دہان زہر ہلاکت اور لعاب بیخ دندان سم قاتل تہا
جب یہہ زاغ بچے نکالتا تھا سانپ کھا لیتا تہا زاغ کے جگر مین صد ہا داغ فرزندونکی ہلاکت سے پڑ گئے تھے جبکہ نوبت ستم
کی ستمگاری اور زاغ کی بیقراری کی حد سے درگذری شکایت اس حال کی ایک شغال سے کہ دوست اوسکا تہا کی کہ مین
اس زندگانی سے ہزار بار موت کو عزیز رکہتا ہون کہ اس ظالم جان شکار کے ہاتھ سے کوئی تدبیر نجات کی بہم نہین پہنچتی ہی
اور حب الوطن بہی نہین چاہتی ہی کہ وطن موروثی کو چہوڑ دون اور حمیت بہی رخصت نہین دیتی ہے کہ اپنے بچونکا عوض لئے
بغیر اور طرف نکل جاؤن ای یار وفادار تو کچہہ تدبیر بتا کہ مین اس بار غم سے سبکدوش ہون شغال نے کہا کہ تو نے
بہی کچہہ تدبیر اپنے دل مین اسکی دفع کی ٹہیرائی ہے زاغ نے کہا کہ یہ تدبیر ہے کہ جب کہ یہ سانپ خوب غافل ہوکر سو جائے
تو منقار سے دونون آنکہین اسکی نکال لون شغال نے کہا کہ یہہ تدبیر راہ صواب سے دور ہی خردمند قصد دشمن کا اوسطرح کرتے
ہین کہ خطرہ اپنی جان کا منصور نہو تو اس تدبیر کا ہرگز قصد نکرنا والا مانند ماہی گیر کے کہ کیکڑے کی ہلاکت کا ارادہ کیا اور
جان عزیز اپنی برباد کی ہلاک ہوگا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت** [۱۲] شغال نے کہا کہ ایک ماہی گیر تہا کہ شکار دریا اختیار
کیا تھا اور برنا ے تلاش رزق مچھلیون پر کہی نظر تھی یعنی بقدر حاجت ہر روزہ مچھلیان بیچ کے گذران کرتا تھا جبکہ ضعف پیری نے
اعضا بدن مین جگہہ پکڑی اور قوت نے جواب دیا اور قوت لایموت سے درماندہ ہوا اور شکار کی قوت کچھ باقی نرہی دام غم مین گرفتار
ہوا اور دل مین کہتا تہا کہ افسوس عمر غفلت اور اسراف مین بسر کی اور ایام پیری کیواسطے کچہہ ذخیرہ نکیا آج قوت پید اکرنیکی قوت
نرہی کیا تدبیر کرون اور کسطرح باقی عمر بسر کرون اب یہہ بہتر ہے کہ دام شکار پہینکون اور دام فریب بچہاؤن اسکے سوا کوئی
تدبیر بن نہین آتی ہے غالب ہے کہ اس حیلے سے باقی عمر بسر ہوجاے یہ فکر دل مین کرکے ایکدن اندوہناک آہ کرتا ہوا اور نالے
بہرتا ہوا لب جگر آبیٹھا ایک کیکڑے نے کہ مدت سے اوسکا آشنا ساتھا سر باہر نکال کے پوچھا کہ ای یار عزیز باعث تیری غمناکی کا
کیا ہے کہ حد سے زیادہ تجہے نزار دیکہتا ہون ماہی گیر نے کہا کہ کیونکر غمناک نہون تو جانتا ہی کہ میرا پایہ زندگانی یہی تہا کہ اس جگہ سے بقدر

Marfat.com

ضرورت ایک دو مچھلیان شکار کرکے اُس سے معیشت کرتا تھا چندان ضرر مچھلیون کو نہی پہنچتا تھا کہ پیدایش اور افزایش انکی
بہت اور خوب میسر تہو ناہی سو آج ماہی گیر سلطانی کہ اس راہ سے گذرے تہے آپسمین گفتگو کرتے تہے کہ والی شہر کو ماہی کے شکار کا شوق پیدا
ہوا ہے اسلئے ہمین خبر کو بہیجا ہے کہ جس جگہہ مچھلیان بہت ہون خبر لاؤ کہ وہان چلکے شکار کرون سو دریافت ہوا کہ اس آبگیر مین
مچھلیان بہت ہین کل ہزارون دام اسمین ڈالے جائینگے اور ایک مچھلی نہ بچے گی یہہ سنکر مینے ہر چند انسے سماجت کی کہ اس آبگیر سے رزق
میرا چلتا ہے بادشاہ کو اور آبگیر پر لیجاؤ اور میری پیری پر رحم کرو انہون نے ہرگز نہ مانا سو مین اس غم مین مبتلا ہون کہ کل اسمین سے ایک
ماہی باقی نہ رہے گی بس مین کیا کرونگا اور کدہر جاؤنگا یہہ سنکر کچھوا آبگیر مین گیا اور یہہ ماجرا مچھلیون سے بیان کیا خروش ماتم آبگیر
مین پیدا ہوا کچھوے نے کہا تہہ سب مچھلیان ماہی گیر کے نزدیک آئین اور کہا کہ ہمین کچھ راہ نجات خیال مین نہین آتی ہے اب تجہسے ہم مشورہ
پوچھتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے المستشار موتمن مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے اگرچہ دشمن ہی پوچھے تو اُسے صلاح نیک
دیجیے چاہ کہ نفع تیرا ہماری حیات مین شریک ہے اب تو بتا کہ ہم کیا کرین اور کیونکر اس بلا سے بچین صیاد نے کہا کہ وہ ماہی گیر
بادشاہی ہین مجھے انسے صورت مقابلے کی ممکن نہین الا ایک تدبیر میرے خیال مین گذرتی ہے اگر تم قبول کرو تو کوئی کچھ نہین کر سکتا
یہہ ہے کہ نزدیک ایک آبگیر ہے کہ پانی اُسکا صفا مین صبح صادق سے دم برابری کا مارتا ہے و عکس اُسکا آئینۂ گیتی نما سے سبقت
لے گیا ہے اسکی تہ صاف نظر آتا ہے اور اسقدر پانی ہے کہ کسی تدبیر سے اسکی تہ تک دام ماہی گیرونکا بلکہ خیال مین پہنچ سکتا ہے تم جلکے
پناہ اسمین لو جبکہ بادشاہ آئیگا اور آبگیر کو خالی پائیگا دام اور انکو سمیٹ لیگی اور آئندہ پہر کوئی قصد اس آبگیر کا نکریگا تمہین اختیار
ہے خواہ وہین ہو خواہ پہر وطن قدیم کو مراجعت کرو مچھلیون نے کہا کہ صلاح نیک تو نے فرمائی لیکن تیری مدد کے سوا ہم کیونکر وہان پہنچینگے
ماہی گیر نے کہا کہ جو کچھ میری قدرت مین ہے تمہاری مدد مین دریغ نہ کرونگا اگر فرصت کم ہے مچھلیون نے زاری کی کہ مددگاری ہماری ضرور فرمائیے
الله تعالی ضایع نہین کرتا ہے اجر احسان کرنیوالونکا صیاد نے تامل کرکے کہا مین صیادان بادشاہی تک جاکے ایک تدبیر کرتا ہون اگر بنی
تو تم سے دریغ نہ کرونگا ماہی گیر جاکر تہوڑے عرصہ کے بعد آیا اور کہا کہ مینے ہزار حیلے سے انہین ایک مہینے بھر باز رکہا ہے جب تک وہ بادشاہ کو
اور طرف شکار کہلواوین تب تک تمکو بدفعات اُس آبگیر تک پہنچا دونگا اب دو دو چار چار کو اپنے دوش پر رکہہ کے پہنچاؤن یہہ ہر روز
چند مچھلیان اس فریب سے لیجاتا تہا ایک کو کہاتا تہا اور باقیونکو بیچتا تہا اور جب کہ یہہ ماہی گیر لیکر آتا تہا مچھلیان
ایک دوسرے پر پیشی کرتی تہین اور چشم خرد انکی سہو اور غفلت پر روتی تہی اور کہتی تہی کہ جو فریب دشمن پر فریفتہ ہوگا اور
خسیس بدگوہر کے قول و فعل کا اعتماد کریگا انجام اُسکا بخیر نہوگا جیسا کہ کبیشر سندی نے کہا ہے دوہہ بنتی پر اور بیت پر جو بہر کیجے
بیتائے سو تو نزدر دار پہر پاچہے پچتائے جبکہ مچھلیان بیشتر جا چکین اور نوبت اُس کچھوے کی آئی ماہی گیر نے سوچا کہ اسے بہی بازار مین
بیچئے کوئی چوررنگ کے واسطے چند آنے کو لے لے گا سو رنج کے کچھوے کو دوش پر لیچلا جبکہ کچھوا سمجھا کہ اس نے راہ

Marfat.com

شہر کی لی معلوم کیا کہ اس غدار نے اسی مکاری سے کام سب کا تمام کیا ہی اب نوبت میری ہی پس بہتر یہہ ہے کہ جو وقت گریز باقی نہ رہے تو دست شمشیر تیز پر رکہنا ضرور ہے اب کوشش کرنا چاہیئے دو حال سے خالی نہیں ہے اگر کام دشمن کا تمام کیا تو نام مردانگی صفحہ روزگار پر باقی رہا اور اگر مر گئے تو بہی کوئی بے حمیتی نہ کہے گا **قطعہ** چو خصم قصد تو کرد از برای دفع ضرر ❊ بجد و جہد بکوش ار بعقل مشہوری ❊ اگر مراد بدست آیدت بکام رسی ❊ وگر بہم نرسد آن زمان تو معذوری ❊ اسکے بعد کیکڑے نے جست کر کے حلق ماہی گیر کا محکم پکڑا اور چبانا شروع کیا ماہی گیر ضعیف پیر تہوڑے سے فشار مین تمام ہو گیا اور کیکڑے نے آبگیر کی راہ لی جبکہ منزل تک پہنچا ماجرا اپنا اور ماہی گیر کا بیان کیا اور ماہیان گذشتہ کی تعزیت کی بعد باقی ماندوں نے تہنیت زندگانی کی دی سب خوش ہوئیں اور مچہلیوں نے حیات اپنی دوبارہ سمجہی اور یہہ قطعہ تکرار کرتی تہین **قطعہ** مرگیا دشمن کوئی دم شادمانی کیجیئے ❊ عمر آدم ہے جو دم بہر زندگانی کیجیئے ❊ مرگ دشمن پر شماتت کیا مگر شاد ہے اب ❊ زرد ہے چہرہ جو غم سے ارغوانی کیجیئے ❊ بس یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ اکثر لوگ اپنے حیلے سے آپ ہلاک ہوتے ہین مین تجہے وہ صورت بتاؤن کہ اگر اسکے موافق کام کرے تو تیری بقا اور دشمن کی ہلاکت کا سبب ہو زاغ نے پوچہا کہ وہ کیا ہے شغال نے کہا کہ قریے کی طرف اُڑ کے جا اور چپ و راست نظر کر جبکہ کوئی چیز ایسی کہ جسے تو اُڑ سکتا ہو منقار مین لیکر اُڑ مگر اس طرح سے کہ آدمیوں کی نظر سے غائب نہو جانا غالب ہی کہ مالک اُس چیز کا تیرا تعاقب کرے جبکہ نزدیک مار کے پہنچے اُس چیز کو چہوڑ دینا جبکہ لوگ سانپ کو دیکہین گے اول کام اُسکا تمام کرین گے [illegible] اور تو بہی رنج اور مشقت سے مخلصی پائیگا بموجب مشورہ شغال کے زاغ نے پرواز کی [illegible] عورت غسل کرتی ہے اور کپڑے سب اُتار رکہے ہین اُنمین سے ایک کپڑا منقار مین لیکر اُڑا اور لوگ پیچہے دوڑے زاغ بموجب صلاح دید شغال کے آہستہ آہستہ اُڑا جاتا تہا جبکہ نزدیک سانپ کے پہنچا منقار سے اُس کپڑے کو چہوڑ دیا لوگون نے آتے ہی کام اُس سانپ کا تمام کیا اور زاغ نے بلا سے نجات پائی یہہ شعر شیخ ناسخ کا پڑہا **شعر** دفع دشمن ہو گیا اب اشک خون پالا کہان ❊ درد سینے مین کہان ہونٹہون پہ اب نالا کہان ❊ دمنا نے کہا یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ حیلے اور عقل سے جو کام ہوتا ہی زور و قوت سے وہ نہین ہو سکتا ہی کلیلہ نے کہا کہ حیلہ تیرا گاؤ سے پیش نہین جائیگا وہ قوت و شوکت اور عقل و فراست مین تجہسے بہت زیادہ ہے شاید کہ داستان خرگوش کی تو نے نہین سنی ہے دمنا نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر ہے

حکایت کلیلہ نے کہا کہ ایک بہیڑیا بہوکا بتلاش طعمہ صحرا مین ہر طرف دوڑتا پہرتا تہا اور خرگوش ایک سایہ مین غافل سوتا تہا بہیڑیے نے دیکہہ کے غنیمت جانا اور آہستہ آہستہ اسکی طرف روانہ ہوا خرگوش نے بہیب دم او سے قدم سے متنبہ ہو کر جست کی اور چاہا کہ بہاگے بہیڑیے نے راہ اسکی روکی اور کہا کہ کہان جاتا ہی خرگوش پر خوف غالب آیا تضرع آغاز کیا اور سر نیاز زمین پر رکہا اور کہا جاتا ہون مین کہ آتش

Marfat.com

گرسنگی امیر سباع کی جوش پر اور نفس امارہ طلب غذا کے واسطے اضطراب مین ہی مگر اس جثہ ناتوان و ضعیف سی ایک لقمہ بہی امیر کا نہو سکیگا
مگر یہان کے نزدیک ایک روباہ ہی کہ نہایت فربہی سے راہ چل نہین سکتی ہے اور گوشت اوسکا نرمی و تازگی سے مانند آبحیات کے ہو اور خون
اوسکا تازگی اور شیرینی مین قند و نبات کے برابر ہے امیر اگر وہان تک قدم رنجہ فرمائی تو مین اوسی کسی حیلے سی گرفتار کروا اون
ناشتائی معقول ہو اور اگر اوس پر بہی سیری نہو تو مین حاضر ہون مجہے نوش فرمائی بموجب **مصرع** دیگر انرا در کمند آور کہ ما خود بندہ ایم
بہیڑیا خرگوش کے فسون پر فریفتہ ہوکر روباہ کیطرف روانہ ہوا اور وہ روباہ مکاری اور فریب کی مین شیطان کو درس دیتی تہی
اور نیرنگ سازی اور شعبدہ بازی مین وہم و خیال سے سبقت لیجاتی تہی خرگوش جبکہ غار روباہ کے نزدیک پہنچا بہیڑیے
کو باہر کہڑا کرکے آپ اوسکے غار مین گیا اور بصد تکریم سلام ادا کیا روباہ نے بہی بکمال نیاز جواب سلام دیا اور کہا **بیت**
خوش آمدی زکجا آمدی بیا بنشین ✽ بیا کہ سید ہمت درود دیدہ جا بنشین ✽ خرگوش نے کہا کہ مین مدت سے ملاقات شریف
کی تمنا مین رہتا تہا بسبب موانع روزگار غدار اور بسبب بیوفائی زمانہ ناہنجار کے ملاقات سی محروم تہا دریندولا کہ ایک عزیز
کہ ملک کرامت مین بادشاہ سرفراز اور عرصہ ولایت مین پیر مرید نواز ہی اتفاق حسنہ سے اس دیار مین تشریف لایا ہی اور شہرہ
زاویہ گزینی اور گوشہ نشینی اس جناب کا سنکے اس بندہ حقیر کو وسیلہ ملاقات گردانا ہی چاہتا ہی کہ دیدہ و دل اس جناب کے جمال
جہان آرا سی منور کرے اور مشام جان کو خوشبوی انفاس مشک فرسا سی معطر بناے اگر اجازت ہو تو بہتر ہے والا آزردہ جانا اسی
قطب وقت کا اچہا نہین ہے **بیت** دم عیسی کے برابر ہے دم درویشان ✽ باعث ردّ بلا ہی قدم درویشان ✽ روباہ نے
طرز کلام سے اس فریب کو سمجہا اور دل مین خیال کیا کہ مین بہی انکے ساتھ بطور انہین کے سلوک کرون اور شربت انکا انہین کے
حلق مین ڈالون **مصرعہ** کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ✽ روباہ نے کہا کہ مینے کمر خدمت مسافرون کے واسطے باندہی
ہے اور دروازہ زاویہ خانہ کا مہمانونکے منہہ پر کہول رکہا ہے خصوصاً ایسا عزیز کہ تو اوس خوبی سے بیان جسکا کرتا ہے اور ایسا
صاحب کمال کہ جسکے تعریف تو اس درجہ فرماتا ہے اوسکی مہمانداری مین کیونکر تقصیر کرونگی اور جانتی ہون مین اَلضَّیْفُ
اِذَا نَزَلَ بِرِزْقِهٖ معہ اور بزرگون نے بہی کہا ہے **قطعہ** ہر کرا بینی بعالم روزی خود میخورد ✽ گر زخوان تست یا از
خوان خویشتن ✽ پس ترا منت زمہمان داشت باید بہر آنکہ ✽ میخورد بر خوان احسان تو نان خویشتن ✽ **لمولفہ**
اپنی قسمت کے سوا کہاتا نہین کوئی بشر ✽ اپنے گہر مین بیٹہکر وہ کہائے یا اورونکے گہر ✽ اوسکا تو ممنون
احسان ہو جو کہائے تیرے ساتھ ✽ یعنی کہاتا ہے وہ اپنا تیرے سفرہ خوان پر ✽ امیدوار ہون کہ اتنا توقف
کرو کہ کچھ صفائی کر لون اور قدم مبارک کیواسطے فرش لا کر بچہالون خرگوش سمجہا کہ افسون میرا اسیر
ہو گیا کہا مکان کی آرایش اور تکلف فرش کی حاجت نہین ہے

Marfat.com

لیکن خاطر عاطر اگر مایل تکلف ہی اس سے بھی انکار نہین کہتا ہے یہہ کہکر باہر آیا اور تمام ماجرا بھیڑیے سی کہا اور تعریف لحم اور شحم و تازگی و نرمی
سے خوشخبری تازہ دی بھیڑیا بھی دندان طمع تیز کر کے انتظار مین گوشت فربہ کے منہہ بنا رہا تہا اور خرگوش اس تصور مین تھا کہ جب یہہ
روباہ کے کھانے مین مشغول ہوگا تو مین راہ فرار لونگا مگر روباہ جہاندیدہ نے پیشتر ازین از راہ احتیاط مسکن کے گوشہ مین ایک غار تاریک
کہود رکھا تھا اور خس و خاشاک اوس غار کے منہہ پر بچھایا تہا اور ایک راہ مخفی اپنے نکلجانیکو جدی بنا رکھی تھی جلد جلد اوس
خس و خاشاک کو درست کر کے آواز دی کہ اے مہمان تو جلد قدم رنجہ فرماؤ یہہ کہکر جلد اوس راہ نہانی سے دوسرے
غار مین جا کھڑی ہوئے خرگوش اور گرگ دونو جلد پیسے در آئے جبکہ پاؤن خاشاک پر پڑا دونون اوس غار تاریک مین گر پڑے
بھیڑیا سمجھا کہ یہہ فریب اسی خرگوش کا تھا کہ مجھے گرفتار بلا کیا غصے مین آکر خرگوش کو چیر ڈالا اور وہ بھی اوسمین ہلاک ہوا اور روباہ
سلامت رہی یہ مثال اسواسطے کہی ہے تا جانے تو کہ مرد داہی سے حیلہ پیش جاتا ہے اور جو کہ عاقل اور صاحب احتیاط مین وہ
کب کسیکے افسون اور افسانے کا فریب کھاتے ہین دمنا نے کہا یہہ سچ ہے کہ جو فرمایا تو نے لیکن گاؤ از بس مرد مغرور
ہے بدی دشمنی سے غافل مطلق ہے بلکہ دوست جانتا ہے اس غفلت مین اوسی مار لونگا کیا نہین سنا تو نے کہ عذر خرگوش کا شیر مین
اثر کر گیا اسلیئے کہ اوسکے مکر سے غافل تھا باوجود زور و کیاست کے ورطہ ہلاکت مین پڑا کلیلہ نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تہا۔

حکایت خرگوش و شیر دمنا نے کہا کہ حوالی بغداد مین ایک مرغزار تہا کہ اوسکی بوی نسیم بہشت نظیر تھی یہہ اشعار ناسخ کے
اوسکے حسب حال ہین **مثنوی** مانند شفق ہین پھول رنگین ٭ ہے لطف انجم لطف نسرین ٭ سنبل ہے مثال طرہ دوذوائب ٭
شبنم مین ہے جلوہ کواکب ٭ نہرین ہین لطیف مثل کوثر ٭ نہرین ہین تمام سلک گوہر ٭ جو نخل ہے شان مین ہے طوبا ٭
سبز ایسے ہی دشت چرخ خضرا ٭ پانی ہی اثر مین آب حیوان ٭ نظارہ ہی جسکا مایہ جان ٭ اوس مرغزار کے پرند اور چرند مثل خرگوش اوس مرغزار
کے باشندے بسبب خوبی ہوا اور لطف فضا اور کثرت تنعمات کے اوقات عزیز خوشی سی بسر کرتے تہے وہان ایک شیر تنومند بلا جو وارد ہوا کہ ہرند خرگوش و آہو
اوس جنگل کے ہاتھ سی ہلاک ہوتے تہے اون سبکا عیش زندگانی اوسکے خوف سے تلخ تہا آخر مشورت کر کے نزدیک شیر کے آئی اور زمین ادب کو بوسہ دیکے
کہا کہ بادشاہا ہم تیری رعیت ہین اور تو بہزار محنت و مشقت ہر روز ایک کو شکار کرتا ہے اور ہم سب تیرے خوف سے ہر دم مبتلای رنج رہتی ہین اسلیئے ہمنے صلاح
ٹہرائی ہے کہ آپکی فراغت کا سبب ہو اور ہمکو امن و راحت رہی اگر بادشاہ ہمارا متعرض حال نہو تو ہم روز چاشت کے وقت مطبخ شاہی مین ایک نخچیر پہنچا دیا کرین
اور کبہی وظیفہ مین قصور نکرین شیر اس پر راضی ہوا اور یہہ ہر روز قرعہ ڈالتے تھے جسکے نام پر پڑتا تہا اوسی پہنچا دیتے تھے اسحال پر مدت مدید گذری ایکدن قرعہ
ایک خرگوش کے نام پر پڑا اوسنے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین تمہین اس شیر کے شر سے نجات دلوادون سبنے کہا اس سے کیا بہتر ہی خرگوش نے
اپنے جانے مین اتنا توقف کیا کہ وقت چاشت کا گذر گیا اور فوج بھی شیر کی حرکت مین آئی غصے اور غضب سے نعرہ مارنا شروع کیا خرگوش آہستہ آہستہ شیر کے
نزدیک آیا دیکھا نہایت غضب سے دم زمین پر مار رہا ہی اور نقض عہد کو بار بار یاد کرتا ہی اسوقت خرگوش نے سلام کیا شیر نے پوچھا کہ کہانسی آتا ہے اور حال وحوش کا کیا ہے

Marfat.com

کہ ہمارے چاشت میں بدعہدی کی خرگوش نے عرض کیا کہ کیا طاقت غلاموں کی کہ بادشاہ سے بدعہدی کرتے آج کے بدستور سابق ایک خرگوش آپکے وظیفے کا
سیر ساتھہ آتا تھا ایک شیر رہ میں ملا اُسے چھین لیا ہر چند میں نے کہا کہ یہہ وظیفہ بادشاہ کا ہے مناسب نہیں تو حرکت بیجا کرتا ہے اُس نے جواب دیا کہ وہ کون ہوتا ہے
یہہ شکار میرا ہے اُس سے کہہ دو کہ اب اس مرغزار سے بھاگ جاوے اور لاف و گزاف اس قسم کے زبان پر لایا کہ میں عرض نہیں کر سکتا ہوں مجہہ غریب کو کہا طاقت
اُس سے ہمسری کی تھی ہانکتے وقت اتنا البتہ بیٹھے کہا کہ ایکساعت میں تجھے حال اپنا معلوم ہو جائیگا شیر گرسنہ کی رگ حمیت حرکت میں آئی اور کہا
کہ اے خرگوش اُس کا مکان مجھے بتا کہ وہ کہاں بیٹھا ہے خرگوش نے کہا میں جانتا ہوں اور دلمیں ایک آگ لگ رہی ہے کہ وہ کلمات بے ادبی جو اُسکی زبان
سے آئے ہیں چاہتا ہوں کہ عوض اس خیرہ سر بیباک برگشتہ بخت سے ابھی پاؤں تو خوب ہے شیر نے کہا کہ آگے چل اور مجھے بتادے شیر سادہ دل اُسکے فریب سے
غافل خرگوش کے پیچھے روانہ ہوا خرگوش ایک چاہ عمیق میں لیگیا اور کہا کہ اے بادشاہ میں نہایت اُس سے ڈرتا ہوں اگر بادشاہ مجھے اپنی
گود میں لیکے اس کنوئیں میں جھانکے تو میں بتادوں شیر اُسے گود میں لیکے کنوئیں میں جھانکا عکس اپنا اور اُس خرگوش کا پانی میں دیکھا سمجھا کہ
یہہ شیر وہی ہے کہ خرگوش کو چھین لیگیا تھا گود میں لیے بیٹھا ہے شیر نے اس خرگوش کو کنارے پھینک دیا اور آپ کنوئیں میں کودا وہیں تین غوطوں میں
واصل جہنم ہوا خرگوش نے وحوش کو مبارکبادی سب مسرور ہو کر شکر پروردگار میں مشغول ہوئے اور امن و امان سے باقی عمر بسر کی اس مثل
کی ایراد سے معلوم ہوا کہ دشمن ہر چند قوی ہو مگر رائے درست سے دست تدبیر اُس پر پہنچ جاتا ہے کلیلہ نے کہا اگر بیل کو تو ہلاک کروائے اور شیر کو اسکے بعد رنج
پہنچے تو شیر کے حق میں بہی تہمت قاتل ہو جاوے اور اگر شیر کو رنج نہ پہنچے اور ہلاکت شتربہ کی ہو جاوے تو مضائقہ نہیں ہے مگر یہہ دور از قیاس اور بعید
از عقل ہے اور جس صورت میں کہ شیر کو رنج پہنچے تو زنہار اُس کام کا اختیار نہ کرنا کہ کوئی عاقل حظ نفس کے واسطے اپنے مخدوم کا رنج گوارا
نہیں کرتا ہے کلیلہ نے خاتمہ انجمن کا اس سخن پر کیا اور دمنا کلام کلیلہ کا خلاف مطلب سمجھکر اُٹھہ گیا چند روز کے بعد دمنا وقت
فرصت پاکے اور مغموم صورت بناکے شیر کی خدمت میں حاضر ہو کر دست بستہ کھڑا ہوا شیر نے کہا کہ تو بہت دنوں کے بعد نظر آیا خیر ہے
دمنا نے عرض کیا اللہ تعالیٰ خیر ہی کریگا شیر اس کنایہ سے چونک پڑا اور پوچھا کہ کیا کچھہ حادثہ ہوا ہے دمنا نے کہا البتہ شیر نے کہا کیا ہے
دمنا نے عرض کیا اسکو خلوت و فراغت چاہیے شیر نے کہا کہ جلد نزدیک آ کہ کام آجکا کل پر ڈالنا قباحت رکہتا اور تدارک اُسکا دشوار
ہو جاتا ہے دمنا نے کہا کہ وہ بات کہ سننے سے جس کے سننے والیکو ملال ہو اُس بات میں جلدی اور دلیری کرنا نہ چاہیے بلکہ بہت سوچکے بات کہنا مناسب
ہوتا ہے اور سننے والیکو ضرور ہے کہ جب بات خیر خواہی کے عرض کیجائے تو اُسمیں فکر تمام سے غور کرے جب جانے کہ غرض نفسانی سے خالی اور
محض دولتخواہی ہے اُسے البتہ عمل میں لاوے والا ہرگز سمع قبول میں جگہہ نہ دے شیر نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ میں سب بادشاہوں سے
فضیلت عقلی میں سبقت لیگیا ہوں اور ہر شخص کے استماع کلام میں تمیز شاہانہ پیش نہاد خاطر رکہتا ہوں تو بے تکلف جو کچھہ
کہنا ہے کہہ اور بے تردد جو کچھہ خیال میں آیا ہے اظہار کر دمنا نے عرض کیا کہ غلام کو اس امر میں عرض کرنیکی جرأت اسلیے ہوئی ہے کہ حضور
کی عقل و دانش پر وثوق کامل رکہتا ہوں اور یہہ بہی پوشیدہ نہیں ہے کہ جو بات کہ غلام عرض کرتا ہے اُسمیں محض خیر خواہی ہے اور مطلب نہیں ہوتا ہے

Marfat.com

اور کوئی غرض نفسانی اُس مین شامل نہین کرتا ہون **بیت** بحمد اللہ کہ ذہن شاہ محکی ست بکہ قلب و خالص با بیشناسد بہ شیر نے
کہا کہ امانت و دیانت تیری ظاہر اور لائے تیری ہمیشہ محض خیر خواہی پر دیکھی ہے کبھی ہمنے اُسمین دخل نہین پایا ہے دمنا نے عرض کیا
کہ بقا کافہ وحوش کی سلامتی ذات بادشاہ مین متصور ہے بس جو کچھ کہ پاکیزہ تہا دل مین لائے حق اوصفای صدق مین دریغ نکیا کہ حکیمون نے
کہا ہے جو کوئی کہ سخن حق کو بادشاہ سے مخفی کرے مثال اُسکی یہہ ہے کہ طبیب سے حال اپنا چہپا تو غالب ہے کہ اپنے نفس کو ہلاک کرے شیر نے کہا کہ
تیری ہواداری اور یکرنگی اس سے پہلے مجہہ پر ثابت ہو چکی ہے اور امانت اور دیانت تیری خوب متحقق ہوا ہے جو تبیان کر کہ تمام بالحفظ کیا جا
دمنا نے جبکہ شیر کو اپنے افسون و افسانے پر شیفتہ اور فریفتہ پایا زبان کہولی **بیت** کہ شاہا خرد رہنمون باد بہ ظفر یار و دشمن زبون باد
شنزبہ نے بہمراہان لشکر کے ساتہہ خلوتین کی ہین اور ارکان دولت کی اصلاح سطح بر کی ہے کہ شیر کو آزمایا ہے مینے اور اندازہ اُسکے زور و قوت کا دریافت
کیا ہے اور کہا ہے کہ ہر بات مین اُسکے خلل بسیار و ضعف بیشمار پایا جاتا ہے **بیت** ہہر جسکو سمجہے تہے ہم شیر نر چوب ہے جسکو سمجہے تہے ہم شیر نر
مین حیرت مین ہون کہ پادشاہ نے اُسکا قدر و منزلت عذار کے اکرام مین اسقدر افراط کی ہے اور حکمرانی و فرمانروائی مین اُسکو ثانی اپنا بنایا ہے اور
اُس نے اُسکے مقابلہ مین یہہ صورت پیدا کی ہے پس بجز اُسکے کہ **ع** اصل بد از خطا خطا نکند کہ گنجایش اور کسی بات کی نظر نہین آتی ہے شیر نے
کہا کہ اے دمنا سمجہہ کے بات کہہ کہ یہہ قیاس سے بہت دور ہے کہ شنزبہ ایسا کام کرے یہہ تو نے کس سے سنا ہے اور کہانسے ثابت کیا ہے اور خدا نخواستہ
ایسا ہو تو تدبیر اُسکی کیا ٹہرائی ہے دمنا نے عرض کیا کہ برائی اُسکے درجہ کی اور بلندی مرتبہ کی ظاہر ہے اور جو کچہہ کہ عنایت
بادشاہ کی اُسکے حال پر ہے پوشیدہ نہین اسی قدر سب ارکان دولت کو اُسکی طرف رجوع ہے اگر جلد تدارک اس امر کا ہوا تو بہتر ہے
اور اگر ہر جانب سے اُس نے تدبیر کامل کر لی تو یقین ہے کہ دست تدبیر دامن مدعا تک نہ پہنچے اور کام دشوار ہو پہنچے یہہ ظاہر ہے کہ مخالف
اگر مور کے مانند ہو اور فرصت و قت کی پائے تو مار بن جاتا ہے اور آدمی دو طرح کے ہوتے ہین ایک صاحب احتیاط اور دوسرے صاحب عجز کہ
ہر واقعی کے واقع ہونے سے سراسیمہ اور متردد ہو جاتے ہین اور صاحب احتیاط دو نوع پر ہوتے ہین ایک وہ کہ پیش از ظہور خطرات جو کچہہ
کہ آخر مین کرنا چاہیے اُسکے اول مین پیش بندی کرتے ہین اور ایسے ہی شخص گرداب بلا سے بچکر ساحل نجات کو پہنچتے ہین ایسے
لوگونکو دور اندیش کہتے ہین اور دوسرے وہ ہین کہ جب بلا پہنچے دل کو قوی رکہین اور دہشت کو دل مین راہ دین غالب ہے کہ ان
شخصون سے ہی راہ تدبیر پوشیدہ ہے اور اُس شخص کو صاحب احتیاط کہتے ہین اور ان تین گروہون کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک کو عاقل
کامل کہتے ہین اور دوسرے کو نیم عاقل و تیسرے کو جاہل غافل اور حکایت اُن تین مچھلیون کی کہ باہم تالاب مین رہتی تہین حضور نے شاید نہین سنی ہین
شیر نے کہا یہہ حکایت کیونکر ہے

حکایت تین مچہلیونکی

کہا کہتے ہین کہ ایک آبگیر تہا پہلے شارع عام سے دور اور راہ چلنے والونسے مخفی اور مستور
اور پانی اُسکا مانند سینہ صوفیان صافی دل صاف اور پینے والونکے حق مین آب حیات تہا اور یہہ آبگیر اب دوان سے نزدیک تہا اور اُسمین تین مچہلیان مچھلی
رہتی تہین ایک اُن مچہلیون مین خرم تہی یعنی بہت احتیاط والی اور دوسری حازم یعنی صاحب احتیاط اور تیسری عاجز یعنی کم عقل ناگاہ چند ماہی گیر وان کا

Marfat.com

اتفاقاً گذر اوس آبگیر پر بہ اقتضای الہی سے حال اون تینون مچھلیونکا کہ اوس آبگیر مین رہتی تھین اونکو معلوم ہوا ایک اونمین سے حال لینی کیواسطے دوڑا اور ان ماہی گیر کے لب آبگیر کلام انکی گرفتاریکی تدبیرمین کرتے تھے اُن مچھلیون نے سُنا عین یا ئین آتش حسرت سے جلنے لگین کہ افسوس کچھ راہ بچنے کی نہین ہے جسوقت کہ دام آپہنچیگا ماہی گیر ہمکو گرفتار کرینگے اسی فکر مین مضطر تہین ہنوز دام نہ پہنچا تھا کہ رات ہوگئی ایک مچھلی کہ اونمین بہت عاقل اور بار ہا دستبرد زمانہ جفاکار اور شوخ چشمی سپہر بے اعتبار اوسنی دیکھی تہی اور بساط تجربہ پر ثابت قدم تھی تدابیر اپنی مخلصی کی دام صیاد سے اور فکر نجات انکے فریب سے دلمین ٹھہرا کے بے اطلاع اون دونون مچھلیون کے دوسرے چشمے کیطرف کہ متصل اوس آبگیر کے تھا دبے پاؤن روانہ ہوئی صبح صیاد دونون نے دو جانب سے راہ اوس آبگیر کی باندہ کے جال ڈالا اوس نیم عاقل نے کہ مایہ خرد سے آراستہ تہی نا تجربہ کار جبکہ یہہ حال مشاہدہ کیا بہت پشیمان ہوئی اور کہا کہ مینے غفلت کی اور انجام کار کو نہ دیکھا چاہیئے تہا کہ مین بہی اوسی ماہی کیطرح اس بلا کے نازل ہونے سے پہلے تدبیر اپنی رہائی کی کرتی تو بہتر تہا کہ علاج واقعی کے وقوع سے پہلے کرنا چاہیئے **لمولفہ بیت** علاج واقعہ پیش از وقوع اولیٰ ہے ٭ مرض جو کہ ہوا پہر تو اپذیر نہین ٭ اب موقع فرصت کا نہین ہے اور وقت حیلہ و تدبیر کا نہ رہا ہر چند کہ بزرگون نے کہا ہے کہ تدبیر بیوقت فائدہ نہین کرتی ہے لیکن مرد عاقل کو چاہیئے کہ عقل صائب اور رای صواب اندیش کے منافع سے نا امید نہو اور دفع مکائد دشمن مین حتی الوسع کوتاہی نکرے یہ سمجھ کے آپکو مردہ بنایا اور برروے آب تیرنے لگے صیاد دونون نے اوسے اوٹھایا اور مردہ سمجھ کے دوسرے چشمے کے کنارہ پر ڈالدیا جبکہ صیاد دام کہینچنے مین مشغول ہوئے تڑپ کے اوس چشمہ کلان مین جا گئی ہی اور مکر و دور اندیشی سے جان اوسکی سلامت رہی اور وہ مچھلی تیسری غفلت سے حیران و سرگردان چپ و راست اور نشیب و فراز سراسیمہ پھرتی تہی آخر گرفتار دام قضا ہوئی اور دستی رہے اوسکی دشمن جان بنگئی بادشاہ کو اس مثل کی ایراد سے فائدہ یہ ہے کہ کام شنزبہ مین کہ ہنوز وقت تدبیر باقی ہی تعجیل فرمائے والا کار از دست رفتہ تدبیر پذیر نہین ہوتا ہے **لمولفہ بیت** آگیا قابو مین دشمن جو چہوڑا چاہیئے ٭ سانپ کے مانند اوسکے سرکو توڑا چاہیئے ٭ شیر نے کہا کہ جو کچھ کہا تو نے عقل کبھی اسی باور نکریگی کہ شنزبہ ایسی خیانت نکرے اور اتنی ایسی نعمت کا کفران نعمتی سے برباد دکھے بینے اوسکے حق مین کوئی نیکی فرو گذاشت نہین کی ہے دمنا نے کہا کہ ارشاد شہریار بجا ہے لیکن ایسی ہی نیکی نے حوصلہ اونکی بدیکا اس رتبے کو پہنچایا ہی **بیت** جس پہوڑیکا پہیرنا ہے واجب بہ مرہم ٭ وسیر ہے نامناسب بدلیئم و بدگہر جبتک کچھ امید باقی ہوتی ہے سر جہکائے چلے جاتے ہین اور جہان کہ ظرف اونکا بہرگیا سفلگی اور بد اصلی کیطرف کہ اصل اونکی ہی رجوع کرتے ہین اور جب ضرر خوفسے ایمن ہو چکتی ہین اور حصول مال سے مستغنی آتش کافر نعمتی اور فتنہ انگیزی افروختہ کرتے ہین شیر نے کہا پہر ایسے بدذات لوگونکے ساتھ کیا طریق جاری رکھیے کہ کفران نعمت نکرین دمنا نے کہا کہ ایک ہی بار اپنی عنایت سے اونہین ایسا محروم نکرے کہ ناامید ہو کر دشمنونکی طرف میل کرین اور اپنی نعمت سے مالا مال بہی نکرے کہ خیالات فضولی اونکے دماغ مین بہر جائین بلکہ ہمیشہ خوف و رجا مین بسر کرتے رہین اور حال و مال اونکا وعدہ و وعید اور امید و بیم پر برداشت ہی نہ تو نگری اونکی سی استقدر مستقل نکرے کہ باعث طغیان و عصیان ہو اور ناامیدی اور بےبرگی بہی اس درجہ نہو کہ دلیری و انحراف کا باعث ہو جائے

کہ مرتا کیا نکرتا شیر نے کہا کہ ای دمنا یون خیال مین گذرتا ہی کہ آئینہ سینہ شنزبہ اس زنگ سے مصفا اور دل اوسکا اس خیال کی زنگ سے
پاک و مبرا ہے اور مینے اوسکے ساتھ عنایت اور اعاطفت کے سوا اور کچھہ کام نہین کیا ہی اور سبب کہ ایسا کیا ہو اون نیکی کے عوض کیونکر
اندیشہ بدیکا رکہ گا دمنا نے کہا کہ کج مزاج سے ہرگز راستی نہین ہوتی ہی اور بد اصل و زشت سیر سے ستودہ خوئی اور پاکیزہ خصلتی ظہور مین
نہین آتی ہی کل اناء یترشح بما فیہ **مصرع** از کوزہ ہمان برون تراود کہ درو ست بد مگر بادشاہ نے قصہ کچہوے اور بچہو کا نہین سنا ہی تب شیر نے کہا
کہ کیونکر تھا **حکایت کچہوے اور بچہو کی** دمنا نے کہا کہ بچہو اور کچہو مین باہم دوستی تہی ایکدن ایسی ضرورت داعی ہوئی
کہ دونون نے باہم صلاح کرکے جلاء وطن اختیار کیا اور متوجہ دوسرے ملک کے ہوئے قضارا ایک دریا راہ مین ملا بچہو کہ عبور دریا سے
عاجز تہا متحیر و پریشان خاطر ہوا کچہوے نے کہا کہ ای یار عزیز یہہ کیا سبب ہے کہ اپنی جان غم کے ہاتھہ مین سپرد کی ہے بچہو نے کہا کہ اندیشہ یہہ ہی کہ
عبور دریا ممکن ہے کہ نہ طاقت تیرے فراق کی رکھتا ہون کچہوے نے کہا کہ غم نہ کہا کہ اپنی پیٹھ پر بٹہا کے ساحل مراد پر تجہے پہنچا دونگا کب
ہو سکتا ہی کہ تجہے یار دلنواز کو کہ بہزار دشواری پیدا ہوا ہی آسانی سے چہوڑ دون القصہ کچہوا بچہو کو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے روانہ ہوا
عین بیچ مین کچہوے نے سنا کہ میری پیٹھ پر کچہہ کہٹ کہٹ ہوتا ہی پوچہا کہ ای یار یہہ کیا حرکت ہی بچہو نے کہا کہ آزمائش اپنی نیش کی کرتا ہون
کہ تیرے جوشن وجود پر کچہہ نیش میرا اثر کرتا ہی یا نہین کچہوے نے آشفتہ ہوکر کہا کہ ای بیمروت مینے اپنی پیٹھ تیری کشتی بنا کے یہہ محنت
اختیار کی ہے اور توحق صحبت خدمت یون ادا کرتا ہے اگرچہ تیرا نیش میری پشت پر کچہہ اثر نکریگا مگر یہہ کیا حرکت لوچ ہے
کہ تو کرتا ہی بچہو نے کہا کہ معاذ اللہ یہہ معنی اگر میرے خیال مین گذری ہون مگر تقاضاے طبیعت سی مجبور ہون نیش مارنا میری عادت
خلقی ہی مین خواہ پشت دوست ہو خواہ سینہ دشمن یہہ شعر مولف کا انہے نہین سنا ہی **بیت** ہو جو کچہہ نیش زن طعن اوسکا معقول ہی بدخلق
اسی خاطر ہوا مجبور ہے مجبول ہے بد کچہوے نے دلمین کہا کہ حکیمون نے سچ کہا ہی کہ بد اصل کی پرورش کرنا آبرو دا(ب)ی اور سرشتہ کام کا برباد کرنا ہی
بیت درخاک بخش زر و زیور دریغ نیست با ناکسان دریغ بود لطف و مردمی بزرگون نے کہا ہی کہ جو کوئی اصل مین خبیث ہا
ہے امید خیر اوس سے ہرگز نکرے اور ابرار سے اس مثل کے ضمیر منیر بادشاہ پر ثابت ہوا ہو گا کہ خبث ذاتی کے شنزبہ سے اندیشناک رہنا ضرور ہے
اور نصیحت دوستونکی اگرچہ غریب ہون گوش ہوش سے استماع فرمانا واجب ہے کسواسطے کہ بات ناصحان صاف طینت کے اگرچہ درشت
اور بے محابا ہو التفات نکرنا عواقب امور مین ندامت اور ملامت سے خالی نہین ہوتا ہی جیسا کہ بیمار فرمودہ طبیب پر عمل نکرے اور غذا
اور دوا اپنی رغبت کے موافق کہائے تو آخر افزایش امراض غلبہ کرکے اوسے ہلاکت کو پہنچائیگی **بیت** ناصح از روی دوستی سخن ار گفت تلخ گفت
صد تلخ ست ولیکن بشیرین اندہ ای شہریار نفس مین با تشا نہین وہ ہی کہ عواقب کار سے غافل ہی اور رعایا کو خوار و ذلیل کرے اور جسکہ
کوئی حادثہ بندگی پہنچے احتیاط اور ہوشیاری بہ طرف کرے اور اوسکے بعد کوئی تدبیر نہو سکے اور دشمن غالب آئے شیر نے کہا اگرچہ بات
بہت درشت کہی اور حد سے تجاوز کیا تو نے لیکن قول ناصح کا اگرچہ درشت ہو رد کرنا مصلحت کے خلاف ہی لیکن مین تجہسی پوچہتا ہون

Marfat.com

کہ اگر شتربہ بر تقدیر کہ دشمن بھی ہو تو کیا کر سکیگا کہ حقیقت مین میرا طعمہ ہے کیا دم اسکے تنکو تنکا خس و خاشاک سے ہے اور لہذا میرے اعضا کی گوشت
ہوئی ہے اور کہانیوالا اجزا نباتی کا کبھی گوشت خوارونسے عہدہ برا نہین ہو سکتا ہے اسلئے یہہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ وہ حوصلہ میرے مقابلے کا
کرے لمولفہ بیت کسطرح دشمن ہو مجھسے عازم جنگ و قتال :: پیل سے بھڑ جائیگی چیونٹی تو ہو گی پائمال :: اور آفتاب دولت شتربہ افق عنایت
پروردگاری سے تابان ہے اگر مادہ مانند و گردانی کریگا تو زبون کا ہیئۃ جائیگا دمنا نے کہا کہ بادشاہ کو ان باتون سے غفلت نچاہیئے کہ وہ طعمہ میرا
یا مین اسیر علیہ کہتا ہون اگرچہ وہ بذات خود مقابلے مین نہین آسکتا ہے مگر حیلہ و فریب سے سب کچھ کر سکتا ہے کہ ہر آدمی ہزار
چند بار کہ اپنی قوت سے زیادہ ہو تو جبر ثقیل کی صنعت سے اوٹھا سکتا ہے مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ اس نے جمیع وحوش کو اپنے ساتھہ موافق
کیا ہے مبادا اوسکے دام موافقت مین گرفتار ہو سب اسکے کہنے پر چلین تو بے ادبی ہے اگرچہ بادشاہ قوی جثہ ہے پر سبکا مقابلہ نہین
کر سکتا ہے شیر نے کہا کہ تیرا اخلاص میرے دل مین اثر کر گیا مگر یہہ خیال میرا دامنگیر ہے کہ مینے اسے عزت بخشی ہے اور ہر مجلس و محفل مین اسکی
ثنا خردمندی اور اخلاص نیازمندی بیان فرمائی ہے اگر اب اسکے خلاف دفعۃً عمل مین لاؤن تو نقصان قول اور رکالت رائے میری مشہور
اور بدعہدی اور بیقدری میرے سخن کی سب کے نزدیک ثابت و متحقق ہو جا بیت ہر سر را کہ خود برافرازی :: ناتوانی ز پا بیندازی ::
دمنا نے کہا کہ رائے صائب و تدبیر درست وہ ہے کہ جب دوستی سے اثر دشمنی کا ظاہر ہوا اور خدمتگاری سے نخوت مہتری کی مشاہدہ کرے
فی الحال اطراف کا سنبھالے اور دامن موافقت و مرافقت کو پیچیدہ کرے اور اس سے پہلے تقدم بالتحفظ کرے کہ دشمن فرصت کام کی نپائی باوجود
اسکے کہ دانت آدمی کے مصاحب قدیم ہین اور انواع فوائد انسے حاصل ہوتے ہین مگر جبکہ درد شدید پیدا کرتے ہین اور کوئی دوا تاثیر پذیر
نہین ہوتی ہے تو سوا اوکھاڑ ڈالنے کے صورت آرام کی نہین نظر آتی ہے اور طعام کہ بدل ما یتحلل اور امداد کرنیوالا مادہ حیات کا ہے جبکہ
معدہ مین جاکر فاسد ہوتا ہے بغیر اسکے دفع کی مضرت سے مخلصی نہین ملتی ہے آخر کار دمدمہ دمنا کا شیر کے دل مین اثر کر گیا کہ اب
مین صحبت سے شتربہ کے کنارہ ہوا اور پھر اسسے ملاقات نکرونگا اب بہتر یہہ ہے کہ اسکے پاس کسیکو بھیجون کہ صورت حال اسسے بیان کرے اور
کہہ دے کہ ہمارے قلمرو مین سے نکل اور جہان جا چاہے وہان چلا جا دمنا ڈرا کہ اگر یہہ بات شتربہ کو پہنچے اور اپنی برأت ذیل شیر سے عرض کرے تو میرا
حیلہ و مکر صاف ظاہر ہو جا کہا کہ اے بادشاہ یہہ بات احتیاط سے دور ہے جبتک کہ بات نہین کی گئی ہے اختیار باقی ہے اور جبکہ دشمن ہوشیار ہو گیا اور تدارک
اپنے بچاؤ کا کر لیا پھر بات اختیار سے باہر ہو جائیگی اور خالی شوار کہو گی بیت سخن تا نگفتی توانی نگفت :: ولی گفتہ را باز نتوان نہفت ::
سخن و ہلنے اور تیر کمان سے جبکہ باہر نکلا نہ وہ موںہہ مین آئیگا اور نہ یہہ شست مین ایک بزرگ نے کہا ہے زبان دل کی ترجمان ہے اور دل
والی ہے ولایت بدن کا اور سخن عرض کرنیوالا جوہر گنجینہ وجود کا جبتک کہ درج دہن مین قفل خاموشی سے بند ہے مہر سکوت سر حقہ نطق پر لگی
ہوئی ہے تب تک چمن زندگانی مین سب ریاحین سلامتی کے ساتھہ و بیدہ و شگفتہ ہین اور نہال حیات ثمرہ امن و راحت بخشیگا کہ روایح گلزار سخن
سبب تفریح دل اور تقویت دماغ ہونگے اور اسکے خلاف ظہور پکڑیگا تو مادہ صداع آخر کو پیدا کریگا کیونکہ زبان بستہ ایک نکتہ دلپذیر

Marfat.com

مین عقدہائے مشکل کہولتی ہے اور بات شر انگیز ایک اشارت مین گوبند یکو بند ہائے گران مین بستہ اور شکستہ کرتی ہے **قطعہ** اگر
بچشم خرد در سخن نگاہ کنی :: بضاعتی ست کہ سود وہم زیان آرد :: نشان کہ داد کہ ناگفتہ سخن کس را :: بدرد دل کند آوارہ پا بجان
آرد :: بسے شدست کہ گوبندہ را ہمین لفظی :: دہی بپایہ ماندم کہ بزبان آرد :: بادشاہ اگر یہہ بات شتربہ کو پہنچی اور اپنی فضیحت آئینہ تصور مین
معائنہ کی تو ممکن نہین ہے کہ مکابرہ سے پیش نہ آئے اور فتنہ انگیزی اختیار نکرے ارباب احتیاط نے گناہ ظاہر کے واسطے عقوبت پنہان جائز نہین رکہی ہے
اور جرم پوشیدہ کے لئے عقوبت آشکار تجویز نہین کی ہے صلاح یہہ ہے کہ اسکے گناہ مخفی کی سیاست نہانی تجویز فرمائی شیر نے کہا کہ مجرد گمان
اپنے نزدیکونکو دور کرنا اور جبتک ثبوت گناہ نہوی حق تلفی مین اہل استحقاق کی سعی کرنا اپنے ہاتہہ سے تیشہ اپنے پانون پر مارنا ہے اور
دفعتہً طریق مروت اور منہاج دیانت سے یکسو ہونا کام بادشاہ عالی مقام کا نہین ہے **قطعہ** نباشد پسندیدہ شرع و عقل :: کہ بے بینہ
شاہ فرمان دہد :: کہ ہمچون مضاء قضا حکم او :: بگہہ جان ستاند گہہ جان دہد :: دمنا نے کہا کہ اس امر مین کوئی گواہ بادشاہ کی فراست سے
بہتر نہین ہے جبکہ یہہ مکار غدار آئے بادشاہ کو چاہیئے کہ نظر فراست سے نگاہ کرتے تا خبث اسکے عقیدہ کا طلعت نا زیبا سے لائح اور تجویز اسکے
باطن کی اطوار بد سے یعنی پیش و پس اور چپ و راست احتیاط کرتے آنا اور جنگ کا آمادہ ہونا واضح ہو جائے شیر نے کہا کہ اچہا کہا تو نے
اگر یہہ علامات اسمین پائی جائینگی تو غبار شبہ کا راہ حقیقت سے مندفع ہوجائیگا اور فرغدغہ گمان کا مرتبہ یقین سے مبدل ہو جائیگا دمنا نے جانا کہ
شیر دم فتنہ انگیز سے نقش بلا کو بالا کیا اور شیر کے دل مین دمدمہ میرا اثر کر گیا چاہا کہ بیل کو بہی دم مین لا کے شیر کی طرف سے متردد کرین
تا ملاقات کے وقت یہہ آثار اسمین پائے جائین خیال کیا کہ ملاقات شتربہ کی باجازت شیر ہو تو مناسب ہے تا بدگمانی سے دور رہون عرض کیا
کہ اے بادشاہ اگر فرمان عالی ہو تو مین شتربہ سے ملاقات کرکے اور اسکی مکنون ضمیر پر بخوبی مطلع ہوکے عرض حال کرون شیر نے اجازت
دی دمنا اندوہ زدہ اور مصیبت رسیدہ بنکے شتربہ کے پاس آیا اور سلام و تحیت بجا لایا اُس نے مدارا اور تملق دمنا کے فراخور حال کیا
اور یہہ مصرع گویا کا پڑہا **مصرع** وہ ہوئے ہمکو بیٹہے ہین جنہین ہم یاد کرتے ہین بنائے مناع صـ گذرا کہ تو دوستونکو یاد نہین کرتا ہے کوئی
اس طرح قدم رنجہ نہین فرماتا ہے سبب کیا ہے دمنا نے کہا کہ اگرچہ بظاہر شرف ملازمت سے محروم ہون الا بجان و دل آپکے ہوا داری خیر
خواہی مین مصروف ہون اور زاویہ عزلت اور گوشہ خلوت مین وظیفہ دعا و ثنا کہ باعث مزید دولت و حشمت ہے اشتغال رکہتا ہون
گاو نے کہا کہ عزلت کا سبب کیا ہے دمنا نے کہا کہ جب کوئی یہہ سمجہے کہ مین مالک اپنے نفس کا نہین ہون بلکہ اسیر فرمان غیر ہون اور اسکے
مزاج کی بے استقلالی سے اتدن بیم جان و خطرہ ایمان مین بسر کرتا ہون اور ہر دم لرزان و ترسان ہون الا سیع تین سوا گوشہ گزینی
کے اور کیا چارہ ہے **رباعی** نا سحر ارم کے لائق نہین گلزار جہان :: آمرغ چمن چہوڑ نشیمن نادان :: عزلت نہین ہو گی جو میسر تجکو :: ہر
بلا سے جالے ہو قفل مین پنہان :: گاو نے کہا کہ آدمنا بات اس سے واضح تر بیان کر تا نفع اس نصیحت کا تمام حاصل ہو دمنا نے کہا کہ
یہہ چیزین بے چہہ چیز کے ممکن نہین ہین مال دنیا بے نخوت اور متابعت ہوا بے محنت اور مجالست زنان بے بیت اور مصاحبت بدان بے تہمت اور مخالطت لئیمان

Marfat.com

بے مذلت اور ملازمت پادشاہان بے آفت اور کسیکو خمخانہ دنیا سے ایسا جرعہ نہین دیتی ہین کہ سرمست و بیباک ہو اور سر نخوت گریبان تکبر سے نہ نکالے اور کوئی شخص نہین ہی کہ ہوا پر قدم رکھے اور گر پڑے اور کوئی مرد ایسا نہین ہے کہ عورتونکو ہمدم اور ہمراز کرے اور انواع فتنہ مین مبتلا ہو اور جو شخص کہ مردم شریر سے اختلاط رکھے عاقبت الامر پشیمانی کھینچے اور جو کوئی کہ مردم کمینہ اور سفلے سے امید رکھے خوار اور بیمقدار ہو اور کوئی مرد صحبت سلطان اختیار کرے اور اس ورطہ خونخوار سے سلامت باہر آئے یہ ممکن نہین ہی کہ شنزبہ نے کہا کہ تیری بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ شیر سے کوئی امر مکروہ تجھے پہنچا ہے کہ اسکے خوف سے ہول و ہراس تیرے دلپر مستولی ہو رہی دمنا نے کہا کہ یہ بات اپنے نفس کیواسطے نہین کہی مینے بلکہ دوستونکیواسطے غمناک ہون اور یہہ ملال و کلال کہ مجھپر مستولی ہی تیرے واسطے ہی اور تو جانتا ہی کہ مقدمات محبت کے میرے اور تیرے کسطرح پر ہین اور جو عہد کہ اول دن تجھسے باندھا ہی مینے اکثر اوسمین وفا پائی ہی تو نے اور سمین مجبور ہون کہ نیک و بد حادثہ ہوگا اوس سے تجھے البتہ مطلع کرونگا شنزبہ ڈرا اور کہا کہ اے یار شفیق و اے دوست موافق جلد مجھے حقیقت حال سے خبردار کر اور کوئی دقیقہ دقایق ہوا داری سے فروگذاشت نکر دمنا نے کہا کہ مینے معتمد سے سنا ہی کہ شیر اپنی زبان سے کہتا تھا کہ شنزبہ خوب فربہ ہوا ہے اور اس درگاہ مین کچھ حاجت اسکی نہین ہی وحوش کو خوش کیا چاہئے یعنی ایکروز ضیافت خاص و مہمانی عام اسکی گوشت سے ضرور ہی مینے جو یہ بات سنی متحیر ہو کر دوڑا کہ تجھے اس سے آگاہ کرون اور اپنا حسن عہد تیری خدمتمین ثابت کرون اور جو کچھ شرع مروت اور آئین جوانمردی مین مجھپر واجب ہے اوس سے ادا ہوون **بیت** من انچہ شرط بلاغ است باتو میگویم ✽ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال بذات صلاح وقت یہہ ہے کہ جلد کوئی تدبیر کر کہ اس ورطہ ہلاک سے مخلصی حاصل ہو اور کوئی ایسا لطیفہ عمل مین لا کہ اس مہلکی راہ سے نجات ہاتھ آئے جبکہ شنزبہ نے یہہ سخن دمنا سے سنا عہد و پیمان شیر کے یاد کیئے اور کہا کہ اے دمنا ممکن نہین ہی کہ شیر میرے ساتھ دغا کرے کیونکہ مجھسے کوئی خیانت نہین ہوئی ہے اور میرا قدم جادہ نیکوخدمتی سے باہر بھی نہین پڑا ہی اور سوا خیر خواہی کے کوئی اور امر بھی وقوع مین نہین آیا ہے پھر وجہ کیا ہی کہ شیر میرا دشمن ہے مگر شاید کسینے دروغ بیفروغ مجھپر باندھا ہے اور شیر کو مذور فریب سے خشمگین کیا ہی کسواسطے کہ اوسکی خدمتمین ایک گروہ بدنفس ہے کہ سخن خیر سے بیگانہ اور خیانت اور زبان درازی مین مردانہ اگر اونہون نے کوئی بات ساختہ اور پرداختہ کر کے عرض کی ہو تو عجب نہین ہی کہ بعضا بدگوئی سے نیکونکے حق مین اکثر بادشاہون کو بدگمانی آجاتی ہی اور اس گمان خطا سے راہ صواب پوشیدہ رہتی ہی اور قصہ اس بط کا تجربے کیواسطے ایسے موقع مین دلیل کافی ہی اور اشارہ وافی دمنا نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر ہے **حکایت** شنزبہ نے کہا کہ ایک بط نے ایک شب پانی مین عکس ماہ دیکھا سمجھی کہ یہہ ماہی ہی ارادہ کیا کہ اوسے شکار کرے کچھہ نپایا چند بار اسی طرح آزمائش کی جب دیکھا کہ حاصل اس سے کچھ نہین ہی کنارہ کیا اور اسکے بعد عہد کیا کہ شکار ماہی کبھی نکرونگی اور دوسری رات اگر ماہی بھی دیکھتی تھی تو روشنی ماہ کی جانکر قصد اسکا نکرتی تھی اور کہتی تھی من جرب المجرب حلت به الندامة ثمرہ اس تجربے کا حاصل کا یہ ہوا کہ ہمیشہ بھوکی رہتی تھی اگر میری طرف سے کان شیر کے بھرے ہین اور اوسکے دلمین اسکی کراہت آگئی ہی اور موجب کا وہی اظہار

Marfat.com

غیر و مکاہی تو غالب ہے کہ بہ صفائی دشوار ہو اور بنظر انصاف دیکھے تو مجہہ مین اور غیرون مین کتنا فرق ہے اور روز نورانی سے
تا شب ظلمانی کتنا تفاوت ہے **مثنوی** کار پاکان را قیاس از خود مگیر + زانکہ ماند در نوشتن شیر و شیر + شیر آن باشد کہ آدم می خورد +
شیر آن باشد آدم میخورد + دمنا نے کہا کہ کرامت شیر کی اس سبب سے نسمجہا چاہئے بلکہ اکثر عادت بادشاہونکی بھی ہے کہ کبھی بے
استحقاق کسیکو مرتبہ اعلی کے ساتہہ اختصاص دیتے ہین اور کبھی دوسرے کو کہ مستحق اوسکا ہنا نہین ہوتا ہے بے سبب و جہت
تلف و تاراج کرتے ہین شتربہ نے کہا یہہ تقریر شیر کی جو تو نے بیان کی اگر بے علت دست آویز اوسکا یہہ حال ہے تو امید رکہنا
اوس سے محض غفلت و خطا ہے کسواسطے کہ اگر غصہ کسی سبب سے ہو تو معذرت سے اوسکا دفع ہونا ممکن ہے اور اگر عیاذاً باللہ کچہہ سبب
بھی نہو اور یا نمام کے مکر و افترا سے مزاج اوسکا متغیر ہوا ہو تو دست تدارک اس جگہہ کوتاہ ہے کیونکہ دروغ و بہتان کا اندازہ اور
مکر و فریب کی نہایت نہین ہے جو بات کہ شیر اور مجہہ کے درمیان واقع ہے اوسمین مین اپنا گناہ نہین دیکہتا ہون مگر از روے مصلحت و
خیر خواہی گاہ گاہ البتہ کچہہ بات مینے کہی ہے نہ از روے خلاف شاید کہ اس سبب سے اوسنے گمان میری دلیری پر فرمایا ہو کر کچہہ کہ
مینے اوس سے عرض کیا ہے غالب ہے کہ وہ فایدہ کلی سے خالی نہوا ور یا ہمہ کسیکا شکوہ اور گستاخی کسیطرح کی مجہہ سے سرزد نہین ہوئی ہے
اور شرط تعظیم مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے کیونکہ گمان کیا جاتا کہ نصیحت سبب وحشت اور خدمت موجب علت اونکی
ہو یہان یہہ مثل صادق آئی جو مولف نے کہی ہے **بیت** عجب ہے مرض ہو دوا سے زیادہ + دم عیسوی ہو قضا سے زیادہ + اور اگر یہہ نہین
ہے تو ممکن ہے کہ استغنا مملکت اور نخوت سلطنت باعث ملال ہوئی ہو کسواسطے کہ مقتضاے عظمت و تجبر یہہ ہے کہ ناصحونکو بالطبع برا جانتے
ہین اور جاہلون اور خوش آمد گویونکو عزیز اور مقبول کرتے ہین ایسی ہی حالت دیکہہ کے بزرگون نے کہا ہے کہ نہنگ کی ساتہہ
قعر دریا مین غوطہ مارنا اور مار کے لب سے زہر چوسنا بہتر ہے نزدیکی سلاطین کی اور ضرر بادشاہ کی صحبت کی مجہہ اوس سے بخوبی معلوم تھی
مگر مجبور تھا کہ آپہنسا تھا بلکہ بعضے ارباب حکمت نے بادشاہونکو آتش سوزان سے تشبیہ دی ہے اگرچہ اونکا پرتو عنایت امیدوارونکے کلبہ تاریک
روشن کرتا ہے لیکن شعلہ سیاست بھی خرمن حقوق خدمتگذاری کو جلائے دیتا ہے اور عقول کامل اوسپر متفق ہین کہ جو کوئی آتش سے نزدیک ہے اوسکے
واسطے ضرر بیشتر ہے اور وہ لوگ کہ دوری سی تماشا روشنی کا دیکہتے ہین جلنے سے پناہ مین رہتے ہین اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اگر
کوئی سیاست سلطانی اور ہول و ہیبت بادشاہی سے واقف ہو تو سزاوار اونکی عنایت کے ہرگز نہ سمجہے اور مصدق اس قصہ کا مناظرہ باز اور مرغ
خانگی کا ہے دمنا نے پوچہا کہ یہہ حکایت کسطرح ہے **حکایت باز و مرغ خانگی** شتربہ نے کہا کہ ایک دن باز شکاری مرغ خانگی کے
ساتہہ مباحثہ کرتا تھا کہ تو نہایت بیوفا اور بد عہد ہے اور حکماے نصیحت شعار کا اسپر اتفاق ہے کہ عنوان صحیفہ اخلاص سپیدہ اہل وفا
اسمضمون کے ساتہہ ہے کہ اِنَّ حُسْنَ الْعَہْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ مرد کو چاہئے کہ اسمین کوشش کرے کوئی صفت اوسکی صفحہ بیوفائی پر نہ لکہی
جائے مرغ خانگی نے جواب دیا کہ مجہہ سے کونسی بیوفائی تو نے دیکہی ہے اور کیا بد عہدی سرزد ہوئی ہے باز نے کہا کہ علامت تیری بیوفائی کی یہہ ہے کہ آدمی

Marfat.com

تیرے حق مین اتنا الطاف کرتے ہین کہ بے زحمت و بے تکلیف تجکو آب و دانہ کہ مادہ حیات اُس سے متعلق ہے دیتے ہین اور رات دن تیرے حال کے خبرگیران رہتے ہین اور اُنکے بدولت گوشہ اور توشہ تجھی حاصل ہے اور جبکہ ارادہ تیرے پکڑنیکا کرتے ہین تو ایک بام سے دوسری بام پیا اور ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ مین بھاگتا پھرتا ہے **بیت** حق نمکی نمی شناسی ؛ ورمنعم خویش می ہراسی ؛ اور مین باوجودیکہ جانور وحشی ہون اگر چند روز آدمیون کے ہاتہہ سے طعمہ کہاتا ہون تو اُنسے انس کرتا ہون اور اُنکے حق کا خیال کرکے شکار اُنکو پکڑ دیتا ہون اور کتنا ہی دور پہنچتا ہون جبکہ وہ آواز دیتے ہین پھر اُنکے پاس آ جاتا ہون **بیت** مرغ دست آموز را چندانکہ کس دور افگند ؛ بانشاط بال آید باز چون گوید بیا ؛ مرغ نے جواب دیا کہ سبب تیرے پھر آنیکا اور میرے بھاگنے کا یہ ہے کہ تو نے کسی باز کو سیخ پر بھنتے نہین دیکھا ہے اور مینے بہت مرغ خانگی تابہ گرم پر بریان دیکھے ہین اگر تو بھی یہہ دیکھتا جو مین نے دیکھا ہے تو اُنکے نزدیک ہرگز نہ آتا اگرچہ مین بام بام بھاگتا ہون مگر تو کوہ بکوہ بھاگتا پھرتا اور یہہ مثل سواسطے لایا ہون تا تو جانے کہ وہ لوگ کہ صحبت بادشاہونکی طلب کرتے ہین اُنکی سیاست سے بیخبر ہین اور جنہون نے کہ اُنکی سیاست دیکھی ہے اُنہین نہ قرار سے خبر ہے نہ آرام سے اثر **بیت** نزدیکان را بیش بود حیرانی ؛ کابشان دانند سیاست سلطانی ؛ دمنا نے کہا کہ اگر شیر تیرے حق مین یہہ اندیشہ نکرے تو غلط ہے کیونکہ تجہہ مین ہنر بسیار اور فضل بیشمار ہین اور سلاطین کسیوقت ارباب ہنر سے مستغنی نہین ہوتے ہین شیر نے یہ کہا کہ شاید میرا ہنر باعث کرانی ہوا ہو کہ اسپ تیز تک کی راہ روی موجب غبار ہوتی ہے اور درخت میوہ دار کی شاخ توڑی جاتی ہے اور عندلیب خوش گفتار اپنے ہنر سے قفس مین گرفتار ہوتی ہے اور طاؤس کے بال و پر رعنائی کے سبب سے اُکھاڑے جاتے ہین **قطعہ** وبال من آمد ہمان دانش من ؛ چو روباہ را مو چو طاؤس را پر ؛ ہنر عیب من شد وگرنہ سرم را ؛ نہ از خاک بلک از گہر بود افسر ؛ اور ہر طرح سے بے ہنر ہنرمندون سے زیادہ ہین اور اہل ہنر کے خرابے مین ہمیشہ باتفاق مبالغہ کرتے ہین کہ حرکات و سکنات اُنکے اگرچہ نیک ہون تو بھی بدی کی طرف لیجاتے ہین اور اُنکی امانت اور دیانت کو خیانت پر محمول کرتے ہین اور وہی ہنر کہ جو سبب دولت و وسیلہ سعادت ہے اُسکی نسبت شقاوت اور نکبت کی طرف کرتے ہین **بیت** خوار کرتا ہے بشر کو دشمن ؛ عیب گنتا ہے ہنر کو دشمن ؛ دمنا نے کہا کہ اگر بد اندیشیون نے یہہ قصد کیا ہو تو مآل کار اسکا کسطرح ہوگا شتربہ نے کہا کہ اگر تقدیر اُنکی ارادے کے ساتہہ موافق نہین ہے تو کچہہ مضرت نہین ہوئیگی اور اگر قضاے ربانی اُنکی مکر اور غدر کے مطابق ہے تو کسی حیلہ سے دفع اُسکا ممکن نہین ہے دمنا نے کہا کہ خردمند کو چاہیئے کہ ہر حال مین فکر و دور اندیش کو اپنا دمساز رکہے اور کبھی ایسا نہین ہوا ہے کہ جس نے کام اپنا عقل سے درست کیا ہو اور ظفر نہ پائی ہو شتربہ نے جواب دیا کہ خرد اسوقت کام آتی ہے کہ قضا بالعکس اُسکے حکم نکیا ہو بعد حکم قضا کے چارہ ہاتہہ آتا ہے اور نہ حیلہ نفع پہونچاتا ہے **بیت** اگر چہ جبکہ ملا دیتی ہے دامن تقدیر ؛ تو آب تدبیر کو کر دیتی ہے رعن تقدیر ؛ اور جبکہ آفریدگار سبحانہ تعالے حکم نافذ فرماتا ہے دیدہ بصیرت پہلے تیرہ و خیرہ ہو جاتا ہے اہل اخلاص کے اُن لوگون پہ پوشیدہ ہے اذا جاء القدر عمی البصر مگر تو نے قصہ بلبل و دہقان کا نہین سنا ہے دمنا نے کہا کہ یہہ

اسطرح تھا **حکایت** شتربہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک دہقان باغ رکہتا تہا تر و تازہ کہ بوستان ارم جیسے اسکی نسیم اعتدال زیادہ رکہتی تھی
اور اسکی خوشبوی روح افزا دماغ جان کو معطر کرتی تھی **نظم** باغ عالم مین عجب گلزار تہا۔ باغ جنت کی روش بیکار تہا: تہی دم عیسی
اثر مین بوی گل: رشک خورشید درخشان روی گل: نوای عندلیب و ہان کی عشرت انگیز اور نسیم عطر بیز اسکی راحت آمیز تھی ایک گوشہ چمن
مین ایک گلبن تھا تازہ تر نہال کامرانی سے اور سرفراز تر شاخ شجرہ جوانی سے ہر صبح گل اس گلبن رنگین بے مانند رخسار گلرویان شگفتہ
ہوتے تہے بلبل نے اس گل رعنا سے عشقبازی شروع کی باغبان ایکروز اپنی عادت کے موافق باغکے تماشے کو آیا دیکہا کہ ایک بلبل
نالان صفحہ گل پر موہنہ ملتی ہے اور شیرازہ جلد زرنگار اسکا منقار تیز سے کہینچتی ہے باغبان پریشانی اوراق گل مشاہدہ کرکے گریبان
شکیبائی پہاڑنے لگا مگر اسوقت طرح دیکر گہر کو پھر گیا دوسرے دن آکر دیکہا تو وہی حال بلبل و گل کا پایا تیسرے روز جاکر دیکہا کہ حرکت
منقار بلبل سے **مصرعہ** گل بتاراج رفت و خار بماند: پس خار خار منقار سے سینہ دہقان مین خراش پیدا ہوا اسنے بقصد تدبیر
اسے گرفتار کرکے ایک قفس مین بند کیا بلبل بیدل نے طوطی وار زبان گفتار کہولی اور کہا کہ ای عزیز سبب کیا ہی کہ تو نے مجہے قید
کیا ہے اور کس باعث سے میری عقوبت پر میل فرمایا ہے اگر میرے نغمات تجکو پسند آئے ہین تو خود آشیانہ میرا تیرے باغ مین ہے اور
ہر سحر گلستان تیرا میری نغمہ سرائی سے طرب خانہ ہی اور اگر کچہہ اور مطلب خیال مین ہے تو مجہے اپنی مافی الضمیر سے آگاہ کر دہقان نے کہا کہ
کچہہ جانتی ہی کہ تو نے مجہپر کیا ستم کیا ہی اور یار نازنین میرا کہ گل ہے تو نے کیسا خراب کیا ہی پس سزا تیرے اعمال کی یہی ہے کہ تو یاد دیار اور
تفریح سیر گلزار سے بے نصیب ہوکر قفس مین تڑپ رہا کر جیسا کہ مین درد ہجر انسی گوشہ زندان مین تیرے باعث سے نالان رہا ہون **بیت**
بنال بلبل اگر بامنت سر یاریست: کہ ما دو عاشق زاریم و کار ما زاریست: بلبل نے کہا کہ اس خیال سے درگذر کہ میرا اتنا گناہ ہی کہ ایک
اوراق گل مینے پریشان کیے تھے سو عوض مین اسکی گرفتار قفس ہون اور تو نے کہ کعبہ دلکو ویران کیا ہی پس تیرا کیا حال ہوگا یہہ بات دل
دہقان پر کارگر ہوئی بلبل کو آزاد کیا بلبل نے کہا جو تو نے مجہسے نیکی کی ہی بحکم هل جزاء الاحسان الا الاحسان کی مین بہی مکافات
اسکی کرتی ہون سو وہہ ہی کہ اس گلبن کے نیچے کر تو کہڑا ہے ایک آفتابہ پر زر دفن ہی اسے کہود لے اور اپنے کام مین لا دہقان نے اس مکان کو کہودا جو بلبل
کہا تہا سو پایا دہقان نے کہا کہ ای بلبل عجب بات ہی کہ آفتابہ زمین کے نیچے دیکہا تو نے اور دام خاک کے نیچے نہ دیکہہ سکی بلبل نے کہا نہین جانتا ہی تو
اذا نزل القدر بطل الحذر جبکہ قضاے الہی نازل ہوتی ہے نہ دیدہ بصیرت مین روشنی رہتی ہے اور نہ تدبیر صائب سے نفع پہنچتا ہی اور یہہ
مثل اسلیے لایا ہون تا معلوم ہو کہ مین حریف قضا و قدر کا نہین ہون اور اسکے سوا کہ سر تسلیم کا حکم الہی پر رکہون چارہ دیگر نہین ہے
بیت سر ارادت ما و آستان حضرت دوست: کہ ہرچہ بر سر ما میرود ارادت اوست: دمنا نے کہا یقین معلوم ہی کہ جو کچہہ شیر نے تیرے واسطے تجویز
کیا ہے اسکا باعث یہی ہی کہ کمال بیوفائی اور جباری اسکی ذات مین ازل سے ودیعت رکہی ہے اگرچہ اول مین اسکی صحبت حلاوت زندگانی دیتی لیکن
اوخر مین تلخ مرگ کہی ہے اسکی مثال ایسی ہی کہ ایک مار ہی نقش دار و زہر ناک کہ اسکا ظاہر نقشہا رنگارنگ سے آراستہ ہے اور باطن اسکا زہر ہلاہل سے کہ

Marfat.com

کوئی تریاق اوسے فایدہ نہ بخشے پیراستہ ہے شتربہ نے کہا کہ پہلے مینے نوش شیرین چکہا ہی اب وقت ہے زخم نیش تلخ کا اور ایک مدت طرب و راحتمین بسر کی ہے اب ہنگام ہی ہجوم محنت وغم کا **بیت** ایدل مزۂ وصل چشیدی یکچند + اکنون الم فراق میباید خورد + اور حقیقت یہہ ہے کہ اجل گریبان گیر ہوکر مجھے اس بیشے مین لائی تھی ورنہ مین شیر کی صحبت کے کب لایق تہا مین تو اوسکا لقمہ ہون چاہئے تہا کہ اگر ہزار کمند سے کوئی اوسکی طرف کہینچتا تو بہی ارادہ اوسکا نکرتا لیکن لکہا پیشانی کا کہ تقدیر الہی سے ہے اوس سے بندہ مجبور ہے اور دوسرے تیرے دمدمے نے آدمنا مجکو ورطہ ہلاک مین ڈالا ورنہ مین کب دیدہ و دانستہ دام بلا مین گرفتار ہوتا اب دست تدبیر دامن تدارک سے کوتاہ ہی کہ اوسکا وقت باقی نرہا **مصرعہ** چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست + اور بزرگون نے کہا ہی جو کوئی دنیا سے قدر کافی پر قانع نہو اور طلب زیادتی کی کرے مثال اوسکی ایسی ہے کہ ایک شخص کوہ الماس تک پہنچے اور ہر ساعت اوسکی نظر ٹکڑے پر پڑے اور خیال کرے کہ یہہ پرچہ بڑی قیمت کو بکیگا اس خیال سے آگے بڑہتا جاے اور ہرچند ریزہ ہاے الماس سے پانو اوسکے چہلنے جائین پر وہ مستی طلب مین خبردار نہو اور کچہہ بہی ہاتہ آیا نہ آیا لیکن یہہ آگے ہی بڑہتا جاے اور وہ زخم ہر دم زیادہ ہوتے جائین اور یہہ اوسی صدمہ سے کوہ پر ہلاک ہو جاے **بیت** از زیادت طلبی کار تو آید بزیان + سود اگر خواہی ز اندازہ زیادت مطلب + دمنا نے کہا کہ یہہ سخن بغایت پسندیدہ کہا تو نے کہ جو بلا کسی پر نازل ہو منشا اوسکا حرص اور طمع پر ہوتا ہے **بیت** ہوا جو کوئی مبتلاے طمع + وہ ہوگا اسیر بلاے طمع + جو گردن کہ زنجیر حرص مین باندہی جاتی ہے آخر کو تیغ ذلت سے کاٹی جاتی ہے اور جسکے دماغ مین کہ سوداے طمع جگہہ پکڑتا ہے آخر وہ سر خاک برابر ہوتا ہے اور اکثر شخص کہ غلبہ حرص سے امید دولت پر ورطہ نکبت مین پڑے ہین آخر کار قعر مہلکہ مضرت مین گرفتار ہوے ہین جسطور سے کہ وہ صیاد روباہ کی طرح کہنتا تہا آخر پنجہ پلنگ سے دماغ اوسکے نہاد ہا پر ہوا شتربہ نے کہا یہہ ماجرا بیان کیا چاہیے

حکایت دمنا نے کہا کہ ایک صیاد صحرا مین روباہ کو دیکہا کہ نہایت چستی و چالاکی سے ایک دشت مین گشت کرتی ہی صیاد کو چال اوسکی خوش آئی بالخود صلاح اوسکی گرفتاری کی کرکے ایک سوراخ اوسکے دمیاس کے پاس کہودا اور خس و خاشاک سے چہپایا ٹکڑہ گوشت اوسپر رکہہ کے آپ کمینگاہ مین جا بیٹہا جبکہ وہ روباہ دمیاس سے باہر آئی اور بو اوس جیفہ کی ناک مین پہنچی نزدیک آکے چاہا کہ اوسے کہاے یہہ دلمین اندیشہ کیا کہ اگرچہ بو اس جیفے کی دماغ کو معطر کرتی ہی لیکن بو بلا بہی مشام ہوشیاری مین آتی ہے اور عقلا اوس کام نزدیک کہ جسمین احتمال ہلاکت کا ہو نہین جاتے ہین اور خردمند ایسے کام کو کہ اندیشہ فتنہ کا جسمین متصور ہو نہین کرتے ہین ایک احتمال یہہ ہے کہ کوئی جانور مرگیا ہو اور گمان غالب یہہ ہے کہ اس جیفہ کے تلے دام بہی بچہا ہو پہر تعدیر ایسے اندیشہ ضرر سے حذر اولی ہی **نظم** مر ترا چون دو کار پیش آید + کہ ندانی کدام باید کرد + آنکہ در وے مظنہ خطر ست + آنت (یعنی آن کار را) بر خود حرام باید کرد + و آنکہ بیخوف و بیخطر باشد + بہمان قیام باید کرد + روباہ نے یہہ فکر کرکے خیال جیفہ سے کنارہ کیا اور ایکطرف کی راہ لی اس اثنا مین پلنگ گرسنہ کوہ سے نیچے اترا جبکہ بو اوس مردار کی سونگہی بلا تامل اوس جیفے پر دوڑا پانو رکہنے کے ساتہہ ہی اوس گہڑے مین گرا جبکہ صیاد نے پلنگ کے گرنیکی آواز سنی سمجہا کہ روباہ گری ہی نہایت حرص سے بے تامل اوس گہڑے مین اوترا صیاد کے آنے کے ساتہہ ہی پلنگ نے پیٹ اوسکا چیر ڈالا صیاد غلبہ حرص اور بیعقلی سے ہلاک ہوا اور روباہ فیض قناعت اور قطع طمع سے جان سلامت

Marfat.com

لیکن فایدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ آفت طمع اور شقاوت زیادہ طلبی آزاد کو بندہ اور بندیکو سر افگندہ کرتی ہی شنزبہ نے کہا کہ واقعی غلطی کی میننے کہ ملازمت شیر کی اختیار کی کیا جانتا تھا مین کہ وہ قدر خدمت کی بجا نیگا بزرگون نے سچ کہا ہی کہ صحبت اوسکی کہ قدر محنت کی نجانے اور خدمت اوسکی کہ قیمت محنت کی نہ پہچانے تا مدد اوسکے ہے کہ کوئی شخص امید محصول پر تخم شیرین زمین شور مین بو یا آب روان پر غزل کیا خوش مضمون لکھے یا نصویہ سے بیا میدتو الدوتناسل عشقبازی کرے یا گولیسے چراغ کی بقا سمجھے **قطعہ** معشوق و بادشاہ مین ہرگز وفا نہین + پہل بید سمر مین ہرگز لگا ہتین + کوئی چراغ آتش گل سے جلا نہین + پیاسے کو قطرہ آب گہر سے ملا نہین + دمنا نے کہا اس بات سے درگذرا اور اپنے کام کی تدبیر کر شنزبہ نے کہا کیا چارہ کرون یقین جانتا ہون اور میری عقل حکم کرتی ہی کہ شیر میرے حق مین بدی تجویز نکریگا مگر اہل صحبت میری ہلاکت مین البتہ کوشش کرتے ہین اگر تقدیر میری نے زندگانی کی ترازو کف فنا مین سپرد کی ہی تو ہر البتہ پلہ بقا میرا طالمان مکار اور ستمگاران غدار دست بدست اوٹھا دینگے جیسا کہ گرگ و شغال و زاغ نے ارادہ اونٹ پر کرکے باتفاق یکدیگر غالب آئے دمنا نے کہا یہہ ماجرا کیونکر تھا

حکایت گرگ و شغال و زاغ

شنزبہ نے کہا کہتے ہین کہ زاغ سیاہ چشم اور گرگ تیرہ بخت اور شغال بدبخت ایک شیر شکاری کی خدمت مین حاضر رہتے تھے اور انکا بیشہ شارع عام کے نزدیک تھا ایک اونٹ سوداگر کا اوس بیشے کے حوالے مین ماندہ ہو کر رہ گیا ایک مدت کے بعد قوت پا کے ہر طرف چارے کی طلب مین پھرتا تھا کہ گذر اوسکا اوسی بیشے مین ہوا جبکہ شیر کے نزدیک پہنچا آداب خدمت بہزار فروتنی بجا لایا شیر نے استمالت کی اور حال پوچھا شتر نے اپنا حال سوال کیا کہ غلام چاہتا ہی کہ ملازمت اس بیشے کی اختیار کرکے باقی عمر شہریار کی خدمت مین بسر کرے شیر نے کہا اگر رغبت ہماری صحبت کی رکھتا ہی تو تجھے امان اور اجازت ہی اونٹ شاد ہوا اور اوس بیشے مین بسر کرنے لگا ایکمدت کے بعد وہ شتر نہایت فربہ ہوا ایک روز شیر شکار کیواسطے گیا تھا اتفاقاً پیل مست سے دوچار ہوا اور جنگ عظیم واقع ہوئی شیر مجروح ہوکے اپنے مسکن کو پہر آیا دردناک و مجروح بستر ناخوشی پر گرا زاغ اور شغال اور گرگ کہ اوسکے خوان احسان سے لقمہ پاتے تھے بے برگ و نوا رہے شیر از راہ الطاف بادشاہی کو خادم پرورہوتا ہے حال انکا دیکھ کے متاسف ہوا اور کہا کہ رنج تمہارا مجھپر دشوار ہی اگر کوئی صید نزدیک ہو تو اطلاع دو کہ مین اسی حال مین نکلکر اوسے شکار کرون تا تم بھی بے نوا نہ رہو وے شیر کے پاس سے اوٹھکے ایک گوشے مین باہم دیگر مصلحت کی کہ اس اونٹ سے نہ بادشاہ کو منفعت ہے اور نہ ہمین الفت شیر کو اس بات پر لانا چاہئے کہ اوسے شکار کرے تا چند دن ہمین اور شیر کو سد رمق پہنچے شغال نے کہا کہ اس خیال سے درگذر کہ شیر نے اوسے امان دی ہی جو کوئی کہ بادشاہ کو غدر پر تحریص کریگا اور نقض عہد پر دلیری دلوائیگا حقیقت مین یہہ خیانت ہے اور خائن ہر حال مین مردود ہے اور خدا اور رسول اوسے ناخوش ہین ناخوشنود رہتے ہین **نظم** ہر کہ در طریق خیانت گریست + دین و از عہد امانت بر بیست + سکہ مردی ز امانت بود + علت مردم ز خیانت بود + زاغ نے کہا کہ اس بات میں حیلہ بچا ہی اور شیر کو اس عہد سے باہر لانا چاہئے تم سب یہین ٹھہرو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون یہ کہکے بعد شیر کے نزدیک جا کھڑا ہوا شیر نے کہا کہ کوئی شکار کی خبر لایا ہی زاغ نے کہا کہ جسکی آنکھ بھوک غلبے سے کام نہین کرتی ہے اور قوت حرکت کی بھی نہین ہی مگر ایک طرح غلامونکی خاطر مین آیا ہی اگر بادشاہ اوس پر راضی ہو تو سکو رفاہیت تمام سے نعمت پہنچتی ہے شیر نے کہا کہ عرض کر زاغ نے کہا کہ اونٹ ہم مین اجنبی ہے اور اوسکی صحبت سے کوئی نفع مقصود نہین ہے گویا دست قدرت مین البیلے صید از خود شکار دام افتادہ ہی ہاتھہ آئی ہی شیر یہہ بات سنکے نہایت غضب مین آیا اور کہا کہ خاک ایسے فیقو کے سر پر کہ جنہین نفاق اور سمعند نیک بات نہین چلتی ہیں اور طریق مروت و فتوت سے محض بیگانہ ہین اور مجھے وہ بات تعلیم کرتے ہین کہ جس سے خدا ناراض ہو اور سلطنت برباد ہو جائے بھلا جنے کہ یہہ شعر مولف کا سنا ہو گا

وہ کیونکر :: نہ خدا سے غفلت کریگا بیت نہو مغرور گر زیر نگین یہہ ہفت کشور ہون :: سلیمان سے یہان اکدم مین لیلیے دیو خاتم کو :: عہد کا توڑنا کسی مذہب مین جائز نہین ہے کہ پہلا اُسے اپنے زینہار مین لینا اور پھر پیمان شکنی کر کے اُسے ہلاک کرنا اس سے بھی کوئی بُری بات ہے ؎ ہر شاخ پایدار گر از تست سربلند :: مشکل بدست خویش کر اہم شکست تست :: زاغ نے کہا کہ مین اس مقدمے کو جانتا ہون لیکن حکما نے کہا ہے کہ ایک نفس کو اہل بیت کے واسطے فدا کرنا چاہیے اور اہل بیت کو قبیلے کے واسطے اور قبیلے کو فدائے شہر اور اہل شہر کو فدائے شہریار کرنا واجب ہے کہ سلامتی اُسکی اہل زمانہ کو پہنچائیگی اس صورت مین جب صاحب عہد صفت سے پاک رہیگا اور اُسکی ذات مشقت فاقہ سے سلامت رہے گی شیر نے یہہ سنکر گردن جھکائی زاغ آیا اور یارون سے کہا کہ اول قصہ ہلاکی شتر کا مین نے عرض کیا پہلے تو سرکشی کی اُسکے بعد نیم راضی ہوا اب یہہ تدبیر ہے کہ سب اونٹ کے پاس چلین اور مذکور شیر کی بھوک کا رنج کشی کا بیان کرین اور کہین کہ ہم پناہ سایہ دولت کامگار مین روزگار خرمی کے ساتھہ بسر کرتے تھے اب یہہ جو حادثہ درپیش آیا مروت تقاضا نہین کرتی ہے کہ جان اور نفس اپنا اُسپر فدا نکرین و الا کفران نعمت کے ساتھہ منسوب ہونگے اور مروت جوانمردی سے محروم رہینگے بہتر یہہ ہے کہ ہم سب شیر کے پاس چلین اور اُسکا شکر انعام اور اکرام بجا لاوین اور کہین کہ ہم سے اور کچھہ نہین ہو سکتا مگر جان اور نفس اپنا تجھپر فدا کرتے ہین اور ہر ایک یہہ عرض کرین کہ بادشاہ آج چاشت ہماری گوشت سے کرے اور دوسرا اُسکے قولکو رد کرے حتی کہ نوبت شتر کی آئی ممکن ہے شتر کا مانا قرار پائے بسن اتفاق یہہ سب شتر کے پاس گئے اور یہہ سب فضولی اُس سے بیان کی شتر سادہ لوح اُنکی افسون پر فریفتہ ہوا اور اسی نوع سے کہ مذکور جسکا ہو چکا باتکو قرار دیکے شیر کے پاس آئے اور زاغ نے زبان کھولی اور یہہ شعر مولف کا پڑہا بیت دشمن ترے پامال مین صورت سبزہ :: پہلے پھولین ترے گلشن کے برابر :: ہماری حیات و صحت بادشاہ کی سلامتی مین ہے اب ضرورت پیش آئی ہے بادشاہ کو اگر میرے گوشت سے سد رمق حاصل ہو تو عین راحت ہے مجھے نوش فرمائیے اورون نے کہا کہ تیرے گوشت کہانے سے کیا سیر بادشاہ کو ہوگی بیت تو کون ہے جو شمار مین آئے کیا مطبخ شہریار مین آئے :: زاغ نے یہہ بات سنکر گردن جھکائی شغال نے عرض کیا مدت دراز متمادی ہوئی کہ تیرے سایہ دولت مین تاب آفتاب حوادث سے بہزار امن و امان گذران کی ہے مین آج کہتا ہون بادشاہ کا خشنود مضرت مین مبتلا چاہتا ہون کہ ستارہ اقبال بے زوال میرے افق حال سے طلوع کرے یعنی بادشاہ طعمہ چاشت کا میرے گوشت سے فرمائیے اورون نے جواب دیا کہ جو کچھہ کہ عرض کیا تو نے ہوا داری اور حق گذاری ہے مگر تیرا گوشت کہ بدبو کہتا ہے مبادا تناول کے بعد رنج بادشاہ کا زیادہ ہو شغال خاموش رہا اور گرگ آگے بڑہا اور زبان ثنا یون کھولی بیت خدایا تیرا ہو سکے شہریار :: عدو روز میدان جیتے اسکا :: میری بھی جان بادشاہ پر فدا ہے اور اس بات کا آرزومند ہون کہ بادشاہ بخوشی میرے اجزا کو اپنے دانتون مین جگہ بخشے یارون نے کہا کہ یہہ بیان تیرا محض اخلاص اور علامت اختصاص ہے مگر تیرا گوشت خناق و ضرر مین ہلاہل کے برابر ہے گرگ یہہ سنکے قدم پیچھے رکہا اور شتر دراز گردن نے بحکم کل طویل احمق بعد ادائے انطوطہ دعا کے یہہ شعر مولف کا پڑہا ؎ کمان چرخ تری دوست کی ہو حلقہ بگوش :: ترے عدو کا لگائے شہاب ثاقب تیر :: کہ مین از خاک دو اشتہ اس حضرت کا اور پرورش یافتہ اس دولت کا ہون گر بادشاہ مطبخ کے واسطے اس ناچیز کا گوشت قبول فرمائے اور جان میری کام آوے تو بہی احسان سے سبکدوش نہین ہو سکتا ہون بیت نوکری ذبح تو مین نسبت کی لذت سمجھون :: کام آئے جو میری جان سعادت سمجھون :: سب اہل فریب متفق الکلمہ ہوکے یہہ بات تیری فرماتے شفقت و صدق عقیدت سے دیکہ ہے فی الواقع گوشت تیرا خوشگوار و بادشاہ کے مزاج کے موافق ہے سزاوار ہے حمیت سے تیری ہمت کہ اپنے ولی نعمت سے جان

Marfat.com

مضایقہ نکیا اور اس معاملے سے اپنا نام نیک صفحہ روزگار پر چہوڑا بیت زر کے دینے کو تو حاضر ہین ہزار ٭ جان دینا ہی نہایت دشوار ہا اسکے بعد جب
حملہ وہ ہوا اور اجزا اُس مسکین کے پارہ پارہ کر ڈالے یہہ مثل اسواسطے بیان کی تا جانے تو کہ فریب اہلِ مکر کا خصوصاً جبکہ وے متفق ہوتے ہین خالی نہین
جاتا دمنا نے کہا کہ اسکے دفع کی کیا تدبیر ہے شتربہ نے کہا کہ اس حال مین تدبیر میری راہ صواب سے دور نظر آتی ہی بلکہ سواے جنگ و جدل و حرب و قتال و
چارہ نہین دیکہتا ہون کہ حفظ مال اور حفاظت جان کے لئے اگر کوئی مارا بھی جاتا ہی تو دایرہ شہدا مین داخل ہوتا ہے بموجب اس حدیث شریف کے من قتل
دون نفسہ فہو شہید اگر میری اجل شیر کے ہاتہہ سے مقدر ہی تو چارہ کیا لیکن ہمت مردانہ کے ساتہہ مارا جاؤن تو بہتر ہی کہ کوئی بے حمیت اور
بیغیرت تو بخشےگا اور موت نیکنامی کے ساتہہ بہتر ہے زندگانی سے بدنامی کے ساتہہ دمنا نے کہا کہ مرد خردمند جنگ کے وقت پیشدستی نہین کرتے مین
سنا ہوگا کہ پیشدادیون[٥٩] اور کیانیون کا قاعدہ تہا کہ دشمن پر پیشدستی نکرتے تہے اور اس مین بہت سے فواید ہین کہ ہنگام حرب سبقت کرنا بیخردی
اور خطرہاے بزرگ کی دلیل ہے بلکہ اصحاب رای مدارا اور تلطف کو پیش کرتے ہین اور مناقشہ کا دفع کرنا ملاطفت کے ساتہہ اولے جانتے ہین نظم
جو لوگ کہ ہوتے ہین دلا عاقل دہر ٭ نا کرتے نہین جز بمہر عدو پردہ قہر ٭ پوشیدہ نہین ہے یہہ مثل مشہور ٭ مرتا ہو جو گڑ سے کیون اُسے دیجے زہر
دوسرے دشمن ضعیف کو خرد و خوار نجانا چاہیے اگرچہ قوت اور زور سے برنہ آے شاید کہ غدر و فریب سے آتش فتنہ کو بھڑکاوے اور تو خود حال اس شیر کو جانتا
اور اُسکا غلبہ شرح اور بسط سے تجہے معلوم ہے پس اُسکی دشمنی اور غایلہ جبرت سے غافل نہو کہ جو کوئی دشمن کو خوار جانتا ہی اور اُسکی محاربت سے اندیشہ
نہین کرتا ہی پشیمان ہوتا ہے جیسا کہ وکیل دریا گشت بہ تحقیر طیطوا ہو شتربہ نے پوچہا کہ یہہ کیونکر تہا دمنا نے کہا **حکایت**[٢٢] **وکیل دریا** ہی کہ
ساحل دریاے ہند پر ایک نوع پرندونکی ہی کہ اُنکو طیطوا کہتے ہین ایک جوڑا انکا دریا کے کنارے نشیمن رکہتا تہا جبکہ وقت انڈے دینے کا آیا مادہ نے کہا کہ
انڈے دینے کے واسطے جگہہ ڈہونڈنا چاہیے کہ فراغ سے وہان گذران کرین نر نے کہا کہ یہہ موضع پاک اور جا دلکش ہے اب اُٹہنا اس محل سے مشکل
نظر آتا ہے یہین انڈے دینا چاہیے مادہ نے کہا کہ یہہ جگہہ اندیشہ کی ہی کہ اگر دریا موج مارے اور بچون کو لیجاے تو کسقدر رنج اُٹہانا پڑے نر نے
کہا کہ خیال مین نہین آتا ہے کہ وکیل دریا اس قدر دلیری کرے کہ ہمارے بچے لیجاے اور اگر بالفرض ایسی حرکت کرے کہ بچے ہمارے
غرق ہوجائین تو مین انتقام اپنا فی الفور واقعی اُس سے لونگا **بیت** کج روی ہمسے کرے کیا ہی مجال دریا ٭ صورت موج ہوا آ بہی
حال دریا ٭ مادہ نے کہا کہ اپنے حد سے تجاوز کرنا لایق نہین ہے اور زیادہ اپنے طور سے لاف مارنا اہل خرد کو نہ چاہیے تو کس قوت اور
قدرت پر وکیل دریا سے انتقام لیگا اور کس شوکت و مرتبت پر مجادلت اور منازعت اُس سے کریگا **بیت** یہہ سنا ہے
ہر شکار انداز سے بہ صعوہ بر آتا نہین شہباز سے ٭ اس اندیشہ سے درگذر اور بیضون کے واسطے کوئی مکان محفوظ
اور جاے حصین[٦٥] اختیار کر اور میری نصیحت سُن جو کوئی کہ سخن ناصحون کا نسنے گا اور پند یاران مشفق کا کار
نہوگا تو اُسے وہ پہنچے گا جو سنگ پشت کو پہنچا نر نے کہا کہ یہہ حکایت کیونکر تہی مادہ نے کہا **حکایت**[٢٣] **سنگ
پشت** کہتے ہین کہ ایک آبگیر مین کہ پانی اُسکا صفا مین مانند آیینہ کے عکس نما تہا اور غدوہ[٥٦] و رقت مین عین آب حیات اور چشمہ سلسبیل سے برابری

Marfat.com

کرتا تھا اوس جگہہ ایک سنگ پشت اور دو بطین باہم مسکن رکہتی تہین اور مجاورت کی سبب سے رشتہ انکی نیت
کا مصادقت کو پہنچا تہا اور ہمسائگی مانند ہم خانگی ہو گئے تھے لمولفہ ؎ زہی وہ زیست جو یارو نمین گذرے + خوشا وہ دم
جو غمخوارو نمین گذرے + ناگاہ دست روزگار غدار نے اونکے رخسارۂ حالکو خراش جفا شروع کیا اور سپہر مینا فام نے صورت مفارقت
کی آئینہ روز و شب سے دیکہنا آغاز کیا یعنی ہر روز پانی اوس چشمی کا خشک ہونی لگا مصرع وَاَیُّ نَعِیْمٍ مَالِکُہٗ الدَّہرُ ؎ آخر کار
اوس پانی مین کہ مادہ حیات اور مدد معاش تہا نقصان کلی ظاہر ہوا بطون نے جبکہ یہہ حال دیکہا سمجہین کہ بے آب زندگانی نا ممکن ہے ناچار
دل وطن سے اوٹہایا اور عزیمت سفر کی مصمم کی بیت ناسخ جسکو وطن مین چین نہو وہ سفر کرے + گذرے وطن سے دشت بلا مین گذر کرے
+ ہر چند کہ رنج سفر کا بد ہوتا ہی مگر جفائے وطن سے بہتر ہی اسکے بعد با دل پر غم اور دیدۂ پر نم سنگ پشت کے پاس آئین اور سخن الوداع درمیان مین لائین
اور یہہ بیت پڑہنے لگین بیت جدائی تری کسکو منظور ہے + زمین سخت ہی آسمان دور ہی + سنگ پشت سوز فراق سے رویا اور کہا کہہ
کیا بات ہی اور بغیر تمہارے کیونکر میری زندگی بسر ہوگی جبکہ مجہکو طاقت وداع کی نہین ہی تحمل فراق کا کیونکر کرسکونگا بیت ناسخ ابہی تو کچہہ
کیچہ برا نہین وہ گل مجہسے + ایسا نالان ہون کہ شرمندہ ہی بلبل مجہسے + بطون نے جواب دیا کہ ہمارا جگر بہی خار خار مفارقت سی ریش ہی اور سینہ
التہاب زبانۂ آتش مہاجرت سے بریان لیکن کیا کرین کہ نزدیک ہی خرابی بے آبی کی ہمارے خاک وجود کو باد فنا سے برباد کردے لاجرم بضرورت ترک یار
و دیار کرنا اور کربت غربت اختیار کرنا پڑا ہی لمولفہ بیت کہان عاشق نکلتا ہی برغبت کوئے جانان سے + بمجبوری قدم آدم کا نکلا باغ رضوان سے +
سنگ پشت نے کہا کہ جانتا ہون مین بے پانی ہونیکی مضرت ہر ذی حیات کے حق مین حکم زہر قاتل کا رکہتی ہی اور زندگانی بے پانی ممکن نہین ہے لیکن
حق صحبت قدیم مقتضی اسکا ہی کہ مجہی بہی اپنے ساتہہ لیچلو اور محنت آباد فراق تنہائی مین تنہا نہ چہوڑو بیت ناسخ جاتا ہی سفر کو تو
جو ایجان + بدکار ہے پہر یہہ جسم بیجان + بطون نے کہا کہ او دوست یگانہ وای ہمدم فرزانہ تیری جدائی کا رنج جلای وطن سے زیادہ ہی
ہم جس جگہہ کہ جائینگے اگر رفاہیت تمام بہی ملے اور عشرت کامل بہی حاصل ہو تو بہی تیرے دیدار کے بغیر دیدۂ عیش تیرہ اور چشم بہجت خیرہ
رہینگے لیکن کیا کرین کہ ہمارا چلنا پانو سے روی زمین پر اس مسافت دور و دراز کے ساتہہ متعذر اور تیرا اوڑنا اوج ہوا پر ہمارے اتفاق مین
متعذر ہی پس اس تقدیر پر ہمارا تیرا ساتہہ کیونکر ہو سکے سنگ پشت نے کہا کہ چارہ اس کام کا کچہہ تمہارے ذہن رسا سے ہو تو دور نہین اور مجہہ
خستہ جان و فشار رسیدہ ہجران سے اسکی تدبیر کچہہ نہین ہو سکتی ہی بطون نے کہا کہ ای یار عزیز ہم اسکی بہی تدبیر کرسکتے ہین لیکن مجبور
اسمین ہین کہ جو کچہہ کہینگے وہ تجہسے نہو سکے گا اور جو عہد کہ تو کریگا اوسپر ثابت نرہیگا سنگ پشت نے کہا کہ ہرگز نہوگا کہ تم میری اصلاح
کیواسطے بات کہوگے اور مین نکرونگا اور جو وعدہ کہ سراپا میرے واسطے مفید ہو اوسپر ثابت نرہونگا ایسا بہی مجنون نہین ہون کہ اپنی نیک و بد کو
نہ سمجہون بیت شرط کرتا ہون نہوگا تیرے کہنے کے خلاف + عہد کرتا ہون نہوگا اوس سے ہرگز انحراف + بطون نے کہا کہ شرط یہہ ہے
کہ جو ہم تجہی ہوا پر اوٹہا کر لیچلین تو مطلق راہ مین بات نکرنا کسو سے کہ جو ہمین تجہے ہوا پر اس ہیئت کذائی سے دیکہیگا تعریض اور کنایہ سے اپنی بطور پر کلام کریگا

Marfat.com

تو چپتے یا جو کچھ کہ دیکھے مطلق نہ بولنا سنگ پشت نے کہا کہ مطلق مین آپکی فرمانے سی تجاوز نکرونگا اور یہہ شعر میر کا میری تعلیم کو کفایت کرتا ہی **بیت** خموشی کی ہماری جلی بجا اب قصہ خوانی ہی + برابر سو زبان کے ایک اپنی بزبانی ہی + اسکے مناسب حال رباعی شیخ تلمیح کی ہی **رباعی** گرتی ہی فزون قدر بشر خاموشی + ہر عیب کو کرتی ہی ہنر خاموشی + ہو مردم چشم سان سراپا بینا + انسان سے ہو سکے اگر خاموشی + بطون نے ایک لکڑی نکالی اور سنگ پشت سی کہا کہ اسی دانتون سے مضبوط پکڑ اور بطون نے دونو جانب سے اوس چوب کو چونچ مین پکڑا اور اوسی ہیئت سی ہوا پر اوڑین اور اوسی تالاب کی طرف کہ جہان پانی تھا روانہ ہوئین قضارا انکا گذر ایک قریہ پر ہوا جب کہ نظر وہان کے لوگونکی ان بطون پر پڑی دیکھا کہ ایک چوب ہے کہ اوسمین سنگ پشت لٹکتا ہی اور دونون گوشے اوسکے دو بطین انکو چونچ مین پکڑے ہوئے اوڑی جاتی ہین اسطرحکا تماشا کہ کبھی نہ دیکھا تھا صغیر و شریف اوس قریہ کے غوغا کنان دوڑے کہ یہہ کیا عجائبات ہی ہر ایک اپنی اپنی طرح سی کلام کرتا تھا اور یہہ سنگ پشت کو ناگوار گذرتا تھا ایک ساعت بہر نوع سنگ پشت نے ضبط کیا آخر آتش غضب دیگدان سینہ سنگ پشت مین جوش زن ہوئی اور طاقت ضبط کی نرہی اور کہا کہ آنکھین تمہاری اندہی ہو گئی ہین کیون چلاتے ہو ادہر سنگ پشت نے لب کہولے اور ادہر زمین پر گرا بطین چلائین کہ تو نے خلف عہد سے ہمین رنج مین اور آپ کو ہلاکت مین ڈالا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلَاغ یہہ کہکے راہ اپنی لی اور سنگ پشت ہلاک ہوا فایدہ اس مثل کا یہہ ہی کہ جو کوئی نصیحت کو ناصح کے سمع قبول مین جگہہ نہ دیگا وہ اپنی ہلاک مین سعی کریگا **مؤلف بیت** ہمیشہ پشیمان احمق ہیگا + جو کہنا کسیکا نہین مانتا ہی + طیطوی کی نر نے کہا کہ مینی یہہ سبھی مثل اور اوسکا مضمون معلوم ہوا لیکن تو نہ ڈر کہ شخص بزدل اور خوف خوردہ ہرگز مطلب کو نہین پہنچا ہے اور بات وہی ہی کہ مینی جو پہلے کہی تھی کہ وکیل دریا رعایت ہمارے لوازم و حالت سی جانتا دہ سے نکالنے ناچار اوسی جگہہ بچے رکھی جبکہ بچے نکلے تھوڑے سے عرصے کے بعد موج آئی اور اون بچون کو لیگئی مادہ نے اس حال کے مشاہدہ کے بعد گریبان اپنا چاک کیا اور نر سے کہا کہ اے خاک بر سر مین جانتی تھی مین کہ یہہ دریا میرے بچون کو خاک مین ملائیگا اور آتش فراق سے میرے خرمن جانکو لگائیگا مگر تیری عقل ناساز نے مجھی خراب کیا اب کیا تدبیر کریگا کہ مرہم ریش دل اوس مرہم سی التیام پذیر ہو نر نے کہا کہ میرا وہی قول ہے کہ مین انتقام اپنا وکیل دریا سے لونگا پس اسی حال مین اور پرندونکے پاس گیا اور جو کہ پیشوا اس قوم کے تھے اونکو جمع کیا اور اپنا حال اونسے مشرح بیان کرکے کہا کہ اگر آج تم سب متفق ہو کے داد میری وکیل دریا سے نلوگے تو جرأت اوسکی بڑھ جائیگی کہ بعد اسکے یہہ ارادہ تم سب کے بچون کا کریگا اور یہہ نقصان ستم ہم سب کے حق مین قرار پکڑیگا اب اسکی بعد اپنی اپنے فرزندونسے سب قطع امید کرین یا مسکن اور وطن اپنے سب چھوڑ دین **لمولفہ بیت** یا گوارا کیجئے قطع امید اولاد کا + غم غربت کیجئے یا خانہ آباد سے + اور یا متفق ہو کہ ہم عوض اپنا وکیل دریا سے لین کہ گربہ کشتن روز اول بہتر ہے **مصرعہ** علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد + سب پرندے اس حال سے آگاہ ہو کر باہم اوڑے اور سیمرغ کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہو کے صورت حادثہ عرض کی اور کہا کہ اگر غم رعیت کا کھائیگا تو سلطان ہمارا ہے اور اگر پروا انکی زاریکی نہ کریگا تو فرمان مرغونکی سلطنت کا تیرے صفحۂ دولت سے مٹا کے منشور انکی پاسبانی کا اور کے نام پر لکھا جائیگا بیت غم زیردستان بخور زینہار + بترس از زبردستی روزگار + سیمرغ نے انکی استمالت کی اور با خدم و حشم اپنی دار السلطنت سے متوجہ اس حادثہ کی دفع کا ہوا اور سب پرندوں نے انکی امداد و رفاقت پر قوی دل ہوکے ساحل دریا ہند کیطرف رخ کیا جبکہ سیمرغ نے اپنی سپاہ کیساتھ کہ حساب محاسب میں نہ سمائے اور انکا عدد صفحات میزان لمکانمیں تو لا نجائے اس دریا کے نزدیک پہنچا المولفہ نظم سبکے تنبدخو و خون آشام سبکے پنجے بعینہا خونکے حسام + سب کے سب لاور دلیر و دشمن سوز + فوج اعدا پہ سب کے سب فیروز + سب کے سب پہنے تکبر پر و بال + دل سے آمادۂ جدال و قتال + برچھیاں جنگ میں تھیں منقاریں + بال و بازو تھے تیز تلواریں + دوستی کو ہزار بھی کم ہیں + مونس ہیں ہتھیار بھی کم ہیں + ہے بہت ایک بھی عداوت کو + ہو حذر صاحب فراست کو + نسیم نے کہ سلسلہ جنبان موج ہوتی ہے یہ خبر وکیل دریائی کو پہنچائی وکیل دریا کہ اپنے حوصلے میں طاقت مقاومت سیمرغ نرکھتا تھا ناچاری بچے طیطویکے پھیر دیئے غرض اس افسانیکے ایراد سے یہ ہی کہ کسی دشمن کو اگرچہ کیسا ہی حقیر ہو خوار نجاننا چاہیے بعض جگہ سوزن خرد قامت وہ کام کرتی ہے کہ تیغ دراز سے ہاں کچھ ہو نہیں سکتا ہے حکیموں نے کہا ہی کہ دوستی ہزار تن کی مقابلے میں ایک دشمن کے بعضی جگہ کام نہیں آتی ہے شترِبہ نے کہا میں جنگ میں ابتدا کرونگا نا بدنامی اور کافر نعمتی سے منسوب ہوں مگر جو شیر خواہ نخواہ ہی قصد میرا کریگا تو صیانت نفس اور دافعہ اسکا مجھپر واجب ہے دمنا نے کہا کہ جب تو شیر کے پاس پہنچے اور دیکھے کہ دم اٹھا کے زمین پر مارتا ہی اور سرخی اسکے آنکھونکی شعلہ کیطرح چمکتی ہے تب تو یقین کرنا کہ آج اسنے میرا قصد کیا ہی شترِبہ نے کہا کہ اگر کوئی بات اسطرح پر مشاہدہ کرونگا تو یقین ہو جائیگا اور شک باقی نرہیگا اسوقت حتی الوسع جو کچھ کہ ہو سکیگا قصور نہ کرونگا دمنا اسبات سے خوش ہو کر روانہ ہوا المولفہ بیت اور کے غم سے خوش جو ہو عقل اُسے ذرا نہیں + شرم نہیں حیا نہیں صدق نہیں صفا نہیں + کلیلہ نے کہا کہ کام کہانتک پہنچا اور مہم نے کس چیز کے ساتھ انجام پایا دمنا نے جواب دیا مصرعہ بخت بھی بیدار ہے اور آسمان بھی یار ہی + بحمد للہ کہ فراغ تام منتر نے منہ دکھایا اور کار دشوار نے آسانی سے سر انجام پایا اور احوال من اولہ الی آخرہ بیان کیا کلیلہ نے کہا کہ اچھا نہ کیا تونے اور انجام اس کام کا تیرے واسطے غالب ہی کہ برا ہو دمنا نے اسکا کچھ خیال نہ کیا اور جا کر شترِبہ کو ہمراہ لیکر شیر کی خدمت میں آیا شیر نے دمنا کی تعلیم کے موافق غرانا اور دم مارنا شروع کیا شترِبہ کو یقین ہوا کہ شیر نے مقرر قصد میری ہلاکت کا کیا ہی اور اپنے دلمیں کہتا تھا کہ خدمت ملوک کی خوف ہلاکت خالی نہیں ہوتی ہی اور ملازمت سلاطین کی ہم خانگی ماردر ہمخوابگی شیر سے کم نہیں ہے اگرچہ مار نہفتہ اور شیر خفتہ ہو آخر مار ڈسیگا اور شیر جاگیگا اور ضرر پہنچائیگا بیت مکن ملازمت پادشہ کز ان ترسم + کہ ہمچو صحبت سنگ و سبو شود ناگاہ + یہ خیال گذرتا تھا اور ارادہ جنگ کا دلمیں کرتا تھا اگرچہ جانتا تھا کہ جان بری دشوار ہے لیکن بحکم اسکے بیت وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز

آخر کو دونوں طرف کہ جو دمنا نے افسون ہیچ کیا تھا علامت اوسکی ظاہر ہوئی یعنی دونوں طرف سے غش شیر کی اور خوار گاؤ کی بلند ہوئی
نظم زغوغائے ایشان وحوش و سباع + دراں دست و بیشہ پریشاں شدہ + آخر شیر نے بیل کا کلا پکڑ کے چبا ڈالا اور کام اوسکی زندگی کا
تمام کیا کلیلہ نے جبکہ یہ صورت دیکھی دمنا سے کہا **رباعی** صد حیلہ و نیرنگ بر آمیختۂ + وانگہ زمیان کار بگریختۂ + باران وصد سالہ
فرو نتشاندہ + ایں گرد بلا را کہ بر انگیختۂ + اے نادان اپنی رائے کی خامی دیکھتا ہے اور جانتا ہے یا نہیں دمنا نے کہا وہ خامی کون سی ہے
کلیلہ نے کہا کہ وہ تجھے ہے اور کلام کہ تو نے کیا ہے اسمیں اسباب ضرر ظاہر موجود ہیں اوّل یہ کہ بے ضرورت اپنے ولی نعمت کو مشقت میں
ڈالا اور رنج قوی اوسکی ذات کو پہنچایا دوسرے اپنے مخدوم کو نقض عہد اور بیوفائی کیساتھ منسوب کیا اور اسپے خط نفرت
کیواسطے بدنامی پادشاہ کی روا رکھی تیسرے بے سبب خون میں ایک بے قصور کے سعی کی اور ورطہ ہلاک میں اوسکو ڈالا چوتھے خون بیگناہ
کا اپنی گردن پر لیا کہ تا ابد اس مواخذہ سے نہ چھوٹیگا پانچویں جماعت کثیر کو بادشاہ کے حق میں بدگمان کیا غالب ہے کہ اکثر لوگ بادشاہ کی
بیوفائی کے خوف سے جلاء وطن اختیار کریں اور خانمان سے آوارہ ہو کے محنت و بلائے جلاء گوارا کریں چھٹے سپہ سالار لشکر کو عرصہ تلف میں ڈالا کہ آخر بنیہ
جمعیت سپاہ کی بعد اس حادثہ کے بے انتظام رہیگی ساتویں عجز اور ضعف اپنا ظاہر کیا تو نے اور یہ جو تیرا دعوی تھا کہ یہ کام مدارا سے بخوبی
سو خوب بنایا تو نے اور احمق ترین مخلوقات وہی شخص ہے کہ فتنۂ خفتہ کو بیدار کرے اور جو مہم کہ صلح و نرمی سے تدارک پذیر ہو سکتی ہو اوسکو
جنگ و خشونت میں ڈالے دمنا نے جواب دیا **بیت** نہ نکلے کام اگر فرزانگی سے تعلق کیجیے دیوانگی سے + کلیلہ نے کہا کہ تو نے خرد کے
موافق کونسا کام کیا کہ درست ہوا اور ہاتھ سے معمار تدبیر کے کونسی بنا ڈالی کہ وہ بن آئی اور افسوس کہ اتنا نہ سمجھا تو کہ رائے درست
اور اندیشہ صواب کو جرأت اور شجاعت پر ترجیح ہے **اَلرَّأْيُ قَبْلَ شَجَاعَةِ الشُّجْعَانِ** رہ کار بار است کند عاقل کامل بسخن +
کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + اے دمنا مجھے ہمیشہ سے حال تیرے عجب اور مغروری اور اس دنیائے فریبندہ کی جاہ پر مشغولی کا کہ جز نقش بر آب تماشا اور
کچھ حقیقت نہیں ہے معلوم تھا لاکن اوسکے اظہار میں مجھے تامل تھا مگر اب اسلئے کہ تو انتہا کو پائی اور خواب غرور و غفلت سے بیدار اور مستی
شراب جہالت سے ہوشیار ہوا نہ کہا جاتا ہے کہ اب تیری غفلت و نادانی حد سے زیادہ ہوئی اور بادیہ ضلالت میں گردانی اور
تیری بہت ترقی کر گئی تو اب ضرور ہے کہ تجھے تیری تیرگی اور فرط دلیری سے کہ اوس منکرہ میں پڑ گئی ہے آگاہ کروں ہر چند مجال قلم
نہیں کہ قطرہ اوس دریائے بیان میں آسکے لیکن لازم ہے کہ کچھ بقدر اپنے طاقت کے بیان آوری کروں **بیت** تا تو بدانی کہ چہا کردۂ
نقش و عابسۃ خطا کردۂ + دمنا نے کہا کہ اے برادر ابتدائے عمر سے تا ایندم وہ قول کہ بجا ہے اور فعل
ایسا یاد نہیں پڑتا ہے اور اگر کوئی عیب میں آپنے مشاہدہ کیا ہو تو فرمائیے کلیلہ نے کہا کہ تیرے عیب بہت ہیں مگر دو
تو نے اول بڑا عیث سے تجھے اپنے عیب جانتا ہے دوسرے یہ کہ تیری گفتار کردار پر ترجیح رکھتی ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ بادشاہ
اسکے برابر نہیں ہے کہ قول اوسکے اہل کار کا اونکے افعال پر رجحان رکھتا ہو اور اہل علم قول و فعل میں چار قسم کے ہوتے ہیں اول یہ کہ کہیں

Marfat.com

اور نکرین یہہ طریقہ منافقون کا ہی دوسرے یہہ کہ آنکہین اور گردن یہہ عادت جوانمردونکی ہی تیسرے یہہ کہ کہین اور کرین یہہ عادت
عادلونکی ہی چوتہے یہہ کہ نکہین اور نکرین یہہ خصلت بدنفسون اور دون ہمتونکی ہی اور تو اس گروہ سی ہی کہ کہین اور نکرین کہ جو شیوہ منافقین
کا ہی اور تو ہمیشہ اپنے منہ سے بات بڑہ کے کہتا ہی جیسا کہ گاؤ سے کہا کچہہ اور کیا کچہہ اور شیر جو تیری بات پر فریفتہ ہو کر مرتکب ایسی کام کا
ہوا ہے عیاذاً باللہ اگر کوئی رنج اوسنے شیر کو پہنچا دیا کچہہ ہرج مرج اوس ولایت مین تیرے کردار کے سبب سے نمودار ہوا اور شورش و
اضطراب رعایا کا حد سے گذرا اور بانفوس اور اموال خلق کے معرض تلف مین آئیں وبال اس نکال کا تیری گردن پہ جیسا کہ پڑیگا
دیکہیگا **رباعی** گو یا بدکار ہو کوئی یا بداندیش + پائیگا کبہی نہ نوش جز نیش + جیسا کہ کریگا کام کوئی + ویسا ہی آئیگا اوسکے پیش +
دمنا نے کہا کہ مینے بادشاہ کو بجز کلمہ نیک اور سخن نہین کہا ہی اور اس چمن مین سوا نہال بندگی اور درخت نہین لگایا ہے
کلیلہ نے کہا کہ نہال کہ جسکا یہہ ثمر ہو مشاہدہ کیا جاتا ہی جڑ سی اوکہڑنا بہتر اور وہ نصیحت کہ جسکا یہہ نتیجہ ہووے تو اوسکا اچہا
اور کبہی کوئی قول برا حلیہ عمل نیک سے آراستہ نہین دیکہا ہی اور عالم بے عمل مانند موم بے عسل کے کچہہ لذت نہین رکہتا ہی اور گفتار
بے کردار مانند درخت بے برگ و بار کے ہی کہ سوا جلانیکے اور کام کے سزاوار نہین ہوتا ہی اور اکابرین نے دفاتر مین قلم کرم سی یہہ لکہا ہی کہ چہہ
چیزون سے امید بہبودگی نرکہی یعنی قول بے عمل سے اور مال بے خیر سے اور دوست ناآزمودہ سے اور علم بے صلاحیت سے اور صدقہ بے نیت اور اوس زندگانی
سے جس مین صحبت نہو سُن اے دمنا صحبت اوس بادشاہ کی اگرچہ بذات خود عادل و کم آزار ہو مگر اوسکا وزیر ناپاک طینت اور بدنیت ہو
بے سود ہے کیونکہ منافع بادشاہ کی عدل و رافت کی رعیت سی منقطع کریگا اور فیصلہ مظلوم کا بادشاہ تک پہنچنے نہ دیگا اور مثال اوس بادشاہ
کی ایسی ہے کہ چشمہ آب شیرین و صاف ہوا اور اوس مین نہنگ نظر آتا ہو تو کوئی خوف جان سے ہاتہہ اوس مین نہ ڈالیگا **بیت**
رسیدہ ام من تشنہ جگر بچشمہ صاف + ولیچہ سود کہ یارای آب خوردن نیست + دمنا نے کہا کہ اس عمل سے سوا حصول خدمت بادشاہ
اور کچہہ مقصود میرا نہین ہے کلیلہ نے کہا کہ تو چاہتا ہی کہ بادشاہ کی خدمت سے سب موقوف ہو جائین فقط تنہا مین معتمد علیہ اور
مشار الیہ ہون تا تقرب درگاہ شاہی مجہی پر منحصر رہے یہہ تیری فہمید غایت ناواقفی اور افراط بیخردمندی پر دلالت کرتی ہی کسواسطے
کہ بادشاہ کسی چیز اور کوئی شخص پر منحصر نہین ہی کیونکہ مشابہت بادشاہی کی حسن اور حسینونکے ساتہہ بہت ہی جیسا کہ محبوب
دلاویز کے ہرچند کہ عاشق بہت ہون مگر اوسکا جلوہ حسن عشاق کی افزونی کا طالب ہوتا ہی بادشاہ کو بہی ہرچند خادم اور ملازم
زیادہ ہون پر اوسکو میل افزونی حشم و خدم کیطرف رہتا ہی اور یہہ تیری طمع خام دلیل روشن حماقت ہی حکما نے کہا ہی کہ دلیلین حمق
کی پانچ ہین اول منفعت اپنی غیر کے ضرر مین ڈہونڈہنا مولف **شعر** راحت وہ کیا ہی جس سے کہ ہو غیر کو گزند پہینکو نہ اپنی پانسی کا کانٹا کسی کے
+ دوسرے بہبود آخرت کی بے ریاضت و عبادت کے امید رکہنا تیسرے دشمنی اور تندخوئی سی عورات کے ساتہہ عشقبازی کرنا چوتہی تن آسانی اور راحت
مین دقائق علوم کو اپنی عہد مین حاصل کرنا پانچوین بغیر وفاداری اور علیت حقوق مابینی دوستی کی توقع خلق خدا سے رکہنا لیکن مینے جو یہہ کلام تجہسی کیا محض مشفقت سے

Marfat.com

تھا مگر یہہ بھی خوب جانتا ہون کہ تیری شب تیرہ شقاوت کیلئے مشعل پند سے روشن نہوگی اور ظلمت جہل و کدورت حسد کہ
تیری ذات مین آمیختہ ہوئی ہی میری پرتو نصایح سے جدا نہین ہونیکی بیت بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + گلیم بخت
کسی را کہ بافتند سیاہ + ای دمنا تیری وہ مثل ہی کہ ایک شخص ایک مرغ سے کہتا تھا کہ رنج بیہودہ نہ اوٹھا اور اپنی بات بن حماقت
کے ساتھہ کہ سماعت کرنیوالے نہین ہین ضائع نکر مگر اوسنے نسنا آخر اوسکی سزا پائی اسو دیکھہ دمنا نے کہا کہ یہہ کیونکر تھا حکایت
مرغ ناصح بوزینہ کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ بندرونکی جماعت ایک کوہ مین رہا کرتی تھی ایک شب فباری بہت
ہوئی بیچارے قریب ہلاکت کے پہنچے جا بپناہ ڈہونڈہتے تھے اور طلب مین آتش کے طرف تگا پو کرتے تھے ناگاہ ایک جگنو پڑا دیکھا چنگاری
سمجہہ کے گرد اگرد اوسکے ہیزم خشک جنکر آگ بہڑکنے کے بیٹھی کہ ایک درخت پر پرندہ ذی فہم نے دیکھکر آواز دی کہ ای بندرو
یہہ آگ نہین ہے کیون اوقات ضائع کرتے ہو مگر اونہون نے کچھہ التفات اوسکے کلام پر نکیا اور اپنے کام سے باز نہ رہے قضارا
ایک شخص اوس جگہہ پر پہونچا اور اوس ماجرے سے آگاہ ہوا اوس مرغ سے کہا کہ تو کیون پند بیہودہ و بیحل کرتا ہے یہہ قوم بوزینہ تیری
تیری نصیحت سے باز نرہینگے بلکہ تجھے ضرر پہنچاوینگے اور ایسے شخصونکی تربیت مین سعی کرنا ایسا ہے کہ تلوار کو پتھر پر آزمانا اور ہلاہل
سے تریاق فاروق طلب کرنا بیت ہر کہ در اصل بدنہاد افتاد + ہیچ نیکی از و مدار امید + زانکہ ہرگز بجہد نتوان ساخت +
از کلاغ سیاہ باز سفید + مرغ نے جب دیکھا کہ بند رپند میری نہین سنتے ہین گمان کیا کہ شاید دور سے اس انبوہ مین آواز نہین
پہنچتی ہے نزدیک آکر نہایت شفقت سے سمجہانا شروع کیا ہنوز مرغ کا کلام تمام نہوا تہا کہ بندرونے گردن مرغ کی تن سے جدا
کی ای دمنا حال میرا تیری دوستی اور نصیحت مین ایسا ہی کچھہ معلوم ہوتا ہی کہ مین سخن بے فایدہ کہتا ہون اور اوقات اپنی ضائع
کرتا ہون کہ تجھے میرے کلام سے کچھہ نفع نہوگا بلکہ مجھے ضرر پہنچے تو دور نہین ہی نظم کوئی نہ سنے اگر نصیحت + برباد نہ اپنی کر نصیحت +
تو راہ بتاوے نمانے + کچھہ فایدہ پند کا بجانے + جاہل وہ ہی او سے کر کنارہ + گمراہ پھرے وہ مارا مارا + دمنا نے کہا کہ ای برادر بزرگو
چاہی کہ موعظت اور شفقت مین در گذر نہ فرمائین سامع استماع کرے یا نکرے یہہ اوسکا نصیب ہے قطعہ مدار پند خود از ہیچ
کس دریغ بگو + اگر چہ از طرف مستمع شود تقصیر + سحاب قطرہ باران ز کوہ وا نگرفت + اگر چہ در دل خارا نمیکند تاثیر + کلیلہ
نے کہا کہ مینے باب نصیحت تیرے منہہ پر کبھی بند نہین کیا لاکن بے سود ہی کہ تو نے بنای کار اپنی مکر اور حیلہ پر رکھی ہی اور پیشہ
اپنے خود رائی اور خودسری اختیار کیا ہی اور آخر کار پشیمانی اوٹھائیگا مگر پھر پشیمانی بھی سود نہ بخشیگی اور ہر چند پشت دست کاٹیگا
اور سینہ کوبی کریگا کچھہ فایدہ نہوگا کیونکہ امتحان ہوا ہی کہ خاتمہ مکر و حیلہ کا شامت اور خرابی پر ہوتا ہی جیسا کہ شریک زیرک
حلقہ کمر مین گردن پھنسا کے گرفتار دام بلا ہوا اور شریک غافل برکت سے راستی اور سادہ دلی کی مراد کو پہنچا دمنا نے کہا یہہ کیونکر
تھا حکایت دو شریک عاقل و غافل کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ دو شریک تھے ایک عاقل اور دوسرا غافل ایک نہایت زیرکی سے نقش

Marfat.com

فریب بازی بروئے آب قایم کرتا تھا اُسکا تیز ہوش لقب تھا اور دوسرا فرط نادانی سے سود و زیاں میں فرق نکرتا تھا اُسکو خرّم دل کہتے تھے ان دونوں کو تجارت کا خیال ہوا باتفاق یکدیگر سفر اختیار کیا طے منازل و مراحل کرتے جاتے تھے قضارا اثنا راہ میں بدرۂ زر ہاتھ آیا اُسکو غنیمت بیکران سمجھکر متوقف ہوئے شریک دانا نے کہا کہ برادر جہاں میں سعی و محنت بھی ہوتا ہے اب اس بدرہ زر پر قناعت کرنی چاہیئے اور گوشہ کاشانہ میں فراغت سے بسر اوقات کرنا بہتر ہے **نظم** چند گردی گرد عالم بہر زر ہیچ گرد زر شود غم بیشتر ✦ کاسہ چشم حریصاں پُر نشد ✦ تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد ✦ یہ صلاح کرکے دونوں شہر اور شہر کے نزدیک پہنچکر ٹھہرے شریک غافل نے کہا کہ اے برادر اب اسکی تقسیم کیجیے شریک عاقل نے کہا کہ تقسیم کرنا ابھی مناسب نہیں ہے بقدر ضرورت کچھ خرچ کو نکال لیں اور باقی کسی جگہ گاڑ دیں اور بوقت ضرورت اسی طرح اسمیں سے تھوڑا تھوڑا لیجایا کریں تا آفت کو توال وغیرہ سے محفوظ رہیں اور اگر ایکبارگی لیجلیں خدا جانے کوئی نظر باز پہنچے تو آفت میں پڑجائیں شریک غافل بیچارہ مکر و فریب سے غافل اُسکے فسوں پر فریفتہ ہوا اور افسانہ اُسکا قبول کیا اور کچھ تھوڑا سا لے لیا اور باقی بدرہ ایک درخت کے تلے دفن کردیا اور پھر شہر میں آکر اپنے اپنے گھر میں قرار پکڑا دوسرے شب چرخ شعبدہ باز نے صندوق حیلہ اس طرح پر کھولا کہ شریک دانا شب کو وہ بدرہ زر کھود کر اپنے گھر لیگیا اور زمین کو بدستور برابر کردیا جبکہ شریک نادان بیخرچ ہوا اسکے پاس آکر کہا کہ میں اب بہت بیخرچ ہوں چلیئے اور تھوڑا سا اُس میں سے کچھ لالیئے شریک عاقل نے تجاہل کیا اور کہا چلیئے مجھے بھی ضرورت ہے القصہ دونو باہم نزدیک اُس درخت کے آئے ہرچند اُس جگہ کو کھودا کچھ نپایا اُس تیز ہوش نے اُس نادان کے گریبان میں ہاتھ ڈالا کہ تیرے سوا کون اس سے واقف تھا تو ہی کھود لیگیا ہے اور مجھے احمق بناتا ہے ہرچند اُس بیچارہ نے قسمیں کھائیں اور اضطراب کیا ایک نمانا تھا لیکن یہ حقیقت میں اگر دانا ہوتا اور خموش ہو رہتا تو وہ شریک غافل بیچارہ غنیمت جانتا لاکن سُنتے ہیں کہ کب کھی ہضم ہوتا ہے آخر دست و گریبان ہوا اور نوبت مجادلے سے محاکمہ کو پہنچی زیرک اُس غافل کو پکڑ کر قاضی کے گھر لایا اور دعوے اپنا ظاہر کیا سب مضمون قضیے کا سمع قاضی میں پہنچا پایا اُسنے انکار کیا غافل کے انکار بعد قاضی نے تیز ہوش سے گواہ طلب کیے اُسنے کہا کہ اے قاضی اس درخت کے سوا کہ زر جسکے نیچے گڑا تھا اور میرا گواہ نہیں ہے پر اُمید غالب یہ ہے کہ حضرت سبحانہ تعالیٰ قدرت کاملہ سے اُس درخت کو گویائی بخشی اور وہ گواہی دے تا اس خاین بے انصاف کی بددیانتی پر کہ سب زر لیگیا ہے اور مجھے محروم رکھا ہے تمام عالم آگاہ ہو قاضی اس بات سے متعجب ہوا مگر بعد قیل و قال بسیار یہ قرار پایا کہ کل قاضی اُس درخت کے تلے چلے اور گواہی درخت سے طلب کرے اگر وہ گواہی دے تو اُسپر عمل کرے والا خیر شریک دانا اپنے گھر کو گیا اور سب ماجرا اپنے باپ سے بیان کیا اور کہا کہ اے پدر بزرگوار میں نے آپکی گواہی کے اعتماد پر یہ بہال حیلہ محکمہ قضا میں بٹھایا ہے اور اس مہم کا تیری شفقت پر ارادہ کیا ہے اگر تو میرے ساتھ موافقت فرمائے تو یہ زر سب ہضم ہوتا ہے اور اسکا نصف او حاصل ہوتا ہے پھر بقیۃ العمر بآسایش بیٹھکر

Marfat.com

بسر کیجیے باپ نے کہا کہ وہ کونسی بات مجھسے متعلق ہے بیٹے نے کہا کہ اُس درخت میں ایک بڑا جوف ہے شبکو چلکر اسمیں بیٹھ رہو دنکو
جب قاضی آکر پوچھے تو تو گواہی ادا کرنا باپ نے کہا اے فرزند مکر و فریب کے خیال سے درگذر اگر بالفرض محال آج خلق سے حیلہ
پیش لگیا مگر کل خالق کو کیونکر فریب دیگا جیسا کہ مولف نے کہا **بیت** گواہی دیگا ہر ایک عضو بر ملا ایکدن + چھپا چھپا
کے عبث ہم گناہ کرتے ہیں + بلکہ بسا اوقات دیکھا ہے کہ حیلہ کو اکثر وبال جان ہو جاتا ہے اور اُسکی خبر خود بخود حیلہ ساز کو پہنچتی
ہے اور یہ فقر و فاقہ ہمارا ساتھ راستی کے بہت اچھا ہے کیا شعر مولف کا تو نے نہیں سُنا ہے **بیت** اے ۔۔۔ بہتر
اطلس گردوں سے یہ پوشاک عریانی + ہمارے داغ سے نسبت نہیں تاج فریدوں کو + اے فرزند خوف کرتا ہوں کہ
مکر تیرا مینڈک کے مکر کے مانند ظہور نکرے بیٹے نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت ۲۶ غوک مکار** باپ نے کہا کہ ایک مینڈک
نے ایک سانپ کے نزدیک مسکن کیا تھا اور سانپ ظالم خونخوار کے جوار میں گھر بنایا تھا جبکہ وہ مینڈک بچے نکالتا تھا سانپ
کھا لیتا تھا اُسکا دل فرزندوں کے فراق سے جلتا تھا اُس مینڈک کو کیکڑے سے دوستی تھی اُسکے پاس آیا اور کہا اے یار
موافق مجھے تدبیر لایق بتا کہ دشمن قوی مجھپر مستولی ہوا ہے اُسکے ساتھ نہ طاقت مقاومت کی رکھتا ہوں نہ جلائے وطن ہو سکتا ہوں کیونکہ
جائے خوش و مسکن دلکش ہے کہ اُسکا سواد مینا رنگ روضہ مینو کے مانند فرح افزا اور نسیم دلکش اُسکی طرح خوبان ... سے
باختیار خود ترک اُسکا نہیں کرتا ہے اور دل ایسے منونہ فردوس برین سے نہیں اُٹھتا ہے **بیت** جا کہ من کو ... نسبت ...
چمن ... + کیکڑے نے کہا کہ غم نکھا کہ دشمن قوی کمند حیلہ میں باندھا جاتا ہے اور خصم غالب دام مکر میں گرفتار ہو سکتا ہے
کہ ... کتاب حیل سے اس بات میں کیا مسئلہ حل کیا ہے اور دفع غائلہ دشمن بد اندیش میں کس ... پر قرار دیا ہے ... اے یار
فلانی جگہ ایک راسو یعنے نیولا جنگ جو ستیزہ خو رہتا ہے تو چند مچھلیاں پکڑ کے سوراخ راسو کا سوراخ مار کے ... سے
سے چند سے جبکہ وہ نیولا ایک مچھلی کو کھائیگا تو پھر دوسری پر آئیگا اسی طرح شدہ شدہ سوراخ تک پہنچیگا ...
اور مار کے عداوت جبلی ہے سو ظاہر ہے پس اُسوقت کام مار کا تمام کریگا اور تو ہر آئینہ اُسکے ضرر سے محفوظ رہیگا مینڈک نے
اُسی ... سے کہ موافق تقدیر کے تھی کام سانپ کا تمام کیا جبکہ اس قصہ کو دو چار دن گذرے نیولے کو مزہ اُنھیں مچھلیوں کا
یاد آیا اُسی طرح سے تلاش کنان تا غار مار آپہنچا اور مار کو تو نہ پایا مگر مینڈک جو بچوں سمیت فراغ خاطر سے بیٹھا تھا اُسکو
نوش فرمایا موجب **بیت** کہ از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی + اور یہ اے فرزند اسلئے لایا ہوں کہ انجام
حیلہ کا گرفتاری و خواری ہے اور آخر کار مکر و فریب ندامت اور خاکساری ہے تو نے سنا ہے کہ سینے مغیلان سے بو نے گل ... **بیت**
نہ مکر و زور کا کر تا سر انجام + کہ ہوگا اس سے بدتر تیرا انجام + بیٹے نے کہا کہ یہ سخن کوتاہ کر اور اندیشہ دور و دراز نہ کر کہ یہ کام تیری تھوڑی
امداد سے منفعت بسیار بخشیگا اور اگر میری ہلاکت پر راضی ہے تو ویسا کہہ کہ میں خود آپکو ہلاک کروں وہ بیچارہ کچھ حرص مال سے

Marfat.com

اور محبت فرزند سے دین و دیانت سے منحرف ہو کر بادیۂ ضلالت و خیانت مین سرگشتہ ہوا اور مصداق إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ کا ظہور مین آیا آخرکار حق شناسی کو طاق نسیان پر رکھکر وہ راہ کہ شرع اور عرف مین ممنوع اور مخطور ہی اختیار کی یعنے اوسی شب تیرہ مین بموجب ایما فرزند بادل مکدر جوف درخت مین جا بیٹھا صبح کو قاضی مع جم غفیر شہریان زیر درخت وارد ہوا اور خلق خدا نظارۂ عجائبات کے واسطے صف باندہی کہڑے ہوے قاضی نے حسب اظہار مدعی درخت سے گواہی طلب کی درخت سے آواز آئی کہ اوس زر کو خرم دل کہ غافل لقب رکہتا ہی لیگیا ہی اور تیزہوش پر کہ شریک اوسکا ہے ظلم کیا ہی یہہ سنکر سب متعجب ہوے مگر قاضی نے فراست سے دریافت کیا کہ اس درخت مین کوئی سر ہی پر سواے تدبیر صائب کے معلوم نہو گا **بیت** سر ہر نقش کہ از چشم خرد پنہان ست + خرد در آئینۂ تدبیر نگرد ظاہر + قاضی نے حکم کیا کہ بکثرت ہیمہ سوختنی اس درخت کے جڑ مین جمع کر کے آگ لگا دین جب کہ اوس انبار ہیزم کو جلایا اور دہوان اوسکا جوف درخت مین بہرا اور دم اوس پیرمرد کا گہٹنا آخر نوبت بجان پہنچی ہر چند ضبط کیا مگر کیا ہو سکتا تہا القصہ چلایا اور امان چاہی قاضی نے اوسے باہر نکالا اور استمالت کی اور حقیقت حال پوچہی پیر نیم سوختہ نے صورت ماجرا بیان کی قاضی حقیقت حال پر مطلع ہوا اور امانت اور کوتاہ دستی غافل کی اور خیانت اور درازدستی بیحیا عاقل کی سب پر ظاہر ہوگئی مقارن اس حال کے شیخ فانی نے اس جہان فانی سے رحلت کی آخرکار آتش فریب نے اوسے نار جہنم کو پہنچایا اور غافل برکت صدق و صفا سے اپنے حق کو پہنچا اور عاقل نے شرمندگی اور روسیاہی حاصل کی اور مال کو اور باپکو ہاتہہ سے کہو بیٹھا اور اس مثل کی اسلئے ہی تا معلوم ہو کہ فریب ناپسندیدۂ خدا ہی اور انجام اسکا برا ہی دمنا نے کہا مگر تو نے عقل کا فریب نام رکہا ہی اور تدبیر کا حیلہ لقب کیا ہی اور مینے اس مہم کو بڑی تدبیر صائب سے سرانجام دیا ہی کلیلہ نے کہا تو یہان تک رائے کا سست اور تدبیر کا نادرست ہی کہ زبان اوسکے بیان سے قاصر ہی اور خبث دل اور غلبۂ حرص مین یہانتک مبتلا ہی کہ انسان اوسکے ادا کرنےمین عاجز ہی فائدہ تیرے مکر اور حیلے کا جو کچہہ ولی نعمت کو پہنچا سو ظاہر ہے دیکہئے کہ انجام اسکا کیا ہو اور شامت تیری دوروئی اور دوزبانی کی کیا نتیجہ بخشے دمنا نے کہا کہ دوروئی سے کیا نقصان ہی کہ گل رعنا دوروئی کے سبب سے زینت بخش باغ و بوستان ہوتا ہے اور قلم دوزبان کے سبب سے ملک و مال پر پاسبانی کرتا ہی تلوار کہ ایک رو رکہتی ہے خون پینا کام اوسکا ہے اور شانہ بسبب دوروئی کے فرق حسینان نازنین پر قدم رکہتا ہی **نظم** خون میخورد چو شمع درین دیر ہر کہ او + یکرو و یکزبان بود از پاک گوہری + مانند شانہ ہر کہ دو رو ہست و صد زبان + بر فرق خویش جای دہندش بسروری + کلیلہ نے کہا کہ اے دمنا زبان آوری چہوڑ کہ تو نہ وہ گل رعنا ہی کہ دوروئی کے باعث تیری مشاہدہ جمال سے آنکہین روشن ہون بلکہ تو وہ خار گلزار ہی کہ دل آزاری کے سوا اور کچہہ نفع تماشائیان باغ کو تجہسے نہ پہنچیگا اور نہ تو وہ قلم دوزبان ہے کہ اسرار ملک و مال سے خبر رکہی بلکہ وہ مار دوزبان ہی کہ تیری

Marfat.com

کہ تیری زبان بجز زہر کے اور کیفیت کسیکو نہ ملیگی بلکہ مار پر تجھکو فوقیت ہے کہ مار کی ایک زبان سے زہر آتا ہے اور دوسری زبان سے
تریاق پیدا ہوتا ہے اور تیری دونون زبان سے زہر ٹپکتا ہے اور تریاق کا اثر نہین ہے چاہیے تھا کہ دوستون کے واسطے ایک زبان سے تریاق آتا
اور دشمنون کے واسطے دوسری سے زہر ٹپکتا تو مضایقہ نہ تھا اور تیرے دو زبانون سے دوست اور دشمن کے واسطے زہر دیتے۔ والی ہین دمنہ نے
کہا کہ اے کلیلہ سرزنش سے درگذر کہ اگر شنزبہ بھی زندہ رہتا تو شیر سے کبھی آشتی نہوتی اور اسکے بیچ بناے محبت
باہم قایم نرہتی کلیلہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے جب کہ تجسا مفسدہ پرواز ایسے امور مین دخل پاوے وہان پھر آشتی کی گنجایش کہان
کیونکہ قاعدہ مقرر ہے کہ تین چیزین جبھی تک برقرار رہتی ہین کہ تین چیزون نے اونمین دخل نہین پایا ہے اور اگر وہ تین باتین ظہور
پکڑینگی تو یہہ تینون موقوف ہو جائینگی تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ اوّل آب چاہ جب تک اچھے اچھال پر رہیگا کہ دریا ملحق نہین
ہوا ہے اور جبکہ دریا چاہ سے ملیگا پھر شیرینی اور لطافت اوس چاہ مین باقی نرہیگی دوسری صلاح اور موافقت باہم دوستون مین جبھی تک
ہے کہ بد اندیش اور مردم شریر کو انکی صلاح اور صحبت مین دخل نہین ہوا ہے اور جبکہ ان مفسدون نے دخل پایا پھر توقع آپس کے وفاق
اور اتفاق کی زنہار نرکھنا تیسرے مشرب مصاحبت اور مودت اوسوقت تک صاف رہتا ہے کہ مردم سخن چین اور فتنہ انگیز کو مجال سخن
سازی اور رازداری کی نہین ہے اور جبکہ مردم دورویہ دوزبانے دیار وفا مین فرصت فساد کی پاوینگے پھر انکی دوستی پر اعتماد نرکہنا
چاہیے کہ وہ نقش بر آب ہی جلد محو ہو جائیگا تیرے اس فتنہ کے بعد اگر شنزبہ پنجہ شیر کی مخلصی پاتا پھر ممکن نہین تھا کہ تلطف اور
تملق پر شیر کے گرویدہ ہوتا بلکہ اب ہر دانا کو موالفت شیر سے اجتناب واجب ہوا اور اس کام مین تو نے شیر کی خوبی سلطنت ملک
اور دشمنی اپنے ولی نعمت سے کی کسکو بد خواہ نکرے دمنہ نے کہا اگر شیر کی ملازمت ترک کرکے گوشہ کاشانہ مین معتکف ہون اور
تیرا دامن صحبت دست ارادت مین پکڑ کے سر عزلت گریبان خلوت مین رکھون تو تو خوش ہوگا یا نہین کلیلہ نے کہا حاشا
مین بار دگر تجھسے صحبت رکھون یا تیری دوستی پر میل کرون بلکہ مین ہمیشہ تیری بدوضعی کے خیال سے متنفر تھا اور دایم تیری
مصاحبت سے کنارہ کرتا تھا کسواسطے کہ حکما نے کہا ہے کہ صحبت جاہل فاسق کی پرہیز واجب ہے کہ انجام کار ضرر پہنچائیگی اور صحبت
صالح التزام کرنے کہ وہ ہر وقت مین نافع ہوتی ہے اور مواصلت اہل فسق و فجور کے مار کی تربیت کی مانند ہے کہ ہر چند مار گیر اوسکے
عہدہ صلاح مین رنج اوٹھاے آخر چاشنی اوسکی دانتونکی ایکدن پائیگا اور مصاحبت اہل خرد نیک اندیش کی طبلہ عطار کی
مانند ہے گو اوسکی متاع سے کچھہ حاصل نہو تو بھی خوشبو اوسکی مشام جان کو معطر کرتی ہے بیت پائین خوشبو ہمنشین لازم ہے تو عطار ہو
مثل آہنگر نہ ہر جانب سے آتش بار ہو + مگر کیونکر تجھسے کوئی امید رکھے کہ ایسے بادشاہ پر کہ جسنے تجھے عزیز و گرامی اور محترم و نامی کیا
کہ جسکے سایۂ دولت مین آفتاب و ارلاف و بلندی مارتا ہے اور اوسکے آستان آسمان شان کی ملازمت کے سبب سے پاے
افتخار فرق فرقدان پر رکھتا ہے تیر اس ستمگرہ کو تو نے روا رکھا اور حق انعام و اکرام بکلم نابود کر دیا اگر اسلیے تجھہ سے

Marfat.com

ہزار کوس دوری اختیار کرون تو خرد ارجمند پسند کرے اور اگر ایسے کس ناحق شناس سے کوئی موافقت کرون تو عقل رہنما صواب اندیشی سے مجھے منسوب کرے مولف **نظم** سب کو ترک صحبت یاران رو زخوب ہے + جو حضوری بد ہے اوس سے مہجوری خوب ہے گرچہ نیکونکی صحبت سے طبیعت شاد ہو + ہے حکیمونکی نصیحت خود اُسے دوری خوب ہے + جیسا کہ صحبت اخیار و ابرار میں فائدہ بے غایت ہے ویسی ہی صحبت اہل اشرار میں مضرت بے نہایت ہی بلکہ بدونکی صحبت جلد اثر کرتی ہے پس عاقل کامل وہ ہے کہ دوستی مردم دانا ستودہ معاش کی اختیار کرے اور کذاب خائن کی ہمدمی سے پرہیز رکھے **مثنوی** تو ان بردی خلق بستن + بخلوتگاہ تنہا نشستن + رفیق نیک با بد کرد حاصل + کہ صحبت را نشاید ہر سیہ دل + مراہست این سخن از عاقلی یاد کہ رحمت بر روان پاک وی باد + کہ با بیدانشان ہر کس کہ شد یار + زیاری شان بآخر شد گرفتار + اور جو کوئی کہ نااہل سے انس کریگا اُسے وہ پہنچیگا جو اُس باغبان کو پہنچا دمنا نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت باغبان** کلیلہ نے کہا کہتے ہیں کہ ایک باغبان تھا کہ اپنی عمر عزیز باغ و بوستان میں صرف کی تھی اور خود بھی ایک باغ ایسا آراستہ کیا تھا کہ اُسکی چمن فردوس نشان نے ترو تازگی سے باغ سینہ روضہ ارم میں داغ دیا تھا اور طراوت ازہار و انہار نے خار حیرت دیدہ بوستان خورنق میں چبھا رکھا تھا درختان رنگ برنگ سے جلوہ طاؤسی با ہزار در گلہائے زر نگار سے فروغ کاخ کیکاؤسی ظاہر تھا اور زمین اُسکی شاہد حلہ پوش کے مانند منور اور نسیم اُسکی عنبر فروش کے مانند معطر ہر ایک درخت میوہ دار و بانکا کثرت اثمار سے پیران کہن سال کے مانند پشت خمیدہ اور میوہ حلاوت بخش اُسکا مانند حلوائے بہشتی بے حرارت رسیدہ تھا غایت تازگی سے اُسکا سیب بے آسیب ذقن محبوب سیمتن کے مانند دلکو گھر کرتا تھا اس بغزل گویا اسی باغ کیواسطے موزون ہوئی تھی **نظم** سیب ایسے کہ حضور اونکے زنخدان کیا ہی + سنبل ایسا کہ کوئی کاکل پیچان کیا ہی + مزہ شفتالو نکا بوسہ جانان میں کہاں + ہیں انار ایسے کہ محبوبونکے پستان کیا ہی + گل میں وہ رنگ کہ رخسار پری میں بھی نہیں + سرو ایسے کہ کوئی سرو خرامان کیا ہی + آگے بادام کے کیا چشم فسون ساز کی قدر + سامنے پستونکے کوئی لب خندان کیا ہی + چشم گردون نے بھی دیکھا نہ کبھی باغ ایسا + باغ بہرام تو کیا باغ پرستان کیا ہی + اور امرود اُسکے کوزہ نبات کے مانند شاخون سے آویزان تھے **بیت** تھے جو امرود وہ عارض امرد سے سوا + ہر شجر شان میں تھا چرخ زبرجد سے سوا + بھی شملہ پوش مانند صوفی شب خیز بار خسارہ سرخ و زرد شہر خانقاہ ابداع سے باہر آکر دہاں گرد آلود عشاق کو لطف مہر و ماہ کا دیتے تھے اسطرح ہر میوہ اپنی طرح میوہ ہائے باغ ارم سے پہلو مارتا تھا پیر دہقان با ہزار راحت و استغنا اُس باغ میں تنہا زندگانی بسر کرتا تھا آخر الامر وحشت تنہائی سے ایکدن گھبرا کے ملول ہوا اور الم تجرد سے مجروح خاطر ہو کر دامن کوہ کی طرف روانہ ہوا اور یہ رباعی مولف کی پڑھتا تھا **رباعی** ہاتھ پھر وحشت نے دوڑائے گریبان کیطرف + پھر مجھے دیوانہ پن لایا کوہ و بیابان کیطرف + چھٹ گئی دست خرد سے پھر عنان اختیار + پھر چلا توسن وحشت بیابان کیطرف + اسی طرح ایک مدت اس دشت میں گشت کرتا رہا قضا را ایک خرس زشت سیرت

Marfat.com

قبیح صورت ناخوش طلعت ناپاک طینت بھی تنہائی کے سبب سے کہ جفت نرکھتا تھا اُسی پہاڑ کے نیچے اوترا اور یہ دونوں جبکہ دوچار ہوئے بسبب جنسیت خباثت کہ دونوں کی جبلّت میں تھی اُنس باہم پیدا ہوا یعنے روستائی کا دل مصاحبت خرس پر مائل ہوا اور خرس بھی دیکھنے کے ساتھ ہی روستائی سے مانوس بدل ہوا باغبان خرس کو ساتھ لیکر اس رشک باغ ارم میں داخل ہوا مولفہ **بیت** کرنے تھے رات دن وہ ہم عیش باغ میں + مانند غنچہ نکہت گل تھی دماغ میں + جبکہ باغبان بستر راحت پہ سر فراغت رکھتا تھا خرس بالین بیٹھ کر مگس رانی کیا کرتا تھا ایکدن باغبان نوم غرق میں غافل تھا اور خرس حسب عادت کے مگس رانی کر رہا تھا اور مکھیوں نے ہجوم یہانتک کیا کہ خرس ہر چند اڑاتا تھا مگر وہ رذی رسائی سے اڑتی تھیں خرس نے نہایت آشفتہ ہوکر ایک پتھر کہ وزن میں تخمیناً بیس سیر کا ہوگا اُٹھا کر مکھیوں پر مارا مکھیوں کا کچھ نہ بگڑا مگر کاسہ سر باغبان خاک برابر ہوگیا ایسے ہی جگہ پر کہا ہے کہ دوست نادان دشمن دانا سے بدتر ہے **بیت** دشمن دانا کہ پے جان بود + بہتر از ان دوست کہ نادان بود + اور یہہ مثل اسی واسطے وارد کی ہے تاکہ تیری دوستی بھی وہ نتیجہ بخشیگی کہ تیرے دوست کا سر خاک میں ملیگا اور سینہ خدنگ بلا کے سپر بنیگا دمنا نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ دوست کی مضرت جائز رکھوں لہذا امتیاز نیک و بد میں کروں جیسا کہ خرس نے کہا کلیلہ نے کہا کہ یہ میں بھی جانتا ہوں کہ تو دانا ہے نادان نہیں ہے لاکن غبار طمع اور دود حرص تیرے دیدہ بصیرت کو تیرہ اور خیرہ کر ڈالیگا اور دوست کیواسطے ہزار توجیہ نا موجہ کرکے اسکے ضرر پر تو مطلق مضائقہ نکریگا جیسا کہ شہر اور شنزبہ کے حق میں کیا اور ایک دھوکا یا کہ دامن گیر ہوتا ہے اور ہرگز شناعت اور حیا تجھکو نہیں آتی ہے پس تیری مثل اُس سوداگر کے مانند ہے کہ کہتا تھا کہ ایک شہر میں موش نے سومن آہن کھا لیا دوسرے نے کہا عجب نہیں ہے کہ باز لڑکے کو بھی اوڑا لیگیا ہو دمنا نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت موشان آہن خوار** لکھتے ہیں کہ ایک تاجر کم مایہ سفر کو جاتا تھا سو من آہن ایک دوست کے گھر میں امانت رکھکر سفر کو گیا جبکہ پھر آیا وہ آہن طلب کیا امین نے کہا کہ وہ تیرا آہن ایک گوشہ میں رکھدیا تھا ایکدن اُسے کھول کے دیکھا تو چوہوں نے سب کھا لیا تاجر نے کہا کہ تو نے سچ کہا چوہے لوہے کو بہت دوست رکھتے ہیں اور اُسکی لذت پر جان دیتے ہیں ضرور کھا لیا ہوگا کہ دانت چوہوں کے ایسے ہی تیز ہوتے ہیں خوب چلتی ہیں مولفہ **بیت** بن گئے دانت اُنکے مقناطیس آہن ربا + کیا تعجب ہے اگر آہن ہو موشونکی غذا + امین سنکر اس بات کے بہت خوش ہوا کہ اتنا آہن بے قصہ فساد ہضم ہوگیا اور سمجھا کہ یہ سوداگر بڑا احمق ہے البتہ لازم ہے کہ مہمانداری اسکی کرون تا اور بھی اسکا دل صاف ہوجائے آخر سوداگر سے مہمانی کے لئے مبالغہ کیا تاجر نے کہا آج مجھے کام ضرور ہے کل حاضر ہونگا یہہ کہکر رخصت ہوکر باہر آیا اُسکے لڑکے کو ساتھ لیجا کے اپنے گھر میں چھپا رکھا اور صبح مہمانی کھانیکو اُسکے گھر آیا امین کو پریشان حال پایا یہ عذر کرنے لگا کہ اے مہمان عزیز مجھکو معذور رکھ کہ کل سے لڑکا اوس شخص کا گم ہوا ہے اور تمام شہر میں منادی

Marfat.com

دل نوازی کے ساتھ کہ جسکو ڈھونڈھتا ہوا کہتی مین پہرتی ہی لیکن اوس گم گشتہ کا نشان نہین ملتا ہی اسلیئے جو اس پیر بیچارا نہین مین
المولفہ بیت کثرت گریہ سے مین بھی پیر کنعان ہوگیا + جب سے وہ یوسف میرے نظرون سے پنہان ہوگیا + سوداگر نے کہا کہ جسوقت
مین کل تیرے گہر سے باہر نکلا تہا اسیطرح کا لڑکا کہ جو پتا پتا یا تونے دیکھا ہینے کہ باز پنجون مین پکڑے ہوے ردی ہوا پر اوڑا جاتا
میزبان خفا ہوا کہ اے سوداگر کیون جھوٹ بولتا ہی اور سخن محال کسلئے زبان پر لاتا ہی کہ باز کا تمام جثہ نیم آثار ہوگا اور اوس
لڑکیکا بدن بیس سیر سے کم نہوگا کیونکر باز اوسی اوٹھا کر ہوا پر لیجاتا سوداگر ہنسا اور کہا تعجب نکر جس شہر مین کہ سو من آہن چوہے کہا
مین کیا عجب کہ وہان کا باز بھی بیس سیر کا لڑکا اوٹھا لیجائے کہ یہہ بات تاثیر آب و ہوا شہر پر موقوف ہی مین سمجھا کہ شاید یہہ کام
سوداگر کا ہی کہا کہ ای سوداگر غم نہ کہا تیرا آہن چوہون نے نہین کہایا ہی اوسنے کہا کہ تو بھی اندیشہ نکر کہ تیرا بیٹا بھی باز نہین لیگیا ہی
آخر لوہا اوسنے پہیر دیا اور لڑکا اوسے بہیجدیا اور یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہی کہ جسکے مذہب مین کہ اپنی ولی النعمت سے یہہ فریب روا ہو ظاہر ہے
کہ وہ اوروں سے کیا کچھہ نکریگا جبکہ اے دمنا بادشاہ سے تو نے یہہ دغا کی اب کون احمق تجھسے وفاداری اور حق گزاری کی رکھیگا اور
میرے اوپر یہہ بات آفتاب سے روشن تر ہے کہ تیری ظلمت بدکاری سے پرہیز لازم ہی اور تیری مکاری اور غداری سے احتراز واجب اور
شعر ناسخ کا تیری ہی جسے حال ہی بیت خاطر تیری فرقت مین ہو مسرور زیادہ + آنکھین نہ تجھے دیکھین تو ہو نور زیادہ + مکالمہ
کلیلہ اور دمنا کا یہانتک پہنچا تھا کہ غصہ شیر کا فرو ہوا اوسوقت تامل کیا اور دلمین کہا کہ افسوس شنزبہ کہ ہزار خوبی اور ہنر سے
آراستہ تہا اوسنے اوسے اپنی امان مین لیا تہا اور بغیر تحقیق ایک شخص کمظرف کے کہنے سے ہلاک کیا اور مطلق تحقیق کرنیکا حق
یون ہے کہ مینے راہ خطا مین قدم رکھا اور ناحق آپکو غمناک کیا اور اپنا وفادار اپنی ہاتہہ سے کھودیا آخر کار شیر اس ندامت مین مبتلا
ہوا اور زبان ملامت اپنے حق مین کھولی اور اپنے نقصان فہم کا ہر دم بیان کرتا تھا اور ہر وقت مبتلا پیچ و تاب تھا اور تپ لازمی شیر
اس حادثہ جانکاہ کی حرارت سی مضاعف ہوگئی دمنے جبکہ خبر پشیمانی شیر کی خبردارون کی زبانی سنی قطع سخن کلیلہ سی کر کے شیر کے
پاس گیا اور عرض کیا کہ اندیشہ کا موجب کیا ہی جسوقت کہ شہریار چمن فیروزی مین خرامان اور دشمن خاک مذلت مین غلطان ہو اس سے
کونسی خوشی المولفہ بیت ہو گیا دشمن ہلاک اب جشن شاہی چاہیئے + دمبدم شکر عنایات الٰہی چاہیئے + شیر نے کہا کہ جبدم کہ آداب خدمت اور
اطوار صحبت شنزبہ یاد کرتا ہون بے اختیار رقت اور حسرت مجھپر طاری ہوتی ہی الحق کہ وہ پشت پناہ سپاہ تھا اور میری اتباع کی زور بازو
تدبیر مردانگی زیادہ کرنیوالا تھا بیت ناسخ تھا جس سے انتظام جہان حیف کیا ہوا + تھا جس سے بحر حلم روان حیف کیا ہوا + دمنے
کہا کہ بادشاہ کو اوس کافر نعمت دغا پیشہ پر تاسف کرنا روا نہین ہے بلکہ وظایف شکر الٰہی ادا کرنا واجب ہی اور اس فتحیابی سے ابواب شادمانی دلپر کھولنا
چاہیئے اور جس دشمن سے کہ امین نہوا اوسپر رحم کہانا خطائے فاحش ہی اور دشمن ملک و جان کا زندان گور مین محبوس ہونا نہایت خوشی کی جاہی عقلا نے کہا ہی اگر
عزیز مین مگر جب سانپ کاٹ کہاتا ہے تو اوسکو کاٹ ڈالنا کام عقلا کا ہی اگر چہ راحت مین رہی ہی حیث کلام دمنا کا شیر نے سنا اندکے تسکین پائی لیکن روز

Marfat.com

آخرکار انتقام گاؤ کا لیگا اور کام دمنا کا فضیحت اور رسوائی کو پہنچائیگا او قصاص مین شتربہ کے آخر یہہ غدار مارا جائیگا کیونکہ
فریب و دغا ہمیشہ سے نامحمود ہے اور دوجیلی اور بداندیشی کا نام مبارک اور مذموم ہی **مثنوی سعدی** بداندیش ہم کشتہ شہر رود
چوکژدم کہ تا خانہ کمتر رود + اگر بدکنی چشم نیکی مدار + کہ حنظل نمی آرد انگور بار + مپندار ای درخزان کشتہ جو + کہ گندم ستانی بوقت درو
مثل این چنین گفت آموزگار + مکن بدکہ بد بینی از روزگار + کسی نیک بیند بہر دو سرا + کہ نیکی رساند بخلق خدا **باب دوسرا**

سزا پانیمین بدکارونکے اور اونکی شامت انجام مین

راے داشلیم نے جبکہ یہہ حکایت حکیم بیدپا سے سنی کہا کہ ای حکیم
روشندل سنی مینے داستان ساعی اور نمام کی کہ اپنے ولی نعمت کو طریق مروت سی منحرف کرکے بدعہدی اور بیوفائی سے منسوب کیا
یعنے کلام فریب آمیز اوسکا یہانتک شیر پر موثر ہوا کہ اوسنے اپنی رکن دولت کی خرابی اپنے ہاتہہ سے کی مگر حکیم سخندان اسکی تفصیل
ارشاد کرے کہ شیر بعد وقوع حادثہ شتربہ کیون اپنے فعل پر نادم ہوا اور دمنا کے حقمین کسطرح بدگمان ہوا اور اوسکا تدارک کیونکر
فرمایا اور اوسکے فریب پر کیونکر مطلع ہوا اور پہر دمنا نے کیا کیا حیلے کئے اور انجام اس کام کا کسطرح پر ہوا برہمن نے یہہ شعر گویا کا پڑہا مثنوی
بادشاہا مملکت تیری سدا آباد ہو + تو ہمیشہ خوش رہے تیری رعیت شاد ہو + اور یہہ کہتا کہ عاقبت اندیشی مقتضی اسکی ہی کہ بات
سننے کے ساتہہ از جا رفتہ ہوکر دفعتہً حکم سیاست نہ دے بلکہ جب تک کہ دلیل روشن اور برہان ساطع سی حقیقت کار پر بخوبی اطلاع نہ پائے
اور اگر سخن اہل غرض کا بے سمجہی مقبول ہوا اور کار ناپسندیدہ عمل مین آیا پہر اوسکا تدارک دشوار ہوجائیگا بلکہ سخن چین صاحب
غرض کو اوسطرح پر گوشمالی دے کہ اورون کی عبرت کا سبب ہوتا بعد اسکے اور لوگ اس جنس کی باتکا حوصلہ نکرین و الا دروازہ فساد کا
کہل جائیگا اور اسباب خرابی سیاست ہر روز ترقی پائی جائینگی اور تدارک اوسکا پہر کسطرح نہو سکیگا **مثنوی** برانداز بیخی کہ خار آورد + درختے
بپرور کہ بار آورد + جہان سوز را کشتہ بہتر چراغ + یکی بہ در آتش کہ خلق بداغ + اور مصداق اس قول کی حکایت شیر و دمنا کی ہے
کہ جب شیر دمنا کے فریب سے آگاہ ہوا اوسکے بعد اسطرح سیاست کی کہ انکہین سبہون کی کہل گئین اور **فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَار** ورد
تمام خاص و عام کے ورد زبان تہا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جب شیر نے دمنا کی صلاح کے موافق کام گاؤ کا تمام کیا
اسکے بعد اپنی تعجیل سے پشیمان ہوا کہ مینے کیا کیا اسی ندامت سے اپنا ہاتہہ دندان ملامت سے کاٹتا تہا اور سر حیرت زانوے حسرت سے نہ اوٹہاتا تہا اور
یہہ کہتا تہا کہ جو مینے کیا عالم مین کسینے نہ کیا تہا کسواسطے اسکام مین شتابی کی اور کیون مینے تحقیق واقعی نکرلی لمولفہ **رباعی** سنی بات
کیون مینے اہل حسد کی + نکی پیروی حیف عقل و خرد کی + پشیمان کیا میری عجلت نے مجکو + نہ تمیز کچہہ ہو سکی نیک و بد کی + ایکمدت اسی
بتدالرغم و غصہ کے ساتہہ شیر نے بسر کی اور اوسکے اندوہ خاطر کی جہت سے عیش جمیع سباع کا تلخ اور کام رعیت پر تنگ ہوا کہ مضمون **اَلنَّاسُ
عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ** کا اوس بیشے کے باشندونمین سرایت کرگیا کہ سب پریشان خاطر اور تنگدل تہے اور اکثر حقوق آداب شتربہ یاد کرتے تہے
اور ملال شیر کا بڑہتا جاتا تہا اور ہمیشہ مذکور شتربہ کیا کرتا تہا اور جو کوئی کچہہ حال شتربہ کا نقل کرتا تہا اوسے گوش دلسے سنتا تہا غرض یہی ذکر رات دن اوسکا تہا

Marfat.com

ایک شب پلنگ سے کہ مصاحب شیر کا تھا یہی حکایت کہا تھا کہ پلنگ نے عرض کیا کہ اے شہریار اندیشہ کرنا ہے کام میں کہ دست
تلافی کوتاہ ہوگیا ہو بے فائدہ ہے اور نظر کرنا اس مہم کا کہ دائرہ محالات میں داخل ہو بے سود اور محض سودا ہے کیونکہ تیر جب شست سے نکلا پھر کب
ہاتھ آتا ہے بلکہ ایسا کام کہ حاصل ہونا جسکا عسیر ہو اسمیں سعی کرنا دستیاب کو بھی ہاتھ سے کھونا ہے جیسا کہ روباہ نے مرغ کی طمع میں
پوست پارہ بھی ہاتھ سے کھویا شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت مرغ زیرک و روباہ** پلنگ نے کہا کہ ایک روباہ
گرسنہ اپنے دیماس سے باہر آکر تلاش طعمہ میں ہر سو پھرتی تھی کہ ناگاہ چمڑے کی بدبو روباہ کے ناک میں آئی اسطرف گئی دیکھا
کہ ایک پوست پارہ سڑا پڑا ہے اُسے چبانے لگی اُسکے قریب میں ایک گاؤں تھا وہاں بہت مرغیاں چگتی ہوئی باہر
آئیں اور ایک لڑکا زیرک نام اونکے ساتھ محافظ تھا روباہ کو طمع یہ ہوئی کہ اس پوست کو چھوڑ کے ایک مرغ انمیں سے شکار
کیجیے اور گوشت تازہ کھایئے اس خیال میں اودھر روانہ ہوئی کہ اثنائے راہ میں ایک شغال سے دوچار ہوئی شغال نے پوچھا کہ کہاں
جاتی ہے اور کیوں متفکر ہے روباہ نے کہا کہ اے عزیز ان مرغوں کو دیکھتا ہے کہ کس فربہی اور لطافت سے ہیں اور میں کئی دنوں کی بھوکی ہوں
رزاق نے پوست پارہ مجھے عنایت کیا تھا مگر جاذبہ شوق اسکا مقتضی ہے کہ انہیں سے ایک مرغ پکڑ کے اس سے کام جان کہ وہ گوشت
رنگ حیات رکھتا ہے شغال نے کہا کہ میں ایک مدت سے اس کمینگاہ میں ہوں کہ انہیں سے ایک کو شکار کروں مگر وہ غلام زیرک کہ انکا
نگہبان ہے طریق محافظت اسطرح پر جانتا ہے کہ صبا خیال اُنکی پاسبانی کے خوف سے صورت منصورہ مرغ کے دام میں نہیں لا سکتا ہے اور
نقاش فکر اُسکے بیم نگہبانی سے نقش اسکا لوح خیال پر نہیں کھینچ سکتا ہو میں اسی فکر میں مدت سے ہوں پر کچھ فائدہ نہوا تو نے جو یہ
پوست پارہ پایا ہے اسے غنیمت جان اور اس فضولی سے درگذر **بیت تلخ** جو بلا تقدیر سے اسپر قناعت چاہیے ٭ اور زیادہ کی
توقع خبط ہے نقصان ہے ٭ روباہ نے کہا کہ اے برادر جب تک دل کی مراد ترقی کیساتھ حاصل ہو منصور ہو تب تک حضیض نکبت کیطرف
ارادہ کرنا حیف عظیم ہے اور جب تک چمن آسایش میں گل عشرت کا نظارہ ممکن ہے قدم خارستان دنائت میں رکھنا عیب فاحش ہے اور مجھے
ہمت عالی نہیں چھوڑتی ہے کہ پارہ پوست پہ بھی کھاؤں اور گوشت فربہ تازہ سے سیر دیدہ ہوں شغال نے کہا کہ اے خام طمع حرص ناپسندیدہ کا ہمت عالی
نام کہا ہے نفس کے عمل ناستودہ کا بزرگی لقب کیا اور اسبات سے خبر نہیں کہ بزرگی درویشی میں ہے اور راحت قناعت میں اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ
جو تیرا نصیب دیوان رزاق سے مقرر کیا ہے اُسپر خوش رہ اور جو کہ طالب فضولیکا ہوا ہے خراب و سرگردان رہا ہے **مصرع** رزق مقسوم ست
وقت آن مقرر کردہ اند ٭ پیش وقت و بیش قسمت طمع داری جاہلی ٭ اور میں یہ ڈرتا ہوں کہ اس فضولی کے باعث سے کہ ارادہ کیا ہے
تونے وہ پوست کیا بلکہ جان بھی ہاتھ سے نجائے اور تیرا قصہ اُس دراز گوش سے بہت مشابہ ہے کہ دم طلب کرتا تھا کان بھی کھو دیے روباہ نے کہا کہ
یہ کیونکر تھا **حکایت قصہ دراز گوش بیدم** شغال نے کہا **مثنوی** بود ست خری کہ دم نبودش ٭ روزی غم بیدمی
فزودش ٭ از ہر قدمی بہ دم ہمی زد ٭ دم می طلبید دم ہمی زد ٭ تا گرہ نہ زراہ اختیاری ٭ بگذشت میان کشت زارے ٭

Marfat.com

دهقان پسرش از گوشهٔ دید + بر جست و از دو دو گوش برید + مسکین خر آرزوی دم کرد + نایافته دم دو گوش گم کرد + آنکس که زحد برون نهد گام + این ست سزائے او سرانجام + روباہ نے نہایت تقاضائے حرص سے منہ شغال کیطرف سے پھیر لیا اور کہا کہ تو دیکھ میں کس لطائف الحیل سے مرغونکو شکار کرتی ہوں یہ کہکر مرغوں کیطرف روانہ ہوئی شغال سمجھا کہ میری نصیحت اس طمع پیشہ پر اثر نہ کریگی اپنے بیٹھنے کی طرف روانہ ہوا اور اودہر وہ پوست پارہ ایک زغن غوطہ ماکے پنجے میں لیگئی ہنوز روباہ مرغون تک پہنچی تھی کہ زیرک نے جست کرکر ایسی چوبدستی روباہ پر ماری کہ صدمہ شدید پہنچا پر جان سے بچ گئی روباہ جان ہی غنیمت جانکے آمادہ ہی پوست پارہ کیطرف کیا اُسے بھی نہ پایا دست دعا بلند کیا اور آسمان کیطرف دیکھا اُس زغن پر نظر پڑی دیکھا کہ وہ پوست پارہ اُسکے چنگل میں ہے روباہ نے الم نایافت مرغ سے اور پوست تازہ کے تلف ہونیکی حسرت سے یہانتک سر زمین پر مارا کہ دماغ پریشان ہو گیا مقصود اس مثل کے ایراد سے یہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک رکن رکین سلطنت کو ہلاک کیا اور جو کہ باقی ہیں اُنکی بھی فکر نہیں کرتا ہے یعنی امرا اور وزرا اور افسران فوج سب سراسیمہ ہیں اور شنزبہ کیطرح ہاتھ نہ آئیگا پر باقی ماندونکو برباد نکیجے شیر نے کہا کہ بات معقول کہی تو نے لاکن شنزبہ کے مقدمہ میں خطائے عظیم مجھسے ہوئی اسلئے اکثر خیال میرا اوسکی تلافی میں رہتا ہے پلنگ نے کہا کہ اے شہریار اوسکی تلافی اضطراب سے حاصل نہوگی بلکہ اسکو تدبیر صائب درکار ہے اور درست چاہیئے اب صلاح کا یہی ہے کہ بادشاہ ترک جزع و بیخودی فرمائے اور بنائے کار تدبیر پر رکھے اور تحقیق مہم شنزبہ میں ایسی تدبیر فرمائے کہ مطلب راست براست واضح ہو جائے اگر شنزبہ کا حال جو کچھ کہ مظہر نے ظاہر کیا تھا اور راستی ہی طرح تھا تو وہ اپنے جزائے عذر اور کفران نعمت کو پہنچا خوب ہوا اور اگر حاسد نے افترا کر کے اُسے قتل کروایا ہے تو اوس نمّام بدانجام کو ہدف تیر انتقام کرنا واجب ہے شیر نے کہا کہ وزیر ملک تو ہے اور تیری رائے صواب اندیش پر مجھے ہمیشہ سے وثوق کلی رہا ہے اب تو ہی اس مقدمے کو کوشش بلیغ سے تحقیق کر اور مجھے گرداب فکر سے نکال پلنگ نے کہا کہ اقبال شاہی سے اندک عرصے میں اسکا حال مفصل عرض کرونگا اور کوئی دقیقہ دقائق سے پردۂ خفا میں رہنے نہ دونگا شیر اس وعدے سے خوش ہوا جب کہ شب ہوئی اور پلنگ نے نسیمِ دیاس سے رخصت لی قضارا گذر پلنگ کا مسکن کلیلہ و دمنا پر کہ دونون باہم متصل تھے پڑا سنا اسنے کہ دونون میں آواز بلند مباحثہ ہو رہا ہے پلنگ اول سے دمنا پر بدگمان تھا اسوقت کہ آواز معاتب گوش میں پہنچی زیادہ تر وغدغہ دل میں آیا اور اُس مسکن کے قریب ایک گوشے میں کھڑا ہو کر سننا شروع کیا کلیلہ نے کہا کہ اے دمنا تو نے برا کام کیا کہ بادشاہ کو بدعہدی خیانت سے مشہور خاص و عام کیا اور آتش فتنہ و آشوب تمام سباع میں بلند کی وہم یہی خیال آتا ہے کہ ساعت بساعت یہ فساد ترقی کرتا جائیگا اور اس وبال میں تو آخر کار گرفتار کال ہوگا بموجب اس مصرعہ کے ع خون آخر بگیرد گریبان گیرہ + مناسب اسکے موافق بھی کہا ہے **بیت** خون بہائیگا کسی کا جو کوئی تلوار سے + وہ بھی مارا جائیگا آخر اوسی تلوار سے + اور میں یہ یقین جانتا ہوں کہ جب اہل بیشہ تیرے اس فساد سے آگاہ پائیں گے

تو کوئی تجھے معتمد نہ رکھے گا اور تیری مددگاری کریگا بلکہ سب تیرے قتل پر متفق ہونگے اب اس بات کی معلوم ہونگی بعد تجربہ
ہم خانگی خلاف رائے صواب اندیش ہی قطعہ با بدان کم نشین کہ صحبت بد + گرچہ پاکی ترا پلید کند + آفتاب بدین صفائی را
پارۂ ابر ناپدید کند + اب جا اوس سے آشنائی کر اور اسکے بعد تجھسے امید منقطع کر کہ مین کبھی تجھسے دوستی اور صحبت نہ رکھونگا دمنا نے
کہا کہ اے برادر مجھے اپنی صحبت سے محروم نہ رکھ اور کار شتربہ مین زیادہ ملامت نکر کہ کار رفتہ کا ہر بار یاد کرنا زیادہ ملال لاتا ہی
اور لاعلاج بھی ہے بلکہ شادمانی کر کہ جب دشمن اپنی تدبیر سے مارا گیا تو کیا جگہہ ملال اور ملامت کی ہی کلیلہ نے کہا کہ ای غافل
سادہ لوح باوجودیکہ جادہ مروت و دیانت سے انحراف کیا ہی اور اساس فتوت کو تیر غداری سے منہدم کیا ہی پھر بھی ابتک دعوی
صداقت کا رکھتا ہی اور امیدوار سلامت و عاقبت کا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ کوئی منتقم حقیقی بھی ہی دمنا نے کہا کہ مین شامت
خباثت سے اور حیلہ و مکر کی آفت سے بیخبر نہین ہون اور قباحت سخن چینی کے اور نقصان فتنہ پردازی کے مجھسے پوشیدہ نہین مین مگر حرص
حسد اور حب جاہ کا مجھپر ایسا غلبہ ہوا کہ یہہ عمل مجھسے وقوع مین آیا اب اسکا کچھہ چارہ اور تدارک میرے اختیار مین نہین رہا ہر چند
پشیمان ہوتا ہون پر کیا ہو سکتا ہی ع چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست + پلنگ یہہ تمام ماجرا سنکر شیر کی ماں کے
پاس آیا اور کہا ایک راز ہی اوسے عرض کیا چاہتا ہون پر شرط یہہ ہے کہ عہد درست کیجیے کہ بغیر ضرورت شدید اوسکا
افشا نہو بعد سوگند و تاکید کے جو کچھہ گفتگو کلیلہ اور دمنا سے سنی تھی مو بمو بیان کی اور ملامت کلیلہ کی اور اقرار
دمنا کا مشرحاً بیان کیا مادر اس حادثہ کی کیفیت سنکے نہایت متاسف ہوئی دوسرے دن موافق معمول کے شیر کے پاس آئی شیر
کو نہایت غمناک پایا تو پوچھا کہ ای فرزند اتنی فکر اور حیرت کا سبب کیا ہی مثنوی ماہ کامل تہا ہوا کیون سہا + سرد تہا تو
کیون ہے عالم کاہ کا + کیا ہوا ہی باعث رنجیدگی + کیون ہوئی ہی اسقدر کاہیدگی + شیر نے کہا کہ میرا ملال شتربہ کے مارنیکے
سوا اور اوسکے اخلاق و آداب یاد آنیکے اور کچھہ نہین ہی ہر چند یاد سے بھلاتا ہون بھولتا نہین ہی اور جبکہ صلاح کار
ملک مین تامل کرتا ہون اوسوقت اندوہ میرا بہت بڑہ جاتا ہی کہ افسوس ایسا یار غمخوار اور چاکر وفادار کہان ملیگا مادر شیر
نے کہا کہ گواہی کے واسطے اپنی دل کے برابر دوسرا شاہد نہین ہوتا ہی و بموجب فحوائے شہریاری ایسا پایا جاتا ہی کہ دل بادشاہ کا بیگناہی شتربہ
کی گواہ ہی کہ اوسکا مارا جانا برہان واضح اور یقین صادق سے نہین ہوا تو غالب ہے کہ صاحب غرض نے برخلاف راستی عرض کرکے خون
اوس بیگناہ کا کر دیا ہی جس سے ہر ساعت ندامت تازہ اور اندوہ بے اندازہ ہوتا ہی اسیواسطے عقلا نے کہا ہی کہ توسن غضب کو لجام شکیبائی
و تامل سے ایسی جگہہ روکنا ضرور ہی تا گرداب مذمت مین نہ پڑے شیر نے کہا کہ ای مادر جو کچھہ فرمایا تو نے بجا ہی اس کام مین
میرا نفس امارہ عقل پر غلبہ کر گیا اور آتش غضب نے خرمن حلم کو جلا دیا اور اب تدارک اوسکا محال ہو گیا سو صبر کے کچھہ چارہ نہین
لیکن بڑا رنج یہہ ہی کہ ہمیشہ کو مین ہدف تیر ملامت ہوا اور رقعہ بیوفائی کا دائمی میرے نام پر رہ جائیگا لیکن اب جو تہہ تک کاوکاوش کیے کرتا ہون

Marfat.com

اس کا یہہ ہی کہ بیجرمی گاؤ کی دلیل روشن سی سب پر ثابت کرکے انتقام لون تا کچہہ تو بدنامی میری کم ہو
اور شنزبہ کہ بصفات حمیدہ متصف تہا او بیجرم مارا گیا اس سے زیادہ کیا ندامت ہوگی لیکن کیا کرون کچہہ بن
نہین آتا ہی لہذا چاہتا ہون کہ اسکی تحقیق مین کوشش تمام صرف کرون بعد تحقیق البتہ کوئی صورت تسکین نکل آئیگی
والا اس رنج سی جینا میرا دشوار ہی اور اگر آپنے کچہہ اس امر مین سنا ہو یا دریافت کیا ہو تو مجہے آگاہ فرمائی مادر شیر نے کہا
بیت دل ہمارا ہی خزانہ گوہر اسرار کا ٭ ضبط لیکن قفل ہی اپنے لب اظہار کا ٭ بات سنی ہی مینے مگر اظہار اوسکا جایز
نہین ہی اور کنہ اس بات کی معلوم ہی لاکن افشا اوسکا روا نہین ہی کس واسطے کہ تیری بعض مقربین نے اوسکی کتا میں مبالغہ کیا
ہی بموجب مثل عرب کے قُلُوبُ الاَحرارِ قُبُورُ الاَسرارِ لمولفہ بیت عیب گوئی پیشہ مردان نہین ٭ عیب
پوشی سی کوئی پوشاک زیباتر نہین ٭ بادشاہ کو معلوم ہی کہ نقض عہد اور افشای راز کتنا بڑا عیب ہے اور حکما نے
کس درجہ اجتناب مین تاکید کی ہی اگر یہہ موانع نہوتے تو مفصل مین بیان کرتی اور سب اندوہ فرزند
ارجمند کے دل سے دور کردیتی مگر مجبور ہون کہ خلاف عہد نہین ہو سکتا ہی شیر نے کہا فی الحقیقت تاکید حکما کی اسطرح ہے
کہ جسکے افشا مین مصلحت کلی او نفع عام ہو اوسمین حکم ہی دیا ہے بلکہ یہہ وہی جگہہ ہے کہ اگر کوئی کسیکی جان
تعدی ناحق کرے اور یہہ قسم شدید تاکید کرے کہ افشا اسکا نکرنا اور سامع اوس بیگناہ کی حفظ نفس کیواسطے
آگاہ کردے تا وہ حفاظت اپنی کرے ہرگز شریعت اوسے ماخوذ نکرے گی اور خدای کریم کے نزدیک
بہی گنہگار نہو گا او کہنے والے نے جو اسمین بے محل تاکید کی ہے تو عجب نہین ہے کہ اس امر مین اوسکی
اوسکی بہی شرکت ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ مظہر جانتا ہے کہ اسکے اظہار مین میرا واسطے ہی قباحت
ہی اور اس صورت مین ظاہر ہونیکے وقت مین بچ جاؤنگا کہ مینے تو پہلے بادشاہ سی کہدیا تہا والا اگر وہ خیرخواہ ہمارا ہی تو اوسکو
کیا جگہہ ملاحظے کی ہی کہ مین مبتلا ہون اور وہ حفاظت راز غیر کرتا ہے بہلا یہ کیسی حفاظت ہی کہ ماں نے کہدا اور بیٹے سے
پردہ کرے امیدوار شفقت ہون کہ مجہے اس راز سی آگاہی دیجیے اور جو مصلحت اسمین ہو وہ فرمائیے اوس سے تجاوز نکرونگا بیت
رازی بمیان آر کہ ما محرم رازیم ٭ بگذر ز سر ناز کہ ما اہل نیازیم ٭ مادر شیر نے کہا کہ جو اشارت تو نے فرمائے
بغایت ستودہ او یہہ بات تیری نہایت پسندیدہ ہی مگر اظہار اسرار کا دو عیب رکہتا ہے ایک تو دشمنی اوس شخص
کی کہ جسنے امین سمجہہ کرکے کسیکو محرم راز کیا اور دوسرے بدگمانی لوگون کی ایسے شخص کو سبکی اور بدیانتی کے ساتھہ مشہور کرتے ہین
اور اسکے بعد کوئی اوس سے بات نہین کہتا ہی اور دوستون کی نظر مین مردود اور مطعون خلایق ہوتا ہی بیت پنہان
کردن از مرہم جگر چند انکہ میسر شود ٭ زبیم دشمنان بوسہ مہر بر دہن وا رم ٭ اور حکما کا قول ہی کہ جو سر کو اپنا تہہ دیا سر اپنا

Marfat.com

کہو یا ع خواہی کہ سر بجا بود سر نگاہدار * مگر فرزند ارجمند نے قصہ کابدار کا کیا نہین سنا ہی کہ افشای راز بادشاہ مین جرات کی
پہر آخر سر اپنا کہویا شیر نے کہا یہ قصہ کیونکر تہا حکایت کابدار بادشیر نے کہا کہ ایام ماضی مین ایک بادشاہ تخت سلطنت کو زیور
عدل سی آراستہ کیا تہا اور شعاع العطاف اوسکی اطراف مملکت مین تابان تہی ایکروز بادشاہ شکار کو گیا جب مرغزار کے قریب پہنچا
ہرایک تیر بشکار مین مشغول تہا بادشاہ نے رکابدار سے کہا تو میرے ساتہہ گہوڑا دوڑا رکابدار بادشاہ کے فرمانے سے گہوڑا دوڑایا جب دور نکل گیے تو بادشاہ
نے باگ روکی اور کہا کہ رکابدار غرض میری گہوڑا دوڑانے سے یہہ تہی کہ ایک بات میرے دلمین آئی ہی سو تجہسے کہون کہ سوا تیرے اعتماد میرا اور پر نہین ہے
پر شرط یہہ ہے کہ ہرگز کبہی زبان پر نہ لانا رکابدار نے زمین ادب کو بوسہ دیا اور کہا کہ اگرچہ یہ ناچیز قابلیت اسکی نہین رکہتا ہی کہ شہریار راز اپنا مجہسے
فرمائے لیکن آفتاب سلطنت اگر اس ذرہ بیمقدار پر پرتو افگن ہی تو اس راز کو جان سے بہی زیادہ عزیز رکہونگا اور نسیم و صبا بہی کبہی اوسکی بو
نہ پائیگی مولنا بیت جان جسطرح رہتی ہی بدن مین پنہان * اسطرح مین تیرے راز کو رکہونگا نہان * بادشاہ نے اوسکو آفرین کی اور
کہا کہ مین اپنے بہائی سی نہایت اندیشہ ناک رہتا ہون اور یقین جانتا ہون کہ وہ قابو پاکے کبہی میرے قتل مین کمی نکریگا سو مین نے یہی صلاح
اولی سمجہی ہے کہ پہلے اوسکی قابو پانیسے اوسی راہ عدم دکہاؤن اور اس غدغہ سے دل اپنا خالی کرون تو خبردار رہ اور ہمیشہ میری محافظت
مین سرگرم رہا کر اور جو بات اوسکی مصلحت کا در پردہ رہا کر اپنی جگہ وہ کیا تدبیر کرتا ہے کابدار آداب خدمت بجالایا اور نہایت تاکید و سوگند سے
اس راز کے اخفا کا وعدہ کیا ہنوز منزل کو نہ پہنچا تہا کہ رکابدار کے دلمین بیوفائی نے راہ کی اور کفران نعمت کا خیال کیا نظم دل مہر
مردمان کم نہ کہ در گلزار دہر * بوی یاری و وفا ہیچ ہمدم یافت نیست * راز با دل گفتم و بسیار خوردم خون از و * کاشکے دانستمی اول کہ
محرم یافت نیست * رکابدار منزل کو پہنچکر بادشاہ کے بہائیکے پاس پوشیدہ حاضر ہوا اور اوس راز کو مو بمو بیان کیا برادر شاہ نے اوسے
انعام دیا اور وعدہ ہای بسیار سے امیدوار کیا اسکے بعد نہایت ہوشیاری سے اپنے آپکو بچاتا رہا ایکدن موقع وقت کا پاکے برادر بزرگ کو
قتل کیا اور آپ تخت سلطنت پر بیٹہا اول یہہ حکم دیا کہ اوس کابدار کو قتل کرو اسنے زبان زاری کہولی اور کہا کہ اے بادشاہ
میرا گناہ آپکی خیرخواہی کے سوا اور کیا ہے اور جو مین نے کیا اوسکی جزا کیا یہی ہے بادشاہ نے کہا راز فاش کرنیکے برابر کون
گناہ ہوگا اور میرے بہائی نے سب ملازمون مین تجہے اختصاص دیا اور اپنا محرم راز بنایا اوسکا بدلا یہی تہا کہ تو نے اوسکا
راز فاش کرکے اوسے میرے ہاتہہ سے قتل کروایا مجہے تجہپر کیونکر اعتماد آئے ع از ہمدم بیوفا جدائی خوشتر * ہرچند کابدار نے
منتیں کئے کوئی کام نہ آیا آخر کار اوس بیوفا کا تن سے سر جدا ہوا فایدہ اس مثل سے یہہ ہے کہ فاش کرنا راز کا سوا ضرر کے کبہی
سودبخش نہین ہوتا ہے شیر نے کہا کہ اے مادر مہربان اگر وہ اظہار کرنیوالا رازدار ہوتا تو تجہسے یہ راز کیونکر کہتا جبکہ وہ خود
متحمل اس رازداریکا نہوا پہر دوسرے سے توقع رازداری کی کیون رکہتا ہے بلکہ اوسکی غرض یہی ہے کہ یہ راز مخفی نرہے والا وجہ
کیا تہی کہ غیر سے وہ کہتا اور مجہمین تجہمین کچہ جدائی ممکن نہین ہے یون اظہار راز کرتا پر جانتا ہوگا کہ ماں اپنے بیٹے کا رنج اور ملالت کیونکر

Marfat.com

گوارا کرینگی لہذا اوسے تجہسے ظاہر کیا بلکہ شعر مولف کا اسکا گواہ ہے بیت کر سکا جب غنچہ دہن وہ اخفائے راز + غیر سے کیا شکوہ
افشائے راز + اب متوقع اسبات کا ہون کہ اظہار مین امر حق کے عنداللہ اور عندالخلق بہی مضائقہ نہین ہے پہر جو کچہہ حق ہے اوسکے اظہار مین
مجہکو کیون احسان نہین فرماتی ہے کہ یہ بار غم میرے دل سے دور ہو اور اگر اسکی تفصیل مین کچہہ مضائقہ ہو تو مجمل ارشاد کر اور اگر تصریح مین بیان
کرنا تیرے نزدیک منع ہے بارے اشارے سے دریغ نرکہہ مادر شیر نے کہا بشرطیکہ وہ بدکردار کہ یہ فتنہ برانگیختہ کیا جسکا ہی سزا کو پہنچے اور
جمال عفو اوسکے دیدۂ بیباک کو راہ صدق وصفا مین دانستہ نابینا بنا ہے دکہایا نچاہیے اور شفاعت کسیکی اوسکے حق مین قبول
نفرمائے تو مین کچہہ کچہہ بیان کرون ہرچند فضیلت عفو مین علمائے دین نے اور عارفان معارف حق الیقین نے مبالغہ بہت فرمایا ہی
مگر ایسے شخص کے حق مین کہ جسکا فساد باعث خونریزی ناحق اور موجب تذلیل سلطنت ہو عقوبت بہتر ہے عفو اوسے ایسے گناہ
کے مقابلہ مین کہ جسکی مضرت بادشاہ کے نفس پر عاید ہو اور لوث بدعہدی اور خیانت مین متہم ہو اگر انتقام نکیا جاے تو مفسدونکی
دلیری کا باعث ہو اور ستمگارونکی قوت اور جرات کا موجب ہوتا ہے پس زنہار عفو اور اغماض کی جگہ نہین ہے کہ نص قاطع معلوم ہے
کہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ اسلئے اوسکا تدارک واجب ہے شیر نے کہا جو کچہہ فرمایا تو نے بجان قبول ہے مادر شیر نے کہا کہ
دمنا تمام بدانجام ہے کہ مرتکب اس امر قبیح کا ہوا اور بادشاہ پر اوسکا دمدمہ اثر کر گیا شیر نے کہا کہ جانا مین نے کل اسکا تدارک مناسب
کیا جائیگا مادر شیر نے اپنی منزل کو رجوع کی شیر نے بعد تامل بسیار احضار ارکان دولت کو حکم کیا حسب الحکم شاہی سب ارکان دولت
دوسرے دن حاضر ہوئے اور مادر شیر بہی تشریف لائی اور دمنا بہی آیا دمنا نے فراست سے جانا کہ دربار کہلا اور راہ رہائی بند ہے تجاہل عارفانہ کر کے
ایک خواص محفل سے پوچہا کہ اس جماعت کے اجتماع کا سبب کیا ہے اور کون بات حادث ہوئی ہے کہ بادشاہ متغیر مزاج ہے مادر شیر نے سوال
دمنا کا سنکر بآواز بلند کہا کہ بادشاہ کو تیری زندگانی نے متغیر کیا ہے اور تو نے کہ ایسے رفیق جان نثار کے حق مین خیانت کی ہے
پردہ اوسکا اوٹھہ گیا اب بادشاہ چاہتا ہے کہ ایکدم تجہے زندہ نچہوڑے دمنا نے کہا کہ بزرگان متقدمین نے کوئی دقیقہ
دقایق عالم سے باقی نہین کہا ہے کہ متاخرین کیواسطے روشن نکردیا ہو ایک اونکے سخنان حکمت آمیز سے یہہ ہے کہ جو شخص بادشاہ کی
خدمت مین محبت اور یکرو ہوتا ہے جلد پایہ تقرب کو پہنچ جاتا ہے مگر سب ارکان دولت مقتضائے حسد سے اوسکی دشمن ہوجاتے ہین اور اپنے
مطلب کیواسطے کو نقصان بادشاہ کا اوسمین متصور ہوجاتا ہے ہین کہ ہزار حیلے سے اوسکے خرابے ہین اسلئے اکثر افترا اوسکے حق مین تجویز کیا کرتے
ہین بموجب مثل عرب کے وَالْمُخْلِصُونَ عَلَىٰ خَطَرٍ عَظِيمٍ اسیواسطے اہل حقیقت نسبت بیوار اور روبہ پروردگار رکہتے ہین اور اس
دنیا ناپایدار پر نفرین کرتے ہین اور خدمت خلق اور عبادت خالق مین مصروف رہتے ہین مگر خدائے کریم کو غفلت اور ظلم ہرگز پسند
نہین ہے اور کبہی جزا نیکی کی بدی اور عوض نیکی کا بدی نہین ہوا ہے اور بادشاہونکے حق مین عدل سے کوئی عمل بہتر نہین ہے مگر کمیاب ہے بیشتر
حکام کے بانواع تفاوت صفات خالق سے برخلاف ہوتے ہین کیونکہ کبہی مجرمان لازم العقوبہ کو مخلصونکی طرح سرفرازی دیتے ہین اور کبہی

Marfat.com

بیگناہون اوجب الرعایۃ کو خائنونکے مانند عذاب جانکاہ سی مواخذہ کرتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ یعنی گاہی بسلامی برنجند و گاہی بدشنامے
خلعت دہند کیلئے کہ ہوا انکے حال پر مستولی ہے اور خطا انکے افعالمین غالب اور خیر و شر انکی نظر مین یکسان ہے اور نفع و ضر انکی نگاہ مین برابر
بعض اوقات اگر کوئی خزانہ روے زمین کا بنا انکو دے کچہہ احسان نمانینگے اور کبہی مسخرے کو دشنام پر سرفراز کرینگے لازم یہہ تہا کہ مین بادشاہ
کی درگاہ سی دور رہتا بلکہ بنا و یہ عزلت سے قدم باہر نہ رکہتا کہ بادشاہ کی نزدیکی آتش سوزان ہے اگر قریب اسکے نہ جاتا تو اس سے نہ جلتا از مین بڑا سچ یہ ہے
کہ جو کوئی کہ قدر عزلت کی نجانیگا اور بادشاہ کی خدمت کو طاعت خالق پر ترجیح دیگا اوسے وہ پہنچیگا جو زاہد گوشہ نشین کو پہنچا مادر شیر نے
کہا کہ قصہ زاہد کا کیونکر تہا **حکایت زاہد گوشہ نشین** دمنہ نے کہا کہ ایک زاہد تعلق دنیا سے انقطاع کرکے گوشہ صحرا مین بیٹہہ رہا تہا
تان کشکین اور لباس پوستین کے کوئی خواہش نرکہتا تہا **المولفہ** تہا لباس عاریت اوسکو عار ٭ دامن صحرا کو سمجہا جامہ زر ٭ بامزہ
اوسکو نہہاتی تہی غذا ہیتان کہاتا تہا وقت اشتہا ٭ تہا نعم سے نہایت دل نفور ٭ فقر اور فاقہ سے ہوتا تہا سرور ٭ اوس
پیر مرد کی صلاح و تقوے کا شہرہ تمام اوس ولایت مین مشہور ہوا اور مخلوق جوق جوق دور و نزدیک سے زیارت اور حصول برکت کیواسطے آمد و شد
کرنے لگے چونکہ اثر نور عبادت جبین مبین سے زاہد کے ساطع تہا اسلئے اعتقاد خلق اللہ کا روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تہا ہر چند زاہد انکے آمد و شد کا رو
تہا پر کوئی نہ مانتا تہا اور بادشاہ اوس ولایت کا عاقل اور باذل اور درویش دل تہا کہ رضاے الہی کو ہوا بادشاہی پر مقدم جانتا تہا اور
اقتداے اخلاق انبیا اور پیروی سیرت اولیا کا بجان خریدار تہا **ع** سیرت پاکیزہ و خوی خوش و کردار نیک ٭ با فقیری خوش بود با شہریار
خوشتر است ٭ جب کہ خبر پیر گوشہ نشین کی اوس صدر نشین سلطنت کو پہنچی بحکم نعم الامیر علی باب الفقیر کی ملازمت کو زاہد کی
باخلاص تمام حاضر ہوا اور استمداد ہمت و اندرز چاہی زاہد نے کہا کہ اے بادشاہ اس جہان کی دو اقلیمین ہین ایک فانی کہ اوسے دنیا
کہتے ہین دوسری باقی کہ اوسکا عقبی نام رکہا ہے ہمت عالی مقتضی اسکی ہے کہ سر اپنا اقلیم فانی کیطرف نہ جہکاے بلکہ نظر اقلیم باقی
کیطرف رکہے بادشاہ نے کہا کہ تسخیر اوس سلطنت باقی کی کسطرح میسر آتی ہے زاہد نے کہا دستگیری کرنا مظلومونکی اور فریاد سننا
محرومونکی کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اِرْحَمْ تُرْحَمْ یعنے رحم کر کہ تجہپر رحم کیا جاے اگر بادشاہ کو آسایش آخرت چاہیے تو آسایش
رعیت مین کوشش کرے **ع** کریگی عیش وہی بادشاہ عقبا مین ٭ ملا ہے جسنے رعیت کو عیش دنیا مین جبکہ زاہد اسطرح کا وعظ فرمایا
فرمایا بادشاہ کا صندوق دل جواہر موعظت سے بہر گیا پس اوسیدم دست ارادت دامن زاہد مین ڈالا یعنے مرید ہوا چند روز گذرے
تہے کہ ایکدن بادشاہ زاہد کی خدمتمین حاضر تہا کہ ناگاہ گروہ دادخواہونکا نعرہ الغیاثات تا آسمان پہنچانے لگا زاہد نے
سبکو نزدیک بلاکر حال پوچہا اور داد اونکی شریعت کے موافق بادشاہ سے دلوائی بادشاہ صورت سے اس فیصلہ کے کہ بانی
خوبی زاہد نے کیا نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے راہنما امیدوار ہون کہ فیصلے دادخواہون کے آپکی راے حق طلب اندیش کے موافق ہوا کرین
تو بہتر ہے کہ بیشتر اہل کار غرض نفسانی سے بردہ تقریر مین حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیتے ہین اور مظلوم و خرابی گردن

پر آئیگا کہ مین بذات خود کثرت امور سبب جزئیات کو پہنچ نہین سکتا ہون زاہد نے اسبات کو سنکے خیال کیا کہ جو شخص کہ باعث
امور خیر ہوتا ہی ثواب اوسکا درگاہ خدا سے نہایت پاتا ہی اگر تیری جہت سے خلق خدا راحت پائے تو یہ تکلیف بہتر ہی راحت اسی سے
کہنا بادشاہ کا قبول کیا اسکے بعد جو مطلب اور حاجتین مخلوق کی زاہد تک پہنچی تہین او زاہد بادشاہ سے کہتا تہا اور بادشاہ اوسی کے بطیب خاطر قبول کرتا
تہا اس صورت مین عالم عالم فیض جاری ہوا اور ثمرہ عدالت بادشاہ او نیک دیانتی زاہد کی ازماہی تا ماہ پہنچی آخر کار انتظام اوس سلطنت کا زاہد کے عالیمقام کے
دامن مین باندہا گیا اور تصرف امور مالی و ملکی قبضۂ اختیار مین زاہد کے روز بروز زیادہ ہونے لگا اور سودائے حب جاہ دماغ مین زاہد بیچارہ کے دمبدم زیادہ
ہو تا گیا اور تمنائے اسباب امارت نے زاہد کو بالین قناعت سے پہیر کے متوجہ تاج و تخت اور غرور اور نخوت کا کیا بہ قول گو یا بیت بیخود انکو مے حب جاہ سے
بہکا یا اس خمار نے کسکو راہ سے + یہہ دنیائے فریبندہ وہ بلا ہی کہ اس نے بہت سے شیر مردون کو اپنا صید کیا ہی اور یہہ وہ ال غدار ہی کہ اکثر
رستم مستون کو کمند بیرزن کے چاہ محبت مین ڈالا ہی جبکہ زاہد نے بجائے آداب شور ریاضت لقمہ غذائے راحت نوش کیا ذوق عبادت فراموش ہوا
اور حلقہ حب اللہ نیا راس کل خطیئۃ کا یعنی ٹرا ایس جان دلسے دنیا کا حلقہ بگوش ہوا اور بادشاہ نے بہی جبکہ تدبیر زاہد کی
موافق مصلحت کے دیکہی تمام اختیار مالی و ملکی دست زاہد مین سپرد کی درویش کو پہلے اندیشہ ایک باتکا تہا اب غم جہانکا پیدا ہوا اور آگے
خیال ایک گلیم کا تہا اب فکر تسخیر اقلیم مثل نظیر کے ہوئی ایکدن درویش صاحبدل کہ زاہد کی خدمتمین مدتی فیضیاب رہا تہا بعد چند روز کے از خدمتمین زاہد کے
استفادہ کے واسطے حاضر ہوا دیکہا کہ ورع زاہد کا سراپا حب جاہ سے مبدل ہو گیا ہی اور نور باطن سے کچہہ اثر باقی نہین رہا آتش حسرت کا نو سینہ
درویش مین شعلہ زن ہوئی لمولفہ بیت ہو گیا گمراہ سالک خضر فرخ پے کہان + مرحلا بیمار حب پیر جاہ جیسے ہی کہان + جبکہ شب کو خلق نے بالین
خواب پہ سر رکہا اور غنودہ عالم ہوا درویش نے زاہد کی خدمتمین عرض کیا کہ ای مرد خدا یہہ کیا حالت ہی کہ مشاہدے مین آئی ہی بیت کل کیا ہو
جو کانٹون سے سب باغ بہر گیا + کیا ہو گئی وہ فصل وہ موسم کدہر گیا + اور یہہ آتش حسرت ہی کہ خرمن تسکین یاران طریقت کو جلاتی ہی اہی آسایش
نفس اور رضامندی رب کریم کو برباد کر کے اس بلائے بیدرمان کو کہ رہزن خانمان دین او رخراب کنندہ آرام نفس اور صدق یقین ہے
اختیار کیا ہی تو نے زاہد نے سنکے زبان حیلہ سازی کہولی لیکن وہ بات کہ محک امتحان معرفت پر کامل العیار ہون ہو نے لگے کہ قلب شفق تمکا ہے
زر خالص نہین ہوتا ہی درویش نے کہا کہ ای زاہد با خدا بہر خدا انصاف کر کہ تو خوب جانتا ہی کہ یہہ جو فرمایا تو نے سب بہانہ نفس کا ہی مگر خلاصہ
مافی الباب یہہ ہی کہ خاطر مبارک کی مائل بمتاع دنیا ہوئی ہی اور ضمیر منیر عالی قید مال و جاہ مین مبتلا ہو کے اوج سعادت سے حضیض نکبت کا مائل ہوا
ہے افسوس ہزار افسوس کہ کس جگہہ پر پہنچکے پہر کہا انکا قصد کیا ہی اب بہی کچہہ نہین گیا ہی پنجہ فریب شیطان سے نکل اور دامن توکل از سر نو ہاتھ
ہاتہہ مین مضبوط پکڑ اور نوالہ زہر آلود دنیا تہوک ڈال کہ عیش دنیا سب غم ہی اور فریبی اسکی سب وہم ہی بہ حیثیت واقف کے بیت
عیش دنیا غم بود نمید انستم + فربہی حملہ ورم بود نمید انستم + زاہد نے کہا کہ ای دوست غمخوار آمد و شد خلق سے میرے حال مین کچہہ تغیر نہین
آتا ہی اور دل بیار اور دست بکار رکہتا ہون مہمان نے کہا کہ تجہے اپنے حال سے خبر نہین ہی اس سبب سے کہ حب جاہ شراب بیہوشی ہے وہ اسقدر

Marfat.com

تجھے بلائی ہے کہ چشم بصیرت بالکل جاتی رہی اور جبکہ آنکھین تیری سرمہ قابض ارواح سی ہونگے اسوقت پھر پشیمانی فائدہ نہ بخشیگی اس قطعہ پر میرے نظر کر بیت دنیا کی نہ کر تو خواستگاری + اس سے کبھی بہرہ ور نہوگا + آغاز خرابی اپنی مت کر + تجھے ہے یہ اس سے گھر نہوگا + اور یہ مثل تیری ای زاہد مانند اوس نابینا کے ہی کہ کوڑے اور سانپ مین کچھہ فرق نکیا اور کسیکا بھی کہنا نہ مانا آخر اوسی باعث سی ہلاک ہوا زاہد نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا **حکایت نابینا** کہا کہتے ہین ایک نابینا ایک بینا کے ساتھہ ہم سفر ہوا ایک شب صحرا مین مقام کیا جبکہ طیاری کوچ کی ہوئی نابینا اپنا کوڑا ڈھونڈھنے لگا قضارا ایک سانپ پڑا ہوا سوتا تھا اندھا سمجھا کہ یہہ کوڑا ریشم کا بنایا ہوا مجھے مفت ملگیا بہت خوش ہوا اور سوار ہوکر چلا جب کہ صبح ہوئی اور آفتاب نکلا اوسوقت اوس آنکھہ والے نے دیکھا کہ اندھے کے ہاتھہ مین سانپ ہے چلایا کہا کہ اے اندھے تیرے ہاتھہ مین سانپ ہے زہرناک جلد پھینکدے ورنہ کاٹ کھائیگا اندھے نے بدگمانی کی کہ یہہ کوڑا بیش قیمتی ہے یہہ ہمراہی میرا چاہتا ہے کہ اسی حیلے سے اگر پھینکدے تو مین اوٹھا لون اندھا بولا کہ ای رفیق کوڑا میرا گم ہوا تھا اللہ تعالے نے اوس سے بہتر کوڑا مجھے بخشا ہی اگر نصیب تیرا یاری کریگا تو تجھے بھی مل جائیگا یہہ کیا نیت ہی کہ میرے کوڑے پر کرتا ہے اور مین ایسا احمق نہین ہون کہ تیرے دم دینے سی ایسا کوڑا پھینکدون مرد بینا ہنسا اور کہا کہ اے برادر حق ہمراہی کا یہی ہے کہ مین جانتا ہون کہ یہہ سانپ تجھے ہلاک نکرے نابینا آزردہ ہوا اور کہا کہ یہہ صاف نیتی ہے کہ کوڑا میرا اس حیلے سے لیا چاہتا ہے یہہ سودا خام سر سے نکال ڈال کہ منہ کا نہین کہائیگا ہرچند اوس نے مبالغہ کیا نابینا نے ہرگز نہ مانا آخر جب آفتاب بلند ہوا اور ہوا گرم ہوئی اور مار برف زدہ تابش آفتاب سے ہوش مین آیا اور افسردگی اوسکی رفع ہوئی دیکھا کہ مین ایک شخص کے ہاتھہ مین ہون اور وہ ہر بار ہاتھہ سے ملتا ہی یکبارگی سانپ اوسکی ہاتھہ مین لپٹ گیا اور کمال غضب سے دانت مارا فوراً نابینا ہلاک ہوگیا یہہ مثل اسلیئے لایا ہون کہ تو اس دنیا پر فریفتہ نہو اور اسکی محبت کو دل مین جگہہ ندے کہ زخم اسکا مار سیاہ سی بہت زیادہ ہی زاہد کلام درویش کا نکے سمجھا کہ واقعی یہہ مرد باخدا سچ کہتا ہی اس ندامت سے رونا شروع کیا اور دولت گم گشتہ پر کہ حب جاہ جانکاہ سی برباد ہوتی تھی ہزار افسوس دست تاسف سے ملتا تھا اور تمام شب مانند شمع و پروانہ کے گریان اور سوزان رہا جبدم کہ زاہد سفیدہ پوش صبح نے سجادہ آفتاب عالمتاب مشرق مین بچھایا خلایق نے اپنی عادت کے موافق زاہد کے دروازے پر ہجوم کیا اور ہر ایک نے حسب عادت زبان ثنا و صفت کھولی او شیطان نے پھر افسون تازہ دم کیا اور از سر نو باد نخوت نے انفاس مردمی حرکت کر کے دماغ زاہد کو پند درویش اور ندامت شبینہ نسیاً منسیا ہوگئی بموجب اس شعر کے شعر روز کہتا ہون نہو نکلا کل سی میں سودای عشق بر سحر ہوتا ہی دونا جوش پر سودای عشق + القصہ زاہد بدستور سابق اپنی کام مین مشغول ہوا اور شدہ شدہ جمیع امور سلطنت مین دخل کلی کیا یعنی سب امراء اور وزراء کو اونکی عہدے سے معزول کر دیا اور مقدمات عدالت مین بھی تغافل غالب ہوئی اور باب رشوت بھی بخوبی وا ہوا حتی کہ ایک شخص کو ناحق زاہد نے حکم قتل کا دیا

Marfat.com

اوس شخص کے قتل ہونیکے بعد اوسکے ورثہ حضور بادشاہی مین مستغیث ہوئی کہ زاہد نے ناحق فلانے کو قتل کیا شرعاً ہمین قصاص زاہد پر پہنچتا ہی بادشاہ نے اونکا معاملہ دار القضا مین سپرد کیا بعد تحقیق حق قاضی نے حکم دیا کہ زاہد کو قصاص مقتول مین گردن مارین چنانچہ زاہد اوسکے قصاص مین مارا گیا یہہ مثل اوس واسطے وارد کی ہی کہ مین نے اپنا محراب طاعت خدا سے پہیر کر کے آستانہ بادشاہی پر رجوع لایا اور گردن کو فرمان پروردگار عالم سے کہینچکر جانب سریر شاہی جہکایا اب جو بلا کہ تجویز کیجاے اوسکے سزاوار ہون مین دمنا نے جبکہ کلام فنانت انجام تمام کیا ملازمان سریر سلطنت اوسکی فصاحت لسانی پر متحیر ہوے اور شیر نے سر اپنا جہکا لیا اور حیران تھا کہ کیا کرون اسکے بعد کہا کہ کوئی دمنا کو جواب دے سیاہ گوش کہ سب مصاحبان بادشاہی مین خصوصیت رکہتا تھا منہہ دمنا کیطرف پہیرا اور کہا کہ تونے یہہ مذمت بادشاہ کی ملازمت کی بیان کی کہ جسکی بدولت افتادہ خاک فلک الافلاک کو پہنچا یہہ چلتی ہی تہی کہ کلام واہی دور از ادب زبان پر لائی آگاہ ہو اے دمنا ایک ساعت عمر بادشاہ کی کہ جو عدل و داد اور رعیت پروری مین گذرے تو اورونکی ایکسال کی عبادت کے برابر ہے اور اکثر سجادہ نشینان محراب زہد طاعت اور تاجداران کشف کرامت نے خدمت بادشاہ کی اسیواسطے اختیار کی ہی کہ ملازمت ملوک کو نصف سلوک کہتی ہین کہ کارسازی ستم رسیدونکی اور بیچارگاری محنت کشیدونکی بہترین عبادت سی ہے اور اسپر حکایت پیر روشن ضمیر کی شاہد ہی دمنا نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا

حکایت پیر روشن ضمیر

کہا کہتے ہین کہ شہر فارس مین ایک شیخ تہا کہ اوسے پیر روشن ضمیر کہتے تہے اور طنطنہ اوسکی ولایت و کرامات کا قاف سے تا قاف پہنچا تہا ایک روز درویش سیاح ماوراء النہر سے عزیمت احرام حریم زاہد باندہ کر بامشقت بسیار نواحی پارس مین پہنچا اور بعد قطع بادیہ خرمان منزل امن و امان زاہد (نام ولایت ۱۲) مین نزول کیا اور بصد ادب خاک آستان شیخ کو بوسہ دیا اور خادم خانقاہ سے کہا کہ مین ضیافت کے بعد سے حاضر ہوا ہون میرا حال عرض کردو خادم نے کہا کہ اے درویش اندکے صبر کر کہ شیخ بادشاہ کی ملازمت کیواسطے گیا ہی آنیکے بعد تیرا حال عرض کیا جائیگا اس درویش نے افسوس کیا کہ مینے مفت اپنی اوقات برباد کی اور اتنا رنج راہ کہینچا اور اس فقیر سے کہ جو بادشاہ کی ملازمت کو جاے اور اغنیا کی صحبت کا مائل ہو اوس سے کیا فائدہ ملیگا اور مطلب دینی ایسی دنیا دوست سے کیا حاصل ہوگا فقیر وہ ہی کہ جسنے اس شعر پر گویلے عمل کیا ہی **بیت** چہوڑ دنیا کر قناعت بیٹہہ کنج فقر مین + خاک مت سر پر اوٹہا ظل ہما کیواسطے + اسکے بعد خانقاہ سے نکلا اور بازار کی طرف روانہ ہوا اور ہزار ندامت سے اپنی محنت رایگان پر متاسف چلا جاتا تہا کہ ناگاہ کوتوال شہر کی آنکہہ اوسپر پڑی قضارا ایک قیدی اوسی شب زندان سے بہاگا تہا اور اس شخص سے شباہت رکہتا تہا کوتوال نے دزد گریختہ سمجہکر گرفتار کیا اور سیاستگاہ مین بہیجا اور حکم دیا کہ ہاتہہ اسکا کاٹ ڈالو ہرچند یہہ عذر کرتا تہا اور اپنا آوارہ دور دراز سے اور وارد ہونا خانقاہ درویش مین بیان کرتا تہا کوتوال کب مانتا تہا آخر جلاد نے تیغ آبدار اس درویش کے ہاتہہ پر کہینچ رکہا تہا کہ پنجہ دست سے جدا کر ڈالے کہ پیر روشن ضمیر بیک ناگاہ اوس محلے مین پہنچا اور صورت حال دریافت کر کے کوتوال سے کہا کہ یہہ درویش ہماری خانقاہ کا ہی جس شبہ سے تم اسکو متہم کرتے ہو یہہ

Marfat.com

تمہاری خطا ہی ہرگز اسپر دست سیاست دراز نکرنا کوتوال نے سم مرکب شیخ کو بوسہ دیا اور فرمانا اوسکا قبول کیا درویش ظلم کوتوال اور دست ستم جلاد سے نجات پاکے شیخ کے ہمراہ رکاب ہوا اثنا راہ مین شیخ نے دوش پر درویش کے ہاتہہ رکہکے آہستہ اسے کہا کہ ای برادر بدگمانی فقیر کے حق مین مناسب نہین ہوتی ہی اگر مین ملازمت بادشاہ کی اختیار نکرتا تو تجہسی مظلومونکو کیونکر ظالمون کے ہاتہہ سے رہائی ملتی درویش سمجہا کہ خیال میرا محض نفسانیت اور غلبہ شیطانی تہا واقعی یہہ ہی کہ جو فعل اہل کمال سی وجود مین آتا ہی خالی فایدہ سی نہین ہوتا ہی کسواسطے کہ ارادہ درویش ارادہ خدا مین فانی ہوجاتا ہی جو چیز کہ اوس سے صادر ہوتی ہی ارادت الہہ کے موافق سرزد ہوتی ہی اگرچہ ظاہر اوسکا خلاف عقل اور طبع کے ہو خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ سے آن پسر را کش خضر ببرید حلق + سر آنرا در نیابد عام خلق + در درون بحر کشتی را شکست + صد درستی در شکست خضر ہست + چون شکستہ بند آمد دست او + پس رفو باشد یقین اشکست او + کاملی گر خاک گیرد زر شود + ناقص از زر برد خاکستر شود + غرض اس مثل کے ایراد سے یہہ ہے کہ بزرگان دین ملازمت سلاطین کی اختیار کرتے ہین اور مکروہات درگاہ ملوک سی عار نہین رکہتے ہین یہہ سبب ہے کہ اوپر بیان ہو چکا ہی دمنا نے کہا کہ جو کچہہ فرمایا تو نے بجا ہی اکابر خدمت ملوک مین جو تقرب ڈہونڈہتے ہین تو بنا اوسکی ایک مصلحت پر ہوتی ہی اور بغیر الہام الہی کے کسی امر کو شروع نہین کرتے ہین اور کوئی غرض نفسانی اوسمین آمیزش نہین پاتی ہی اور جو کوئی کہ اس سیرت پر ہو بغیر جو کچہہ کرے یا کہی کسیکی طاقت نہین ہے کہ اوسپر اعتراض کرے ولیکن ہمارے امثال اس پایہ کو کہان پہنچتے ہین اور یہہ جو تو نے کہا کہ بادشاہ ظل اللہ ہوتے ہین یہہ بہی مسلم ہی مگر وہ بادشاہ کہ اونکے کام راہ خدا سے نزدیک ہون اور طریق باطل سے دور کسی کو بغرض نفسانی عفو کرین اور نہ بے محل عقوبت فرمائین کمیاب ہین اور پسندیدہ اخلاق شہریاری ہی کہ ملازمان ستودہ خصال کو عزیز رکہین اور غداروں اور بیوفاؤن کو خوار و ذلیل کرین بادشیر نے کہا کہ اے دمنا یہہ جو تو نے کہا سب درست ہی لیکن قصہ شترا بالعکس اس قول کے پایا جاتا ہی کسواسطے کہ مجموع حضار بارگاہ بادشاہی اسپر متفق ہین کہ شتربہ ملازمان بادشاہی مین پسندیدہ صورت اور سیرت خیرخواہ اور صواب اندیش ریاست تہا تیرے آتش فساد سی اوسکا خرمن ہستی جل گیا بلکہ تیرے فساد انگیزی سے بادشاہ کی بنیاد وفاداری منہدم ہوگئی بیت آتشے بر فروختے ز حسد + عالمی را بسوختی ز حسد + بیت حسد کی آگ کو کیا شعلہ ور کیا تو نے + یہ رنگ کاہ جہان کو جلا دیا تو نے + دمنا نے کہا کہ ضمیر منیر عالی سی پوشیدہ نہین اور حاضرین بہی سب جانتے ہین کہ مجہمین اور شتربہ مین کوئی منازعت نہ تہی اور اوسکو باوجود دست قدرت میرے ساتہہ غیر شفقت اور حال نیا پایا جاتا تہا اور مین بہی بادشاہ کی نظر مین ایسا خوار و ذلیل نہ تہا کہ اوسکی حشمت پر حسد لیجاتا لیکن جو بات کہ مینی سنی تہی اوس سی بادشاہ کو آگاہ کیا اور بادشاہ نے بہی اوسکے آثار بچشم خود مشاہدہ کئی اور مجہپر واجب تہا کہ جسمین خیرخواہی بادشاہ کی ہو اوسے ظاہر کر دون

ل فهر... از ... [illegible] ۱۲ حضار بفتحہ ... ۱۲

Marfat.com

تا بار نمک میری گردن پر رہجائے اور جو کچھہ مینے بیان کیا بادشاہ نے خود اوسکی تحقیق کیا اور صدق سخن میرا برہان قاطع سے ملاحظہ
کرکے اپنی رائے کے موافق کام کیا اور وہ شخص کہ شنزبہ کے اس خیانت مین شریک تھے اونہین اندیشہ پیدا ہوا ہی کہ مبادا یونہی ہمارا اُنکی
تحقیق کرکے بیان کردو تو قباحت ہو سو وہ تقدم بالحفظ بجا و کلاکرتے ہین اور بلا شک جبتک میری دم مین دم ہی امر خیرخواہی مین دریغ
نکرونگا کہ حق نمک میری گردن پر ہے گو اسمین جان جائے بار ہے اب انصاف اسکا بادشاہ کے ہاتھ ہے اَلْحَقُّ مُرٌّ یہ بات بھی سچ ہی
اس صورتمین کب میں کمپیکہ ہمارا علم ہونگا ۵ مین جس سے راست بولا وہ مجسے کج ہوا ہی ٭ خاموش ہون تو ابدل سچ بولنا بُرا ہی ٭
اور مین یہ جانتا تھا کہ اہل نفاق میرے قتل پر اتفاق کرینگے پر مجھے یہ یقین تھا کہ مکافات خیرخواہی اور نتیجۂ خدمتگزاری یہ ہوگا کہ
میری بقا بادشاہ کو منظور ہوگی کی جب دمنا نے یہ بات یہانتک پہنچائی اور شام قریب آئی بادشاہ نے حکم دیا کہ دمنا کو دار القضا
مین سپرد کرو قاضی اسکا حال دریافت کرے کہ علم سیاست مین جبتک شرائط شرعی تمام نہونگے کچھہ حکم نکیا جائیگا دمنا نے کہا کون حاکم
راستکار بادشاہ سے زیادہ ہے اور کون قاضی عادل شہریار سے بالاتر ہے بحمد اللہ کہ ضمیر منیر بادشاہ آئینہ ہے باصفا بلکہ جام جہان نما
کہ صورت حال ہر ملازم و رعایا کی اوسمین ہویدا ہے رباعی سودا ۵ ایوان عدالت مین تمہاری بادشاہ ٭ ہے ظلم کو کیا دخل
عیاذاً باللہ ٭ شیشے کا اگر طاق سے گر پڑتا ہے پا دن ٭ پتھر سے نکلتی ہے صدا السلم اللہ ٭ اور بیہ یقین اتنا جانتا ہون کہ کشف
شبہات اور رفع حجاب مین کوئی چیز برابر فراست بادشاہ جم جاہ کے نہین ہے اگر خود شہریار بہ نفس نفیس رائ جہان آراکو
قاضی میرے حال کا فرمائے تو کذب اور صدق میرا مانند صبح صادق کے روشن ہوجائے حافظ علیہ الرحمۃ فرماتا ہے ۵
عرض حاجت در حریم حضرت محتاج نیست ٭ راز کس مخفی نماند با فروغ رای تو ٭ شیر نے کہا کہ اے دمنا اندیشہ نکر کہ
اس مہم مین جستجو سے تمام کیجائیگی اور تحقیق اس کلام کے او سطر حپر کہ زیادتی اوس سے متصور نہو عمل مین آئیگی نظم جدا کرینگے ہم
اسطرح حق و باطل کو ٭ کہ جیسے دودھ سے مکھی نکال لیتے ہین ٭ نکال لیتے ہین جسطرح عطر پھولونسی ٭ ہر ایکبار نکا ہم حق نکال
لیتے ہین ٭ دمنا نے کہا کہ مین بیگناہی کے سبب مبالغہ مین اہتمام زیادہ کرتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ اس تحقیق سے
اخلاص میرا زیادہ تر ظاہر ہوگا اگر مین اس کلام مین گنہگار ہوتا تو حاضر درگاہ شہریار نرہتا اور فرار اختیار کرتا بلکہ فَسِيرُوا فِي
الْأَرْضِ پر عمل کرکے اور اقلیم کی راہ لیتا کہ ملک خدا تنگ نہین اور پاؤن بندیکا لنگ نہین ہے شیر کی مان نے کہا کہ اے دمنا
تیرا مبالغہ دغدغہ سے خالی نہین ہے مگر تو زیرکی سے جانتا ہے کہ آپکو بیگناہ کر دکھلاتی ولیکن اگر کوئی اچھی طرح سے دریافت
کرتا تو اس مضیق سے خالی پانا تیرا محال اور سودے باطل ہے دمنا نے کہا کہ میری دشمن بہت ہین امیدوار ہون کہ میرا کام یقین کو
پہنچے تاکہ غرض اونکی بھی پاک ہو اور جو کچھہ سزاوار ہے حضور مین پایان بادشاہی کے عرض کیا کرے اور بادشاہ
عالیجاہ لعبت باز مشورہ اپنی رائے جہان آرا کے کہ آئینہ جہان نما ہی حکم فرمائے تا مین بھی دشمنی کے مارا بجاؤن اور

Marfat.com

اور شہریار روز جزا خون ناحق مین مبتلا ہوئے بازخواست سلطان حقیقی ہو اور یہ مطلع مولف کا میری حال کے موافق ہے
غم نہین اسکا مجھے مین مرگیا ❊ غم یہ ہے قاتل کا خنجر پھر گیا ❊ شیر نے کہا کہ مینے اپنی دانست مین کسی حکم مین راہ عدالت سے انحراف نہین
کیا ہے اور اب بھی ممکن نہین ہے کہ سوائے راہ عدالت اور طرف قدم رکھون اگر پاک ہی تو بیباک رہ اور اگر یہ خیانت تجسے صادر ہوئی ہی تو
جزا اس گناہ کی سزاوار ہے تیری کنار مین رکھی جائیگی بموجب اس مصرع کے مصرع درمزرع دہر نچہ کاری دردی ❊ دمنا نے کہا کہ اس
خیانت سے مجھے کچھ اندیشہ نہین ہے کہ مین بادشاہ کے حق شناسی سے بہت مطمئن ہون کہ انکے انصاف عالم آرا سے مجھے محروم نرکھیگا
کہ اللہ تعالے نے تجھے دادگستری کے لئے پیدا کیا ہی اتنے مین ایک حاضران محفل سے بولا کہ جو کچھ دمنا کہتا ہے یہ بروجہ
تعظیم بادشاہی نہین ہے بلکہ اس کلمات فریب آمیز سے چاہتا ہے کہ اس بلا کو اپنے سر سے دفع کرے دمنا نے
کہا کون ہے مجھسے سوا ہے اور مشفق تر اور کون ہی میری مخلصی مین میرے حق مین مہربان تر اور جو کوئی کہ اپنی ذات کی کام مین
ہیچکارہ ہوگا اور کے کیا کام آئیگا **بیت** ہو سکا جب تجھسے اپنا کام ❊ کر سکے گا تو کیا پرایا کام ❊ اور یہ بات تیری دلیل ہے قصور
فہم اور وفور جہل پہ کہ عین گفتگو مین بادشاہ کے لقمہ دیتا ہی کہ جسکی رائے جہان آرائے نے لشکر ہائے گران کو اپنی فکر سے مقہور کیا اور
نقط خون اہل ضمیر منیر سے عالم کو عدل وداد سے معمور کیا وہ محتاج تم السیون کا کب ہی لاکن تم سب نے کہ جو ہواخواہ سنزبہ کے تھے
اور جو ارادہ کہ کیا تھا وہ اقبال شاہی سے سب مٹ گیا اوسکے اندیشہ مین تم سب یہان تک فتنہ آرا اور از خود رفتہ ہو کہ
آداب صحبت سلطانی بھول گئے ہو اور جو چاہتے ہو سو کہتے ہو والا رای بادشاہ کی بموجب اس بیت کی دلیل روشن ہے **بیت**
جو کام تیری عقل سے ہوا ایک آن مین ❊ وہ عمر بھر نہو سکے ساری جہان مین ❊ سیاہ گوش نے کہا کہ اس مکر و زبان آوری سے اگر چاہی تو
کہ زبان کو خیر خواہون کے پند سے بند کرے یہ ممکن نہین ہے دمنا نے کہا کہ سچ ہے وقت پند کا ہے بشرطیکہ
محل قبول مین پڑے اور ہنگام مثل کا ہی اگر سمع خرد پسند کرے مادر شیر نے کہا کہ ای غدار ہنوز امیدوار ہی کہ اس مکر سے آگے
رہائی دے دمنا نے کہا کہ اگر کوئی نیکی کو بدی کے ساتھ مقابلہ کرے اور خیر کی پاداش شر مقرر کرے تو مجبور ہے والا
وہ کام مینے مقرر کیا ہے اور وہ عہدہ امانت و وفاداری بجالایا ہون کہ اوسی بادشاہ کا دل خوب جانتا ہی بعد اسکے
کوئی خائن دلیری نکر سکیگا اور اگر عوض اس وفا کے ستم میری حق مین تجویز کرینگے تو مضرت اوسکی بالا بالا انجامیگی کہ منتقم حقیقی موجود
ہی اور اگر میری کام مین بے تحقیق تعجیل کرینگے تو آخر کار پشیمانی حاصل ہوگی اور روز جزا بدلا انکی اوٹھائینگے بموجب **بیت** کام مین جسنی
شتابی کی ہے عقل کی اوسنے خرابی کی ہے ❊ اور جسنے کہ شتابی کی فضیلت شکیبائی سے محروم رہا اور اوسی وہ پہنچیگا جو اس عورت
شتاکار کو پہنچا جبکہ شیر نے یہ نکتہ سنا پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تہا **حکایت عورت شتاکار** دمنا نے کہا کہ شہر کشمیر مین سوداگر تھا کہ مال
منال فراوان کا مالک اور ایک زوجہ رکھتا تھا ماہ رو کہ جسکو چشم فلک نے ایسا آفتاب کبھی نہ دیکھا تھا اور مدت سے اسکی دہر کے ایسا تہا آیا تھا

Marfat.com

بیت رخی چون گل و آب گل ریختہ + میان لاغر و سینہ انگیختہ + شہائی بین اوس سوداگر کے ایک نقاش تھا جو ہنر مندی مین
انگشت نمای جہان اور نقشبندی مین دلپذیر اہل زمان تھا القصہ اوسکی جو رو مین اور نقاش مین تعشق بہم پہنچا جسم جوان جذبہ
شوق وصال مین مانند دل زاہدان تمام شب بیدار اور لبسان ابر نیسان اشکبار رہتی تہی زن بازرگان کا بھی یہی حال تھا
کہ جذبہ عشق نے جانبین سے بلا کشش بلا واسطہ دلالہ ایسی کہ یکایک بگرہ ملاقات بہم پہنچی اور راہ آمد و شد کے غبار اغیار سے
صاف ہوئی ایکدن اوس عورت نے نقاش سے کہا کہ تو ہمیشہ تشریف لاتا ہے اور گاہے آواز اور گاہ سنگ اندازی کرتا ہے یہہ
روش رقیب و غماز سے خالی نہین ہے لازم صناعی یہہ ہے کہ کوئی صورت ایسی کرنی چاہیئے کہ جسمین اندیشہ بدنامی کا برطرف ہو
اور بلا خوف رقیب ملاقات ہوا کرے نقاش نے بموجب ایماے یار دلنواز ایک چادر سیاہ طیار کی اور اوسمین بوٹیان
سپید بطور ماہتاب کے چھوڑین اور کہا جسوقت میرے بالاخانہ پر یہہ علامتین نظر آئے اوسوقت تو اپنا دروازہ کھول دینا
غرض یہی راہ مستقیم فیمابین قرار پائی جسوقت کہ یہہ دونون آپسمین وعدہ کرتے تھے غلام نقاش پس دیوار یہہ حکایت سنتا تھا
اسلیئے بزرگون نے کہا ہے **بیت** لب نکشائی اگرت ہوش ہست + کز پس دیوار بسی گوش ہست + چند روز اسی طرح سے
آمد و شد نقاش کی زن سوداگر کے پاس ہی ایکدن نقاش کسی کام کو گیا تہا غلام نے دختر نقاش سے کہا کہ مین چاہتا ہون
کہ اوس چادر کے نقش و نگار دیکھون کہ کسطرح کے ہین دختر نقاش اس شعبدہ سے غافل تہی اسلیئے چادر غلام کے
حوالے کی غلام نے وہ چادر بالاخانے سے دکھائی اوسنے دروازہ کہولدیا یہہ نقاش کی وضع بنا کے اوسکے پاس چلا آیا
وہ تو اشتیاق یار مین محو تہی اور اوس سیاہی شب مین کچھ تمیز نکی اور شیطان نے پردہ غفلت ہوش و حواس پر ڈالدیا کہ بدلکار کے
ڈالدیا کہ بلا تامل اوسکو آغوش تمنا مین کہینچا اور غایت شوق سے فرق درمیان یار اور غیر کے نکیا الباس پر تلبیس اوسکے مانند
ابلیس کی مراد اپنی حاصل کی اور بعد فراغت کار جلد روانہ ہوا اتفاقاً نقاش اوسیدم باہر سے گہر مین آیا اور چادر دوش پر
ڈالکر اوپر بالاخانہ سے دکھاکر روانہ خانہ یار ہوا جب کہ اوس زن نے دیکھا کہ یہہ ابھی گیا تہا اور ابھی پھر آیا کہا اے
یار کیا چیز باعث ہوئی کہ تو خلاف عادت ابھی گیا تہا اور پھر ابھی تشریف لایا نقاش سمجھا کہ یہہ کلام اسکا خالی
سبب سے نہین ہے کچھ بہانہ کرکے فوراً وہانسے پھرا اور اپنی بیٹی سے آکے پوچھا کہ یہہ چادر کوئی کیا مانگ کر تجھ سے
لیگیا تھا اوسنے کہا کہ کوئی غیر نہین لیگیا تہا مگر اس غلام نے تمہارے آنے سے پہلے مجھسے کہا کہ مینے خوب اس چادر کو
نہین دیکھا ہے کہ کیسے نقش و نگار ہین مینے غلام کو معتبر سمجھکر دیدی تہی یہہ بالاخانے پر لیگیا پھر تہوڑی دیر کے بعد دے گیا
نقاش نے غلام کو تعزیر معقول دی اور چادر کو جلادیا اسکے بعد جوش غیرت سے صحبت محبوب ترک کی اور کہا اگر مین مرتکب
حرام کا نہوتا تو کیون اس بے غیرتی مین مبتلا ہوتا پس اگر وہ عورت جلدی نکرتی اور یار اور غیر مین بتامل غور کرلیتی تو

Marfat.com

توصحبت محبوب سے کیون محروم رہتی مگر یہہ شومی تمنا بکاری کی تھی کہ رنج فراق مین مبتلا ہوئی **بیت** چون نہال شتاب بنشانی بدہد
میوۂ پشیمانی + یہہ غل اسواسطے عرض کی ہینے تا بادشاہ عالم پناہ اس بے برگ بے نوا کے حق مین تعجیل نفرمائے اور یہہ بات کہ جو میتے
عرض کی خوف جان کے باعث سے نہین ہے بلکہ منشا اسکا یہہ ہے کہ بادشاہ روزجزا مینین قاضی قضا میرے خون ناحق سے
معرض بازخواست مین نہ پڑے والا موت ایک خواب ہے نامرغوب اور آسایش ہے خوب اسلوب ہرچند نفس خواہان
اس شربت کا نہین ہے لیکن ساقی اجل خواہی نخواہی یہہ جرعہ ہر ذی حیات کے حلق سے نیچے اوتاریگا اور خلعت کفن کہ خیاط
قضا نے ہر ذیحیات کے قامت پر قطع کر رکھا ہے ہر طرح سے پہنایا جائیگا پھر ایسے ناگزیر سے عاقل کو خوف کیا ہے بلکہ شادی
کی جا ہے کہ منصب شہادت مقبولونکی واسطے مقرر ہے مگر حق نمک سے دور ہے کہ ولی نعمت کو اپنی بیہودگی کے واسطے رنج بے سود مین ڈالون
اور اطلاع نکرون اسلئے عرض کرتا ہون کہ شتربہ غدار کہ اوسکے اطوار خود بادشاہ نے مشاہدہ کئے ہین قتل کر کے اسقدر رنج اوٹھا
اگر میرے کام مین جلدی ہوئی ہو تو بادشاہ اپنی غیرت عدالت سے بہت رنج اوٹھائیگا ایسے غیر ناصح کو عبث مارا اور اگر کوئی کام
سرکار میرے قتل پر منحصر ہو تو مین طیب خاطر سے قتل اپنا قبول کرون اور سعادت دوجہانی سمجھون مگر ایسا بندہ کہ کفایت مہمات کے لائق ہو
اور ایسا جا کر کہ محل اعتبار اور سزاوار تربیت ہو کمتر ہاتھ آتا ہے **بیت** سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب + لعل گردد
در بدخشان یا عقیق اندر یمن + **لمولفہ** سالہا گلشن عالم مین بسر ہوتے ہین + با صد رنج کہین میوونکے شجر ہوتے ہین +
اور شیر نے دیکھا کہ دمنہ کا بادشاہ کے دلمین اثر کرنے لگا اور چرب زبانی اور شیرین بیانی اوسکی اس قضیہ سے غافل کرنے
لگی منہ شیر کیطرف پھیرا اور کہا کہ ای فرزند تیری خاموشی اسپر گواہ ہے کہ سخن اوروں کے دروغ ہین اور دروغ دمنا کا سچ ہے اگر
یہی ذہن اور ذکا اور فہم تیرا ہے تو سخن راست تجہپر اثر نکریگا اور بیہودہ سخن یہ باتیں اور فریب دمنا کا تجہی از خود رفتہ بنائیگا **بیت**
نوای بلبلت آخر کجا پسند افتد + بگوش ہوش برخان ہرزہ گو داری **ایضا ہندی** زمزمے عندلیب کے سچ ہے
کیا سمجھتے ہین + چند فغان کنان کہ جو نغمہ سرا سمجھتے ہین + یہ کہکر باشفتگی تمام اوٹھ گئی شیر نے کہا کہ دمنا کو مسلسل کر کے قاضی کے
پاس لیجاؤ کہ تفحص و تحقیق قرار واقعی کرے شبکو مادر شیر پھر خلوت شبر مین آئے اور کہا کہ اے فرزند مین ہمیشہ سے بد عہدی دمنا کی
سنتی تھی اب مجہپر ثابت ہوا کہ یہ شخص اعجوبہ زمان اور نادرۂ دوران ہے ایسا شخص مجال سخن پائے اور بادشاہ اندک مہلت کو کام
فرمائے تو ہزار رنگ و ریو سے آپکو بچا لیجائے اور کذب بیان اپنے بہتر صدق و صفا سے کر دکھلائے صریح اسنے
ایسے فیق کو ناحق تیرے ہاتھ سے جلد قتل کروایا اور چرب زبانی سے آپکو کیسا پاک و صاف بناتا ہے بہتر یہی ہے
کہ اسے جلد قتل کر اسکا قتل موجب راحت خلایق اور امن و امان سلطنت ہے **ع** تعجیل نکو نیست مگر
در عمل خیر + **بیت** کیا خوب یہ مصراع ہے دیوان ازل مین + تعجیل نہین خوب مگر نیک عمل مین +

Marfat.com

شیر نے کہا کہ کام مقربونکا حسد ہی اور منازعت اور پیشہ اسکا ن معزلن کا اکثر بد سگالی اور منافقت ہی سبب رباعی حسب حال اس گروہ کے ہی

رباعی

اینار زمانہ مایہ شور و شر اند ٭ اینا شفتہ نفاق و عین ضرر اند ٭ مانند قطار اشترا این غر قدون ٭ با یکدگر شوند اندو ر پے یکدیگر اند ٭

خصوصاً جو کہ ہنر زیادہ رکہتا ہے اوسکے دشمن زیادہ تر ہوتے ہین بلکہ بے ہنر کا دشمن کوئی کم ہوتا ہے اور منا الوداع ہنر ہے آسٹنہ اور میری نزدیک قرنجام رکہتا ہے ممکن ہے کہ حاسدون نے اوسکے دفع کی تدبیر بالاتفاق کیا ہو لومڑی نے کہا کہ ایسا حسد ہر ایک کو نہیں ہوتا ہے کہ حسد سے قتل گوارا کرے شیر نے کہا کہ یہ خیال نہ کیجیے حسد وہ آتش ہے کہ جس وقت شعلہ اسکا بلند ہوتا ہے سب خشک و تر جلا ڈالتا ہے کیا قصہ ان تینون حاسدونکا آپنے نہیں سنا ہے لومڑی نے پوچہا کہ یہہ کیونکر تہا

حکایت تین حاسدونکی

شیر نے کہا کہ تین شخص با یکدیگر ہمراہ ہو کر روانہ سفر ہوئے وہ جو سب مین بڑا تہا اوسنے اون دونون سے کہا کہ تمنے کیا سمجہ کے سفر اختیار کیا ہی کہ مشقت سفر کی بہت ہوتی ہی ایک نے جواب دیا کہ جس جگہہ مین تہا وہان ایسی نیک صورتین لوگ تہے کہ انکے واسطے پیدا ہوتی تہین کہ مین آتش حسد مین جلا جاتا تہا اور تحمل دیکہنے کا نہ ہوسکتا تہا اسلئے سفر کیا کہ نادیدنی دیکہنے مین نہ آئے دوسرے نے کہا کہ یہی رنج میرا بہی منظر ہوا اس سبب سے ترک وطن اختیار کیا ہے تیسرے نے کہا کہ تم معذور ہو میری حسد کا ہے جس مین مبتلا اسی بلا کا ہون

بیت

کس طرح تو نا سہیہ جو رمین دیکہا کرون ٭ ساقیا سب بادہ کش ہون اور مین دیکہا کرون ٭

بہہ تینون حاسد باہم چلے جاتے تہے کہ ناگاہ اثنا راہ مین ایک بدرہ زر پڑا دیکہا تینون نے اوسی اوٹہا لیا اور کہا کہ آؤ باہم تقسیم کرین اور وطن کو پہر چلین اور چندے عیش و فراغت کرین اس گفتگو مین تینونکی رگ حسد جوش مین آئی ہر ایک راضی اسپر تہا کہ دوسرے کو حصہ نہ ملے یہی خیال تینونکی دلمین جاگیر ہوا کہ مین ہی تنہا اسے لے لون اسلئے منجر تہے نہ یہ ہمت نہی کہ باہم تقسیم کرین اور نہ راہ مین چہوڑ سکتے تہے ایک شبانہ روز بے آب و دانہ اوس صحرا مین اوس بدرہ زر کے پاس بیٹہے رہے اور منازعت کرتے تہے اور فیصلہ نہ ہوتا تہا دوسرے دن بادشاہ اوس دیار کا شکار کو نکلا اتفاقاً گذر بادشاہ کا اوسی جگہہ ہوا اون تینونکو اوس صحرا مین بیٹہا دیکہا حال پوچہا تینون نے سچ سچ بیان کردیا کہ ہم تینون شخص حسد مجسم ہین اور اسی سبب سے وطن سے نکلے تہے اور یہان بہی وہی نقشہ ہے جو چاہتے تہے کوئی حاکم معقول ہوتا کہ ہم مین فیصلہ کرتا بارے الحمد للہ کہ اب میسر ہوا بادشاہ نے کہا کہ تم تینون مفصل اپنی اپنی حسد کی بیان کرو تا تمہارے حسد کی فراخور تقسیم بدرہ کی کیجائے ایک نے کہا کہ حسد میرا اس نوبت پر ہے کہ نہین چاہتا ہون کہ کسی پر احسان کرون کہ وہ خوشوقت اور مرفہ الحال ہوجائے دوسرے نے کہا کہ تو بہت نیکبخت ہے اور حسد سے تجہکو خبر نہین ہے مین وہ حاسد ہون کہ نہین چاہتا ہون کہ کوئی اور بہی دوسرے پر احسان کرے تیسرے نے کہا کہ تم دونون کچہ حاسد نہین بہتر ہو مین نہین چاہتا ہون کہ مجہپر بہی کوئی احسان کرے بلکہ یا لم المنا کا چاہتا ہون ملتی نہی بادشاہ نے انگشت تحیر کو دانتون مین دبایا اور کہا

Marfat.com

کہ تمہاری گفتار سے تمہارا کردار ظاہر ہوتا ہے اسکے بعد ہر ایک کو اوسکے اظہار کیموافق سزا دی یعنی پہلے کو جو کچھ پاس اوسکے تھا چھین لیا اور سر و پا برہنہ اوس صحرا مین چھوڑ دیا اور دوسرے کے قتل کا حکم دیا تیسرے کو حکم دیا کہ بانواع عقوبت تا مدت دراز تھوڑا تھوڑا عذاب سپہر پہا تنگ پڑ ہاؤ اور تعذیب کئے جاؤ کہ رنج روح اسکا چنگال بالملک الموت مین گرفتار ہو جائے **نظم** آنکہ نیکی نخواہد باکسی + نیکوئی با وے نباید خواستن + ہر سہا کان ندارد میوہ + از تبر میبایدش پیراستن + **رباعی** آن درد کہ درمان نپذیرد حسد است + آئین حسد قاعدۂ دیو و دد است + گویند حسود خصم مردم باشد + گر نیک تامل کنی دیو خود است + سچ یہ ہے کہ کوئی رنج حسد سے زیادہ نہیں ہے اسواسطے کہ حاسد ہمیشہ شادی مردم سے غمناک رہیگا اور راحت غیر سے دردناک اور یہ مثل اسلئے بیان کی ہے تا معلوم ہو کہ حسد وہ بلا ہے کہ حاسد کو رتبہ خسر الدنیا والآخرۃ نصیب ہوتا ہی اور مین گمان کرتا ہون قصہ دمنا کا حاسد نکی دغدغہ سے خالی نہیں ہی مادر شیر نے کہا کہ مین حاضران درگاہ کا شیوہ حسد نہین دیکھتے ہوان بلکہ ایک پر بھی فہم میرا ایسا گمان نہین کرتا ہی تا بکل جو رسلا ورتلفاق سبکا اسبات پر محض خیر خواہی بادشاہ کی ہے اول یہہ کہ سبکو تردد ہی کہ شنزبہ سا بزرگ اور خیر خواہ ان حاسدنے بے سبب وجہت قتل کر دیا اب زیادہ تر اندیشناک ہین کہ باوجود ایسے گناہ عظیم کے پھر دمنا مقبول بادشاہ رہا تو اب کسی کا گذارہ اسکے ہاتھ سے ہوگا بلکہ غالب یہ ہے کہ دفعتاً جمیع ارکان دولت اور رعیت اور کسی اقلیم کی راہ لین فقط بادشاہ اور دمنا باقی رہجائین ای فرزند مین دیکھتی ہون کہ یہہ دمنا وہ بلاء بیدرمان ہے کہ جسنے سلطنت کو برہم کیا ہی تو بھی تجھے ہوش نہین آتا ہے دیکھ اب بھی اس بیحیا کے قتل مین تعجیل کر ورنہ پھر تاسف کچھ سود نہ بخشیگا شیر نے کہا مین اس کام مین شک کہتا ہون اور یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا اونکی منفعت کیواسطے میری مضرت نہو جائے یعنے خوشنودی خلایق کیواسطے کہین خشونت خالق مین مبتلا نہون جیسا کہ کار شنزبہ مین تعجیل کی اور ہنوز اوسکی پشیمانی رفع نہین ہوئی ہے اب بہتر یہ ہے کہ تا اس امر مین تحقیق واقعی نہوئی بلکہ خود اپنی راے کو گواہ دمنا کے گناہ کا نہ کرلون تب تک خونریزی کا حکم ندون یہ بات شیر اور مادر شیر مین تمام ہوئی مگر مطلب ناتمام رہا اور ہر ایک اپنی خوابگاہ کو گیا اور دمنا کو زندان مین لیجا کے طوق و زنجیر کیا کلیلہ سوز برادری و آشنائی سے زندان مین آیا جبکہ نظر دمنا پر پڑی زار زار رویا اور کہا کہ ای برادر کیونکر تجھے اس بلا مین گرفتار دیکھ سکونگا اور لذت زندگانی اب کیا باقی ہی دمنا رویا اور کہا ای برادر دلنواز مجھے یہ بند گران اور محنت زندان گران نہیں ہے مگر رنج یہ ہی کہ تجھ سے شفیق غمخوار کے بغیر کیونکر بسر کرونگا کہ جدائی ایکدم کی موت سے صعب تر نظر آتی ہے کلیلہ نے کہا اے دمنا یہ روز مجھے اول ہی سو معلوم تھا اسیواسطے تجھے سمجھاتا تھا اور ہر چند پند دیتا تھا سودمند نہوتی تھی کہ تجکو اپنی راے ضعیف سست پر اعتماد تھا لیکن آخر وہی ظہور میں آیا کہ جو مینے اول کہا تھا اور اگر مبادا موعظت مین تقصیر کرتا تو آج مین تیری بھی خیانت مین شریک تھا ای غافل کس کس سرزنش اور شفقت سے سمجھاتا تجکو کہ علما نے کہا ہی کہ تمام وساعی قبل از اجل مارا جاتا ہے اور وہ کیا چیز تھی کہ جسنے اسنا کردنی پر تجکو دلیر کیا تھا کہ ہرگز میری نصیحت نہ سنی باوجودیکہ تو خوب جانتا تھا کہ مین محض شفقت سے کہتا ہون نہ نفسانیت سے اور یہ تیرا حال میرے

Marfat.com

نزدیک بدتر مرگ سے ہی **بیت** چنین کہست دولت راغصہ فرسودن بہ ہزار بار بہ از بودن دست نابودن + دمنا نے کہا کہ ای برادر ہمیشہ جو کہ حق
شرط نصیحت تہی بجالایا تو مگر حرص مال اور تمنائے جاہ نے میری راے کو ضعیف کر ڈالا تہا اور تیری نصیحت دلپر کچھ اثر نکرتی تھی
باوجودیکہ تیرے فرمانے کو سچ اور درست جانتا تہا اور مضرت اس کام کی بہی میری نظر مین تھی لاکن غلبہ حرص سے برعکس چلا
مین جیسا کہ بیمار جانتا ہے کہ خلاف مین حکم طبیب کے رنج اوٹھاؤنگا لاکن ذائقہ زبان اوسی بے عقل کر ڈالتا ہی بس وہی حال
میرا ہوا اب جو رنج کہ مجھیں آئے مین اوسکا سزاوار ہون اور جو شکایت کہ کرون وہ اپنی ہی نفس کی ہی از ماست کہ بر ماست اور یہ بیت
حسب حال میرے ہے **بیت** من نالہ زبیگانہ ندارم کہ دلم را + ہر زخم کہ رسید ہم از خویش رسید + کلیلہ نے کہا کہ مرد عاقل وہ ہی کہ ہر کام کے
آغاز مین انجام پر نظر رکھے تا اوس کام کرنیسے پشیمانی اور کرنے سے پریشانی حاصل نہو کہ وہ پشیمانی اور پریشانی سوا شماتت اعدا و
ملامت احبا اور فائدہ نہین دیتی ہے بموجب **بیت** کام مین پہلے کی جو نادانی + پھر ہے بیفائدہ پشیمانی + دمنا نے کہا کہ اے
برادر دشمن ہونا صفت مردم دون ہمت کی ہے اور ایمین گذران کرنا اور خوش جینا کام سفلہ بیحرمت کا ہی اور جو کہ عالی ہمت ہوتا
ہے دل اوسکا ایکدم رنج کشی اور فکرہای دور دراز سے خالی نہین ہوتا ہی کلیلہ نے کہا کہ دولت فانی اور جاہ بے اعتبار کیواسطے رنج گوارا
کرنا کام حریص خام طمع کا ہی **بیت** از سر البستان دولت میوہ شادی مجوی + زانکہ کمتر میوہ زین باغ دارد انقلاب عالم سنت
لازم تہا کہ مال و جاہ کیواسطے آپکو چاہ بلا مین نہ ڈالتا اور نہال حسد و بغض کو زمین سینہ مین نہ بٹھلاتا تو آج ذائقہ میوہ ملال و نکبت
کیون چکھتا دمنا نے کہا کہ ای برادر شفیق جو کچھ مجھسے صادر ہوا دیدہ و دانستہ تہا از راہ سہو اور جو تخم بلا کہ مینے بویا تہا سو آج
وہی کاٹنا پڑا بموجب **ع** زنیکی نیک بینی وز بدی بد + ز جو جو روید و گندم ز گندم + یعنے زہر گیاہ کو بویا تہا اسلئے مہر گیاہ
کی توقع نہین رکہتا ہون اب کام ہاتھ سے اور ہاتھ کام سے جاچکا ہے انگشت تدبیر سے کہ گرہ تقدیر کہلنا محال ہی اور مین اپنی خطا پر
دانا اور عیب پر بینا ہون کیا کرون کہ رای صواب اندیشی کو حسد نے مغلوب کر دیا مین ایسا نہ جانتا تہا اور زبان کی لاف پر مجھے دعوی تہا
ع کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا + اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری کشتی حیات گرداب ہلاکت مین غرق ہونیوالی ہی اور آفتاب بقا
مغرب فنا مین غروب ہوگا لیکن تا مقدور اپنی خلاصی مین دریغ نکرونگا پر اندیشہ اسکا زیادہ ہی کہ تو میری شہرۂ دوستی مین گواہی کیواسطے گرفتار ہووا
اور اگر عیاذاً باللہ تجہے عقوبت کرین تو جو راز میرا تجھے معلوم ہے صاف کہدیگا اور آپکو رسوا نکرنا والا رنج میرا دوبالا ہوجائیگا کہ چھوٹنا میرا تو ممکن نہین ہے
دوسرے ندامت یہ ہو کہ میرے سبب سے تو گرفتار عذاب ہو اور راستی و صفائی تیری عالم پر روشن ہے اسکے خلاف نکرنا کسواسطے کہ ملاقات میری اور تیری
قیامت پر گئی کلیلہ نے کہا کہ تو جانتا ہی کہ مین متحمل عذاب کا نہو سکونگا اور جو کچھ جانتا ہون پوشیدہ نکرونگا اور کسی طرح اور کسی واسطے دروغ نہ کہنے کا
لیکن بہتر یہ ہی پہلے اس سے کہ تجہسے پوچھین تو آپ سے راز اپنا کہدے کہ رنج دنیا کا آسان ہے ایکدم مین ختم ہوجاتا ہے بلکہ قصاص مین نکال آخرتسے پاک
ہوجائیگا اور عذاب آخرت کو دلم اور ستم اور کو چاہتا ہی اوس محن جانکاہ سے نجات پائیگا دمنا نے کہا کہ مین بھی غور کرتا ہون مگر یہ کچھ مسودہ دل کا ہوگا یعنی

Marfat.com

عمل مین لاؤنگا کلیلہ رنجور اور پر غم باچشم پر نم بیٹھا اور بستر غم پر گرا اور تمام شب کرخطے طرح سی مانند مار مردم گزیدہ پیچ و تاب کھاتا رہا
اور آخر شب راہی ملک بقا ہوا اس عرصے مین کہ فیما بین کلیلہ و دمنا کی گفتگو تھی ایک درندہ کہ ادمی مجلس مین سفید تھا جبکہ آنکھ
کھلی و رگفتگو ان دونون کی سنی پھر سو یا اور انکی تمام حکایت مین املا لی آخرہ سنتا رہا دوسرے دن کہ شیر زرین چنگ بیشہ مینا رنگ مین نمایان ہوا
بادشاہ نے بیدار ہوکے دمنا اور قاضی اور ارکان دولت کو بلایا اور مجلس آراستہ کی مادر شیر نے حدیث دمنا کو تازہ کیا اور کہا کہ زندہ چھوڑنا
ستمگارونکا بہتر گناہگارونکی قتل کرنیکے برابر ہے اور نیکی کرنا بدونسے ستم ہے نیکونیر **بیت** نکوئی با بدان کردن چنانست کہ بد کردن
بجاے نیکمردان بد اور جو کوئی کہ باوجود قدرت فاجر کو زندہ چھوڑیگا یا ظالم کی مدد کریگا وہ ظلم مین شریک ہے وہ گناہگار شیر نے قضاۃ کو
الزام دیا کہ کار دمنا مین تاخیر کیون کرتے ہو جو کچھ کہ خیانت یا دیانت ثابت ہوئی ہو عرض کیون نہین کرتے ہو اسوقت کہ قضات
اور اشراف خاص و عام مین جمع تھے وکیل قاضی نے حاضران مجلس کیطرف منھ کیا اور کہا کہ بادشاہ کو تحقیق حال دمنا مین مبالغہ تمام ہے
اور فرماتا ہے کہ مقدمہ دمنا جلد تمام پاویگی اور کام مکرونگا اور دمنا کا حال اسطرح تحقیق کیا جائے کہ شرع کیموافق ہو اور مقتضاے عقل بھی
دور نہو اور شائبہ نفسانیت اسمین شامل نہونے پائے لازم ہے کہ جو کچھ حق حق ہو معلوم ہو ہر ایک بیان کرے کہ اس ضمن مین
بہت سے فائدے منصور ہین ایک تو حق کی یاری کرنا علم راستی بلند کرتا ہے دوسرے آئین مروت و فتوت کا دین کو جاری کرنا اور بناے
ظلم کو گرانا اور اساس ستم کو منہدم کرنا اور خائن کو گوشمالی دینا موافق رضاے خالق اور ملائم طبایع خلائق ہے تیسرے رستگاری
پانا ارباب مکر و حیلہ سے اور کمین سے اصحاب عناد سے حاصل ہوتا ہے جبکہ وکیل قاضی نے بات تمام کی اور منتظر جواب کا ہوا سب حضار محفل
خاموش ہو گئے اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا اسلیئے کہ دمنا کی حقیقت مفصل کسیکو معلوم نہ تھی قیاس سے جانتے تھے اسواسطے اندیشہ کرتے
تھے کہ اگر ہم کچھ کہین اور بادشاہ اسکے قتل کا حکم دے تو ہم مبادا خون ناحق مین ماخوذ ہون جبکہ دمنا نے سب کا یہ حال دیکھا دل اسکا
مانند نسیم بہار تازہ اور مانند گل خوشگفتہ ہوا اور کہا کہ ای اکابر دین و دولت آگاہ ہو کہ مین بیگناہ ہون اگر مجرم ہوتا تو مقابلے مین
اتنی عالی منزلتونکی کہ اسوقت تم سب جمع ہین میرے قتل پر اتفاق کیے ہوئے بیٹھے ہین ہوش برجا نرکہتا بلکہ یارای کلام باقی نرکہتا لیکن چونکہ پاک
ہون اسلیئے بیباک ہون اور تمہین اسکی قسم دیتا ہون کہ جو میرے قصے سی آگاہی رکہتا ہو راست راست بیان کردے اور رعایت میری نکرے
مگر نفسانیت کو بھی دخل نہو کیونکہ اہل رای جہان آرای شہریار آئینہ حق نما ہے کہ حق باطل سے جدا کر ڈالیگی دوسرے اللہ تعالی کہ سمیع بصیر ہے اور
یہی ہر حال ہر عمل کیواسطے جزا اور ہر شر کیواسطے سزا مقرر رکھی ہے اگر آج میرے واسطے بہ تقاضاے نفس بدی چاہیگا کل وہ اجرا بھی کیا
کریگا اور بادشاہ عالم پناہ اوسکی نفسانیت پر اپنے ضمیر منیر سے مطلع ہوگا تو خالی سزا نہ چھوڑیگا لازم ہے کہ بے شائبہ ظن و تخمین
بلکہ از روی صدق بیقین شہادت ادا کرے اور اظہار حق مین مطلق دریغ نہ فرمائے اور اگر کوئی از رو حسد مجکو معرض تلف مین ڈالیگا اوسے
دینی پڑیگا جو اوس طبیب بے علم کو پیش آیا وکیل قاضی نے پوچھا وہ کیونکر تھا **حکایت طبیب بے علم و عمل** دمنا نے کہا کہتے ہین کہ امرای ...

Marfat.com

اور بے پیرایہ تجربہ نے دعوی طبابت کیا نہ علم طبابت کا رکہتا تہا نہ بصیرت حکمت اور دوا کے پہچاننے مین یہان تک جاہل تہا
جوز ہندی اور درمنہ ترکی مین فرق نکرتا تہا اور تشخیص امراض مین اس مرتبہ بیگانہ تہا کہ رمد اور نقرس مین امتیاز نہ رکہتا تہا اور دوا کے
بتا نہین خیساندہ اور جوشاندہ کو جدا نہ جانتا تہا اور نسخہ لکہنے کی کیفیت اور کمیت غذا و شربت سے مطلق آگاہ نہ تہا **بیت**
بد علاجی کہ ہر کہ نسخہ او بدید دیگر ندید بہ رو حیات ۞ چنانچہ سودا کے یہ اشعار اوسی بزرگ کی شان مین موزون ہوئے ہین ۞
ابیات صاحب ہیچ پوش کو بتایا کہ قولنج ۞ واسطے ہیضے کے لکہا اسفول ۞ لکہدیا مجنون کو شیر شتر ۞ کہدیا مستسقی کو جا فصد کر ۞
جسکو کہ سمجہا کہ اسے ہی صرع ۞ کہنے لگا دوا سے مار القرع ۞ تہا منوطن وہ شقی بعم کا ۞ بستی مین رکہتا تہا اثر لوم کا ۞ شکل تہی
شیطان کی درویش نام ۞ مسیح ہی ہلاکو کا تہا قائم مقام ۞ اوس شہر مین کہ اس شخص نے دوکان جہالت کہولی تہی اور شہرہ
مردم کشی بلند کیا تہا ایک اور طبیب نہایت ہنر سے آراستہ کہ دم اوسکا مانند دم حضرت عیسی جان بخش اور قدم اوسکا مثل
حضرت خضر کے فرح بخش تہا چونکہ عادت روزگار غدار کی ہمیشہ سے یون ہی کہ ہنر مند و نکو اپنے دستر خوان سے سواے آزار کے
محنت اور لقمہ نہین دیتا ہے اور بے ہنرونکی امداد مین دریغ نہین کرتا ہے اتفاق یہ ہوا کہ مرد با ہنر کی جگہ پہ [illegible] حسن جاہلی کی
کا شانہ مین بیٹہا اسکے بعد اس جاہل کی دوکان طبابت زیادہ تر چلی **بیت** پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز ۞ بسوخت عقل
ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی ست ۞ اندک فرصت مین اوسکی شہرت کا ذکر زبان عوام پر جاری ہوئی اور اس شہر کے شہریار کی
ایک بیٹی تہی کہ مطلع حسن سے ایسی آفتاب کبہی طلوع نہین کیا تہا اور عطر فروش صبا نے اُس کی زلف مشکبار [illegible]
کہولا تہا اوسکو اپنے برادر زادہ سے تزویج کیا تہا بمجرد نکاح ہونیکے وہ حمل سے ہوئی اور بعد انقضا [illegible]
مرض مہلک حادث ہوا اور قریب ہلاکت پہنچی طبیب دانا کو بادشاہ نے طلب کیا اور حقیقت حال بیان کی [illegible]
یہ تجویز کیا کہ اسکی دوا سواے مہرہ کے اور نہین ہی وہ چار رتی مشک خالص ورد اچینی سے باہم ملا کے [illegible]
کہلاو انشاء اللہ تعالے فی الحال صحت کامل ہوگی پوچہا ای طبیب مہرہ کہان ملیگی اوسنے کہا کہ [illegible]
ہی کہ سیم خام کے ڈبے مین رکہی ہے اور اوسپر زر سرخ کا قفل دیا ہوا ہی اب بینائی کے سبب سے مین مجبور ہون [illegible]
ہو تیا مینے دیا ہے ڈہونڈہنے آئی اس حال مین وہ طبیب جاہل آیا اور کہا کہ پہچاننا کام میرا ہے اور ترکیب اسکی [illegible]
جانتا ہون آخر وہ شفا خانہ مین آیا اوسی طرح کے ڈبیکو ڈہونڈہتا تہا اور اس طرح کے ڈبے بہت تہے تجربہ کیا کرتا آخر ایک
ڈبا بعینہ ہاتہ مین لیکر باہر آیا قضارا اُس ڈبے مین زہر ہلاہل تہا اور اُس کمبخت جاہل کو مہرہ اور زہر ہلاہل مین کچہ تمیز نہ تہی زہر کو نکال کے اور اجزا کے
کے ساتہ ملا کے شاہزادی کو دیا گلے سے اترتے ہی ہلاک ہوگئی بادشاہ اپنا سر زمین پر دے پٹکا اور حد زیادہ غم کیا اوسی زمین کہا کہ طبیب اس دوا کا اس
طبیب جاہل کو کہلاو دکہانیکے ساتہ ہی وہ بہی سر ہوگیا اور بادشاہ اس عمل ملائم کی نہی کہال پائی **بیت** نیکو شل ست اینکہ ہر چہ کرد بہ بد بدیہ نگر

Marfat.com

باخود کرد + یہ مثل اسلیئے لایا ہون کہ معلوم ہو کہ جو کام کہ جہالت سے کرتا ہے انجام اوسکا ناپسندیدہ تلخ ہوتا ہے جو کام کہ گمان اور شبہ
سے کیا جاتا ہے متضمن خطرہای کلی کا ہوتا ہے ایک حاضران مجلس سے بولا کہ ای دمنہ یہ بات بیان کی محتاج نہین ہے کہ تیرا خبث باطن جامع طاہر
اور ناپاکی تیری طینت کی سب عوام پر روشن ہی قاضی نے کہا کہ یہ بات کہانسے ہی تونے اور اسکے واسطے حجت اور دلیل کیا ہی اوسنے کہا کہ
حکماے قیافہ شناس نے لکھا ہے جو کشادہ ابرو کہ اوسکی بائین آنکھ دائم الاختلاج یعنی پھڑکتی ہی اور بینی اوسکی جانب چپ مایل ہو اور
اکثر اوسکی نظر زمین کیطرف رہتی ہو یعنے تل نظرا ہو تو اوسکی ذات نامبارک مجمع فساد اور مکر اور مستجمع فجور اور غدر ہوتی ہی اور وہ علامتین سب
اوسمین موجود ہین دمنا نے جواب دیا کہ احکام آلہی مین دخل سہو و خطا کا نہین ہے **بیت** غلط و سہو بر من نورواست + بر جہان آفرین
غلط نرود + یہ علامت کہ بیان کی تونے اگر دلیل صدق اور برہان حق ہو سکتی ہے تو عالم نے گواہ اور سوگند سے رستگاری پائی اور
حاجت قاضی اور مرافعہ اور محاکمہ کے کچھ باقی نرہی پس اسکو سوا نیک کی تمنا اور بد کی مذمت کرنا نہ چاہیئے کیون کہ اس علامت سے یا اسکے بالعکس سے
کوئی شخص خالی نہین ہے اور اسکا دفع از خود کوئی نہین کر سکتا ہی پس چاہیئے کہ اس حکم پر پاداش ارباب شر کی اور جزا اہل خیر کی جاری
رہے اور چاہیے کہ احکام شرع صفحہ عالم سے محو ہو جائین اور بینی نعوذ باللہ اگر یہ گناہ کیا بھی ہوتا تو ہر آئینہ بے جرم ہوتا کہ دفع
اسکا میرے امکان سے باہر تھا اور تقدیر آلہی پر کسیکو مواخذہ نہین پہنچتا ہے بموجب **بیت** مکن در این چمنم سرزنش بخود روئی ہو چنانکہ
پرورشم میدہند میرویم + اب جاہئے مین بقول تیرے اس سخن سے بلا کے برہان جہل و نادانی ہی رستگاری پاؤن والا ایسا کلام یعنی حضور بادشاہ کے
اور محفل فضلا اور امرا مین کہنا لائق نہین ہے **بیت** سخن سیر حال کہلتا ہی بشر کا + مثل ہی تانت باجی راگ بوجہا + جب دمنا نے ایسا جواب دیا
سب حاضران مجلس نے مہر سکوت لب پر رکہی اور اسکے بعد کسینے دم نمارا قاضی نے حکم دیا کہ پھر زندان کو لیجاؤ جبکہ دمنا مجلس مین آیا
ایک بوزنیہ دوست کلیلہ کا اوس راہ سے گذرا اور بلا کے کہا کہ کل سے خبر کلیلہ کی کچھ نہین پائی ہے بوزنیہ نے آہ سرد کھینچی اور رویا
دمنا نے گہبرا کر پوچھا کہ ای بوزنیہ سچ کہہ کیفیت حال کیا ہی اوسنے کہا کہ ای دمنا کیا مین کہون کہ وہ یار وفادار تیرے غم مین
اپنا بار سر منزل فنا سے اوٹھا کے دار البقا کو لیگیا اور داغ فراق مصاحبون اور ہمدمون کو دیگیا اور یہ مطلع گویا کا پڑھا
مطلع اوٹھ گیا یار مرا کیا باعث + ہائے مین مر گیا کیا باعث + جبکہ کلیلہ کے مرنیکی خبر دمنا نے سنی بیہوش ہو گیا بعد ایک
ساعت کے ہوش مین آیا نالہ جانکاہ چلایا اور زار زار روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا **نظم** خون میشود ز دیدہ روان واصیبتا +
سر میزند ز شیشہ فغان واصیبتا + مہر سپہر عزت و قدرہ جلال شد + امروز زیر خاک نہان واصیبتا + اقلیدس زمان و
ارسطوی عہد رفت + زین کہنہ عالم گذران واصیبتا + در عین فصل گل بگلستان عشرتم + ناگہ وزید باد خزان واصیبتا + بگذشت
از جہان و بدلہا گذاشت داغ + جان جہان و عید زمان واصیبتا + اور کبہی یہ شعر مولف کا تکرار کرتا تھا **بیت** عدم مین قافلہ یار و نکا آہ جا پہنچا +
لبان نقش قدم ہم ہین البینون مین + جبکہ دمنا نے زاری حد کو پہنچائی بوزنیہ نے نصیحت آغاز کی کہ اے دمنا جان تو کہ

مصور ازلی نے اوپر بقاے جاودانی کسی آفریدہ کے نامہ زندگانی پر رقم نہیں کیا ہی اور نقاش موجودات نے نقش حیات صفحات ممکنات پر سوای رقم کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ثبت نہیں فرمایا ہے اور خیالکار خانہ قدم نے جامۂ وجود کا بغیر رشتہ عدم نہیں سیا ہے اور فراش قدرت نے شمع زندگانی کو بے شمول تند باد آفت اجل روشن نہیں کیا ہی اے دمنا گلستان عمر کسیکا باد خزان مرگ سے محفوظ نرہیگا یہ وہ شربت ہے کہ سبکو پینا ہوگا اور یہ وہ محنت ہی کہ بار اوسکا ہر ایک کو اوٹھانا پڑیگا مرہم اس زخم کا سوائے صبر کے بنایا نہیں ہے اور نسخہ اس مرض کا بجز شکیبائی کے لکھا نہیں گیا ہے **بیت** صبوری ضرورست کین دردِ دل را + بغیر از صبوری علاجے نباشد + اور یہ مصرعہ گویا کہ واسطے تسکین کے کافی ہی **ع** یہ وہ درد کہ جسکا کبھی درمان نہوا + اے دمنا خیال ماضی سے درگذر اور بموجب شعر مولف کے فکر مستقبل کر **بیت** صبر کر اے دل ابہی روتا ہی کیا + آگے آگے دیکھ لو ہوتا ہی کیا + دمنا نے ان باتوں سے فی الجملہ تسکین پائی اور کہا کہ اس جزع بین حق میری طرف ہے کہ کلیلہ سا دوست مشفق اور ناصح مہربان کہ مین ہر حادثے مین پناہ اوسکی طرف لیجاتا تہا اور ہر مہم مین نصیحت اوسکی پشت پناہ میری تھی اور جو کچھ کہ نقد اسرار عالم غیب السماوات نے اوسکے خزینہ دل مین امانت رکھا تہا آسمان کو اوسپر ہرگز اطلاع نہ تہی اور جاسوس زمانہ ہمیشہ اوسکی اطلاع سے محروم تہا افسوس کہ ایسے دمساز نے میرے سر سے سایہ اوٹھا لیا اور گوشہ کاشانہ دنیا مین مجھے بے رفیق و مونس محروم چھوڑ گیا اب میری زندگانی بدتر از مرگ ہے گو مین در پیش مبتلائے بلائے عظیم ہون پر اوسکی زندگانی تک مطلق کسی بات کا ڈر تہا بلکہ یقین جانتا تہا کہ اوسکی راے صواب اندیش ایک انہین مشکل کشا میری ہوگی وحسرتا کہ اب سوائے مرگ کوئی چارہ باقی نرہا یہ کہا اور رو رو اور یہ شعر گویا کا پڑھا **بیت** خاک مین اوسکے ملانیکے لئے گرشمین تہا + مرگیا وہ اب تو سا کن آسمان ہو جائے گا + بوزینہ نے کہا کہ اے دمنا سچ ہے کلیلہ ایسا ہی تہا لیکن زمانہ خالی نہیں رہتا ہے **بیت** غم مخور گر زین چمن شاخ گلے پژمردہ شد + روئے زمین ہست چند سنبل تا بدار + دمنا نے کہا درست ہے تیری ذات بہی تدارک ہر خلل کا اور دفع ہر ضرر کا کر سکتی ہی اور آج سے تو بجائے کلیلہ برادر ہے اور ہاتھ لا کہ عقد صحبت اخوت تجہسے باندہتا ہون آخر دونو نے عہد و پیمان برادری محکم کیا دمنا نے کہا کہ اے برادر جبتک کہ مین قید ہون تو اتنی تکلیف کر کہ شبانہ روز در دولت شاہی پر حاضر رہا کر اور میرے باب مین جو گفتگو سنے اوس سے آگاہی مجہکو دیا کر بوزینہ نے دمنہ کے کہنے کے موافق عمل کیا دوسرے دن مادر شیر آئی اور حیرانی اور پریشانی شیر کی دیکھ کر مضطر ہوئی اور دل مین کہا کہ اگر نقد رازہ آدہ کرتی ہون تو شیر برہم ہوتا ہی اور اگر سستی کرتی ہون تو دمنا بچا جاتا ہی اور فضیحت بہت ہوتی ہی یہ سمجھکر شیر سے کہا کہ مجھے کیا کام ہے کہ بادشاہ کے معاملات مین دخل دون جیسا مناسب ہے ویسا کرے ہر کوئی اپنی مصلحت خوب جانتا ہی یہ سنکر شیر نے کہا کہ اے مادر مہربان اہل نصیحت کو لازم ہی کہ بلا اندیشہ بات کہنے کی کہین اور تیری بات کہ میرے نزدیک بلا شبہ شائبہ نفسانیت سے مبرا ہی پھر جو کچھ لائق بیان کے ہی اوسکو کیون نہیں فرماتی ہی مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ راست و دروغ مین فرق نہیں کرتا ہی اور منفعت اپنی مضرت سے جدا کرنا نہیں جانتا ہے اور اگر دمنا فرصت پائے تو وہ فتنہ اوٹھائیگا کہ ہرسے کی اوسکی تدارک مین عاجز ہو جائیگی بہر

Marfat.com

کہا کہ جلد قفان مع دمنا حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئے قاضی بولا کہ ای حصار کا دمنا مین تم کیا کہتی ہو کیسنے جواب نہ دیا جبکہ
خاموش ہی قاضی نے دمنا سے کہا کہ اگرچہ کوئی اسوقت جواب نہین دیتا ہی مگر سبکا دل تیری گناہ پر گواہ ہی اور تیری قتل پر سبکا
اتفاق ہے لیکن تجھے اس حال مین کیا لطف زندگانی ہے صاحب تیری صلاح دردین اسی ہے کہ اپنی قصور پر اعتراف کرے اور اس اشنگوئی
عقوبت آخرت سے نجات پائے اور تیری موت مین بہرنوع دو فائدے متصور ہین ایک یہہ کہ اس کا داغ اس ہم سب پائینگے
اور دوسرے یہہ کہ تو عذاب دنیا اور عقاب عقبی سے مخلصی پاتا ہے **قطعہ** زیرکان گویند کاندر مرگ نوعی راحتست ٭ وز زبان
این سخن بر خلق سنت می نہند ٭ گفته اند آنکس که میرد خالی از دو حال نیست ٭ یا بدی یا بد که خلق از جور او کمتر جہند ٭ یا کرام آزادی نکو
خلقی که خلق روزگار ٭ مہر او ورزند و در او در دل خود جا دہند ٭ گر نکو کار ست زین زندان محنت وارہد ٭ ور بد اندیش ست خلق از
محنت او وا رہند ٭ ای دمنا اگر اپنے گناہ کا اعتراف کرے تو دو فضیلتین تجھے حاصل ہوتی ہین اور اوسکا ذکر عالم مین باقی رہیگا ایک یہہ
کہ اعتراف اپنی خیانت کا نشان ہی خفگوئی اور جوانمردیکا اور سبب راستگوئی کی اختیار کرنا ملک بقا کا اور دوسرے یہ کہ شہرہ
فصاحت زبان آوری اور بلاغت سخن گستری تیرا مشہور ہوگا کہ ایسی جواب دلپذیر اور عذر مقبول تقریر کئے کہ افواہ خاص عام مین
تیرا افسانہ یہہ تذکرہ باقی رہیگا باوجود این ہمہ کہ سب جانتی ہین کہ جرم اسکا بیشک تھا اگر اس طرح سکا زبان آور تھا اور ایسی جواب عقلی پر
کہ دنیا میں اگر کسی مجال کلام باقی نرہتی تھی اب بھی بہتر ہے کہ موت کو نیکنامی کے بدنامی کے زندگانی سے عزیز تر کرے سکا تذکرہ تا
قیامت قائم ہو اور قصاص کے باعث عقوبت عقبی سے نجات پائی ورنہ پھر حق حق ہی اگر کوئی پہلو تحقیق کا نکل آیا تو بادشاہ
منتظر قصاص ہی اوسوقت یہہ نیکنامی بھی باقی نرہیگی بلکہ یہہ سب کہینگے کہ اگرچہ فتنہ پرداز مین ہزار نوع سی زبان آوری اور بلند
پرداز کی مگر اہل محفل سلطانی کہ ایک حکیم سیل تھا کب چھوڑتی تہی آخر مطلب کو کہول ہی لیا اوسوقت یہہ دونو فائدے
بہتری کے ہاتھ سے جاتے رہینگے بہتر یہی ہے کہ جو حق ہے اوسپر خود اعتراف کرے **بیت** مردن کسی نیک نرجامی بہ بیتر از
زندگی بدنامی اچھا ہے نیکنامی سے ہی مرنا زندگی سے خوبتر بد زیستن بدنامی کے ہر جانب ہی معیوب تر دمنا نے کہا کہ قاضی کو فقط
گمان پر بغیر دلیل روشن کے حکم کرنا نہ چاہیے بفحوای اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اور اگر تمہین بھی یہی شبہہ پڑا ہی اور طبیعت میری گناہ پر
قرار پکڑتی ہی تو دلیل بیان فرماؤ لیکن مین اپنے کام مین متنبہ ہون پس گمان غیر کو کیونکر اپنے یقین پر غالب کرون اور یہ بات بطریق فتوی درست
ہی اور نہ بقاعدہ تقوی کہ بمجرد گمان کے کہ خون تجھپر ثابت کرتے ہو اور اعتقاد فاسد کہ میرے حق مین جا پڑتی ہو بس مین جو اپنے قتل پر چپ
رہی ہون تو کس تاویل سی اللہ تعالے کے نزدیک مالک ذات کل موجودات ہی عہد خطاب وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ سے بچون اور ظاہر ہے کہ
ہر ایک کا حق اوسکی ذات پر غیر کی ذات سے زیادہ تر ہے پھر بہلا کس طرح مین بدخواہ اپنے نفس کا بجرم خطا ہون اے قاضی اس بات سے
در گذر لازم حق شناسی یہہ ہے کہ حاکم شرع لغو تمام حق و باطل مین امتیاز کرے اور حرف لغو و حکم بیجا سے احتراز کرے کہ بے

Marfat.com

بے ثبوت قصور حکم دی میٹھا اور تو تو ہمیشہ راستگو اور عادل تھا اب میری ضعف طالع سے اس عادت ہمیشہ طریق احتیاط کو کنارے رکھکر ارباب غرض کے گمان پر دیدۂ رای کو رمد غفلت سے بند کرتا ہی بقول گویا **نظم** سحاب لطف ہے تو ہو مزرع عالم پہ ہوا ہی برق جفا کیون ہماری خرمن کو ہ ہر ایک سر کو ہے ظل ہما نراسا یہ پہ بناہی تیغ بلا کیون ہماری گردنکو بمقاضی کو کہ محکمۂ دانش مین قبالۂ ہنر پروری تو قیع احکام سے سجل رکھتا ہی یون چاہیے کہ بغیر ادس شہادتکے کہ یقین صافی سے آراستہ ہو حکم ندی اور اگر اسکا خیال نرکھیگا تو اوسی وہ پہنچیگا جو ادس بازدار کو پہنچا قاضی نے پوچھا کہ قصہ کیونکر تھا **حکایت ١٠ بازدار** دستانے کہا بیان کرتے ہین کہ ایک مرزبان تھا دانش او دفر است مین معروف اور حسن صفات سے موصوف اوسکی ایک جورو تھی حسن آفت جان اور بغمزہ فتنہ جہان باوصف اس حسن دلربائی کی عفت او رپارسائی مین بھی بیمثل تھی **نظم** دیدہ فرشتہ نکار جہان بگشتہ بس پردۂ عفت نہان آئینہ او دیدہ جمال الشر وہ بود ہمراہ سایۂ بغور ٭ لمولفہ ۵ نگاہ اوسکی قدم پر تھی حیا سے ٭ زہے گل جسکو شرم آے صبا سے ٭ اور اس مرزبان کا ایک غلام تھا بہت بیباک اور ناپاک اسکی خدمتمین حاضر رہتا تھا اور مرغان شکاری کی خدمت اسکے ذمے تھی ایکدن نظر اوس کور نمک مردود کی اسیر پڑی مرغ دل اسکا اسکے دام عشق مین پھنس گیا اس غلام نے ہرچند تدبیر وصال عفیفہ کی ہرگز اوسنے قبول نکیا اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی **بیت** بروای دام بر مرغ دگر نہ ٭ کہ عنقا را بلند است آشیانہ ٭ جبکہ وہ نمکحرام محروم ہوا بدخواہی کی تدبیر کے موافق چاہا کہ اسکے حقمین ایسا فتنہ اوٹھائے کہ جان و حرمت اوسکی برباد ہوجائے اسکے بعد دو توتے خرید کرکے زبان بلخی مین انھین پڑھانا شروع کیا ایک کہتا تھا کہ مینے سا بان کو کدبانو کیسا تھ سوتا دیکھا ہے دوسرے کو سکھایا کہ مین اس مقدمیمین کچھ نہین کہتا ہون ایکدن مرزبان محفل شراب آراستہ کرکے بعد فراغت مسند نشاط پر بیٹھا تھا بازدار آیا اور دونو توتے بطور تحفہ کے نذر گذرانے ان توتون نے خوش بیانی سے ترانہ سرائی اور زمزمہ پیرائی شروع کی اور وہی دو کلمہ تکرار کرتے تھے مرزبان بلخی زبان سمجھتا تھا مگر سنا الفاظ اور خوش لہجی نے اوسکے تلخی ہوش سے سرور و آخر اپنی عورت کو دونون توتے سپرد کئے کہ اچھی طرح رکھیو وہ عورت بیچاری زبان بلخی سے آگاہ نتھی مگر شمنون کو دوست کیطرح پرورش کرتی تھی **بیت** نفس را پرورد آخر خود شدم رسوا از وہ من ٭ پیر ___ خویشتن را میپرم اور بسعد مفتون اون توتونکی خوش الحانی پر ہوئی کہ کبھی انکی بغیر بزم شراب مین بیٹھتی نتھی القصہ ایک گروہ تجار کا بلخ سے مرزبان کے گھر وارد ہوا مرزبان نے محفل مہمانی اونکے واسطے ترتیب دی اور ان توتونکو بھی مرزبان نے محفل مین منگوایا اونھون نے وہی دو کلمے کہنے شروع کئے مہمان جو واقف اوس زبانکے تھے بسماعت لفظ انکی سنتے ہی متحیر ہو کر سر خجالت سے نیچے جھکالیا مرزبان بھی ذرا سے منغض ہوا اور نشاط اونکی زائل ہوگئی کیا سبب ہے پوچھا کہ سبب اس افسردگی کا کیا ہی ہر چند اونھون نے عذر او حیلے کئے ہرگز قبول مرزبان نہوئے ایک نے اونمین سے کہ جرأت زیادہ رکھتا تھا کہا کہ ای مرزبان یہ توتے جو کہتے ہین تو ہمین سمجھتا ہی مرزبان نے کہا کہ مین ہرگز یہہ زبان نہین سمجھتا ہون مگر انکی خوش الحانی پر البتہ دلدادہ ہون تم مجھے اسکے معنے سے آگاہ کرو **بیت** من ندیم گہ سلیمان را چہ شناسم زبان مرغان را ٭ اونھون نے توتونکے کلام کے معنی سے مرزبانکو آگاہ کیا بس تری مرزبان متغیر ہوا او نہایت شرمندہ ہوکر ___

Marfat.com

مین آگاه تھا والا دشمنہ مین رسوائی کیونکر قبول کرتا بلکہ ہمارے شہر مین یہ رسم ہے کہ جس گھر مین زن بدکار ہو جب تک اوسے قتل نکرلین کھانا نہین کھاتے ہین یہ گفتگو باہم تھی کہ باز دار نے کہا کہ مینے بارہا یہ حال اپنی آنکھ سے دیکھا ہی مگر مارے خوف کے زبان پر نہین لاتا تھا مرزبان از خود رفتہ ہو گیا اور حکم دیا کہ جلد اوسے قتل کرین جبکہ عورت کو خبر پہنچی اوسنے پیغام بھیجا کہ ای مرد اگر میری ہلاکت پسند کرے خواہ بغا تجھے اختیار ہے لیکن اس کام کو خوب تحقیق کرلے تعجیل نہ فرما کہ میرا قتل ہر دم تیرے اختیار مین ہی مگر ارباب خرد ہر کام مین خصوصاً مقدمہ خون مین تامل واجب جانتے ہین اسواسطے کہ اگر وہ شخص لائق خونریزی کے ہی تو فرصت باقی ہی اور عیاذاً باللہ اگر تعجیل کی اور بیگناہ قتل ہوا اور قتل کے بعد معلوم ہوا کہ مقتول بیگناہ تھا پھر اوسکا تدارک دائرہ امکان سے باہر ہو جائیگا اور اوسکا وبال ابدالآباد باقی رہیگا **بیت** بے تامل مکوش در آزار + تا پریشان نگردی آخر کار + مرزبان نے اوسکو مجلس کے نزدیک بلاکے پس پردہ بٹھایا اور باز دار کا حال اور توتونکا قال اوس سے کہا اور یہ کہا کہ یہ توتے انسان کی جنس سے نہین ہین کہ انکی بات غرض نفسانی پر محمول ہو جو کچھ اونہون نے دیکھا ہی سو کہتے ہین اور باز دار بھی انہین کے موافق گواہی دیتا ہے اور یہ ایسا جرم نہین ہے کہ زنا اوس سے اسکا عذر بن سکے عورت نے کہا کہ میرا تدارک از جملہ فرایض ہے مگر جس وقت تحقیق اسکی بواقعی ہو پھر ایکدم بھی تامل میرے قتل مین نکرنا مرزبان نے کہا کیونکر تحقیق اسکی ہو عورت نے کہا کہ مردم بلخی سے پوچھو کہ یہ توتے سوا ان دو کلمون کے اور بھی الفاظ سے آشنا ہین اگر ان کلمون کے سوا اور بات نہین جانتے ہین تو جانیو کہ اوس بیحیا نے کہ مراد جسکی مجھسے حاصل نہوئی خباثت نفس سے یہ دو کلمے انکو سکھائے ہین تا میرے قتل سے دلشاد کرے اور اگر اور بھی کلمات بلخی یہ توتے جانتے ہین تو خون میرا تجھپر حلال اور زندگی میری مجھپر حرام ہے مرزبان نے احتیاطاً تین دن مہمانونسے تفتیش کی توتے سوا ان دو کلمونکے اور کچھ زبان پر نہ لائے جبکہ یقین معلوم ہوا کہ وہ عورت اس گناہ سے پاک ہے اوسکے قتل سے درگذرا اور باز دار کو بلوایا باز دار بشوخی تمام باز ہاتھ مین لیکر باَمید انعام حاضر ہوا اور عورت نے کہا کہ ای غدار ستمگار تو نے دیکھا تھا کہ مین مرتکب اس گناہ کی ہوئی تھی باز دار نے کہا بلے بمجرد بلنے کے باز نے جست کرکے آنکھ باز دار کی نکال لی عورت نے کہا کہ جو کوئی نادیدہ گواہی دے اوسکی یہی سزا ہوتی ہے الحمد للہ کہ اللہ تعالے نے جزا اس تہمت کی بواقعی دی **بیت** برکندہ بہ آن چشم کہ بد بین باشد + بد بین ہمہ جا دخور نفرین باشد + **المراد** برا اوسکا ہو جسنے کسیکا کچھ برا چاہا + ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو + پس یہ مثل اسلئے لایا ہون کہ تا معلوم ہو کہ تہمت پر دلیری کرنا اور نادیدہ گواہی دینا مخرب دین اور فضیحت کنندہ آخرت ہوتا ہے جب کہ کلام دمنا کا تمام ہوا وقایع نگار نے جز من و عن لکھ کر شیر کی نظر سے گذرانی اور شیر نے کہا کہ اے بجّھو دانا اہتمام میرا دمنا کے کام مین اسلئے زیادہ ہی کہ یہ ملعون آگاہ ہو چکا ہے کہ بادشاہ کو مجھسے بدگمانی ہی اگر اسکے مخلصی پائی تو مقرر کام تیرا تمام اور حال رعیت و حضار محفل کا ایسا خراب کریگا کہ چارہ جسکا نہو سکیگا کیونکہ طبیعت بد سے سوائے فعل بد کے اور کچھ سرزد نہین ہوتا ہے **قطعہ** ز بوم شوم توقع مدار مین ہما + طمع مبند کہ گنجشک کار باز کند +

Marfat.com

چنین کہ پایۂ مفسد بلند شد چہ عجب + کہ دست فتنہ زہر جانبے دراز کند + اس بات نے شیر کے دل مین تا ثیر بخشی اور کہا کہ اے مادر سچ بتا
کہ قصہ دمنا کا کچھ سُنا ہے تو سچ ارشاد کر تا مین مکر و زور دراز سے نجات پاؤن اور قتل دمنا مین تاخیر کرون کہ مقدمہ خون کوئی
حیلہ شرعی ضرور چاہیے مادر شیر نے کہا کہ اے فرزند کسینے جو مجھپر اعتماد کرکے راز اپنا ظاہر کیا ہو اظہار اسکا شرع و مروت مین حرام ہے
اور جو چیز کہ کسینے امانت سونپی ہو اوسکی محافظت اوصاف سے ارباب کرم کے ہے مگر آج مین اوس شخص سے اجازت لیتی ہون اسکے
بعد مفصل بیان کرونگی شیر نے کہا کہ اچھا مادر شیر نے اپنے مکان پر آکر پلنگ کو بلوایا اور نہایت تکریم کرکے کہا کہ بادشاہ جو تمہارے
ساتھ سلوک کرتا ہے اور مروت اور عزت تمہاری منظور نظر رکھتا ہے اوسکا ادائے شکر تم پر واجب ہے تا وعدہ لَئِنْ
شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ سے لطف شاہی روز بروز تم پر زیادہ ہو پلنگ نے عرض کیا کہ ای ملکہ نوازش بادشاہانہ اور رحمت خسروانہ
شہریار روزگار جو حق مین اس خاکسار کے ہے پوشیدہ نہین اب ارشاد فرماؤ کہ شکر اوسکے انعام کا کونسی خدمت سے ادا ہو اور سپاس اوس کے
انعام و اکرام کا اگر ہزار درجہ مین سے ایک بھی ادا ہو تو مین اپنی سرفرازی کا سبب سمجھون **بیت** تو فرض کن کہ چو سوسن ہمہ زبان گردم +
کجا ز عہدۂ احسان آن توانم آزاد + بلکہ اپنی دانست مین ہمیشہ میدان ہوا داری کو قدم شکر گذاری سے طے کیا ہے مینے اور اب جو کچھ
ملکہ فرمائے اوسے بھی بجان و دل بجالاؤن **بیت** بنیاد نہادہ جوانمردان + آن را بکرم تمام گردان + اور عرب کا قول ہے وَفَا الْاِنْعَامِ
اِلَّا بِالتَّمَامِ مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ نے اول انحلال دل تجہسے کہا تھا اور تینے وعدہ کیا تھا کہ شنزبہ کے انتقام لینے مین دشمن غدار سے تا
مقدور کوتاہی نکرونگا اب اوس وعدہ کو وفا کیا چاہیے سو صلاح یہ ہے کہ شیر کی خدمت مین میرے ساتھ چل اور جو کچھ کلیلہ اور دمنا سے
سنا یا دیکھا ہے مشرحاً بیان کر تا ولی نعمت تیرا اس غم سے رہائی پائے اور وہ غدار مارا جائے نہین تو قریب ہے کہ وہ مفسد اپنی
زبان آوری سے آپکو بیجرم ٹھیراکے رہائی پائے اس تقریر پر کوئی اوسکے شر سے پھر امین نرہیگا بلکہ ایک ایک کو قتل کردیگا اور
اندک فرصت مین فسانہای مکر آمیز سے سب امرا و فضلا کو ذائقہ ملاوت چکھائیگا خصوصاً جنہون نے کہ اوسکی قتل و قید مین سعی کی ہے اونکو ہزار مکر
فریب بری طرح لیگا پلنگ نے کہا کہ ای ملکہ اس راز کے چھپانے سے غرض یہ تھی کہ تا بادشاہ مکر اور حیلہ اس غدار سے پہلے کچھ مطلع ہوئے تو بہتر ہے
کہ اگر بندہ اس امر کی مجہسے ہو اور بادشاہ کو شبہ بے حسد پر آئے تو خوب نہین فلہذا مین سبقت مین قباحت سمجھتا تھا اب نوبت اس حد کو
پہنچی ہے تو کوئی دقیقہ مین فروگذاشت نکرونگا اور اگر ہزار سر میرے ہونگے تو فدائے انعام شہریار کرونگا کہ جو کچھ حق نمک اوسکا میری گردن پر ہے
ہزار مین سے ایک بھی ادا نہین کرسکتا ہون بہلا ایسی جگہ کب دریغ کرونگا اسکے بعد پلنگ ہمراہ ملکہ کے دربار شہریار مین آیا اور ماجرا کلیلہ اور دمنا کا جو کچھ
اور دیکھا تھا بطریق گواہی کے قسمیہ عرض کیا اور درندہ نے سلکہ اسیطرح جسنے زندان مین گفتگو دمنا اور کلیلہ کی سنی تھی بطریق شہادت اوس سے بھی کہوایا
شیر نے پوچھا کہ پہلے تو نے کیون نہ عرض کیا پلنگ نے کہا کہ گواہی ایک شخص کی عند الشرع مقبول نہیں ہے لیکن جبکہ اور نے گواہی دی اور دوسرا گواہ تھا اگر کتمان
اسکا کرتا تو عند اللہ ماخوذ در خلاف وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ کے ہوتا شیر نے دونو کی ادائے شہادت کی

Marfat.com

بعد حکم سیاست دستا پر واجب جلنا لہذ کہا کہ اسکو مسلسل او مطوق کر کے زندان عذاب سخت مین رکھ کے ہلاک کرو او سوقت سے
آب طعام او سکا بند کیا حتی کہ کام اوس نمک حرام بد انجام کا تمام ہوا آخر شامت مکر و فریب سے ہلاک ہوا اور وہ نغخ زندان سے زندان
دوزخ کو پہنچا معلوم ہوا کہ آخر راہ مکارون کی یہی ہے **بیت** خلق کی راہ مین جو کوئی بچھائیگا خار ✦ پانو ہو جائینگے آخر کو اوسیکے
افگار ✦ بوئیگا دانہ بارود جو کوئی نادان ✦ پہول کوئی بہی کہیلیگا نہ کبہی غیر شرار ✦ جو عمل جس سے ہوگا وہی پیش آئیگا ✦ بد غیر بدی کر کر
چاہیئے کوئی ہشیار ✦ **باب تیسرا دوستونکی منافع موافقت مین** ہی راے نے کہا کہ سنا مینے ای برہمن فصیح
غماز او مفسد کا کہ عداوت سے بیگناہ کو قتل کروایا اور اللہ تعالے جل علے نے مکافات فساد کے اوسکو بوقعی پہنچائے اب مینے فرمانا
معلوم ہو صورت فائدہ دوستان یکدل اور یکجہتی کی اور برخوردار ہونا اونکا نہال محبت سے اور تدبیر دفع دشمنان دوروئیہ کی کہ
اپنی رضا کو دوسرے کی رضا پر مقدم کرتے ہین برہمن نے بعد دعا و ثنا رخسروانہ عرض کیا کہ ای پادشاہ جہان تو خردمندان کامل الذات
اور ہنروران ستودہ صفات کے نزدیک کوئی نقد گرانمایہ وجود دوستان مخلص سے اور کوئی درجہ بلند تر حصول صحبت یاران
خالص سے نہین ہے کہ وقت دولت کے باعث بہجت و شادمانی ہوتے ہین اور زمانہ نکبت مین مددگار اور غمگسار ہوتے
ہین **قطعہ** یار بدست آر کہ کس بیکس نیست ✦ ہر کہ مر اورا بجہان یار نیست ✦ این ہمہ نعمت کہ درین عالم ست ✦ ہیچ لذیذ بوفا یار
نیست ✦ اور ان دو حیلہ کی بابت یاران یکدل اور دوستان یکرنگ سے کہ جو صفحات تاریخ پر ثبت ہوئی ہین حکایت زاغ اور
موش اور کبوتر اور کچہوے اور ہرن کی ہے کہ مثال روشن اور قصہ شیرین تر ہے رای نے پوچھا کہ یہ کیونکر تہا **حکایت زاغ و
موش و کبوتر و سنگ پشت** کہا کہتے ہین کہ حوالی کشمیر مین مرغزار دلپذیر تہا کہ اوسکی نسیم عطر بیز جان تازہ ہر دم پیدا کرتی
تہی اور شکار وحوش و طیور کا بہی بہت تہا او صیاد اکثر دام شکار وہان لگایا کرتے تہے اور اوس جگہہ ایک درخت بزرگ پر
زاغ نے بہی آشیانہ بنایا تہا بہزار نشاط اوسپر بیٹھکر نظارہ گل و ریحان کیا کرتا تہا اور احتیاطاً چپ و راست نظر رکہتا تہا ایکدن
دیکہا کیا ہی کہ ایک صیاد دام گردن پر اور توبڑہ پشت پر اور عصا ہاتھ مین بتعجیل تمام سی اوسی درخت کے جانب چلا آتا ہی زاغ ڈرا
اور دلمین کہا **قطعہ** یا رب اس شخص کو ہوا کیا ہی ✦ کہ باین اضطراب آتا ہی ✦ نہین معلوم کچہہ سبب اسکا ✦ اسقدر کیون شتاب آتا ہے
شاید کہ میرے قتل پر اسنے کمر باندہی ہے احتیاط کرنی لازم ہی اور دیکھا چاہیئے کہ کیا کرتا ہے **مصرعہ** تا ببینم کہ چہ از پردہ برون می آید
زاغ بر گہا ی درخت مین چہپکر دیکہنے لگا اور صیاد نے آتے ہی اوس درخت کے تلے دام بچہا کے چند دانے اوسمین ڈالے اور
آپ کمینگاہ مین جا بیٹہا بعد ایک ساعت کے گروہ کبوتر ونکا آیا اور سردار اونکا مطوقہ نام کمال ذہن و ذکا سے آراستہ تہا یہ کبوتر
نہایت انقیاد سے خدمت اور متابعت اوسکی بجالاتے تہے جبکہ کبوترونکی نظر اون دانون پر پڑی غلبہ اشتہا سے بے اختیار ہو گئے
مطوقہ نے منع کیا کہ **بیت** ز راہ حرص بتعجیل سوی دانہ مرو ✦ بہوش باش کہ دامی است زیر ہر دانہ ✦ کبوترون نے جواب دیا کہ ای مہتر

له افکار بروزن انصار جمع فگار ... بیمار ... باشد ... زمین ... پارہ ... مہتر ... نفاق ... دوست ...

کام ہمارا غلبۂ اشتہا سے اضطرار کو پہنچا ہی کہ مجال استماع نصیحت اور ملاحظۂ عاقبت اندیشی باقی نہین رہا ہے اور بزرگون نے بھی کہا ہے **بیت** گرسنہ بر بلا دلیر بود ٭ زانکہ از عمر خویش سیر بود ٭ مطوقہ سمجھا کہ حرص یاران دانہ دام نصیحت مین گرفتار ہونگے اور میری رسن ملامت انہین چاہ جہالت سے نکال نہ سکیگی مگراب کنارہ کیا چاہیے اسکے بعد مقتضاے قضا نے تقاضا کیا کہ یون خیال مین گذرا کہ ایک عمر اونہون نے تیری رفاقت مین بسر کی ہے اسوقت انہین تنہا چھوڑنا اس مخاطرہ مین مروت سے دور ہی آخر زنجیر تقدیر نے اسے بھی باندھکر سب کے ساتھ اُس دام مین ڈالا ہنوز دانہ اوٹھایا نتھا کہ صیاد نے دام کھینچا اور سب گرفتار ہوگئے مطوقہ نے فریاد کی کہ مین کہتا تہا کہ تعجیل ایسے موقع مین شرکت شیطان سے خالی نہین ہوتی ہے کبوتر شرمندہ اور خاموش ہوئے اور صیاد شادی کنان دوڑا کہ پر و بال اکھاڑکر سبکو لیجاے دیکھتے ہی صیاد کے سب تڑپنے لگے مطوقہ نے کہا کہ اب جدا جدا اپنی کوشش کرنیسے بہتر یہ ہے کہ سب با تفاق ایسی کرو کہ سبکی رہائی ہو اب تم سب اتفاق کرکے باہم ایک ہی بار جست کرو شاید کہ قوت ہمت سے ہم سب کی مخلصی کی شکل آئے آخر سب نے جست کی اور دام اوکھڑا اور سب نے پرواز کی اور ایک جانب کو مع دام چلے زاغ نے اپنے دل مین کہا کہ اگر مدت مدید آسمان چرخ بدیگا تو بھی ایسا سانحہ عجیب روی کار نہ آویگا دیکھا چاہیے کہ یہ کہان جاتے ہین اور کیا کرتے ہین زاغ ان کے پیچھے اُڑا اور صیاد نے بھی دور تک تعاقب کیا آخر تھک کر رہگیا اور زاغ بہ نظر اسکے کہ یہ قصہ عجیب فائدے سے خالی نہین ہے پیچھے کبوترون کے جاتا تھا **قطعہ** عاقل آنست کہ در تجربۂ نفع و ضرر ٭ از حریفان دگر بہرہ خود بردارد ٭ ہر چہ دانست کزو نفع رسد بستاند ٭ وانکہ از وے ضرری فہم کند بگذارد ٭ اور حدیث شریف ہی **اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ** کبوترون نے مطوقہ سے کہا کہ اب کیا کرین اُس نے کہا کہ بغیر امداد یار وفادار اس مہلکے سے نجات نہ ملیگی سو وہ ایک موش ہے زیرک نام میری یاروں مین ہے کہ از بس یار وفادار ہی اسکی سوا اور کوئی مددگار ہی اس مہلکے مین نہ ہوگا اب اسکی پاس چلیے القصہ جس ویرانے مین کہ اُسکا مسکن تہا پہنچے مطوقہ نے آواز دی زیرک مطوقہ کی آواز پہچان کے باہر آیا جبکہ مطوقہ کو گرفتار بلا دیکھا زار زار رویا اور کہا کہ ای یار وفادار یہ کیا حال ہی اور تجسا دانا کیونکر مبتلا ایسی دام بلا کا ہوا مطوقہ نے جواب دیا کہ ای مونس رنج و بلا تمام انواع خیر و شر اور اقسام نفع و ضرر وابستہ احکام قضا و قدر ہین اور جو کچھ کہ منشی ارادت نے دیوانخانہ وجود مین قلم مشیت سے صفحہ احوال مخلوق پر لکھا ہے لابد ہی کہ عرصہ کون و فسا مین جلوہ ظہور مین پائے اور احتراز و اجتناب کسیکا فائدہ نہ پہنچاے **بیت** تلخی و شیرینی ای نیرنگ ہست ٭ اگر تو خوش نشینی قضا چہ غم دارد ٭ ای زیرک مجھے قضاے ربانی اور تقدیر یزدانی نے اس ورطہ ہلاک مین ڈالا اور مجھے اور میرے یارونکو دانہ دام مین گیا ہر چند مین انہین منع کرتا تہا مگر با وجود مما نعت دست تقدیر نے پردہ غفلت انکی دیدۂ بصیرت پر ڈالا اور مین بھی ان سب کے ساتھ گرفتار بلا ہوا موش نے کہا کہ یہ بہت تعجب کی جگہ ہے کہ تجسا دانا گرفتار ہو جائے اور محافظت نکر سکے مطوقہ نے کہا کہ ای برادر تو بہ کرو لوگ جو مجھسے بمنزلہ درجہ قوت و شوکت ہم و فراست مین بالاتر ہین وہ بھی تقدیر ازلی اور قضای لم یزلی سے ناچار ہین اور ہیچ نہین سکتے ہین جبکہ حکم نافذ الحکم سلسلہ ارادت کو

Marfat.com

جنبش دیتا ہی ماہی کو قعر دریا سے اوج ہوا پر لاتا ہے اور مرغ ہوائی کو اوج ہوا سے قعر زمین میں لیجاتا ہے بلکہ کسی آفریدہ کو قضا و
قدر سے تسلیم و رضا کی سوا چارہ نہیں ہے **بیت** گر شود ذرات عالم ہیچ ہیچ + با قضای ایزدی ہیچ اند ہیچ + جاننا چاہئے کہ
دانا کو جریان[۹۱] حکم قضا میں اور رعیت حقیر کو نفوذ[۹۲] فرمان عالیشان سلطان میں گنجایش چون و چرا کی کسی طرح نہیں ہے زیرک نے کہا کہ
مطوقہ دل خوش رکھ جولباس کہ خیاط ارادت[۹۳] ایزدی نے اپنے بندونکے قامت پر سیا ہی محض عنایت اور کرامت سمجھا چاہئے اور واقعی
بھی یہی ہے کہ کوئی بندہ اپنے حقیقت حال سے آگاہ نہیں ہے اور جس چیز نے کہ ضمن میں احکام کے اندراج پایا ہی اسلئے کوئی
نہیں جانتا ہے کہ کیا ہے اسیواسطے حافظ علیہ الرحمۃ نے کہا ہے **ع** بدرد[۹۴] و صاف ترا کار نیست دم در کش + کہ ہر چہ ساقی ما ریخت عین
الطاف ست + اور سچ ہے کہ جو جسے پیش آتا ہی اگر خوب نگاہ کری تو اسکی صلاح و فلاح اسی میں ہوتی ہی کہ بزرگوں نے کہا ہے نوشتہ
صفلہ پیش جفا و رگل راحت بخار محنت کمتر دیکھا ہے **ع** بسے مراد کہ در ضمن بے مرادیہاست + جبکہ زیرک نے یہ حکایت کہی اور
حلقے دام کے اسکی گردن کے کاٹنے شروع کئے مطوقہ نے کہا کہ اے مہربان پہلے یاروں کی گردن کے بند کاٹ اسکے بعد میری طرف متوجہ ہو زیرک نے
التفات اس کی بات پر نہ کیا اور اپنے کام میں مشغول رہا مطوقہ نے کچھ مبالغہ سے کہا کہ اے زیرک مجھپر احسان کرتا ہے تو اول میرے
یاروں کی بند کاٹ اور رہا رستے میری گردن پر رکھ موش نے کہا کہ اسیا تکلف کر تو نے کہا اور مبالغہ حد کو پہنچا یا شاید کہ حق دوستی تو نے
جانا ہے مگر حق نفس[۹۵] سے مطلع نہیں ہے اور نکتہ ابدأ بنفسک کا تجھے معلوم نہیں ہوا ہی مطوقہ نی کہا کہ میں اس امر میں مجبور ہوں کہ
ان کبوتروں کی پیشوائی کا منشور میرے نام پر لکھا گیا ہے اور انکے احوال کا تعہد میرے ذمے رکھا ہی اسلئے کہ یہ رعیت ہیں اور میں انکا بادشاہ
ہوں اگر اسوقت اپنی نفس پر انہیں ترجیح دوں تو میرا نام دفتر وفاداری سے نکال دیا جاوے اور خوب یا شاکہ اپنی آسایش طلب کری اور رعیت کا
بند بلا میں پڑنا گوارا کرے تو تھوڑے دنوں میں چشمہ دولت اسکا تیرہ اور دیدہ حشمت خیرہ ہو جاویگا موش نے کہا کہ بادشاہ رعیت میں
بجائے جان ہے اور بدن میں بمنزلہ دل اسلئے ملاحظہ احوال دل مقدم ہی کہ اگر جان و دل نہو تو بدن بیکار ہی اور اگر بعض اعضا
بدن کے نہوں تو چندان مضرت نہیں ہے **ع** چاکران کم گر شوند چہ غم + از سر شہ مباد موی کم + مطوقہ نے کہا کہ اے یار اس
مبالغہ سے حاصل یہ ہی کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر پہلے میرے حلقہ دام کے کاٹے اور تیری طبیعت گھبرا جاوے اور یار میرے پھنسے ہیں
تو مروت اور وفا سے بہت دور ہو جاؤنگا اور اگر اونکے حلقے کٹیں اور تیری طبیعت کو ہر چند کلفت ملول ہی کرے تو
بھی ممکن نہیں کہ تو میری گرفتاری کو گوارا کرے موش نے کہا کہ عادت اہل کرم کی بھی یہی ہے اور عمل اہل فتوت[۹۶] کا
یوں ہی چاہئے سچ تو یہ ہے کہ اسی خصلت پسندیدہ اور سیرت ستودہ سے اعتقاد خلایق کا تیری دوستی میں
صاف ہے اور اعتقاد رفیقوں کا تیری کرم اور جوانمردی پر حد سے زیادہ ہے القصہ موش نے پہلے اوروں کے حلقے کاٹ ڈالے
اور بعد پیچھے مطوقہ کے اور کبوتروں نے دعا دیکر پرواز کی اور موش اپنی سوراخ میں گیا زاغ نے وفاداری اور احسان موش کا

۹۱ جریان بفتحتین روان شدن ۱۲
۹۲ نفوذ بالضم جاری شدن ۱۲
۹۳ ارادت بالکسر خواہش ۱۲
۹۴ درد بالضم تہ نشین شراب ۱۲
۹۵ یعنی ترجیح نفس یعنی اپنی ذات کو مقدم رکھنا ۱۲
۹۶ فتوت بضمتین جوانمردی ۱۲

Marfat.com

معاینہ کرکے کمال مشتاق موشکی دوستی کا ہوا اسکے بعد سوراخ کے پاس جاکر آواز دی موش نے پوچھا کہ تو کون ہے زاغ
نے کہا کہ مین زاغ ہون اور کار ضروری تجھسے کہتا ہون زیرک اسم باسمی اور جہاندیدہ تھا گفتگوی دشمن قوی سنکر متحیر و ترسان
ہوا اور کہا کہ مجھے تجھسے کیا نسبت ہی اور تجھے مجھسے کون جنسیت ہے زاغ نے صورت حال کبوتر زنکی جو مشاہدہ کی تہی اور وفا
اور احسان اسکا جو دیکھا تہا بیان کیا کہ انتہا مروت و فتوت تیری دیکھکر معلوم ہوا کہ تیرا ثمرہ دوستی اور نتیجہ محبت مشکل کے
وقت کار آمدنی ہی اسلئے میری ہمت کلی مصروف اس بات پر ہے کہ باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون موش نے کہا کہ راہ
مصاحبت میری اور تیری مسدود اور طریق مواصلت ازل سے ممنوع ہی **بیت** بیا زار تو سود جز زیان جان نمی بینم
که بعد المشرقین آمد میان ما درین سودا ❊ اس خیال سے درگذر اور جو چیز کہ ہاتھ آنا اوسکا کسی وجہ سے نہو سکتا ہو طلب کرنا اسکا
ایسا ہے کہ کشتی کو خشکی مین چلانا اور گہوڑے کو دریا مین دوڑانا جو شخص کہ جستجو محال کی کرتا ہے اپنے اوپر عالم کو ہنسواتا ہے۔
بیت این دام بر قصد شکار دگری کن ❊ کان صید کہ دیدی بکمند تو نیا رید ❊ زاغ نے کہا کہ اے زیرک یہ حرف زبان پر نلا کہ
ارباب کرم اہل احتیاج کو محروم نہین کرتے ہین اور مین حوادث زمانہ سے پناہ اس آستانہ پر لاتا ہون موافق اس بیت حافظ
قدس سرہ کے **بیت** جز آستان توام در جہان پناہے نیست ❊ سر مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست ❊ اور مین دلسے عہد کرچکا ہون کہ
باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون اور اگر میرا امتحان کرے تو میری آزمایش کریگا تو ہی ثابت قدم رہونگا **بیت** گر بشمشیرم سیاست میکنی حاکمی
ور بتشریف غلامی می پذیری بندہ ام ❊ زیرک نے کہا کہ ای زاغ حیلہ چہوڑ اور فریب سے ہاتھ اوٹھا کہ مین طبیعت تیری بنی نوع کی
خوب جانتا ہون اور تو میرے ہمجنس نہین ہے کیا نہین سنا تو نے **مصرعہ** روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم ❊ اور مین کسطرح
تجھسے امین نہین ہوسکتا ہون اور جو کوئی غیر جنس سے مصاحبت کریگا اوسے وہ پہنچیگا جو اوس کبک کو پہنچا زاغ نے پوچھا کہ یہ حکایت
کیونکر ہے **حکایت کبک دری** کہا کہتے ہین کہ ایک کبک دری دامن کوہ مین خرامید اور غلغلہ اسکے قہقہے کا گنبد سپہر مین
پیچیدہ تہا قضارا باز شکاری ہوا پر اوڑا جاتا تہا جبکہ باز کی نظر اسکی خوش خرامی پر پڑی اور قہقہہ اسکا کان مین آیا بے اختیار مایل
اسکی مصاحبت کا ہوا اور دلمین کہا یہ مثل سچ ہی کہ جو کوئی بے یار ہی ہمیشہ بیمار ہے ایسے شخص کی مصاحبت محض راحت اور سراپا سرور ہے
بیت کسے کاندر جہان یاری ندارد ❊ درخت عمر تش باری ندارد ❊ یہ کبک عجب خوش منظر اور شیرین حرکات ہے ایسے شخص کی
مصاحبت اور ایسے رفیق عجیب کی صحبت سے دل مین نہایت خوش رہیگا اسکے بعد آہستہ آہستہ اسکی طرف مائل ہوا کبک نے جبکہ باز کو آتے دیکھا
جلد شگاف سنگ مین جا چھپا باز اوس شگاف کے قریب آیا اور کہا کہ ای کبک کیون چھپتا ہے کہ مین عاشق تیرا ہون کہ جب سے خوش خرامی تیری دیکھی ہے
ہزار جان سے تیرا فدائی ہون لازم ہے کہ تو مجھسے خوف نکر اور اپنے صحبت سے مجھے مسرور فرما کہ نتیجہ محبت کا بہت منفعت رکھتا
ہے اور شجر دوستی ثمر مراد دیتا ہے **بیت** نخلے ست محبت کہ از و میوہ مقصود ❊ ہر چند کسے بیش برد بیش بر آید ❊

Marfat.com

کبک نے آواز دی کہ ای مہربان کام گا رمجھ بیچارے سی ہاتھ اوٹھالے اور ایک کبک اور بھی اپنے دلمین کہا باجھ لے یہ کیا خیال محال ہے اگر آب و آتش بہم آمیختہ ہون اور سایۂ و آفتاب باہم مجتمع ہون تو بھی صحبت میری اور تیری نہین ہوسکتی ہے **مصرع** زین فکر دِگذر کہ بجای نمی رسد ✽ باز نے جواب دیا کہ العزیز اپنے دلمین سمجھ کہ مجھے مہربانی کے سوا اگر خیال بد ہوتا تو اس لطف سی کیون تیری ملاقات مین مبالغہ کرتا سبب ہے جنگل مین نقصان ہے کہ مین اور کبک کا شکار نہین کرسکتا ہون اور نہ منقار مین سیر مقدور ہے کہ اپنے طعمے کے شکار سے عاجز ہون پس وجہ کیا ہی کہ مین دغا کرتا مگر تمنای موانست وہمنشینی تیری سلسلہ جنبان ہوئی کہ اتنا اصرار کرتا ہون اور میری صحبت سے تجھے فائدے بہت متصور ہین پہلے یہ کہ تیرے ابنا ے جنس جب دیکھین گے کہ باز اپنے سایۂ بال حمایت مین اسے پرورش کرتا ہی تو دست تعدی تجھ سے کوتاہ کرینگے بلکہ دیدہ حرمت سے دیکھین گے دوسرے یہ کہ تجھے اپنے آشیانہ مین لیجاؤنگا کہ اوس بلندی پر بیٹھ کے تماشا کوہ وصحرا کا الفقد مد نظر دیکھتا رہیگا اور اپنے ابنای جنس کا محسود ہوگا تیسرے یہ کہ جسکو اپنے ہمقوم مین پسند کریگا اوسکو تیرا جفت کرونگا کہ بفراغت تمام داد عشرت دیگا **مصرع** نہ از زمانہ جفا و نہ از سپہر ملال ✽ امید حاصل و جام او ملامال ✽ کبک نے کہا کہ تو پرندونکا سردار ہے اور مین ادنے تیری رعیت سی ہون اور میری ہمتال قصور و گناہ سے خالی نہین ہوتے ہین ممکن ہے کہ کوئی قصور خلاف مزاج عالی مجھ سے صادر ہو اور اوسکی عوض مین سر پنجہ غضب سے تو مواخذہ کرے پھر بجز ہلاکت اور چارہ نہوگا اس سے یہی بہتر ہے کہ گوشۂ قناعت مین زندگانی بسر کرون اور اپنی حوصلے سے زیادہ طمع کرون **بیت** مین قابل نظارۂ خورشید کہان ہون ✽ سایہ کی طرح پس پس دیوار نہان ہون ✽ باز نے کہا کہ اے برادر نہین جانتا تو کہ دیدۂ محبت عیب بینی مین کور ہوتا ہے اور عمل کہ دوست سے سرزد ہوتا ہے زیبا دکھائی دیتا ہے چنانچہ یہ شعر لشتو کا تصنیف کاظم خان خان زادے کا مناسب اس مضمون کے ہے **بیت** پاک طینت کلہ عیوب جیران بینی ✽ استر کے گلہ کج نہاد مژگان بینی ✽ کبک ہرچند جواب دیتا تھا مگر باز رد الجواب مین غالب رہتا تھا آخر کار کبک ناچار ہوا اور بعد عہد و پیمان کے شگاف سے باہر آیا باز نے بکمال شفقت گلے لگایا اور عہد محبت ایمان و قسام سے مضبوط کیا باز پنجے مین اوٹھا کے اپنے آشیانے مین لے گیا جب کہ دو چار دن گذرے کبک کے دل سے خوف کم ہوا پھر ہر کلام مین گستاخی باز سے کرنا شروع کیا اور مضحکے سوال و جواب مین کرنے لگا باز ہمت عالی کے سبب سے شنیدہ کو ناشنیدہ سمجھ کے درگذر کرتا تھا مگر ہر روز دل مین خشونت جگہہ پکڑتی جاتی تھی ایک دن طبیعت باز کی سست تھی اسلیے شکار کے واسطے آشیانہ سے جنبش نہ کی تھی جبکہ شب ہوئی اور آتش اشتہا مشتعل ہوئی اور وہ کینہ جو سینۂ باز مین کبک کی طرف سے جمع ہوا تھا اوسوقت اس رنج مین یاد آیا ہرچند عہد و پیمان کو یاد کرتا تھا اور دل کو روکتا تھا

Marfat.com

مگر کبک کی بے ادبیون نے از بس ملول کر رکھا تھا اور عہد شکنی کے واسطے اوسنے بہانہ بھی بہت ہو جاتا ہے لہذا سخت
آشفتہ تہا اور کبک آثار غضب باز کے چہرہ پر مشاہدہ کرکے سمجھا کہ اب ہلاکت کا سامنا ہے اوسوقت آہ سرد دل
پُر درد سے بھر لایا اور کہا **بیت** چو عاشق میشدم گفتم کہ بُردم گوہر مقصود ۔ ندانستم کہ این دریا چہ موج بیکران دارد ۔
افسوس کہ اول مینے نظر پایان کار نہ کی اور غیر جنس قوی باز کے ساتھ دوستی کی اور پند بزرگونکی دل سے بھلادی کہ صحبت
ناجنس کی بلای عظیم ہے ہر آئینہ آج کشتی عمر کی گرداب ہلاکت مین پڑی کہ ملاح فکر اوسکی تدبیر سے عاجز ہے اور رشتہ
میری حیات کا اسطرح ٹوٹا ہے کہ کوئی صناع اوسکو جوڑ نہین سکتا ہے باوجودیہ اندیشہ کرتا تہا اور جانتا تھا کہ موت نزدیک
آپہونچی ہے اودہر باز نے پنجہ آز کہول رکھا تھا اور سنان منقار خونخوار کو زہر ستم سے باڑہ دیرکہی تہی اور اوسنے
بہانے کا انتظار تھا جبکہ کبک ڈر سے ادہر ادہر کے سوا اور بات نکرتا تہا اور باز بہی کوئی حیلے کے بغیر قصد اوسکا نہ کرتا تہا آخر باز نے
بیتاب ہوکر کہا کہ ای کبک یہ بات روا ہے کہ مین دہوپ مین بیٹھون اور تو سایہ مین کبک نے کہا کہ ای امیر عالمگیر یہ سب ہے
آفتاب کہان اور دہوپ اور سایہ یہ کیسا باز نے کہا کہ لے بے ادب مگر تو مجھے جھوٹا جانتا ہے اور میری بات کو رد کرتا ہی
اب لائق یہ ہے کہ تجہی سزا دون یہ کہا اور پنجے مین پکڑ کے کہا گیا شعر ع [illegible] ہے کہ جو کوئی غیر جنس
سے انس کریگا کبک دری کی مانند جان شیرین کہوئیگا اسیطرح مین بھی تیرا طعمہ ہون اور کسی طرح تجھسے امین نہین
ہوسکتا ہون اور ہوس نہ مجھ مین تجھمین محال ہے زاغ نے کہا کہ ای زیرک عقل کیطرف رجوع کر کہ مجھے تیری ایذا مین کیا فائدہ
اور تیرے کہانے سے کیا حاصل بلکہ بقا مین بہت سے فائدے متصور ہین یہ موت سے دور ہے کہ مین صرف تیری دوستی
کی امید پر راہ دور و دراز طے کرکے آیا ہون اور تو منہ مجھسے پھیر کے دست رد میرے سینے پر مارتا ہے اور اس جانب سے نیت اور
پاکیزہ خصلتی کے ساتھ کہ تو رکہتا ہے بہر احق غیرت ضایع کرتا ہی اور غریب تیری آشنائی سے ناامید پھراجاتا ہے اور جو مکارم
خلاف کہ تجہسے مشاہدہ کئے ہین مینے یقین اوس سے یہ ہے کہ اپنے کرم سے تو مجھے محروم مطلق نہ چہوڑیگا بلکہ میرے مشام امید کو
رایحہ روح پرور سے معطر کریگا موش نے کہا کسیکو یہ طاقت نہین ہے کہ عداوت ذاتی کو دفع کر سکے کسواسطے کہ اگر دونون کے درمیان
عداوت عارضی کتنی ہی بڑھ جائے پر اوسکے سبب سے مدافعہ بہی اوسکا ممکن ہے اور اگر اصل مین باہم دشمنی پڑے تو اودر دونون
طرف سے اوسکا اثر نمایان ہوا اور باوجود اوس عداوت قدیمی کے سبب جدید بہی لاحق ہوئے ہون اور ایک تحریک دینے والا
بہی ہر دم ساتھ لگا ہے یعنی اشتہاء وغیرہ جبکہ اتنے مخالف جمع ہون پہر مدافعہ اوسکا دائرہ امکان سے باہر ہے اور حکمانے کہا ہی
کہ دشمنی ذاتی دو نوع پر ہے ایک کہ کبھی اوس سے ضرر پہنچتا ہے اور کبھی وہ اوس سے متاذی ہوتا ہی جیساکہ دشمنی ذاتی شیر اور ہاتہی کی کہ
کبھی ملاقات بے محاربہ نہین ہوتی ہی اور کبھی یہ مظفر ہوتی ہی اور کبھی یہ نتیجہ باہوتا ہے دوسری یہ کہ گنجایش نسلی کی رکھتی ہے کہ دونون کو

Marfat.com

امید اپنی فتحیابی کی تہی ہے اور دوسرے یہ کہ ہمیشہ مضرت ایک طرف اور منفعت ایک جانب ہو جیسے کہ گربہ اور موش اور گرگ اور گوسپند مین دشمنی دائمی ہے مضرت ایک طرف اور راحت دوسری جانب ہو اور اس عداوت نے یہان تک استحکام پایا ہے کہ نہ گردش فلکی اسکو تغیر دے سکتی ہے اور نہ اختلاف زمانے کا اس عقدہ کو کہول سکتا ہے پس جبکہ یہ ثابت ہوا کہ نقصان جان کا ایک طرف ہی پہر کیونکر صورت ملاقات کی روا ہو **نظم** آن لحظہ کہ روز و شب بہم پیوندند + یا رشتہ مہر سایہ باہم بندند + من با تو نشینم و دران حالت نیز :: ارباب خرد تمام بر من خندند + زاغ نے کہا کہ الحمد للہ کہ عداوت تیری میرے دمین نہین ہے اگر میرے ابنائے جنس تیری دشمن ہون تو باک کچہ نہین ہے کہ میرا آئینہ دل تیرے غبار مفارقت سے بالکل پاک ہے اور مثل مشہور ہے مِنَ الْقَلْبِ اِلَی الْقَلْبِ رَوْزَنَۃٌ یعنے دل سے دل کی طرف ایک سوراخ ہے پس غالب ہے کہ تیرا دل میری خلوص محبت پر آپ گواہی دے موش نے کہا کہ مبالغہ حد سے زیادہ کرتا ہے اور تکلیف دوستی کی خواہی نخواہی دیتا ہے لیکن اندیشہ کرتا ہون کہ اندک سبب سے یہ رشتہ محبت کا ٹوٹ جائیگا اور وہی عداوت اصلی ظہور کریگی اور تو اپنی عادت اصلی پر عمل کریگا جیسا کہ پانی ہرچند ایک جگہہ پر بند ہوا اور رنگ بو اور ذائقہ بہی بدل گیا ہو مگر خاصیت اصلی باقی رہیگی یعنی جب آگ پر ڈالینگے تو بجہا دیگا چنانچہ حکما کا اتفاق ہو کہ دشمن کے کلام پر کبہی فریفتہ نہو اگرچہ ہزار عہد و پیمان کرے پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیے اور جو کوئی ترہات دشمن پر عمل کریگا اوسی وہ پہنچیگا جو اس شتر سوار کو پیش آیا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت شتر سوار کہا کہتے ہین کہ ایک شتر سوار اثنائے سفر مین ایک مقام پر پہنچا کہ اسکے کاروانیون نے کوچ کے وقت آگ لگا دی تہی از بسکہ باد تند وزان تہی خس خاشاک اوس جگہہ کی جلاتے جلاتے گوشہ صحرا مین جالگی اور دور دور اوس صحرا مین پہیل گئی لالہ زار کے مانند تابان تہی اتفاقاً مار کلان اوس آگ مین گہر گیا کسی طرف رستہ نپاتا تھا اور گرمی سے قریب تہا کہ ہلاک ہو جائے ناگاہ شتر سوار کو دیکہا فریادی کہ درماندہ اور بیچارہ ہون اگر مرحمت کرے اور مجہے اس بلا سے بچائے تو بموجب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ خالی فائدے سے نہوگا شتر سوار خداترس اور رحیم مزاج تہا جب کہ زاری اور بیچارگی سانپ کی سنی اپنے دل مین کہا کہ اگرچہ مار دشمن انسان ہے مگر اس دم درماندہ و حیران ہے اب بہتر یہ ہے کہ اسپر رحم کرون اس کے بعد توبڑے کو نیزے پر رکہہ کے سانپ کے نزدیک کیا سانپ جلدی سے اوس توبڑے مین در آیا سوار نے نیزہ کہینچکر توبڑہ اپنے نزدیک کیا اور منہ توبڑے کا کہول کے سانپ سے کہا کہ آگ سے تونے نجات پائی اب جس طرف چاہے جا اور شکر اوس کا یہ ہے کہ پہر مردم آزاری نہ کرنا کہ انسان کی جنس نے تجہ پر احسان کیا ہے **بیت** بترس از خدا و میازار کس + رہ رستگاری ہمین ست و بس +

Marfat.com

سانپ آستین مین شتر سوار کی لپٹ گیا اور کہا کہ کہہ کلام مین جبتک تجہے اور تیری اونٹ کو نہ کاٹونگا نہ جاؤنگا شتر سوار نے
کہا مین نے تجہے بلا سے نجات دی ہے اس احسان کا بدلا یہی ہے سانپ نے کہا واقعی تو نے نیکی کی مگر غیر محل مین واقع ہوئی
اور شفقت کی تو نے لیکن ساتھ غیر مستحق کے صادر ہوئی کیا تو نہ جانتا تہا کہ مین قہر مجسم ہون تو مجہ سے آدمیونکو نفع غیر ممکن ہے
پس جبکہ ایسے سے نیکی کی تو نے کہ سزاوار بدیکا تہا اب جزا اسکی یہی ہے کہ تجہے الم پہنچے کہ نیکی کرنا بدونسے ایسا ہی ہے کہ جیسا
نیکون سے بدی کرنا **قطعہ** چنانکہ از روش عقل و شرع ممنوع ست ✤ بدی بہ نسبت پاکان نیکوان کردن ✤ بجاے
دون ضقانی کہ مردم آزار اند ✤ بہ ہیچ وجہ نکوئی نمیتوان کردن ✤ چونکہ مجہ مین تجہ مین عداوت جبلی تہی تو عاقبت اندیشی
مقتضی اسکی تہی کہ مجہے جلنے دیتا اور میری زاری چرب بانی پر خیال نہ کرتا بلکہ اور سر کوبی کرتا قتل الموذی قبل الایذا آیا ہی
تو نے خلاف شرع و احتیاط کے کام کیا بہلا مین کیون اپنی وضع کے خلاف کام کرون ہر آئینہ مین تجہے کاٹونگا تا اپنی نوع
مین تیری طرح احمق نہ ٹہیرون شتر سوار نے کہا کہ اے سانپ انصاف کو کام کر کہ مکافات مین نیکی کے بدی کرنا کسی مذہب مین
روا نہین ہے سانپ نے کہا عادت تم سب آدمیونکی یہی ہے مین بہی تمہاری فتوے پر عمل کرتا ہون جو کچہ بازار مکافات
مین تمسے خرید کیا ہے وہی تمہاری ہاتہ بیچونگا **مصرع** یک لحظہ بجز آنچہ فروشی ہمہ عمر ✤ ہر چند شتر سوار نے تقریر مین مبالغہ
کیا کچہ فائدہ نہوا سانپ نے کہا کہ اب بتا کہ پہلے تجہے کاٹون یا تیرے اونٹ کو سوار نے پہر عذر کیا کہ نیکی کا عوض بدی نہین ہے
حق فراموشی نکر سانپ نے کہا یہی طریقہ آدمیونکا ہے مینے جو کچہ تم سے سیکہا ہی تم سے کرونگا سوار نے کہا اگر اس دعوی کو
گواہان عادل سے ثابت کیا ہے کہ انسان نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین تو زخم بجان قبول کرتا ہون سانپ نے چار طرف نگاہ کی دور سے
ایک بہینس کو چرتے دیکہا کہا چل اس بہینس سے پوچہین شتر سوار سانپ کو لیکر گاومیش کے پاس آیا سانپ نے کہا کہ اے گاومیش
جزا نیکی کی کیا ہے اسنے کہا کہ اگر آدمیون کے مذہب مین پوچہتا ہے تو جزا نیکی کی بدی ہے سرگذشت یہ ہے کہ مدت دراز سے
ایک شخص کے پاس تہی ہر سال ایک بچہ دیتی تہی اور گہر اسکا شیر و روغن سے بہرا رکہتی تہی اور اسکا سامان شادی و غم میرے ہی شیر و
روغن پر موقوف تہا جبکہ مین بوڑہی ہوئی اور دودہ اور بچہ دینے سے عاجز آئی پہلے دانہ اور چارہ مجہکو موقوف کر دیا اسکے
بعد صحرا مین ہانک دیا مین بدشواری تمام اپنے منہ سے خس و خاشاک عرصہ دراز سے چرتی رہی کل وہ اتفاقاً ادہر آ نکلا جبکہ مجہے
دیکہا اسکی نگاہ مین اندک نظر آئی قصاب کو بلا کے اوسکے ہاتہ مجہے بیچا آج وہ مسلخ مین لیجا کے ذبح کرکے بند بند سے جدا کریگا آدمیونکی
مذہب مین مکافات نیکی کی یہ ہے سانپ نے کہا کہ سنا تو نے اب آمادہ زخم کا ہو اون سوار نے کہا شرع مین ایک گواہ پر حکم نہین کرتے ہین دوسرا
گواہ بہی ضرور ہے سانپ نے ایک درخت دیکہا اسکے نزدیک آکر پوچہا کہ جزا نیکی کی کیا ہے درخت نے کہا کہ انسان کے مذہب مین نیکی کا
بدلا بدی ہے چنانچہ مین اس صحرا مین ایک پانوٴن سے ایستادہ ہون جو آدمی کہ گرمی مین آتا ہے میرے سایہ مین ٹہیرتا ہے

Marfat.com

جبکہ موس درست ہینے مین نخوبز کرتا ہو کہ اسکی شاخ نکلی ہے یہ چیزین بن گئین اور تنے مین اتنی تختے اور کڑ بان نکلین گی اگر قابو ملتا تو ضرور اسے کاٹتا جسکے پاس تبر ہوتا ہے وہ ایک شاخ کبھی کاٹ لیجاتا ہے یہ حال ہے بنی نوع انسان کا سانپ نے کہا کہ دو گواہ عاقل گزر چکے ہین اب مین تجھے کاٹتا ہون سوار نے کہا کہ جان بہت عزیز شے ہے اگر ایک گواہ اور بھی ہو تو بلا مضائقہ تو مجھے کاٹ پھر کچھ عذر نہ کرونگا اتفاقاً ایک روباہ بھی اسجگہ کھڑی یہ حکایت سنتی تھی سانپ نے کہا کہ ای روباہ تو بتا کہ جزا نیکی کی کیا ہے روباہ نے کہا کہ کیا نہین جانتا ہے تو کہ عوض نیکی کا بدی ہے اسکے بعد روباہ نے پوچھا کہ ای شتر سوار تو نے سانپ کے حق مین کیا نیکی کی ہے کہ مستحق بدی کا ہوا ہے شتر سوار نے صورت حال بیان کی روباہ نے کہا کہ مرد عاقل کو خلاف بولنا نچاہیے

بیت ز عاقل کے روا باشد سخنہاے خطا گفتن + نزیبد مرد دانا را خلاف ماجرا گفتن + سانپ نے کہا کہ یہ سوار سچ کہتا ہے یہی توبڑہ ہے کہ اسمین کرکے مجھے آگ سے بچایا ہے روباہ نے کہا کہ یہ بات کسیطرح خیال مین نہین آتی کہ تو اتنا بڑا اور اتنی ذرا سے توبڑہ مین آ گیا اور نیزہ سے یہ سوار اٹھا لے اگر برای العین مشاہدہ کرون تو البتہ مجھے باور ہو اسکے بعد ایکدم مین فیصلہ کرد ونگی خوف یہ ہے کہین ایسا نہو کہ خلاف راستی حکم کردن اور ناحق گنہگار خدا کی ہون سانپ اسی توبڑہ مین در آیا اور سوار نے نیزے پر رکھکر دور کیا چاہتا تھا کہ پھر اسیطرح اپنی طرف کھینچے کہ روباہ نے کہا ای سوار دشمن کو قابو مین لایا ہے اب مہلت ندے **بیت** دشمن چو بدست آمد و مغلوب تو شد بہ حکم خرد آنست امانش ندہی + سوار نے توبڑے کو اوٹھا کر زمین پر ٹپکا کہ سانپ مرگیا اور شتر سوار نے امان پائی۔

مصرع این جنین بد زندگانی مردہ بہ + فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ دشمن کی زاری پر فریب کھائے اور کسی طرح اسکے قول پر اعتماد نہ کرے اگر سیاہی زاغ کی جاتی رہی تو بھی دشمن اصلی دوست نہین ہونیکا **رباعی** ہرکس کہ بقول خصم مغرور شود + شمع خردش تیرہ و بے نور شود + دشمن دانی تو در چہ محل گردد دوست + آنوقت کہ تیرگی ز شب دور شود +

زاغ نے کہا کہ یہ باتین محض حکمت مین کہ بیان کی تو نے سوئی مینے اور یہ جواہر روشن کہ کان خرد سے باہر لایا تو دیدۂ دل اس سے منور ہوا اگر تیری مروت اور فتوت اسیر غالب ہے لازم ہے کہ خیال مضایقہ دل سے اوٹھاوے اور یقین میرے سخن کا کرا اور اب طریقہ مہلت کا جاری فرما قول حکما کا ہے کہ کمینون سے آمیزش اور لئیمون سے گریز چاہیے کہ کریم دوستی ایک ساعت برابر عمر درانکے جانتے ہین اور لئیم دوستی صد سالہ کو طرفۃ العین مین برباد کردیتے ہین یہ بارہا دیکھا ہے کہ آزاد لوگ دیر مین دوست ہوتے ہین اور سبب قبح کے بعد بہت دیر مین دشمنی کرتے ہین مانند کوزہ زرین کہ دیر مین بنتا ہے اور دیر مین ٹوٹتا ہے اور سفلے جلد دوست ہوتے ہین اور دشمن بھی جلد ہو جاتے ہین جیسا کہ کوزہ سفالین جلد بنتا ہے اور جلد ٹوٹتا ہے اور دوسرا سبب سفلون کی دشمنی کا یہ ہے کہ یہ کبھی کسی کے دل سے دوست نہین ہوتے مگر دنیا کی مینے اور سب طرح کی خوبیان تیری ذات مین سمجھ لی ہین اسلیئے تیری ہمنشینی اور دوستی کا مشتاق ہون اور یہی

عہد دل سے کیا ہی کہ جبتک تو مجہی عزیز نہ کریگا نہ کچہہ کہاؤنگا اور نہ تیری آستانہ فیض سے سر اوٹھاؤنگا موش نے کہاکہ تیرا کلام
اول ہی میرے دلپر اثر کرگیا تہا اگر مین عذر عاقلانہ نہ کرتا اور پہلے ہی سوال کو قبول کرلیتا تو تو جانتا کہ یہہ دوست سست عنان
اور نرم شانہ ہی اور عاقل ایسی کے دوستی کا اعتماد نہین کرتے ہین اس گفتگو کے بعد اب مجہی جان سے بہی دریغ نہین ہے
بیت سپردم بتو مایہ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭ یہہ کہکر موش نکلا اور در سوراخ پر کہڑا ہوا زاغ نے
کہا اگر اب بہی کوئی خلجان و تردد باقی ہے کہ تشریف آگے نہین لاتا ہے موش نے کہا کہ انصاف کر کہ باوجود دلائل قویہ کے
جو بیان ہو چکین اونپر مینے خیال نکیا اور دیدہ و دانستہ شیرین جان کو تیری محبت پر فدا کیا اب مجہکو کون جگہہ اندیشہ کی باقی ہی
مگر یہ البتہ کہ جو عہد و پیمان تونے کیا فقط اپنی ذات سے کیا ہے لیکن تیرے ابنای جنس اگر قصد میرا کرین تو اسکا کیا علاج
تجویز کیا ہے زاغ نے کہا کہ مجہین اور میرے ہمجنس مین شرط یہ ہے کہ میرے دوستونکے دوست رہین اور دشمن کے دشمن موش نے
کہا کہ حقیقت بہی یہی ہے کہ دشمن کا دوست زیادہ دشمن سے سمجہا چاہیئے اور دوست کا دشمن وہ بہی اپنا دشمن ہے چنانچہ حکمانے تفصیل دوستون
اور دشمنونکی لکہی ہے کہ دوست تین طرح کے ہوتے ہین یعنی دوست خالص اور دوست کا دوست دشمن کا دشمن اور دشمن بہی
تین وضع کے ہوتے ہین دشمن ظاہر اور دشمن دوست کا اور دوست دشمن کا **بیت** از دشمن خود
چنان ترسم ٭ کز دشمن یار و یار دشمن ٭ زاغ نے کہا کہ مطمئن ہو امین الحمد للہ ابنای جنس مجہین انتا استحکام پایا ہے مین متبع
اوسیر جانونگا کہ جو تیرا محو رضا ہوگا اور جو کوئی کہ تجہسی خلاف کریگا وہ بلاشبہ دشمن میرا ہی کیونکہ آنکہین تیری میری کہ دیدبان تن و
دل کے ہین اگر خلاف تیرا اختیار کرین تو قسم لو سکی کہ مین انکو فی الفس و مدت بین جسکی ہی ایک اشارت ہین ساحل جوئے نکالکی
گرداب عدم مین پہینکدونگا تا بدیگرے چہ رسد **بیت** عضوی ز تو گر دوست شود یا دشمن ٭ دشمن دو تنم تیغ دو کش زخم دو دن
موش اس جواب کے سننے سے خوشدل ہوا اور نزدیک آیا اور باہم معانقہ کیا اور بساط انبساط کو بچہایا بعد چندروز شرائط مہمانداری
کی موش نے بوجہ احسن ادا کیے زاغ نے کہا کہ ای برادر اب مفارقت ایکدم کی برابر سال کے ہی اگر اس جگہہ مع اہل و عیال تشریف لاتے
تو جو منت میری گردن پر ہے دو چند اوس سے بڑہ جاتی کس لیئے کہ یہ موضع جا بے پاک و دلکش ہے زاغ نے کہا کہ
اے زیرک سچ کہا تو نے کہ یہہ جگہہ خوب ہے مگر نقصان یہ ہے کہ شارع عام سے نزدیک تر ہے اور جادہ راہ سے متصل
واقع ہے اور مسافرون کے آمدو شد مین ایک نہ ایک گزند کا اندیشہ ہے اور جہان کہ میرا مسکن ہے مرغزار ہے نہایت
مصفا بلاتشبیہ روضۂ خلد کی مانند ہے اور ہوا اوسکی مثل باغ ارم محل بہجت و سرور ہے **اشعار ہندی**
عکس دگل سے سبزہ نہرون پہ سبزیکا ہے گمان لہرون پر یہہ ہے شگوفے کی ہر طرف کو بہار بن گئے غنچہ ناف نافہ ٭
جوش ایسا ہی نکہت گل کا ٭ زلف مشکین بنی ہی موج ہوا ٭ اور طعمہ میرا اور تیرا وہان کی بہت ہے اور گزند سے خالی ہے

Marfat.com

اور ایک سنگ پشت کہ تیرے مانند یار وفادار ہے وہ بھی اوس جا مسکن رکھتا ہے اگر ادہر قدم تشریف فرما ہو تو ہم تینون یار بے رنج وعنا بقیۃ العمر بسر کرین موش نے کہا **بیت** تا دامن کفن نکشم زیر پائے تو * باور مکن کہ دست ز دامن بدارمت اور مجھے اب کوئی آرزو تیری شرف ملاقات کی برابر نہیں ہے اب جس طرف تو آفتاب وار خرام کریگا سایہ کیطرح پیچھا نچھوڑونگا اور جب تک گریبان میرا ہاتھ مین ہادم اللذات کے سپرد نہین ہوا ہے دست ارادت تیرے دامن صحبت سے کوتاہ نکرونگا **بیت** دامن دولت بیدار نہ چھوڑونگا مین * سر ہے جب تک قدم یار نہ چھوڑونگا مین * اور یہہ بقعہ وطن اصلی میرا نہین ہے بلکہ سانحہ عجیب یہان آنیکا باعث ہوا ہے اگرچہ قصہ دراز ہے مگر عجائب بسیار سے تعلق رکھتا ہے اگر سمع قبول سے سننا منظور ہوگا تو مختصر اوسکا بیان کیا جائیگا آخر سخن اسپر ختم ہوا اور موش مستعد چلنے پر ہوا زاغ موش کی دم منقار مین پکڑکے ہوا پر اوڑا آخر اوسی منزلگاہ پر پہنچا اوسوقت سنگ پشت چشمے سے باہر نکلا تھا دور سے سیاہی زاغ کی دیکھ کے اندیشناک ہوا اور چشمے مین در آیا زاغ نے موش کو آہستہ زمین پر رکھ کے آواز دی سنگ پشت آواز آشنا سنکے باہر آیا اور دیدار گرامی دیکھ کر غروش شادی بلند کیا اور یہ بیت تکرار کرتا تھا **ہندی** شکر یا رب سفر سے یار آیا * دل بیتاب کو قرار آیا * ہوئے داغ غم خزان سب محو * گل کھلے موسم بہار آیا * بالجملہ بکمال گرمجوشی کی اور کہا کہ ای یار اب تک کہان تھا اور کیا حال گذرا زاغ نے سرگذشت من اولہ الی آخرہ مو بمو بیان کی سنگ پشت تفصیل ماجرا اسکے اور جمال موش دیکھ کے کمال خرسند ہوا اور کہا **المولف** مردہ تھا مین تو جو آیا جان آئی جان مین * تیرے پاؤنکی صدا ہے قم باذنی کان مین * الحمد للہ کہ بخت ہمارے یاور ہوئے کہ تجھسا شفیق تشریف لایا موش نے کہا کہ مین کس لائق ہون یہ محض بندہ نوازی ہے جو تو فرماتا ہے بلکہ حوادث روزگار سے تمہاری سایہ دولت مین پناہ لایا ہون آگے اختیار تمہارا ہے جبکہ رنج راہ سے آسودہ ہوئے زاغ نے کہا کہ اے برادر وہ سرگذشت اپنی کہا چاہئے کہ ماجرا تجھسے شخص کا خالی فوائد سے نہوگا **بیت** بکشا لب ازان حدیث شیرین * کام دل ما براز شکر کن * موش نے آغاز سخن کیا کہ دیار ہند مین شہر ہے کہ اوسے ماروت کہتے ہین اوس شہر کے زاویہ مین ایک زاہد تہا کہ اوسکے مکان مین مینے بھی رہنا اختیار کیا تہا اور موش چند میرے ملازم تھی جب لقمے گوناگون پر ہاتھ میرا کشادہ دیکھا روز بروز ادہر زیادہ ہوتے جاتے تھے مین بھی ہر ایک سے باخلاق پیش آتا تہا اور زاہد کے مرید ہر روز کچھہ کھانیکے واسطے طعام اور غلہ لاتے تھے زاہد کچھ خرچ کرتا تہا اور باقی دوسرے وقت کیواسطے رکھتا تھا اور جو بچتا جلتا اوسکا ذخیرہ کرتا جاتا تہا جسوقت کہ زاہد اندک اوس جگہ سے جنبش کرتا تہا مین فوراً اوسمین سے دست برد کرکے کچھ آپ کھاتا باقی سب موشونکو کھلاتا تہا زاہد ہرچند میری ہلاکت کی تدبیر کرتا تہا مفید نہوتی تہی ایکدن مہمان دانا کا شانۂ زاہد مین وارد ہوا زاہد نے مراسم محبت بخوبی ادا کئے اور طعام مہمانداری کو سرانجام دیا۔ بعد اکل و شرب کے باہم

Marfat.com

حکایت کرنے لگے زاہد اوس سے مولد و مسکن اور سبب مسافرت پوچھتا تھا مہمان کو مرجہاں نادیدہ اور سرد و گرم زمانہ چشیدہ تہا جواب زاہد بطریق صواب ادا کرتا تہا اور عجائب و غرائب ہر دیار کے جو کچھ کہ مشاہدہ کئے یا سنے تھے بتقریر دلپذیر بیان کرتا تہا زاہد اثنائے کلام مین ہر دم ہاتھ پر ہاتھ مارتا تھا اور چپ و راست نظر کرتا تھا مہمان نے جب یہ حرکت زاہد کی چند بار ملاحظہ کی آشفتہ ہوکر کہا کہ ای زاہد یہ کیا حرکت بیجا ہے کہ بے سبب ہر دم ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہی یہہ حرکت نامناسب خلاف تمکین کیا ہی مگر مجھسے تمسخر کرتا ہے اور استہزا تجسے شخص سے بہت بعید ہی اسکے بعد یہ قطعہ پڑھا **قطعہ** با استہزا و سخریت مکن میل + کہ اینہا لائق آزادگان نیست + کسے کو ہزل بازی ساخت پیشہ + از و بے آبروتر در جہان نیست + زاہد نے کہا کہ حاشا کہ خار ہزل کبھی میرے دامن خاطر مین الجھا ہوا اور غبار تمسخر کبھی میرے ہوای صافی مین آمیختہ ہوا ہو یہ حرکت کہ مشاہدہ کرتا ہے تو محض موشون کے غلبہ سے ہی کہ نہ انسے ذخیرہ مین دانہ بچتا ہی نہ سفرے مین نان بلکہ جان سے عاری کردیا ہے مہمان نے کہا کہ سب موش ایک ہی طرح سے چیرہ دستی کرتے ہین یا ایک دو ایسے ہین زاہد نے کہا کہ ایک اون سب مین کا ان سے بس ہی اس درجہ دلیر ہے کہ ہاتھ سے چیز لے بہاگتا ہے مہمان نے کہا کہ یہ جرأت اسکی بے سبب نہین ہے قصہ اس موش کا شاید کہ مشابہ اوس مرد کے ہے کہ زن میزبان مبالغہ کرتی تہی کہ آخر کچھ سبب ہے کہ کنجد مقشر غیر مقشر کی برابر بیچتا ہے زاہد نے کہا کہ اسکا بیان کیا چاہئے **حکایت کنجد فروش** کہا کہ مین راہ مین آتا تہا شب کو ایک قریہ مین پہنچکر ایک آشنا کے گہر مین اوترا بعد شام کہانیسے فراغت ہوئی بستر پر آرام کیا اور ہنوز بیدار تہا کہ میزبان اپنے گہر مین گیا مگر مجھ مین اور میزبان مین ایک بوری کا پردہ تہا کہ جو کلام میزبان گہر مین کرتا تہا سنتا تھا مرد نے کہا اے زن مین چاہتا ہون کہ کل اکابر اس قریہ کے بلا کر جہان عزیز کے ساتھ خوب مہمان داری کرون اور ضیافت معقول فراخور حال بجا لاؤن عورت نے کہا کہ ای مرد مین متعجب ہوں کہ ایک ذرہ کا خرچ لائق عیال کے نقد و جنس سے گہر مین موجود نہیں ہے کہ ہماری زندگی کا سبب ہو اسباب ضیافت کہانسے موجود ہو جائیگا اور اگر اتنا مقدور ہی تو اپنے عیال کے واسطے کچھ جمع کر کہ چند روز بخاطر جمع گذران ہو اور اگر اس سے زیادہ ہی تو نگاہ رکھ کہ تیرے بعد زن اور فرزند محتاج کسی کے نہون مرد نے کہا **بیت** نداشت چشم بصیرت کہ گرد کرد و نخورد + ببر د گوی سعادت کہ خرچ کرد و بمرد + اگر توفیق احسان اور مجال شفقت اتفاق پڑے اوسپر ندامت نکرے کہ وہ ذخیرہ عاقبت کا ہی اور جسنے کہ دنیا مین جمع کیا اور خرچ بجا نکیا عاقبت مین وہی مال وبال گردن اوسکا ہوگا کہ جمع کرنا مال کا اس طرح سے ناپسندیدہ ہی جیساکہ اوس گرگ کا قصہ ہے عورت نے کہا وہ کیونکر تہا **حکایت گرگ و صیاد و خوک و آہو** مرد نے کہا کہ صیاد نے ہند کہ آہو اوسکے پیبت دام سے پانو صحرا سے باہر نرکہتا تہا اور نخچیر اوسکے خوف حیلہ و تزویر سے سر کنام سے باہر نہ نکالتا تہا

Marfat.com

بیت دیدہ ور پُر ہنرے نیز ہوش ✦ بجبلہ وسے سخت دلے سخت کوش ✦ بیے شب ایکدن اسنے جال لگایا تھا اتفاقاً
ہرن پھنسا صیاد دام کے نزدیک پہنچا کہ ہرن نے اوس قوت سے جست کی کہ حلقے دام کے ٹوٹ گئے اور آہو بھاگ گیا صیاد نے
تیز دستی کر کے ایسا تیر جگر دوز مارا کہ آہو گر پڑا صیاد ذبح کر کے اور لپیٹ کر اوسکا کمر سے باندہکر روانہ خانہ ہوا چند قدم چلا
تہا کہ ایک خوک صحرائی دوچار ہوا اور اوسپر حملہ کیا صیاد نے تیز دستی کر کے خوک کے بہی ایک تیر مارا کہ کام خوک کا بہی تمام ہوا
مگر گرنے گرتے اوسنے بہی ایک دانت سینۂ صیاد پر مارا کہ ادہر خوک ادہر صیاد سر ہو گیا اس حال مین ایک گرگ گرسنہ
وہان وارد ہوا دیکہا کہ صیاد اور آہو اور خوک تینون بیجان پڑے ہین اس نعمت کے تماشے سے بہت خوشدل ہوا
اور باخود کہا کہ وقت ذخیرہ کرنیکا ہے اگر اسراف کرون تو منسوب بہ حماقت ہوتا ہون بہتر یہہ ہے کہ بقدر اشتہا کہا لون
اور جو باقی رہے ایک گوشے مین ذخیرہ کرون کہ ذخیرہ ایام کلفت مین کام آتا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے **قطعہ** چون
تیشہ مباش جملہ بر خود متراش ✦ چون رندہ مباش جملہ آنسو مخراش ✦ تعلیم ز ارہ گیر در علم معاش ✦ چیزے سوے خود مے
کش و چیزے میپاش ✦ پہر خیال کیا کہ گوشت تازہ ذخیرہ کیجیے لایق ہے پہلے کمان کا ردہ اور چلہ کہ چرمی ہے کہایا
چاہیے باقی پہر سمجہ لونگا القصہ زہ کمان کو چبانے لگا تہوڑی مشایین وندان خارا شگاف سی چلہ کمان کا کٹ گیا کمان
از بسکہ سخت تہی دونون گوشے بہیڑیے کے پیٹ مین بیٹہی تہے در آئے اور تمام اعضاے باطنی اوسکے باہر نکل آئے گرگ
بہی اوسی جگہہ مردار ہو گیا **مصرعہ** این نیز نشد آنہمہ نا خوردہ بماند ✦ فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ جمع کرنا مال کا بیشتر مہلک جان و
ایمان کا وبال ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ جو آج میسر ہو اوسپر خوش ہووے اور غم فردا نکرے **بیت** انچہ وزدی انجام مرد
غم دہر مخور ✦ چون یہ فردا بہی روزی فردا برسد ✦ داے اونکی جان پر کہ مال دنیا بہزار رنج پیدا کر کے ذخیرہ کرتے ہین
اور مصرف مناسب مین مضایقہ کرتے ہین اور مرنیکے وقت بہزار حسرت چہوڑ کر مواخذہ اوسکا اپنی گردن پر لیجاتے ہین اور
وہ مال اور کے کام آتا ہے **قطعہ** تاکے ای خواجہ مال جمع کنی ✦ بعد مرگ از تو باز خواہد ماند ✦ گنج قارون اگر ذخیرہ نہی ✦ ہمچنان
حرص آز خواہد ماند ✦ ہر یک پیغمبر وز آتشی کا ز و ✦ بر تو سوز و گداز خواہد ماند ✦ وہ آگ جلا کر آپ اوسکے سوز مین گداز پائی جبکہ زن
مہربان نے یہ حکمت آمیز باتین سنین اور ملہم سعادت نے مژدہ الدّال علی اللہ اوسکی گوش ہوش مین پہنچایا بولی کہ ای مرد
گہر مین قدرے چاول اور کچہ تل اطفال کے واسطے مینے جمع کئے ہین اب معلوم ہوا کہ ذخیرہ کرنا منع ہی مین دس آدمیونکا کہانا پکاتی
ہون تو جسے چاہی بلا عورت نے صبحکو تلونکو مقشر کیا اور دہوپ مین رکہا اور کہا کہ ای مرد مین اور کام کرتی ہون تو نگہبانی کرتا جڑیان
انہی خراب کرین اور آپ اور کام مین مشغول ہوئی مرد پر نیند غالب آئی سو گیا ایک کتا آیا اور تلون مین منہہ ڈالا عورت
نے دیکہا کہ کتے نے منہہ ڈالدیا نہایت مکروہ سمجہی اور اوٹھا کر بازار لے گئی مجہے اور کچہہ ضرورت تہی مین بہی بازار کو گیا تہا

Marfat.com

دیکھا کہ وہ عورت دوکان گنجفروش پر بیٹھی ہے اور مقشر کو غیر مقشر سے صاع بصاع بدلتی ہے ایک شخص اوسجگہ وارد تھا آواز دی کہ ای عورت اسمین کچھ تو نکتہ ہے کہ کنجد مقشر کو کنجد پوست دار کے برابر بدلتی ہے یہ حکایت اسلئے کہی مینے کہ میرے بھی خیال مین آتا ہے کہ اوس موش کو جو اتنی جرأت اور چالاکی ہے گمان غالب ہے کہ کچھ نقد اپنی سوراخ مین رکھتا ہے اسی سبب سے اتنی دلیری کرتا ہے اور اگر مفلس ہوتا تو یہ حال اوسکا نہوتا مثل مشہور ہے کہ بے زر مانند مرغ بے بال و پر کے ہے مجھے یقین ہے کہ اس موش کا زور زر کے سبب سے ہی کوئی کدال لا کہ اسکے سوراخ کو کھودکے دیکھوں زاہد کدال لایا اوس وقت مین دوسرے سوراخ مین تھا متحیر ہو کہ ہزار اشرفیان میرے سوراخ مین جمع تھین مین ہمیشہ اوپر لوٹا کرتا تھا اور میری قوت واقعی اوسیکی باعث تھی جبکہ مہمان نے سوراخ کو کھودا آخر نوبت زر تک پہنچی کہا کہ ای زاہد اسے لے کہ یہ قوت اور جرأت موش کی اسی باعث سی تھی کبھی اسکے بعد دلیری نکریگا اور متعرض نان و خوان کا نہوگا مین یہہ سب باتین انکی سُنتا تھا اور دمبدم افسردگی اور ضعف دل پر مستولی ہوتا جاتا تھا اور کیا دیکھتا ہون کہ اوسیدم سے سب موش آنکھہ چرانے لگے اور ایک ایک حیلے سے اپنی اپنی راہ لینے لگا **نظم** در دل کس مہر و وفای تماند ✽ باغ مرا مہر گیاہے نماند ✽ مایہ صد برگ و نوا بود زر ✽ زر بشد و برگ و نوائے نماند ✽ اور جو موش کہ میرے تہایت ہوا خواہ اور جان نثار تھے اب وہ فرمان برداری اور ہوا خواہی سے اغماض کرکے عیب جوئی اور بدگوئی کرنے لگے اور ترک صحبت کرکے میرے دشمنون سے جا ملے بموجب مثل مشہور کے مَنْ قَلَّ مَالُہٗ قَلَّ صَدِیقُہٗ جیسا کہ عاقلون نے کہا ہے کہ جو کوئی بھائی نہین رکھتا ہی اگر وطن مین ہی تو بھی غریب ہے اور جو کوئی کہ فرزند نہین رکھتا ہے نام اوسکا صفحہ روزگار پر باقی نرہیگا اور جو کہ مفلس ہوتا ہے کوئی اوسکا یار نہین ہوتا ہے اور دوستی مفلسون اور درہمونکی محض غرض نفسانی پر ہوتی ہے پھر لیکن گروہ دوست و دلی ہون ایک نے اہل دول سی پوچھا کہ تو کتنے دوست رکھتا ہے کہا کہ ابھی تو عالم دوست ہے خدانخواستہ اگر ایام نکبت آوین اوسوقت معلوم ہو کہ یار کون ہے اور اغیار کون دوست بوقت نکبت وقت پہچانا جاتا ہی اور یار محنت کے وقت دریافت ہوتا ہے چنانچہ صحائف حکما مین لکھا ہی کہ ایک فاضل سی پوچھا کہ اسمین کیا نکتہ ہی کہ ہر کوئی تعظیم کرتا ہی اور چشم وقار سے دیکھتا ہے اور مفلس کو سب چشم کم سے نگاہ کرتے ہین اوسنے جواب دیا کہ مال محبوب عالم ہے جبکہ پاس جمع تھا ہی لوگ اوسکی تعظیم بجالاتے ہین اور جبکے ہاتھہ سی جاتا رہتا ہی پھر اوسکے نزدیک کوئی نہین آتا ہی **رباعی** چون گل بچمن دامن پر زر نمود ✽ بلبل بہر صورت دستان بستود ✽ وانگہ کہ بباد رفت بر گشتہ کہ بود ✽ کس نام گل از زبان نشنود ✽ اور ان سب موشون ایک موش تھا کہ میری ملازمت مین افتخار رکھتا تھا اور طریق یاری اور بیان وفاداری اسطرح بیان کیا کرتا تھا کہ مین تیرے عشق مین یہانتک دلدادہ ہون کہ اگر تو تیغ میرے سر پر رکھیگا تو شمع کی مانند پانو اپنی جگہہ سی نہ سرکاؤنگا وہ سب سے پہلے کنارہ کش ہوا مینے اوس سے کہا کہ ای یار وفادار کیا ہوگیا ہی کہ دفعتہ تو دور کنارہ کیا اوسنے جواب دیا کہ عجب احمق ہی جسوقت کہ تو صاحب درم تھا ہر ایک کا نقصان کا باعث وہ درم ہوتے تھے اور ہر ایک تیرا محتاج

البتہ نہاب وہ سب لطین اس شرط کے ساتھ جاتی رہین اِذَا فَاتَتِ الشَّرُطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ اور حکما نے جو
کہا ہے کیا تو نے نہین سنا ہی کہ مرد محتاج جیسا کہ لذت دنیا سے محروم ہوتا ہے غالب ہے کہ درجات آخرت سے بھی محروم ہو اور
سبب ظاہر اس مین موجود ہی کہ شاید اضطراب قوت کے باعث اور نفقہ عیال کے سبب طلب مین روزی غیر مشروع کی جرأت
کرے اور وہ موجب بال و نکال عقبی ہو اور اس سبب سے جیسا کہ اس عالم مین محنت افلاس سے درمانده تھا عقبا مین زندان شقاوت
ابدی مین محبوس ہو بموجب مصرعہ چون کافر درویش نہ دین ساختن نہ دنیا بلبل اگر ایسے شخص کی نزدیکی سے کہ مال دنیا اوسکے
ہاتھ سے نکل چکا ہو اور آخرت مین گرفتار اتنے اندیشونکا ہوا اگر اوس سے کنارہ کوئی کرے تو معذور ہی مینے کہا کہ یہ بات بیہودہ ہے
کہ فقر پادشاہی ہے کہ تاج اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ سر پر انبیاے کرام کے رکھا گیا ہے **بیت** کار درویشی ورای فہم تست
سوی درویشان نبینگر سست سست + **ایضاً** رتبہ ہے سے ہی بہتر فقر کا + فخر کرتے تھے پیمبر فقر کا **نظم ایضاً**
اَلْجُوْعُ فَقْرٌ وَسِوَى الْفَقْرِ مَعْرَضٌ + وَالْفَقْرُ شِفَاءٌ وَسِوَى الْفَقْرِ مَرَضٌ + با اینہمہ تو فقر کی مذمت
اور صحبت درویش سے بیزاری بیان کرتا ہے اوس موش مصاحب نے کہا کہ ہیہات وہ فقر کہ پسندیدہ انبیا اور ستودہ اولیا ہی
اس افلاس کو اوس سے کیا نسبت وہ فقر عبارت اس سے ہے کہ سالک راہ حقیقت نقد دنیا اور سرمایہ آخرت سے سوائے فضل الٰہی کے
کوئی چیز قبول نہین کرتے ہین منظور اوس فقر کا درویشی ہے اور صاحب اس فقر کا گدا گدائی اور چیز ہے اور درویشی اور چیز درویش
وہ ہے کہ ترک دنیا کیا ہو اور گدا وہ ہی کہ دنیا نے اوسے ترک کیا ہو اوسی فقر کے حق مین کہا ہی اَلْفَقْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ اللّٰهِ
یعنی فقر خزانہ ہے خزانہ ہاے خدا سے اور وہ اسرار توحید ہی اور خلاصہ معرفت کا اور وہ فقر کیمیا ہی نسخہ کن فیکون
اور اسرار فقر کی ایک کیفیت حالی ہے کہ جسپر درعد فرمائے وہی جانے اور مجال زبان کی نہیں ہی کہ اوسکی شرح کرسکے احتیاج اور
درویشی ظاہر کی نعوذ باللہ منہا اصل سب بلاؤنکی ہے اور واسطہ ہی دشمنی خلق خدا کا اور اوٹھانیوالی شرم و حیا کے اور خراب
کنندہ بنائے مروت اور مجمع شر و آفت اور قاطع ہمت و حمیت اور باعث خواری و مذلت ہی اور جو کوئی کہ پابند احتیاج کا
ہوگا افلاس اور حرص کے سبب سے بجز اسکے چارہ نہیں ہے کہ پردہ حیا کا اوسکے منھ سے اوٹھا نین اور جبکہ رقم اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ
اوسکے ورق حال سے محو ہوا زندگانی منغص ہوئی اور ایذا اور آزار مین مبتلا ہوا نگہبان شادی کے رخت جنت اوسکے
ساخت سینہ سے اوٹھالین گے اور لشکر غم تنہا مملکت مین ہنیلا پائیگا شمع خرد اوسکی بے نور ہوجائیگی اور ذہن گیا ست
اور فہم و فراست رو جانب قصور پھیرینگے اور منافع تدبیر اوسکے حق مین نتیجے مضرت کے بخشین گے اور وجود امانت کا
معرض تہمت و خیانت مین آئیگا گمان نیک کہ دوستونکو اوسکے حق مین قدیم سے منعکس ہوجائیگا اور کوئی گناہ کرے گا
تہمت گمان بر بغیر تحقیق کے خیانت اوسکی طرف متوجہ کرینگے اگر کام عقل کا کریگا تو بھی نسبت حمق کی کرین گے

Marfat.com

اور جو کام کہ مالداروں کا باعث مدح دنیا ہوگا وہ اوسکے واسطے موجب طعن و مذمت ہو جائیگا مثلاً اگر مفلس جرأت کریگا تو دیوانہ کہیں گے اور اگر سخاوت کریگا تو مسرف اور بیہودہ نام رکھینگے اگر درگذر اور بردباری کریگا تو بےغیرتی و بےعزتی مین شمار کرینگے اگر وقار کریگا تو گران جان اور کاہل کہینگے اگر زبان آوری اور فصاحت کریگا لبسیار گو لقب کرینگے اور اگر خاموشی اختیار کریگا تو نقش دیوار سے مثال دینگے اگر کنج خلوت مین بیٹھیگا تو وحشت سے نسبت کرینگے اگر خندہ روئی اور آمیزش شعاری کریگا ہزال اور مسخرہ نام رکھینگے اگر خوردنی اور پوشیدنی مین اندک بھی تکلف کریگا تو تن پرور کہینگے اگر کھانے اور پینے مین تکلیف گوارا کریگا تو دانہ زد اور لئیم لقب کرینگے اگر سفر اختیار کریگا تو برگشتہ بخت کہینگے اگر سب ترک کرکے گوشہ کاشانے مین بیٹھیگا تو آرام طلب اور پست ہمت نام رکھینگے اگر تجرد اختیار کریگا نامرد اور سست کہینگے اور اگر کدخدا ہوگا تو بر نفس اور بندہ شہوت شمار کرینگے حاصل الامر محتاج اہل زمانہ کے نزدیک مردود اور بیقدر ہوتا ہے اور جو حاجت کسی سے پیش کریگا عیاذاً باللہ حاجت اوسکی روا ہی نکرینگے اور جواب سخت دینگے اس حال مین جو خواری کہ اوسے پہنچیگی منشا اوسکا وہی طمع ہے ذلّ من طمع یعنی جسنے کہ طمع کی ذلیل ہوا جبکہ اوس شخص نے یہ بات تمام کی کہا مینے کہ سچ کہا تو نے رائے تیری صواب ہے مینے بھی بزرگوں سے بارہا سنا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہو کہ خیال شفا محال ہو اور یا ایسی بلا مین گرفتار ہو کہ نہ روے بازگشت اور نہ اسباب اقامت میسر ہو یہ سب آسان ہے مگر افلاس و تنگدستی سب سے مشکل تر ہے اب یہ سب میرے مشاہدہ مین آیا اور یہ کلام سراسر حکمت پایا **نظم** ز احتیاج تر در جہان بلائی نیست ٭ بہیچ وجہ نہیبت ز انوائے نیست ٭ کسیکہ گشتہ دلش مبتلای رنج طمع بگو بمیر کہ این درد را دوائی نیست ٭ اور اپنے ہمجنس سے کچھ طلب کرنا موت اس سے ہزار درجہ بہتر ہے بلکہ ہاتھ اپنا مار مین کرنا اور اوس سے زہر قاتل اپنے کھانیکو نکالنا اور شیر گرسنہ کے آگے سے طعمہ لے بھاگنا اور پلنگ خشم آلود سے ہم کاسہ ہونا آسان ہے مگر حاجت لئیمونکے آگے لیجانا اور ذلت سوال کی اوٹھانا یہ بہت مشکل ہے جبکہ بات یہانتک پہنچی منھ اس سے پھیر اپنے اوس سوراخ کی طرف آکر دیکھتا کیا ہون کہ اوس کو زاہد اور مہمان نے باہم قسمت کیا ہی اور زاہد نے حصہ اپنا ایک خریطے مین کرکے زیر بالین کہا ہے اوسوقت طمع خام پھر محرک ہوئی کہ اگر اس مال سے کچھ بھی دست یاب ہو تو قوت روح اور پرو بال دل کے عود کرتے ہین اور یا وہ دستاویز میری خدمتین پھر رجوع لاتے ہین اور مجلس بدستور قدیم آراستہ ہوتی ہے اس اندیشہ مین اتنا توقف کیا کہ زاہد سو گیا اسکے بعد آہستہ آہستہ متوجہ بالین زاہد ہوا لیکن مہمان ہوشیار نے بخنۃ کارمیرے خیال مین بیدار تھا جبکہ مین نزدیک پہنچا اوسنے ایک چوب دستی اس طرح ماری اگر بدن پر پڑتی تو استخوان سرمہ ہو جاتے لیکن وہ ضرب اتنی قریب مین پڑی کہ اوسکے صدمے مین میں ایسا کوفتہ ہو گیا کہ پائے کشان سوراخ تلک بدشواری پہنچا جبکہ تسکین

Marfat.com

توقف کیا کہ وہ صدمہ دل سے دور ہوا بار دیگر اوسی طمع پر سوراخ سے باہر آیا وہ مہمان کمین گاہ مین تھا پہر ایسی ضرب دی کہ مجروح ہو کر پہر اوسی سوراخ مین در آیا اور تمام شب اوسی جراحت کے رنج مین بسر کی اور خواہش مال اور طلب دنیا سے دل سرد ہوگیا اور بموجب اس بیت کے خیال مین گزرا **بیت** نام ہے زیست تندرستی کا ؛ ہے لقب موت ضعف و سستی کا ؛ اور بخوبی دل پر متحقق ہوا کہ پیش آہنگ سب بلاؤن کی طمع ہی جبتک کوئی مرغ طمع دانے کی نکریگا گردن اوسکی بستۂ دام نہوگی **قطعہ**

اے برادر طمع بکن کہ طمع ؛ آدمی را خراب و زرد و خوار ؛ دو سخن بشنوار ہمین خواہی ؛ کہ شوی از حیات برخوردار ؛ پای در دامن قناعت کش ؛ طمع از مال مردمان بگذار ؛ تعجب ہے اون شخصون سے کہ راحت بہت سے مال مین سمجہتی ہین یہ نہین جانتے ہین کہ تہوڑے مال مین بہت آرام ہین لیکن افسوس اون لوگون کے حال پر ہے کہ تونگری مال کے جمع کرنے مین تصور کرتے ہین اور اتنا نہین غور کرتے ہین کہ ترک کرنے مین دنیا کے انسان پایہ بلند کو پہنچتا ہے **بیت** عزت آن یافت کہ برکند دل از مہر جہان ؛ راحت آن دید کہ او دست طمع باز کشید ؛ القصہ اس حادثے سے ایسا افسردہ دل ہوا کہ نہال طمع گلشن دل سے اوکھاڑ ڈالا اور شاخسار رضا پروردگار سے میوۂ قناعت دست تصور مین لیکر قضای ایزدی پر راضی ہوا مین اور عنایت پروردگار سے یہہ فائدہ ہوا کہ دنیا نے اس ماجرے کے ضمن مین پای خصائص اور معائب سے مجکو مطلع کیا اگر دیدۂ عقل حرص سے نابینا نہو تو بہ خوبی ظاہر ہے کہ کون دولتخانہ تہا کہ وہ مسکن گرگ و شغال کا نہوا اور کونسا قصر بلند تہا کہ سیلاب فنا نے جڑ سے کہود ڈالا اور کیسے اونچا پایا کہ نگرا یا اور کسکے ساتھ محبت کی کہ اوسکا لہو نہ پیا اور کسکے منھ پر دروازہ دولت کا کہولا کہ پھر بند نکیا اور اوسکو ہزار رنج و محن مین نڈالا **قطعہ** زنے ناحفاظ ہست دنیای دون ؛ کہ ہرگز از و شوہری برنخورد ؛ کہ بر پایہ تخت اوپا نہاد ؛ کہ از دست او تیغ بر سر نخورد ؛ پس ایسی بیوفا کیواسطے رنج اوٹہانا اور لہو و لعب مال و زر اور زبان و سود پر ایسے کے غم و غصہ کہانا سراپا جہل و نادانی ہے اسکے بعد خانہ زاہد سے صحرا کیطرف روانہ ہوا اور اوس جگہ کو دیکہا تو نے مسکن اختیار کیا مینے اسکے بعد وہ کبوتر کہ مجسے دوستی رکہتا تہا جو حد تنگزاری اوسکی کہ مجسے ہوسکے عمل مین لایا تو نے بواد آشنائی میری اور کبوتر کیطرح دوستی کی ڈالی ہر چند عذر کیا مینے کہ دوستی میری اور تیری دور از عقل اور خلاف رائے حکما کی ہے اور مثل درست اور گواہ حسب گزرانے مینے کہ دوستی موش اور زاغ کی عقل سے دور ہے لاکن اصرار تیرا کم نہوا اور نوبت گزارے کی حد سے گزاری اور مجھ سے مروت شکنی نہوسکی متوکلا علی اللہ دلمین کہا مینے کہ بیش ازین نیست کہ زاغ اگر بد عہدی کریگا اور تجھے ہلاک کریگا پس ایکدن مرنا مقرر ہے سو وہ بہی سوائے تعین روز اجل کسیکی جرأت نہوسکیگی کہ ہلاک کرسکے ملہذا جو کچھ کہا انے قبول کیا مینے بعد عہد میثاق کے تو نے بیان کیا کہ سنگ پشت میرا دوست ایسا اور ایسا ہے یعنی یہانتک محامد و فضائل بیان کئے تیرا مسکن کو حسرت دیکھا مین جب کہ سنگ پشت سے ملاقات ہوئی ہزار چند تیرے بیان سے

Marfat.com

بیان سے زیادہ پایا الحمد للہ کہ میری محنت بجا ہوئی اور احسان تیرا کس زبان سے ادا کروں کہ تیری بدولت ایسی جنس بے
پایان کو پہنچا ہوں کہ دنیا میں کوئی شادی دوستوں کے مجالست کی مانند نہیں ہے اور کوئی غم ہمدموں کی فراق کے برابر نہیں ہو سکتا
ہے یہی ہے سرگزشت میری کہ جو بیان میں آئی اب تمہاری جوار میں آیا ہوں یقین ہے کہ تمہاری صیقل لطف سے میرے آئینہ دل کا
زنگ باقی نہ رہے سنگ پشت نے جب یہ حکایت استماع کی بساط ملاطفت کو بچھا کے طرح ملائمت کی آغاز کی اور کہا
کونسی سعادت تیری شرف مجاورت سے موازنہ کر سکیں اور کونسی مسرت تیری صحبت ملازمت کے مقابل کیجائے جیسا کہ
تو اس ناچیز کی دوستی سے خوش ہے زیادہ اس سے ہزار چند میں تیری ملاقات سے افتخار کرتا ہوں جب تک میرا چراغ حیات صدمہ باد
ہادم اللذات سے گل نہ ہوگا پروانہ وار تیرے شمع جمال پر تصدق رہونگا اور یہ حکایت کہ بیان فرمائی تو نے اسکی ضمن میں
ہزاروں پند اور نکات فوائد آمیز مندرج ہیں ایک فائدہ جلیل اسمیں یہ ہے کہ تدبیر متاع دنیا اوسقدر کرے کہ دست حاجت
ابنای جنس کے روبرو دراز نہ ہو زیادہ اس سے فکر نارنج اور بیہودگی ہے اور اگر زیادہ ضرورت سے ہوس کریگا بادیہ ضلالت میں
سرگردان ہوگا اور اوسے وہ پہنچیگا جو اوس گربہ حریص کو پہنچا موش نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کیونکر ہے حکایت گربہ حریص
سنگ پشت نے کہا کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بلی پالی تھی اوسقدر گوشت کہ غلبہ گرسنگی فرو ہوجاتا تھا راتب اوسکا مقرر کردیا تھا
سو وہ پیے جاتا تھا مگر اوسکو غلبہ اشتہا و حرص سے قناعت نہ تھی تلاش سے ہاتھ کوتاہ نہ کرتی تھی ایکدن کسی کبوتر خانے میں گزر ہوا
کبوتروں کی صدائے دل آویز سے گربہ از خود رفتہ ہوگئی اور آپکو اوس برج یعنی کہوں میں ڈالدیا کبوتروں کے نگہبان نے اوسے گرفتار کرکے
مار ڈالا اور پوست اوسکا تن سے جدا کرکے اور بھس بھرکے کبوتر خانے کے دروازے پر لٹکا دیا اتفاقاً مالک گربہ کا اوس طرف سے
گزرا دیکھا کہ گربہ حریص کا یہ حال ہے کہا اے حریص بے خبر اگر اوسقدر گوشت پر قناعت کرتی تو پوست تیرا گوشت سے
کیوں جدا ہوتا اس مثل کا فائدہ یہ ہے کہ اسکے بعد جو اللہ تعالے سد رمق عنایت فرمائے اور ایسا سوراخ کہ گرما اور سرما کو
کفایت کرے اور خوف دشمن سے ایمن رکھے اوسپر قناعت کر اور جو مال کہ ضائع ہوا ہے تمہارا غم اوسکا نہ کر بیت
غم دنیا مخور کہ بیہودہ است ٭ ہیچکس در جہان نیاسودہ است ٭ اور ہر کسی کا شرف کمال سے ہے نہ مال سے جو شخص کہ ہنر سے آراستہ ہے اگرچہ
تہوڑی بضاعت رکھتا ہو ہر جگہ عزیز و مکرم ہوگا شیر اگرچہ بستہ زنجیر ہو پر اوسکی مہابت کم نہیں ہوتی ہے اور تونگر بے ہنر
ہمیشہ ذلیل اور بے قدر سگ کے مانند ہے ہرچند طوق و خلخال سے زینت دیجائے ہر کسی کی نظر میں ناپاک اور بیقدار
ہے اب فکر غربت غرب ناول سے دور کر اور ہجرت مسکن و وطن کا خیال دل میں نہ لا کہ عاقل جہاں جائیگا ہر کہیں دلیں گہر بنائیگا
اور جاہل بے ہنر اگرچہ وطن میں ہے بدتر غربت سے ہے کیونکہ التفات اوسپر نہوگا اور مال دنیا سخت بے اعتبار ہے
کہ آنا اور جانا اسکا دونوں صورتوں سے عقلا کی نظر میں اعتبار نہیں رکھتا ہے حکما نے لکھا ہے کہ چھ چیزوں نے

Marfat.com

اسید بقا اور توقع ثبات کی نہ رکہا چاہئے پہلے سایہ کہ چشم زدن مین اپنی جگہہ سے گذرجاتا ہے دوسرے دوستی غرض کی
کہ تہوڑے سبب مین زائل ہوجاتی ہے تیسرے دوستی عورت کی کہ اندک باعث مین بدتر دشمن سے بن جاتی ہے چوتھی
جمال خوبصورت کا کہ ذرا سے عارضے مین متغیر ہوجاتا ہے پانچوین ستائش دروغ کی کہ مطلق فروغ نہین رکہتی ہے
چھٹے مال و دولت و دنیا کا انجام اسکا بے ثبات ہے اور کبہی اپنے خداوند سے طریق وفا پایان کار کو نہین پہنچاتی ہی عاقل
وہ ہی کہ حصول مال دنیا پر چندان خوش نہو اور جانے پر مطلق غم نہ کہائے کہ اہل بصیرت کے نزدیک تمکین متاع دنیا برگ کاہ سے
کمتر نظر آتی ہے پس ایسی بیقدار کی طلب مین عمر عزیز کو برباد کرنا محض بیخبری ہے بلکہ ہمت اپنی نقد قناعت پر صرف
صرف کرے اور تحصیل اسباب آزادی مین سعی تمام بجالاتی اور متاع دنیا دون کو بیقدر جانے اور حاصل ہونا اور فوت ہوجانا ان
دونون صورتونکو ایکسی طفلانہ سمجہی بموجب **قطعہ** گر جہانے زدست تو برود ٭ مخور اندوہ آن کہ چیزے نیست ٭ عالمی بزرگر
بدست آید ٭ ہم مشو شادمان کہ چیزے نیست ٭ اور فی الحقیقت اپنا وہی مال ہی کہ اپنے جانے سے پہلے اُس جہان مین پہنچ رہے
اور متاع اپنی اوسے جانے کہ عالم آخرت مین ذخیرہ ہو رہی بلکہ کردار نیک اور گفتار پسندیدہ وہ مال ہے کہ نہ فانی ہوتا ہی اور نہ کوئی
اسے چہین سکتا ہی اور حوادث روزگار اور گردش لیل و نہار کو اوسمین تصرف نہین ہوتا ہی اور مال دنیا ایک طرف بلکہ حیات دنیا کا
بہی یہی حال ہی کہ یکبارگی ناگاہ پیک اجل آتا ہی اور اوسوقت فرصت دم لینے کی نہین دیتا ہے تا بہ خبرگیری مال و متاع چہ رسد
چنانچہ اسی مضمون کی حسب حال گویا نے کہا ہے **شعر** زبان چلتی ہی گو یا آج کچھ ذکر خدا کر لے ٭ اجل آئی تو پھر ہر گز نہ بولیگی زبانکی جنبش
اور حال اوس مال سریع الزوال کا یہ ہے کہ یا تہوڑے سبب سے خود فوت ہوجاتا ہے باندکے درنگ ہو تو خود صاحب مال ہلاک
ہوتا ہے اور بمجرد دم نکلنے کے اور کی ملک ہوجاتا ہی پس ایسی بیوفاسے دل لگانا زیادہ اس سے کوئی ابلہی نہین ہے اور ان لوگونمین
جو اسکے مبتلا ہین اور خوش حال اونہونکا کہ جنہون نے اسکو بیقدر سمجہ کر پشت پا ماری ہے ہر بندۂ خدا کو چاہئے کہ ہوشیار ہو جائے
اور شیطان کے فریب سے عمر عزیز کو بچائے **لمؤلفہ بیت** فرصت نہین کہ غنچہ تمنا کہل سکے ٭ ہون عندلیب اس چمن بے ثبات کا بالفرض
تو میری نصیحت سی بے نیاز ہی اور منافع اور مضار اپنے خوب پہچانتا ہی لیکن میری چاہ کہ مین بہی حق دوستی ادا کرون عقل ناقص کے موافق
ادا کرون آج سے تو میرا دوست اور برادر ہی جو کچھ مواسا اور مدارا میری امکان مین ہی اوسمین رہی تقصور نہونگا اگر بفرض محال
تیری طرف سے بے التفاتی بہی ظہور کریگی پر ادہر سے سوائے اخلاص اور بات نہوگی اور اگر تو ترک ہمراہی اختیار کریگا پر مین
تجہسے کنارہ نکرونگا حتی کہ تو دلشکنی بہی میری کریگا پر مین عہدشکنی ہر گز نکرونگا جبکہ سنگ پشت نے یہ باتین تمام کین اور
زاغ نے ملاطفت سنگ پشت کی موش کے حق مین سنی خوش ہوا اور کہا کہ ای برادر مجہے خوش کیا تو نے خدا تجہے خوش رکہے خوش طبع
ربیع ہے کہ تجہسے بہتر اس زمانے مین دوست یکرنگ پیدا نہوگا اخبار مین آیا ہی کہ ایک شخص دوست رکہتا تھا ایک شب

بعمر زتی بہا نباید جمع مال بیچ نیز بدرای ۱۲

اوس دوست کے دروازہ پر آیا اور آواز دی اوس بزرگ نے قیاس کیا کہ اس وقت کا آنا بے سبب نہین ہی مگر دور و دراز مین پڑا العذنا ل لسبیار ایک توڑا درہم کا ہاتھ لگا لیا اور شمشیر حمایل کی اور کنیز جمیلہ سے کہا کہ شمع ہاتھ مین لیکر آگے چل جب کہ دروازہ کہولا معانقہ کیا اور کہا کہ ای دوست تیرا آنا اس شب تاریک مین تین صورت پر میرے خیال مین آتا ہے ایک یہ کہ احتیاج مال کی کچھ ہوتی ہی یا دشمن جانی نے غلبہ کیا ہی یا تنہائی ملال کا باعث ہوئی ہی اسلیے یہ تینون چیزین مہیا کر کے حاضر ہوا ہون اگر حاجت مال کی ہے تو یہ توڑا حاضر ہے اور اگر مدد چاہتا ہی تو بندہ شمشیر آبدار موجود ہی اور اگر خادمہ کی حاجت ہی تو یہ کنیز خوشرو موجود ہے **بیت** جو ہو فرمان تیرا تابع فرمان ہون مین ٭ ہدیہ مقبول ہو تو بندہ احسان ہون مین ٭ دوستنے عذر کیا کہ ہرگز کوئی حاجت نہین ہے فقط تیرا اشتیاق لایا ہی اسکے بعد استحکام محبتنے ایک سی ہزار درجہ پر ترقی پائی مرد کریم اگر گرداب حوادث مین گرفتار ہو تو سوا ارباب کرم کے کوئی اوسکا دستگیر نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ ہاتھی اگر دلدل مین پھنس جائے تو ہاتھیون کے بغیر کوئی اوسے نکال نہین سکتا ہی شاید موش کی جانب سے تجھ رنج بھی پہنچے تو بھی دلتنگ نہو تا کہ عاقل ہمیشہ عالی ہمتی کو کام فرماتے ہین بلکہ بدی کا عوض بھی نیکی سے کرتے ہین اور ذکر جمیل اونہین لوگونکا زمانہ دراز تک باقی رہتا ہے **بیت** دنیا مین ہی جسکا نام زندہ ٭ لاریب ہی مدام زندہ ٭ اور جسکی دولت مین کہ محتاج شریک ہون کرمیونکے زمرہ مین شمار نہ کیا جائے گا اور جسکی زندگانی کہ بدنامی مین بسر ہو وہ زندہ نہین ہی بلکہ بدتر از مردہ ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ **بیت** سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز ٭ مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند ٭ زاغ سنگ پشت کیساتھ اسی گفتگو مین تہا کہ ایک آہو دور سے نمودار ہوا اور کمال جلد بسی دوڑتا آتا تہا گمان یہ ہوا کہ کوئی شکاری دیکھا ہے سنگ پشتنے اس ابلیسی سے پانی مین جست کی اور زاغ درخت پر جا بیٹھا اور موش سوراخ مین در آیا آہو ایکبار قریب پانی کے آکے نزار کہڑا ہوا اور زاغ ہر جانب کو نظر کرتا تہا کہ کون اس آہو کے پیچھے آتا ہی جبکہ کوئی نظر نہ پڑا زاغ نے آواز دی کچھوا پانی سے اور چوہا سوراخ سے باہر آیا سنگ پشت نے دیکھا کہ آہو بحواس پانی کو دیکھتا ہے مگر پیتا نہین ہے سنگ پشت نے آہو کی تسلی کی کہ یہ جگہہ خوف کی نہین ہی اگر تشنگی ہے تو پانی پی اور اگر کچھہ حادثہ ہی تو بیان کر اور اتنا مضطر نہوا آہو نے کہا کہ اکثر کمانداز میری فکر مین رہتے ہین اسلیے اندک شبہہ سے بھی مین دور دور بھاگ جایا کرتا ہون آج ایک بہلیا میرے لیے بہت تدبیرین کر رہا تہا اوسکا خوف از بس غلبہ لایا سمجھا مین کہ یہ کسی حیلے سے ضرور گرفتار کریگا اوس اضطراب سے بھاگ کے یہان تک پہنچا ہون کچھوے نے کہا کہ اب ہرگز اندیشہ نکر کہ یہان ہرگز صیاد کا گذر نہین ہو سکتا ہے بلکہ تیرا دل چاہی تو ہماری صحبت قبول فرما کر اپنے دائرہ دوستی مین تجھ بھی داخل کرین کہ ہم تین شخص ہین چار ہو جائین کہ از زمین تا آسمان کوئی چیز چار رکن کی انضباط نہین ہوتی ہی اور اکابرنے یہی فرمایا ہی کہ دوست جسقدر زیادہ ہون بہجرم بلیات کا کمتر ہوتا ہی اور پسندیدہ عقلا بھی یہی ہے کہ دوست

Marfat.com

اگر ہزار ہون کم ہین دشمن اگر ایک ہو بہت جانے بیت دوستی را ہزار کس شاید دشمنی را یکی بود بسیار پہ اسکے بعد موش اور زاغ بہی کلمات ملایم سے پیش آئے آہو نے دیکہا کہ یاران لطیف طبع اور مصاحبان پاکیزہ خصلت باہم میرش دلی رکہتے ہین سلیے بعد مواثیق[1] دلخواہ اوسی مرغزار مین قرار پکڑا یارون نے آہو کو نصیحت کی کہ اس چراگاہ سے قدم باہر نہ رکہنا اور اس چشمہ کے سوا کہ جگہہ امن و امان کی ہے دور کا ارادہ نہ کرنا آہو نے قبول کیا اور باہدیگر اوقات بسر کرتے تھے ایکروز موافق عادت ہر روزہ کے سب یکجا ہوئے آہو کو نہ دیکہا بعد انتظار بسیار ان تینونکو اضطرار ہوا زاغ سے التماس کیا کہ تعجیل پرواز کر کے خبر لے کہ آہو کو کیا حادثہ پیش آیا اور کدہر گیا زاغ تہوڑے عرصہ مین خبر لایا کہ آہو اسیر دام صیاد ہوا سنگ پشت نے موش سے کہا اس حادثہ مین تیرے سوا مشکلکشائی آہو کی کوئی نہیں کر سکتا ہے جلدی کر کہ وقت ہاتہ سے نہ جائے موش نے زاغ کی راہ بری سے آہو تک پہنچا اور کہا کہ اے برادر کیا پیش آیا کہ تجہسا عاقل اس بلا مین گرفتار ہوا آہو نے کہا کہ تقدیر الٰہی کے مقابلہ مین تدبیر کیا کام آتی ہے موش نے کہا کہ سچ ہے اسکے بعد جلد جلد پہندے جال کے کاٹنے لگا اس عرصہ مین سنگ پشت بہی غلبۂ صحبت سے کشان کشان آہو تک پہنچا اور درد کلال[2] و ملال بیان کیا کہ اے یار عزیز تیرا آنا اس مقام پر اس حادثے سے بہی دشوار تر ہے کہ اگر موش بند تیرے کاٹے اور صیاد آپہنچے تو جست کر کے بہاگ سکتا ہون اور زاغ پرواز کریگا اور موش سوراخ مین در آئیگا مگر تجہے نہ دست مقاومت اور نہ نیروے ستیز اور نہ سر مخالطت اور نہ پای گریز ہے یہ کیا کیا تو نے اور کیون ہماری حیرانی دو بالا کی سنگ پشت نے کہا کہ کیونکر نہ آتا اور میدان محبت مین پہر کسطرح قدم رکہتا اس محبت مین مجبور ہون اور اگر تجہی یار کے واسطے جان بہی جائے تو خوش ہون کہ میرا نام وفاداروں مین لکہا جائیگا اب شکر کی جا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری نجات کا سبب پیدا کیا قریب ہے کہ تو اس بلا سے فراغت پائے اور ساتہہ یاران ہمدم کے اپنی منزل کیطرف مراجعت کرے سخن ناتمام تہا کہ صیاد نمودار ہوا اگر موش سب بند کاٹ چکا تہا کہ آہو نے جست کی اور زاغ اڑا اور موش ایک سوراخ مین جا چہپا مگر سنگ پشت اوسی جگہہ رہگیا کہ صیاد قریب دام کے آپہنچا افسوس کرتا تہا اور حیب و راست دیکہتا تہا کہ یہ بند کسنے کاٹے کہ نظر سنگ پشت پر پڑی با خود کہا کہ اگرچہ یہ متاع حقیر آہو کے لم جستہ اور دام گسستہ کی تلافی نہین ہو سکتی ہے مگر خالی ہاتہ پہرنا حمیت صیادی کے خلاف ہے اوسیوقت سنگ پشت کو پکڑ کے توبرے مین بند کیا اور پشت پر رکہکر راہ شہر کی لی اوسکے جانیکے بعد یہ تینون جمع ہوئے معلوم ہوا کہ سنگ پشت کو باندہکر لے گیا نہایت اندوہ مین مبتلا ہوئے اور نالہ و فریاد کرتے تہے زاغ نے کہا کہ اے دوستو نالے اور زاری سے سنگ پشت کے واسطے کچہ فائدہ نہو گا تدبیر صائب کرنی چاہیے کہ اوسکی نجات کی صورت ظہور مین آئے بزرگون نے کہا ہے کہ امتحان چار گروہ کا چار جگہہ پر ہوتا ہے عامل اہل شجاعت کا جنگ کے دن کہلتا ہے اور اہل امانت کا داد و ستد کے وقت پہچانا جاتا ہے اور مہر و وفا زن و فرزند

[1] مواثیق جمع میثاق بمعنی عہد و پیمان استوار ۱۲
[2] کلال بضم ماندگی و رنج ۱۲

کی تنگدستی کے وقت اور حقیقت دوستونکی نکبت اور شقت مین معلوم ہوتی ہے موش نے کہا کہ ای آہو ایک حیلہ میرے
خیال مین گذراہی کہ تو صیاد کے نزدیک جا کے اسطرح لنگ کرتا ہوا سست و ضعیف بن کے آگے آگے چل کہ وہ سمجھے
یہ مجروح ہے اور زاغ تیری پشت پر آوازی جیسا کہ زخمیون سے زاغ کرتے ہین جبکہ صیاد کی آنکھ تجھ پر پڑیگی مقرر سمجھیگا یہ
زخمی ہے وہ پشتارا سنگ پشت کا رکھ کے تیر التعاقب کریگا جبکہ نزدیک آ پہنچے اسوقت لنگ کرتا ہوا اسطرح آہستہ چل کہ وہ
تجھ تک نہ پہونچے اور اتنا ہی دور نہ بھاگ کہ ناامید ہو جائے یونہی تیرے تعاقب مین وہ دور نکل جائیگا اس عرصے مین اگر
اللہ نے چاہا ہے تو مین تو بڑے کے بند کاٹ سکے سنگ پشت کو کسی غار مین لے چھپونگا سب نے رای صواب
اندیش پہ موش کے آفرین کی او رآہو اور زاغ اوسی نوع سے کہ بات مقرر ہو چکی تھی صیاد کو نمودار ہوئی صیاد ظالم کو
یقین ہوا تو بڑا سنگ پشت کا دوش سے اوتار کے زمین پر رکھا اور تعاقب مین آہو کے چلا موش نے الحال تو بڑے کو
کاٹ کے سنگ پشت کو لے بھاگا او ایک امن کا ٹھکانا پہونچا جبکہ عرصہ بہت ہوا اور صیاد گرفتاری آہو سے
مایوس ہوا تو بڑے کیطرف پھر ا یہان تو بڑا کٹا پایا اور نشان سنگ پشت کا بھی نملا متحیر اور سرگردان تھا کہ
اول آہو کے بند دام کے کٹے پائے پھر آہو مجروح اسطرح پر ہاتھ نہ آئے او یکم تو بڑا کاٹ کے سنگ پشت بھاگ گیا
یہ بات اسرار سے خالی نہین ہے غالباً یہ زمین جنات اور پریونکا مسکن ہے یہانسے بھاگا چاہیئے وہی تو بڑا اٹھا
اور جال کٹا بغل مین داب کے بھاگا اور یہ دعا کرتا تھا کہ الٰہی اب اس بلا سے بچاوی تو پھر اس میدان کے شکار کا قصد
نکرونگا بلکہ اور صیادونکو دوستانہ منع کرونگا کہ کبھی شکار اس میدان کا نکرین جبکہ صیاد اپنے مکان پر پہنچا او یہ دو
آشنا جمع ہوئے یہ حکایت سب سے کہی اور حد سے زیادہ مبالغہ کیا کہ کوئی اوسطرف مت جائیے یہ منشاء الاتفاق کا تھا کہ آہو
اور سنگ پشت یون بچگئی اور آیندہ کو صیاد ادہر کے آنے سے باز رہا **قطعہ** رشتۂ یکتاست آنرا زور زالی گسلد
چون دو تا شد عاجز آید از گسستن زال زر گل کہ تنہا بوی آخر خشک گردد زود داغ ہ ورشکر تنہا خوری ہم گرم گرداند جگر
زین دو تنہا ہیچ قوت ناید اندر جان و دل قوت جان را و دل را گل بشکر بگذر یہ ہے حکایت موافق دوستان
باوفا کی اور دوستان مصاحبت ہم نشینان باصفا اور صدق مودت الدین دولت و نکبت اور رعایت محبت ہنگام
راحت و محنت اور ادای حقوق صحبت ہنگام بعث شدن اور جن لوگونمین کہ نوائب ایام و حوادث زمانہ مین خلاص
تمام سے دلبستگی رہی اونہونے برکت اور امداد یکدیگر سے ورطہ ہلاکت سے خلاصی پائی ہے اور اسکے بعد فراغ خاطر سے
مسند معاشرت پر بخوشحالی تمام سے تمام عمر متمتع ہے مین خردمند کو چاہیئے کہ نور عقل اور صفائی دل سے اس حکایت مین
تامل کرے اور نکات اور باریکیان اسکے دیدۂ دل سے دیکھے کہ جانوران ضعیف نے آپس کوان کا مونس کیا کیا ثمرات

Marfat.com

پسندیدہ اور نتایج برگزیدہ حاصل ہوتے ہین اور گروہ انسان کا کہ اشرف مخلوقات ہی اگر اپنے سینے بے کینے کرکے باہم اتفاق کرین اور طرح مصادقت کی بلا شائبہ ریب باہم ڈالین تو انوار فواید اتفاق بھلا کس درجہ ظہور کرین اور اساس محبت کو اگر اس قانون سے مضبوط کہین اور صفائی باطن سے انجام تک پہنچائین تو کیونکر فواید کل سے برخورداری پائین

مثنوی صحبت آنکس کہ بصدق و صفاست ٭ دامن او گیر کہ اہل وفاست ٭ ہیں کسی کن کہ وفا بیشہ کند ٭ جان کسی تیر بلا بین کند

باب چوتہا ملاحظہ کرنے مین احوال دشمنونکے اور ڈرتے رہنے مین اونکی مکر و حیلہ سے

راے نے برہمن سے کہا کہ داستان دوستان صادق اور مصاحبان موافق کے سنے مین اور نتیجہ انکے اتفاق اور یکجہتی کا معلوم ہوا **بیت** ہر کرا یار وفادار بود غم نبود ٭ ہر کرا یار بنا شد دل خرم نبود ٭ موافق اسکے مولف کہتا ہی **بیت** بن تیری فردوس مین بہی دل میرا خرم نہین ٭ نخل طوبی نخل ماتم سے مجھے کچھ کم نہین - اب امید یہ ہی کہ ازراہ عنایت مثال دشمن کی بہی فرمائیے کہ اوسکے فریب سے کسطرح اجتناب کرے اور اوسکے تواضع اور تضرع پر کیا کرے کہ مضمون چوتہی وصیت کا یہ ہی کہ عاقل دور اندیش دشمن پر اعتماد ہرگز نکرے کہ کسی طرح دشمن اصلی دوست نہین ہوتا ہے بموجب **بیت** ز دشمن دوستی کردن چنانست ٭ کہ یکجا جمع کردن آب و آتش ٭ حکیم بیدپای نے فرمایا کہ خردمند کو لازم ہی کہ کلام دشمن پر کبہی التفات نکرے اور اوسکے متاع نفاق آلود کو ہرگز خرید نکرے کہ دشمن دانا اپنی صلاح کیواسطے کمال لطف سے ظاہر کرتا ہی اور ظاہر کو بخلاف باطن آراستہ بناتا ہے اور اوس حیلے کے ضمن مین مکر ہائے دور دراز مدنظر رکہتا ہی پس عاقل دوربین کو چاہیئے کہ جسقدر دشمن سے تلطف اور مدارا دیکہے زیادہ تر بدگمانی اور خویشتن داری مین مبالغہ کرے اور ہر چند دشمن قدم ملائمت آگے بڑہائے وہ دامن موافقت کو کوتاہ کرے اگر اندکے غافل ہوجائیگا تو دشمن کو ہمیشہ منتظر قابو اور وقت کا رہتا ہے یقین ہے کہ تیر تدبیر ہدف مراد کو پہنچائے اوسوقت ندامت اور تدارک سے فائدہ نہوگا اور وہی پہنچیگا کہ جو زاغ سے بوم کو پہنچا دابشلیم نے پوچہا کہ یہ حکایت کسطرح ہی **حکایت زاغ و بوم** برہمن نے کہا کہتے ہین کہ ایک ولایت مین کوہ تھا از بس پر نفع اوسپر باغبان حکمت نے اوسپر ایک ایسا درخت بلند پیدا کیا تہا کہ اوسپر ہزار زاغ کی آشیانے تھے اونمین پیروز نامی زاغ بادشاہ اون سبکا تہا ایک شب بومونکا بادشاہ عداوت قدیم کے سبب سے شبخون اس گروہ پر لایا اور اوس شب تارین خرمن حیات زاغان سیہ کردار کا آتش کارزار سے جلادیا اور مظفر و منصور اور خرم و مسرور اپنے قرارگاہ کو پہر گیا دوسرے دن غراب سیاہ بال شب نے جبکہ منہ آشیانہ مغرب کو کیا اور خیل ستارگان مانند زمرۂ بومان گوشہ خلوت مین متواری ہوا اور اختر عالم افروز نے تیغ درخشندہ نیام مشرق سے کہینچی پیروز نے لشکر بقیۃ السیف کو جمع کیا اور حکایت لشکر بوم درمیان مین لاکے کہا کہ شبخون اور دلیری بومونکی دیکہی تمنے اس سے پہنچی وہ انکی جرات اور دلیری ہے

Marfat.com

اور جیسا کہ یہہ قوم زاغونکی ایذا رسانی مین جرات کہتی ہین محتاج بیان کے نہین ہین اور اب تو یہہ ہماری ماوا و مسکن اور
حرب و ضرب سے خوب مطلع ہوگئے اور اس فتحیابی نے اور بہی اونہین دلیر کر دیا غالب ہے کہ پہر جلد ہمارا قصد کرین اور پہلی
بہی دست برد پر کار ظہور مین لائین اور یقین ہے کہ ایکبار ایک کو زندہ و سلامت نہ چہوڑین اس کام مین تامل کرو اور غور
تمام سے کچہہ ایسی تدبیر بروئے کار لاؤ کہ دفع دشمن اوس سے متصور ہو الا بموجب بیت کے دیکہو گے جو کچہہ کہ دیکہو گے
بیت آج گر تدبیر دشمن تا نہو دشوار کل ۔ گر گذشتن ہو نہ آسان اول ہے مثل اوستاد کی ۔ جبکہ پیروز نے یہ بات تمام کی ایک زاغ
جوان کہ سب زاغون مین عقل و حکمت اور فراست و مصلحت مین برگزیدہ تہے آگے بڑہے اور بعد ادائے دعای شاہانہ عرض
کیا کہ جو کچہہ کہ بادشاہ نے فرمایا سراپا حکمت ہی اور اسرار بسیار اسمین مندرج ہین لیکن بغیر خوب سمجہی ہم کیا عرض کرین بادشاہ نے
کہا کہ مجہے تمہاری رائے پر ہمیشہ سے اعتماد ہے اور آج دن امتحان کا ہے جو جواہر کہ درج ضمیر مین ذخیرہ رکہتی ہو رشتہ بیان
مین کہینچو اور جو نقد کہ دار الضرب خاطر مین جمع ہے سکہ خانہ امتحان سے بازار ظہور مین لاؤ زاغون نے زبان ثنا کہولی اور یہ اشعار
مولف کے پڑہے **اشعار** الٰہی تا ہے گلزار خلد و باغ جنان ٭ چمن مین پہرتی رہی جب تلک نسیم بہار ٭ تہارا حشمت و اقبال
شوکت و اجلال ٭ ترا مدام رہے تخت و تاج و جاہ و وقار ٭ رای عالی اسابت مین جو کچہہ تجویز کریگی وہی بہتر ہوگا اور جو
کچہہ کہ ہم عرض کرینگے زیادہ تر اوس سے خاطر خداوندی پر روشن ہوگا اور کیا چیز ہے کہ ہم جانتے ہونگے کہ ہزار چند
زیادہ اوس سے لوح دانش شہنشاہی پر مرتسم ہوگا لاکن بحکم المامور معذور جو کچہہ ارشاد ہوا بقدر وسع عقل ناقص کے
عرض کیا جائیگا بادشاہ نے اونمین سے ایک سے کہا چارہ دفع دشمن کا کیا ہے اونے کہا کہ ای بادشاہ عقلای سلف اسطرح کے کام کیلئے حیلے یون
فرماتے تہے کہ جب مقابلہ دشمن قوی سے عاجز آتے تہے تو مولد و مسکن سے فرار کرکے ترک ملک و مال اختیار کرتے ہین کسلیے کہ جنگ مین خطر
عظیم ہے خصوصاً اوس دشمن سے کہ پالش مغلوب ہو چکا ہو پس ایسے دشمن سے کہ حرب و ضرب جسکی اپنے فوجکے دلون پر اثر کر گئی ہو اوس سے ارادہ
محاربے کا کرنا گذرگاہ سیل پر خوابگاہ بنانا ہے بموجب بیت کے **بیت** جو غالب ہو چکا ہو اوس سے لڑنا ٭ مثل یہہ ہے کہ ہے زد ہ اپنے پانوں
بادشاہ نے منہہ دوسرے کی طرف پہیرا اور کہا کہ تو کیا اس کام مین مصلحت بتاتا ہے اونے عرض کیا جو کچہہ وزیر سابق نے کہا یہ میری رائے اوسکے
خلاف ہے کیونکہ اول حملہ دشمن مین مولد و مسکن چہوڑنا ارباب خرد کے نزدیک موجب نامُوسی اور باعث بے حمیتی ہے شیر مردونکو اندک زخم
مین از جا رفتہ ہونا کہاں بے ننگی ہے بہتر یہ ہے کہ ہم استعداد حرب کی شوکت تمام سے پیدا کرین اور جنگ مغلوب سے کار لائین دیکہیے کہ
زمانہ کس سے یاری کرتا ہے اور کسی خواری مین ڈالتا ہو لے شہریار بادشاہ کا نگار زیب عروس مملکت کو زیر کنار کریگا کہ پہلے بوسہ دم تیغ
آبدار کا لیگا **بیت** عروس ملک کسی در بغل بگیرد تنگ ٭ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ٭ اور سو فتن ساعرجنت اگر اب شہنشاہ کو پہنچیگا
کہ پایہ تمنای دشمن کو سنگ ظفر سے توڑ ڈالیگا اور نمک خواران قدیم پر واجب ہے کہ پای استقلال ایسا مضبوط معرکہ دشمن مین گاڑین کہ چہرہ نصرت میدان

Marfat.com

غبار سے نظر امید مین نمایان ہوا و سلاطین نامدار پر لازم ہے کہ سوز جنگ اور رفت نام و ننگ کے عواقب امور التفات نکرین
بلکہ ہنگام نبرد مال و جان کو بیقدر سمجھین بادشاہ نے ہنسنے نیر سے کیطرف کیا کہ تیری رائے کیا اقتضا کرتی ہے اوسنے عرض کیا کہ میری
رائے یہ ہے کہ جاسوسان عاقل اخبار دشمن کے واسطے مقرر کئے جائین تا حال اور مصلحت اونکی ہر دم دریافت ہوتی
رہے اگر باج و خراج لینے پر راضی ہون اور صلح قبول کرین تو ہم بھی صلح کرین اور بقدر مقدور خراج و باج دیکر وطن مال و مین عیش کرین
تا آفت شبخون اور محنت جنگ سے امان پائین کیونکہ جب غلبۂ دشمن رعیت و سپاہ کے دلمین متمکن ہو جائے اور معرض تفرقہ و
ہلاکت مین سب گرفتار ہو جائین اوسجگہ سوائے مکر و حیلے کے کار برآری دشمن سے دشوار ہے اس حال کے وقوع کے بعد
کہ جو مذکور ہو چکا ارادہ جنگ کا دشمن قوی سے دور از دانشمندی ہے بموجب **مصرع** زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز بادشاہ نے وزیر
جابر سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ ای شہریار میرے نزدیک ترک ملک و مال اس سے بہتر ہے کہ وہ شخص کہ ہمارے زیر دست تھے
اونسے التجا کرنا اور خراج کا حرف زبان پر لانا اور اُن سے ملتجی ہونا اور بے ناموسی گوارا کرنا بدتر از مرگ ہے اور اگر خراج پر وہ راضی
نہون یا اسقدر طلب کرین کہ ہم سے نہوسکے تو بجز ذلت کیا حاصل ہوگا اس سے جنگ ہزار بار اعلی ہے **بیت** مردہ لودن بزیر سنگ
اندر ٭ ہر کہ زندہ بزیر سنگ اندر ٭ بادشاہ نے وزیر پنجم سے کہ کارشناس نام رکھتا تھا کہا کہ مجھے تیری رائے عالم آرا پر اعتماد کلی ہے تو
جلای وطن اور صلح اور باج اور خراج کون بات پسند کرتا ہے کارشناس نے عرض کیا کہ جلای وطن اور باج و خراج دینا یہ تو امر نہایت
ناپسندیدہ ہے اور حالت اضطرار مین جنگ ہی اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ہماری لڑائی پر دلیر ہو گئے ہین اور ہمارا لشکر انکی
لڑائی سے زبون ہو چکا ہے اُنکی قوت و شوکت آج سے بہت زیادہ ہے حاصل یہ کہ میرے نزدیک بالفعل جنگ مناسب نہین ہے
اور دانا بہی دانا ہین حتی الوسع جنگ مین تعجیل نکرینگے کہ دانا جنگ سے پرہیز کرتے ہین اور سبب اسکا یہ ہے کہ جنگ کا نتیجہ قتل نفوس ہے
اور وبال اسکا عند اللہ بہت اور عوض اوسکا ممکن نہین ہے بادشاہ نے کہا کہ جلای وطن اور صلح نکرین اور جنگ بہی نکرین اور باج و
خراج بہی ندین تو کیا کیا جائیگا کارشناس نے عرض کیا کہ اس کام مین تامل ہو اور نشیب و فراز اس عقدۂ لاینحل کا قدم تفکر سے پیمائش کیا
جائیگا بادشاہونکو رائے صائب اور تدبیر درست سے وہ کام حاصل ہوتا ہے کہ خزینہ و دفینہ لشکر بسیار سے وہ میسر نہین آتا ہے اور اس
کام مین اصل بادشاہ کی ہے اور مشورہ وزیرونکا محض واسطے قوت خرد بادشاہ کے ہے جیسا کہ دریای کلانکو چشمہ ہای خرد سے مدد
پہنچتی رہتی ہے اسیطرح رسائے بادشاہ کو اندک رسائے نفی سے وسلکی بعضی بات نئی نکل آتی ہے **نظم** اے آفتاب اوج سپہر
ذرہ ہے نیر سے ستائے خورشید خاوری ٭ نوشیروان کہ عدل مین مشہور خلق ہے ٭ سیکھا ہی تجہسے قاعدہ عدل گستری ٭ لیکن
بادشاہ نے جو مجھ سے اس مصلحت مین مختار کیا ہے اسلئے خلوت مین ایک بات عرض کرونگا جیسا کہ بندہ مانع جنگ کا ہے
اسی طرح تذلل اور التجا سے بہی کارہ ہے اور قبول خراج وغیرہ سے بہی سخت عار رکہتا ہے جس ہین کہ بزرگ ہمارے

لہ عواقب جمع عاقبت یعنی آخر کار ۱۲ لہ نبرد بفتحتین جنگ ۱۲ لہ تذلل بضم و تشدید لام خواری ۱۲ لہ کارہ بکسر را یعنی ناخوش ۱۲

[illegible] کرتے تھے اوس مین گردن کہینی بڑی شرم کی بات ہے **بیت** خصم را گردن نہادن خوار ساز د مرد را مردن اولیتر از ین
[illegible] نہین پر اور مرد صاحب ہمت نہ زندگانی [illegible] ذکر [illegible] چاہتے ہین اور نعوذ باللہ اگر کوئی عار یا سبب
بدنامی کا لاحق ہو تو کوتاہی عمر کو ہزار زندگانی سے عزیز تر سمجھتے ہین مبیر نزدیک تہ [illegible] اظہار عجز اور بیچارگی بہت نازیبا ہے
اور جو کہ زبونی قبول کرتا ہے دروازے بلا کے ہر طرف سے اوسپر کہلتے ہین [illegible] ہو جاتی ہے **بیت** معرکے مین
نہ عاجز اپنے دلکو کہو دلیر ہو عجز دیکھیگا تو ہو گا [illegible] باقی عرض [illegible] کہ [illegible]
رای جہان آرائے پادشاہ پر ظاہر کرو کہ [illegible] آگے اختیار شہر یار ہے [illegible] کا [illegible] سبب
ارباب خرد [illegible] اپنی فکر کے لائق [illegible] سے کسی کا
تیر تدبیر ہدف مراد پر درست بیٹھے اور [illegible] کہ [illegible] عقلا کی
کسی کام مین [illegible] کرین [illegible] ہے کہ [illegible] الاتفاق [illegible]
برگزیدہ [illegible] اختیار کرین [illegible] ہے [illegible] تو خوصلحت کہ
خلوت پر حوالہ کرتا ہے [illegible] عقلا کے [illegible] کہا کہ سب اہل مشورہ مین نہین ہوتے ہین اور اسرار پادشاہی
رسمیات عرفی اور معاملات عوام کی مانند نہین ہین اسلیے ہر کسی سے مشورہ [illegible] ہیئے اور اظہار پادشاہی کے
فاش ہونیکی چند سبب ہوتے ہین ایک یہ کہ ارباب مشورہ سے جو شخص کہ قابلیت [illegible] رکہتا ہے وہ ایلچی دشمن اور
جاسوس سے اکثر حال کہدیتا ہے اور یہ بہی احتمال ہے کہ [illegible] دشمن کے دوست گوش برآواز رکہتے ہین حاضر ہون
تو کیا عجب ہے کہ وہ جسوقت کچہہ سنین فورا پہنچائین اور وہ رخنہ بندی اوس تدبیر کی اسطرح کرینگے کہ ہمارا تیر تدبیر
نشانی تک پہنچنے نہ پائے اور بالفرض دشمن کا جاسوس بہی نہوا تو سننے والے عوام اس محفل خاص کے اپنی اپنی عزیزوں اور
دوستوں سے مقرر سب ماجرا بیان کرین گے پہر ایک کی زبان سے [illegible] گوش [illegible] ہو گا موجب مثل مشہور کے
مصرع نہان کے ماند آن راز ے کز و سازند محفلہا بغرض سہر کیف دشمن پر انکشاف راز ہو جائیگا
اسی واسطے اخفاء راز مین حکمانے مبالغہ کیا ہے **بیت** چہ زیبا گفتہ است آن مرد [illegible] کہ گر سر [illegible]
[illegible] کہ اخفاء راز [illegible] سہل انگاری کی ہے ندامت اوٹہائی ہے **بیت** [illegible] دل سے خبر [illegible] کوش ایسا
نہو زبان خبر کر دے کان کو بہ اور بہت لوگ گزرے ہین کہ ملک بادشاہت بلکہ زندگانی افشاء راز کے سبب برباد کی ہے
جیسا کہ بادشاہ کشمیر انعل کہ اوج شہر یاری حضیض خواری مین پڑا اور اوسکا آفتاب عمر مغرب فنا مین غروب ہوا پہر
بولا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت بادشاہ کشمیر** عرض کیا کہ شہر کشمیر مین ایک پادشاہ تہا کہ اوسکی شمشیر برق آثار کے خوف سے

Marfat.com

ہوا کا مقدور نہ تھا کہ اوسکے حکم کے خلاف چل سکے اور ہیبت شان جانستان صاعقہ کردار سے طاقت بانکی نہ تھی کہ روئے زمین پر بجلی سی بہہ سکے ﴿ اشعار مؤلف کے لائق اوسکی شان کے ہین **اشعار** یہ عدل ہے کہ نکہانی ہم گر ناخن سے جو لگ کے ٹوٹ ہی جاوے گو سفند مین خار ﴿ ہوا سے صورت آتش چراغ روشن ہو ﴿ لبسان دوست ہے دشمن ہر ایک کا غمخوار نگاہ گرم سے دانے انار کے ہون شرر ﴿ شرار سنگ تلطف سے دانہ ہاے انار ﴿ اور یہ بادشاہ حریم حرمت اور پردہ عزت مین ایک محبوبہ رکہتا تھا کہ اوسکی زلف عنبر رنگ درازی شب یلدا پر درازدستی تہی اور اوسکا روی جان بخش کمال حسن سے چودہوین رات کے چاند سے سبقت لیگیا تہا بادشاہ کو اوس ملاذ مین سے ایسی دلبستگی تہی کہ مشاہدہ اوسکی جمال کا حاصل زندگانی سمجہتا تہا اور اوس فتنہ انگیز نے جو مرغ دل شاہ کو اسیر اپنے کمند زلف کا پایا تہا تو کمان ابرو کو تانا اور اوس کہینچکر خدنگ غمزے کو ہر دم ہدف سینہ پر مارتے تھے کہ اوسکے بے حکم حسن حرکت نکر سکتا تہا بموجب **بیت** رسم عاشق کشی شیوۂ شہر آشوبی ﴿ جامہ بود کہ بر قامت او دوختہ بود **سعدی** جسکے تیر نگاہ لگتا ہے ہرگز ہل نہین سکتا ﴿ لب سوفار آسا زخم پنہان ہل نہین سکتا ﴿ لیکن وہ یہانتک بیہوش شراب شہوت تہی کہ فقط بادشاہ پر اکتفا نکرتی تہی بلکہ ہر طرف نظر ڈالتی رہتی ہی ایک خواص بادشاہ کا نہایت حسین اور برگزیدہ اور ذی اعتبار تہا کہ مخدرۂ بادشاہ کو بہی اوس سے پردہ نتہا آخر یہ بیگم دلدادہ ہوئی اور وہ بہی دل و جان اسکا فدائی تہا کہ آخر کار رسم اختلاط کامل باہم پیدا ہوئی اور ملاقات مخفی جاری ہونے لگی ایک شب بادشاہ نے محفل عشرت آراستہ کی اور شاہ و بیگم اکیجا بیٹھے اور یہ خواص بہی خدمت مین حاضر تہا اور بادشاہ ہر دم نگران جمال بیگم تہا اور یہ گوشۂ نگاہ دزدیدہ سے محو تماشای گل رخسار خواص تہی اور اس سے غافل تہی کہ بادشاہ میری حرکات سے متنبہ ہوا ہے تبسم و اشارات مین سرگرم تہی جبکہ بادشاہ نے چند بار یہ حرکات اوسکی دیکہین شعلہ غیرت عشق اور آتش حمیت بادشاہی کا کانون سینہ مین مشتعل ہوئے اوسیدم اوسکی صحبت سے دل برداشتہ ہوا بموجب **بیت** اہل تحقیق بر آنند کہ نتوان خوردن ﴿ از درختے کہ برد میوہ بباغ دگرے ﴿ لیکن دل مین کہا کہ اس کام مین شتابی کرنا طریقہ احتیاط سے دور ہے اسلئے ایسا دہو کہا دیا کہ اوسپر ثابت نہوا کہ بادشاہ کچہہ سمجہا ہے اوسیطرح تمام شب موافق معمول کے بسر کی مگر آتش غیرت سے دل کباب کی مانند بہنتا رہا جبکہ کارفرماے شب نے حجاب ظلمت الیوان سپہر مینا گون سے اوٹہا لیا اور شمع عالم افروز نے علم نور قبہ قصر فیروزہ فام پر بلند کیا بادشاہ دادگستر دولت سرا سے باہر آکر رونق افزای تخت عدل و داد ہوا اور قضیے دادخواہون کے موافق دستور العمل کے بذات خود فیصل کرتا رہا **بیت** شہ کہ با عدل آشنا باشد ﴿ سایۂ رحمت خدا باشد ﴿ بعد الفراغ کار سلطنت خلوت مین بیٹہا اور اوس وزیر کو کہ مختار الیہ امورات سلطنت تہا طلب کیا کہ جلاد قہر متقاضی تہا کہ ماجرا شب کا وزیر سے ظاہر کرکے تدبیر اوسکے قتل کی اسطرح پر کرے کہ پردۂ ناموس دریدہ اور رشتہ نیکنامی بریدہ نہو اور کارفرماے عقل یہہ کہتا تہا

کہیہ بانہ وزیر سے بہی نہ کہو کہ بڑی شرم کی بات ہے آخر جانب قہر کی غالب آئی اور ماجرا شب گزشتہ کا بیان کیا اور مشورہ
وزیر سے چاہا اوسنے بہی اونکے قتل کے اسطرح صلاح دی کہ دونونکو زہر ہلاہل سے ہلاک کیجیے اور سوا اوسکے چارہ و تدبیر کسیکو
اطلاع نہو بیت کار ہا ایچنین آن بہ کہ پنہانی بود * آشکارا گر بود آخر پشیمانی بود * اسکے بعد وزیر اپنے گہر کو آیا اوسکی ایک
بیٹی تہی اوسے بہت عزیز رکہتا تہا اوسے نہایت غمگین پایا سبب پوچہا معلوم ہوا کہ اوسے ملکہ نے آج بہت بے عزت کیا
ہے یعنی از بس ذلتین سر محفل دی ہین وزیر کمال خشمناک ہوا اور برائے تسکین اوس غمگین سے کہا کہ تو غم نکر اور دل شاد رکہہ
بس دو چار ہی دن ہین چراغ اوسکی عمر کا افسردہ اور گل حیات اوسکا پژمردہ ہوا چاہتا ہے بیٹی نے وزیر کے اس اجمال کی
تفصیل مین مبالغہ کیا وزیر نے بطریق دلداری شمہ اوس راز کا بیان کیا لیکن اوسکی کتمان مین مبالغہ تمام کیا دختر وزیر اس بشارت
سے خوش ہوئی اور باہر آئے مقارن اس حال کے ایک خادمہ خاتون کی اوسکے پاس آئی اور عذرخواہی اور دلداری سے
پیش آئی دختر وزیر نے کہا کہ کچہہ غم نہین ہے خاتون نے مجہے بے سبب آفت دی ہے عنقریب اسکی سزا اور جزا دیکہیگی خادمہ
نے کہا اے وزیرزادی تو جانتی ہے کہ مین خاتون سے زیادہ تیری تابع فرمان اور فدائی ہون جسمین کہ تجہے راحت ہو
مین تیری تمنا ہون تجہسے اس حال کو نہ چہپا اوسکی جفا سے مین بہی بہت خفا ہون خدا کرے یہ بات سچ ہو کہ مین بہی اوسکے آزار
سے نجات پاؤن بلکہ اگر کام مین کچہہ مدد کرنیکا ہو تو بجالاؤن وزیر کی بیٹی نے کہا کہ مجہے یقین ہے کہ تو میری دوست صادق ہے
لیکن اگر قوت اسکی رکہتی ہے کہ راز کو زبان سے نہ نکالے تو حال مفصل بے کم و کاست تجہسے کہدون خادمہ نے سوگند کہائی اسکے بعد
اوسنے کل حال اوس سے بیان کر دیا خادمہ فوراً وہان سے پہری اور خاتون سے مشرحاً سب حقیقت بیان کی خاتون نے اوس
جوان کو خلوت مین بلا کے کہا کہ جان ہم دونو کی جاتی اگر ہوسکے تو بادشاہ کو ماریے دونون نے باہم مشورہ قتل کا کیا
شب کو جبکہ بادشاہ سویا اور نفیر خواب بلند ہوئی جوان پردے سے نکلا اور سر بادشاہ کا تن سے جدا کیا تا مدعا اس مثل کا یہ ہے کہ بادشاہ
وزرا سے مشورہ لین مگر وہ راز کہ جسمین مصلحت کلی ہو اوسے اصلاً ظاہر نکرین ورنہ ایسا ہی کچہہ درپیش آئیگا چنانچہ وزیر خیرخواہ
بادشاہ کا تہا مگر خطائے بشری سے بادشاہ کو قتل کروا دیا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر بادشاہ باوجود فرزانگی اور ہمت بلند کے
راز اپنا چہپا نہ سکیگا بہلا اور لوگ کہ پایہ مین کمتر اور عقل و دانش مین اوس سے فروتر ہین کسطرح مخفی کرسکینگے **بیت** چون تو
نتوانی کہ راز خویشتن پنہان کنی * پس چرا رنجی کہ اورا دیگران افشا کنند * کاتناس نے جبکہ یہ حکایت بیان کی ایک شخص نے
کہا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ راہ مشورہ کی چاہیے کہ مسدود ہو جائے کہ جو کچہہ بادشاہ کرے فقط اپنی راے پر کرے
ورنہ حالانکہ ترک کرنا مشورہ کا پسندیدہ عقل و حکمت نہین ہے اور آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ مقتضی اسکی ہے کہ بغیر مشورہ کیے
کوئی کسی مہم کا ارادہ نہ کرے **بیت** بنای کار خود از بر مشاورت نہہی * نہ حق شرع گزاری نہ داد عقل دہی * اور کلام الٰہی

پیغمبر برگزیدہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورے کی حکم کرتا ہے یہ دلیل اسپر ہے کہ مشاورت محمود ہے اور خلاف اسکا
نوناپسندیدہ ہوگا بیت شد جہ برمشورت مامور نو چرا زین طریقہ باشی دور بعض کارشناس نے کہا کہ امر حضرت عالیہ کا بنا
اپنے رسول کو مشورت مین سو واسطے نہین ہے کہ اوسکی راے کو اور کچھ مشورے کی سبب ہے حاصل ہوسکے کیونکہ ضمیر منیر حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وحی الٰہی سے منور آئینہ جہان نما تھا کہ حقایق اشیا اوسمین بالتمام ظاہر تھی مگر
فائدہ مشورے کا یہ ہے کہ اس طریقہ پسندیدہ کو لوگ سیکھین اور اپنے عقول ضعیفہ کے واسطے اور ونکی عقل سے
مددگاری چاہین جیسا کہ نور چراغ کا تھوڑا بہی اور روغن ڈالنے مین روشنی زیادہ پکڑتا ہے اور فروغ اوسکا و سیر کے
زیادہ کرنے مین دوبالا ہوجاتا ہی اور ان باتونسے یہ نہین نکلتا ہے کہ ترک مشورے کا کرنا چاہیے بلکہ یہ ہے جو کچھ مشورے حاصل
ہو اور اپنی راے بہی اوسپر قرار پکڑے اوسے چھپائے کہ اخفاے راز مدد کرتا ہے ان امانی الضمیر مین فائدے کئی حاصل ہوتے ہین ایک
یہ تجربہ مین آیا ہے کہ جو بات کو چھپا کر رکھتا ہے وہ جلد عقدہ کشائی اوس امر کی ہوتی ہے اور غالب یہ کہ یہی ہوا اور حدیث شریف کا
یہی مورد ہے دوسرے یہ کہ اگر مشورہ ایک پر قرار دے اور تقدیر الٰہی کے موافق نہو تو شماتت اعدا سے اور عیب جوئی کی گرفت
سے امن ہے موجب اس بیت کے بیت ایکہ مدعا را سبز نتوو چندان نہفتہ کہ زبان زیر طعن زبان بکشا بید پیروز لوا
کہ ای کارشناس مجھے بلا زبان درگاہ مین ہر خویش و بیگانہ سے تجھے برگزیدہ کیا ہے اور تیری راے ہموارہ پسندیدہ
دل ہے تو نے جو کچھ تجویز کیا ہے بلا تکلف کر اور تا مقدور راضی لقصور ہو کارشناس نے بعد دعائے خسروانہ عرض
کیا کہ ہر ممکن ہر راحت ہے کہ جب کوئی ہم اپنی سلطنت کو در پیش آئے جو کچھ از راہ صواب اندیشی اوسکے خیال مین آئے
عرض کردے اور اگر رائے مخدوم مائل بخطا پاتے تو ضرور دلائل سے آگاہ کردے کہ اس تدبیر مین نقصان متصور ہین اور جبتک
سر انجام اوس تدبیر کا دلپذیر نہ ہاتھ آئے ہمت کو قاصر نکرے اور اوسکے تدارک مین خواب و خور فراموش کردے
آخر کوئی بات کام کی ہاتھ آہی جائیگی اور بادشاہ جسکو جادہ امانت داری سے اندک منحرف پائی اوسکی سزا مین ہرگز تامل
نکرے اور جسکو خیر خواہ بدل اور امانت دار و مصلحت کار درست پائی اوسکی سرفرازی مین کوئی دقیقہ علی قدر حال فروگذاشت
نفرمائے جبکہ اپنا سلوک اس طریق پر جاری رکھے تو اوسکے وزرای کافی اور مشیران متین ضرور ہاتھ آئین گے کیونکہ خائن خوف
جان سے کبھی ایسے بادشاہ کی نزدیکی قبول نکریگا لا محالہ جو ہوگا وہ امین ہوگا کہ جب بادشاہ نے سزاے خائن اجر
اور امین کی سزا سطر مسطر اپنے اوپر لازم کی پھر غالب ہے کہ اوس بادشاہ کی سلطنت پائدار رہے اور
راز اوسکا افشا نہو اور حوادث زمانہ کی اوسکی ملک پر دست برد نہونے پاے بادشاہ نے پوچھا کہ
چھپانا راز کا کس طرح اور کن کن مخصوصوں سے چاہیے اور کن لوگونسے چھپانا چاہیے کارشناس نے عرض کیا کہ بادشاہ کی راز مین

متفاوت ہین بعضے وہ راز کہ جن لوگون نے بارہا آزمائش کی ہو اور کلام اونکا شبہ اور شک سے خالی ہو اور اونکو
دین ودیانت مین کبھی خلل نپایا گیا ہو سوا اون کے اور سے زنہار نکہنا [illegible] ہی جو کبھی [illegible] آگیا ہے
سوکی کرلے تب اوسکے بعد زبان پر لاسکے [illegible] سبب [illegible] کوئی [illegible] منظور [illegible] ہو یا
کوئی کام لینا منظور ہو تو البتہ اوسطرحپر کہ مذکور ہوچکا مضائقہ نہین ورنہ ہرگز [illegible] زبان پر نلائے بلکہ
اپنی ذات سے بھی اخفا کرے یعنی مبالغہ ہے کہ بادشاہ جانے کہ مین گویا خود اوسے نہین جانتا ہون جب ایک
بات کو جو کوئی بجا [illegible] کو کاہے کو غیر سے کہیگا بیت اسرار دل کو [illegible] نہان [illegible] سے
ساتھ [illegible] ان کی طرح [illegible] اور بعض [illegible] ہین کہ [illegible] ہین [illegible] بعض [illegible] کو
[illegible] اعتماد مین کہنا اونکا بقدر ضرورت مضائقہ نہین رکہتا ہے مگر [illegible]
[illegible] چار کان کی [illegible] محبت کی [illegible] کہا ہے [illegible]
[illegible] کار شناس کو طلب کیا اول پوچھا کہ ہم مین اور بوم مین [illegible] کیا سبب ہے
وزیر نے کہا کہ زمانہ سابق مین ایک زاغ نے ایسا کلمہ کہا تہا کہ وہ کینۂ دیرینہ [illegible] دشمنی [illegible]
چلا آتا ہے [illegible] کا [illegible] انتقام کہا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تہا عرض کیا
حکایت کینۂ دیرینہ بومان کہ زمانہ سابق مین بہت پرندے باہم جمع [illegible] صلاح
کی کہ ہم مین ایک دانا بادشاہ ایسا چاہئے کہ ساتھ کسوقت اوس سے رجوع لاکر [illegible]
تو اوسکے دفع کی تدبیر اوس سے پوچھین اسپر ہر ایک پرندہ اپنی فکر کے مناسب ایک کو لائق اوس کام کے سمجھکے
پسند کرتا تہا اور دوسرا دلیل وبرہان سے اوسکے کلام کو رد کرتا تہا آخر کار نوبت بوم کی آئی ایک گروہ اسپر راضی ہوا کہ
بوم سرداری کے سزاوار ہے اور دوسرا گروہ اوسکے دفع مین کوشش کرتا تہا اسمین آتش فتنہ بھڑکا چاہتی
کہ بات قتال سے جدال پر آگئی القصہ قرار اسپر پایا کہ ایک جانور کہ اس مجمع مین داخل نہوا ہو اوسے حکم کرین اور
جو کچہ وہ حکم کرے اوسپر عمل کرین اتفاقاً ایک زاغ وہان اوسوقت وارد ہوا سب [illegible] کہ یہ [illegible]
حکایات سے کچہ آگاہ نہین اور غیر جنس بہی ہے اسی حکم کو سب نے پسند کیا اور تجویز سلطنت بوم اور
انکار فریق ثانی بیان کیا زاغ نے کہا کہ یہ فکر خام اور سودای ناقص ہے بوم منحوم کو منصب حکومت سے
کیا نسبت اور اوس منحوس صورت کو رتبہ اختیار واقتدار سے کیا کام [illegible] جولانگاہ سیمرغ
سے کیا نسبت آیا شاہباز بلند پرواز کہ نسر طائر سے مرتبہ بلند ہے مین

Marfat.com

لاف برابری مارتاہی کیا ہوا اور ہماری ہمایون فال کہ اوسکا سایہ بال تاج افتخار سلاطین ہوتا ہی کہاں ہی اور عقاب فروشکوہ کہ
کوہ اوسکی صدمہ پر و بال سے لرزتا ہی کیا ناپید ہو گیا اور اگر سب مرغ نامدار جہان سے نابود ہو گئے ہوتے تو اولے یہ تہا کہ تم بغیر بادشاہ
کے اپنی گزران کرتے اور رنگ متابعت بوم شوم اپنے سر نہ مارتے اور اس عار کو قبول نہ کرتے کہ وہ قطع نظر منظر کریہ کے
عقل ناقص کہتا ہے اور مغلوب الغضب اور متکبر ہے اور سوا اسکے جمال عالم افروز سے کہ آیۂ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ سِرَاجًا مُنِيرًا
اوسکی شان مین ہے محروم رہتا ہے اور دشوار تر یہ ہے کہ حدت غضب اور خفت عقل اوسکے افعال سے ظاہر ہے
اور سبھی ادر لاابعی ہونا اوسکا اوسکے حال سے روشن پس بہتر یہ ہے کہ اس اندیشہ ناصواب سے درگزرو اور تدارک ہر قضیہ کا
اپنے مشورہ اور مصلحت پر رکہو اور بادشاہ لائق کی تلاش مین رہو اس صورت مین مرفہ الحال و فارغ البال ہو گی
اگر یون کرو گے تو بخوبی ہر مہم کو سرانجام دو گے جیسا کہ اوس خرگوش نے آپکو رسول ماہ کیا اور تدبیر درست سے
ہاتہیونکو اپنی قوم سے دفع کیا مرغون نے پوچہا کہ یہ کیونکر تہا

حکایت خرگوش رسول ماہ

کہا کہتے ہین کہ
ایک بار ہاتہیونکی ولایت مین ایک سال خشک سالی ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ قطرۂ آب کسیکو نہ ملتا تہا آخر رنج
تشنگی سے بیطاقت ہوئی اور اپنے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر طرف جاسوس جاوین اور جہان
پانی اور چراگاہ خوب ہو خبر لاوین ایک پیل خبر لایا کہ ایک مقام ہی کہ اوسی چشمہ ماہ کہتے ہین عجب مقام وسیع و سیراب ہے اور
مرغزار بیشمار ہمین واقع ہوئے ہین بادشاہ پیلان حشم اور خدم لیکر اوس چشمہ پر وارد ہوا اور اوس چشمہ کے حوالی مین گروہ
خرگوشونکا بہی رہا کرتا تہا ہاتہیونکی ہجوم سے اونہین زحمت پہنچی تہی بلکہ اکثر پاؤن کے تلے کچلے گئے تہے آخر سب خرگوش اپنے بادشاہ
کے آگے روئے کہ بادشاہ عادل مظلومون کے پناہ اور دستگیر مجرومونکا ہوتا ہی اور تخت پر بیٹہا داد دینے کیلئے سو اور ہر بادشاہ
جنے کیواسطے یہ وقت ہی کہ داد ہماری دے اور انتقام ہمارا لے کہ اکثر ہمارے مر گئے ہین اور بعضے جو بچے ہین وہ مجروح اور کوفتہ ہین اور
باقیماندہ بہی انکی ہجوم سے معرض ہلاکت مین خوفناک ہین بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سرسری نہین ہے کہ بے سمجہے جواب دیا جاوے
بلکہ پہلے عقلا جمع ہون تا مشورہ کیے بعد ایک تدبیر قرار دیجائے اور مقدمۂ سنگین مین بغیر مشورہ حکم کرنا خلاف طریقہ خردمندی ہے
بزرگون نے کہا ہے اگرچہ بڑا ہو عاقل و ہوشیار اور رکہتا ہو دانش بسیار لیکن نکرے بے مشورہ کار دشوار آخرکار بادشاہ نے سبکو
جمع کیا اور مشورہ پیلون کے دفع کا پوچہا ان خرگوشون مین ایک تیز ہوش تہا کہ اوسی بہروز کہتے تہے اور سب خرگوش اوسکی حسن تدبیر کے معتقد تہے
اوسنے قد اپنا راست کیا اور کہا

رباعی شاہا غم رعیت بیچارہ بخوری ۔ بد این رسم و قاعدہ دادگستری ۔ بد از حال یکیان نظر لطف و امداد ۔ بہ کز تاج و تخت و دولت و اقبال برخوری

بد اگر مصلحت ہو تو مجہے وکیل کر کے پیلون کے بادشاہ کے
پاس بہیجیے اور ایک امین ساتہ کیجیے تا جو مین کہون اور کرون وہ اوسے دیکہے اور سنے بادشاہ نے

منغ جاہ نیز کیسنن مراد ضور دیوار ۱۲

دار مدار بازمزار و مودوذن بیملن ۱۲

Marfat.com

کہا کہ مجھے تیری راے صواب اندیش اور امانت اور دیانت پر کمال وثوق ہے حاجت اسکی کیا ہو مبارک ہو جا اور جو منا
سمجھہ سو کر لا کہ رسول زبان بادشاہ کی ہوتا ہے نیز اکہنا ہے جو کوئی چاہے کہ بغیر ملاقات اوسکا راز دل دریافت کرے تو اوسکی
فرستادہ کی گفتار و کردار سے معلوم کر لے کہ وہ ایسا ہے کہ جسنے ایسے کو برگزیدہ کیا ہے اور حکما نے بھی اسمین تاکید کی ہے
کہ بادشاہ کو چاہیے کہ ایسے کو وکیل کرے کہ برگزیدہ سب قوم کا اور دانا تر اوس گروہ مین ہو چنانچہ سکندر ذو القرنین بیشتر تبدیل لباس
مین آپ رسالت کو گیا ہے اسلیے کہ فرستادہ دانا اور دلیر اور توانا چاہیے کہ ہر سوال کا اپنی ذکا سے ایسا جواب دے کہ راہ صواب سے
نزدیک تر ہو یعنی پسندیدہ اہل تحقیق اور مقبول نظر ارباب تدقیق ہو بہت لوگ ہوتے ہین کہ بعبث درشتی ایسی آتش برپا
کرتے ہین کہ جہان جلجائے اور بعضے ایسے ہین کہ گفتار دلپسند سے دو گروہ مین طرح محبت کی پیدا کرتے ہین۔ بہروز نے عرض کی کہ
اے بادشاہ اگرچہ مجھے طریقۂ رسالت مین کچھ دخل ہے لیکن بادشاہ عالم پناہ بھی اپنے درج حکمت سے جواہر چند انش ریزہ بمقدار
کے گوش ہوش مین آویزان فرمائیں تو اوسی سرمایہ رسالت کر کے اوسی قانون سے ہر بات کو حسن ترتیب دینے تیار ہوں بادشاہ نے کہا کہ
اے بہروز بہترین طریقہ رسالت یہ ہو کہ تیغ زبان مانند تیغ آبدار تیزی اور برش مین درست کہے لیکن جوہر لطیف مدارا
بھی مٹنے نہ پائے اگر اوس طرف سے ابتدا سختی ہو تو اپنی طرف سے پہلے وہ کلام کرے کہ ابتدا اُسکے لطف و ملایمت پر ہو اور
اگر دیکھے کہ وہ نرم نہین ہوتا ہے اور راستی پر نہین آتا ہے تو نرمی کے پردے مین ویسی تیزی بیان مین ادا کرے کہ زہرہ دشمن کا آب
ہو جائے اور سامعین پر یہ واضح ہو کہ یہہ آب پر خاش کا بانی نہین ہے مگر جواب پرخاش مین بہت پر کار ہے **بیت** لطائف سخن
از سینہ تخم کین ببرد بہ زبان نوزا بود چشم چین ببرد یہہ حاصل یہہ کہ کلام رسول چاہیے کہ قاعدہ لطف و خشم درستی اور
سوختن پر مبنی ہو اور ناموس شکوہ بادشاہی ہر حال مین کم ہونے دے اور مطالب اور کنایہ دشمن کے بخوبی سمجھ لے غرضکہ
دانا کو پند دینا تحصیل حاصل ہے پس رخصت ہو فی امان اللہ بہروز آداب بجالایا اور رخصت ہو کے شب کو گردو پیلان
مین آیا خیال کیا کہ یہہ سب مست بادہ نخوت ہین بلے سکے کہ حال مفصل بیان ہو نیز کیا غدر جانین گے اگر مجھ سے
ہزار کو پامال کر ڈالین تو بھی انکے چہرہ جباری پر غبار نہ آئیگا **بیت** کب دست موج کرتی ہے ماتم حباب کا ہو دریا کے
لطمے ان کو کہان غم حباب کا **ایضاً** گزرے جو ہو پیلان دمان کا دکسے ۔ پامال دہیان ہو رہا آدان کا بے بس
بہتر یہہ ہے کہ ایک بلندی پر بیٹھ کے پہلے پیغام ادا کرون اگر سماعت کی تو فہو المراد والا جان تو سلامت رہیگی اسکے بعد
بلندی پر آکے آواز دی کہ اے شاہ پیلان مین پیغام بر ماہ کا ہون اور پیغامبر کو چاہیے جو کچھ مالک نے
کہا ہو اوسے حرف بحرف ادا کرے کہ مامور معذور ہوتا ہے ۔ اور رسول کی بات گو
تلخ ہو لیکن سماعت کے قابل ہوتی ہے ۔ اور تو جانتا ہے کہ ماہ باعث رونق

Marfat.com

ابرار شب [illegible] بادشاہ روزگار اگر کوئی اوسکا خلاف اختیار کرے اور بات اوسکی سمع قبول مین نہ لاوے
تو تیشہ اپنی پاؤن پر مارتا ہے بادشاہ پیلان اپنی جگہہ سے نکل آیا اور کہا کہ پیغام ماہ کا کیا ہی کہ ماہ کہتا ہی کہ جو شخص
اپنے روز اور قوت پر مغرور ہوکر زیردستون کو آزار پہنچاے تو یہ دلیل روشن ہی اوسکی رسوائی کی کیا وہ ہماری نصرت
قوت سے آگاہ نہین ہی جو اپنے کو بہول گیا ہی سبب خدای کہ بالا و پست آفریدہ زبردست ہر دست آفریدہ
اور تو جو اس غرور میں ہے اور مین اور بہائم سے قوی تر ہون اور یہ قوت اور شوکت کہ اونی عوارض سے معرض زوال مین
آجاتا ہے بس اسی وسیلے سی تو نے یہانتک خیر کی ہی کہ ہمارے چشمی مین تیرگی کر دی ہے کیا تو نہین جانتا ہے کہ عقاب
تیز پر اگر میرے چشمہ پر اوڑے تو اوسکی بال و پر جلجاوین اور اگر نسر طایر کبہی چشم بد سے ادہر نگاہ کرے تو قوت باصرہ اوسکی
فورا زائل ہو جاتی پس تو آپ کو کیا سمجہا ہے کہ خیال [illegible] ہی ہے لیکن مینے بہا [illegible] سی تجہے آگاہ کیا ہی
اگر اپنی جگہہ سے قدم آگے رکہیگا تو [illegible] بسر کروالا بذات خود مین آونگا اور عذاب الیم سے تجہے ہلاک کرونگا
اور اگر اسمین کچہہ شک کہ واقع ہوا ہو تو چلا آ کہ مین اس چشمی مین اسوقت موجود ہون برای امتحان بدر کرو [illegible] عبرت بہول شاہ
پیلان اس بات [illegible] متعجب ہوکر او [illegible] چشمہ پر حاضر ہوا اور صورت ماہ کو پانی مین دیکہا پہر اوسنے کہا کہ اے
بادشاہ [illegible] پانی او [illegible] دہو کر ماہ پر [illegible] آئی اور تجسس [illegible] پیل نے خرطوم پانیمین ڈالی جنبش خرطوم سی پانی ہلا
ہی معلوم ہوا کہ ماہ [illegible] غضب مین ہی کہ ایک طرح کی خشگی کا پایا جاتا ہے پیل نے آواز دی کہ ای وکیل ماہ جناب ماہ اپنی جگہہ سے جابجا کیون
حرکت کرتا ہی پہر [illegible] کہا [illegible] کہ پیر [illegible] ہی حال ہے تو جلد سجدہ کرکہ تا غضب فرو ہوا اور قرار پکڑے پیل نے سجدہ کیا اور
کہا کہ اب [illegible] پیل نہ آئیگا قصور گزشتہ کا نادانستہ گناہ معاف ہو یہ کہکر پانی سے خرطوم باہر نکالا کہ
[illegible] پہر [illegible] کہا کہ جا قصور تیرا معاف ہوا پہر ہرگز ایسا نکرنا پیل اپنے جزیرہ کو روانہ ہوا اور پہر ور نے
[illegible] بادشاہ [illegible] بادشاہ نے ہزار تحسین پہرونکی رای سلیم پیکی اور حسن تدبیر اوسکا سبب گوشونکو باعث امن
و امان ہوا [illegible] بیان کی [illegible] کہ تم مین ایک عاقل ایسا چاہیے تا وقت ضرورت تدبیر دفع دشمن کر سکے
اگر آج تم مین کوئی [illegible] کار ہوا تو کب [illegible] صلاح دیتا کہ تم شوم کو ہم اپنا فرمانروا قرار دو کہ باوجود اتنی خصائل [illegible]
کہ مذکور ہو چکا [illegible] داخل ہے بادشاہ کا اس سے زیادہ کوئی عیب نہین ہی کہ دغا اور بیوفائی
اوسکی طبیعت [illegible] بادشاہ ایسا پروردگار رکہہ جاتے ہین جو شاہ [illegible] آنکی آفتاب عدالت سی عالم کو منور کیا ہی آنکی
عدل و انصاف [illegible] عالم مین [illegible] ہے کہ بادشاہ [illegible] دار ہو نہ بد کار اور
[illegible] نہ قہر سے اور زنگار کینہ سی لوح سینہ کو صاف رکہے نہ مکدر

Marfat.com

اور جو کوئی کہ مکار کا محکوم ہوگا اوسی پہنچیگا جو اوس کبک اور تیہو کو گربہ مکار سے پہنچا مرغون نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا

حکایت ۵ گربہ مکار اور کبک اور تیہو کی زاغ نے کہا کہ دامن کوہ مین میرا آشیانہ تھا ہمسایہ میرا ایک کبک کا بہی مسکن تھا تاثیر قرب جوار سے ایسی محبت باہم پیدا ہوئی کہ بجز ملاقات معاش مفارقت اکدم کی مجھے گوارا نہی گاہ وہ کبک ایسا غائب ہوگیا کہ تا زمانہ دراز سراغ اوسکا نہ ملا یقین ہوا کہ ہلاک ہوگیا بعد مدت دراز ایک تیہو پیدا ہوا اور اوسکے آشیانے مین مسکن کیا مینے خیال کیا کہ آشیانہ کبک خالی رہنے سے تیہو کا رہنا بہتر ہے اگر معلوم ہوتا کہ وہ زندہ ہے تو البتہ مین متعرض ہوتا بحکم اس کے **مصرعہ** یکے ہمیر دو دیگرے ہمی آید۔ خاموش ہو رہا مین تہوڑی مدت اسطرح گزری کہ کبک موجود ہوا دیکہا کہ غیر میرے آشیانے مین متمکن ہے کہا تو میری جگہہ چھوڑ دے تیہو نے کہا کہ اب مین قابض ہون اور بمقتضاے اَلْقَبْضُ دَلِیْلُ الْمِلْکِ کی اب اسکا مالک مین ہون اگر اپنی حقیقت سمجھتا ہے تو حجت شرعی سے اثبات کر کبک نے کہا کہ تیرا قبضہ غصب اور تغلب سے ہی اور غصب کے نزدیک روا نہین ہم اسنا مین سند شرعی رکہتا ہون بین القصہ دونون مین نزاع کلی واقع ہوئی ہرچند مینے صلح کی تدبیر کی پر کوئی بات درست نہ پڑی آخر کار اسپر قرار پایا کہ رجوع بحاکم عادل کرین کہ دونوں کی بات سن کے حق سے باطل کو جدا کردے کبک بولا کہ یہان سے نزدیک ایک گربہ ہی روزہ دار اور عابد اور خدا شناس اور کم آزار ون روزے مین بسر کرتی ہی اور راتکو شمع وار ایک قدم سی تا صبح سوز و گداز عشق آلہی مین کہڑی ہوکے اشکباری کیا کرتی ہی **مثنوی** آب دیدہ دست از کون شستہ ٭ زکنج فقر گنج فیض جستہ ٭ زدہ بر ہر دو عالم پشت پاے ٭ ز خود بیگانہ با حق آشناے ٭ افطار آب کاہ کرتی ہی اور خونریزی جانور کی حرام جانتی ہے اوس سے زیادہ قاضی عادل اور نہ پاےگا اور وہ حکم کہ اس قضیے مین حکم سے کرے بہتر اس سے اور ہاتھ نہ آئیگا دونون اسبات پر راضی ہوکے گربہ کیطرف روانہ ہوئے مینے ازراہ شفقت کہا کہ ایعزیزو تمنے جو تقریر کی قابل اعتماد کے نہین غالب ہے کہ راے تمہاری خطا پر ہو بغور اسے سمجہو کہ گربہ کو تقوی سے کیا علاقہ کوئی اور تدبیر اپنے فیصلے کی کرو اور اس خیال محال سے درگزرو انہون نے اسمین مبالغہ کیا مینے کہا **مصرعہ** ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ٭ خیر بہتر ہے روانہ ہو لیکن دلمین کہا کہ یہ قضیہ نوادر روزگار سے ہے تماشا اسکا دیکہا چاہیئے کہ گربہ روزہ دار بین الخصمین کیا فیصلہ کرتی ہے مین بہی ان کے پیچہے پیچہے آکے ایک شاخ درخت پر بیٹہا انتظار کرتا تہا جبکہ دور سے گربہ نے دیکہا کہ دونون اسطرف آتے ہین جلد کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگی اور تعدیل ارکان سے جیسا کہ چاہیے کوشش کرتی تہی **مثنوی** کلید در دوزخ است آن نماز ٭ کہ در چشم مردم گزاری دراز ٭ کبک اور تیہو کردار اور اذکار اوس مکارہ کے دیکہ کے متحیر اور زیادہ تر معتقد ہوئی اس کے بعد تامل اتنا کیا کہ نماز سی فارغ ہوئی دونون سر نیاز زمین ادب پر رکہکر بولے کہ ہم دونون مین باہم قضیہ ہے بے توجہ آپکے فیصلہ دشوار ہی احد انکار

Marfat.com

تمام بولے کہ صورت حال بیان کرو دونون نے صورت قضیہ کی عرض کی گربنے کہا کہ ای صاحبو چرخ دوار زیان کار نے
غبار ضعف میرے ہر عضو مین پہنچایا ہے اور دست برد خزان روزگار نے آب طراوت اور تاب لطافت کو میرے بوستان حیات
سے منزد کرلیا ہے اور شب جوانی کہ سراسر قوت و پہلوانی تہی صبح پیری سے کہ مجمع جملہ عیوب حقیری ہے مبدل ہوگئی بینائی
اور شنوائی نے جواب دیا اب تمہارا چہرہ خوب نہین دیکہتی ہون اسلئے قضیہ تمہارا تہوڑا سنا اور اکثر بسبب ضعف سماعت
کے نہین سنا گیا بہتر یہ ہے کہ مجہے معاف کرو کہ چند انفاس کہ باقی ہین یاد خدا مین بسر کرون اور قضیہ دنیا کا کہ سراپا مخرب دین
اور مانع یاد الٰہی اور باعث نفرین الٰہی ہی اس سے گربہ مسکین کو معاف رکہو کبک اور تیہو نے عرض کیا کہ حاجت روائی مخلوقات کے
باعث خوشنودی خالق ہی اگر یہ امر عبادت مین داخل نہوتا تو انبیای کرام کب کسیکے حال کی سماعت فرماتے گربہ نے کہا کہ تم ایک
دلیل قوی لائے ہو کہ اب لا محالہ سننا پڑا لیکن مین اونچا سنتی ہون بہت نزدیک آکے بآواز بلند دونون اپنا حال
بیان کرو البتہ بعد سماعت حکم شرعی کیا جائیگا مگر پہلے اس سے کہ قضیہ تمہارا سنا جائے ایک نصیحت دوستانہ کہ فوائد دینی و دنیا کے
اوسکے ضمن مین مندرج ہین تمسے بیان کرتی ہون اگر آج اوسی گوش دل سے نہ سنوگے تو فردا پشیمانی کہیچوگے اور اگر قبول
کروگے تو اوسکا ثمرہ دنیا اور عقبیٰ مین ضرور پاؤگے اتنا سمجھ لو کہ مال و متاع دنیا ہر دم معرض فنا مین ہی اسپر تم مغرور
نہونا اور اس بیبقا سے کوئی چیز اگر مکر و غدر سے حاصل ہووے ہرگز قبول نہ کرنا کہ یہ مال ایکدن زندگی مین
خواہ موت کے بعد تمسے جدا ہونے والا ہے مگر وبال اوسکا دوام طوق گردن رہیگا پس ایسے زہر ہلاہل کو اپنی ہاتھ
سے دیدہ و دانستہ اپنی حلق مین ڈالنا کام دانشمند کا نہین ہے اولی تو یہ ہی کہ اسکی الفت بالکل دلسی اوٹھا کے چندی یاد الٰہی
مین مصروف ہو جیسا کہ مولف کہتا ہی **بیت** زبان چلتی ہی گویا آج کچھ ذکر خدا کر لے ✤ اجل آئی تو پھر ہرگز نہ دیگی بات کی فرصت
اور اگر یہہ نہوسکے تو ناحق سے ضرور اجتناب کریں یہ دو کلمہ کہ حق حیوانیت تہا مینے ادا کر دیا اب جو کچھہ مطلب ہو اوسی
بیان کرو کبک نے عرض کیا کہ ای حاکم عادل اگر سب لوگ ونکو ہمت طلب حق کی ہوتی تو ہر ایک صفت دیانت و راستی کو
شعار اپنا کرتا اور احتیاج محاکمہ اور تصدیع حکام کی نہوتی اور رسم مرافعہ اور مدافعہ اور سوگند اور گواہ کے دفتر ایام سے اوٹھ
جاتے چونکہ مدعی اور مدعا علیہ عالم کی آنکہین رمد غرض سے کور ہین اور راستی کی صورت انکو دیکہنے نہین آتی ہی اسواسطے وہ شخص
کہ جسکے چشم دل کحل الجواہر صدق سے پروردگار نے روشن کی ہی اور غبار ناحق کوشی کا اونکے آئینہ دل پر نہین بیٹھا ہی
اونکے ہم سب محتاج ہوتے ہین تا جمال صواب اونکی توسط سے دیکہنے مین آئی ای گربہ خدا شناس بعد الحمد کہ زنگار غرض نے
تیری آئینہ دل کو سیاہ نکیا ہے اور شومی رشوت سی تیرا دیدہ دیانت کور نہین ہوا ہے اس باعث سے یقین صادق
ہے کہ جو کچھ حق ہے اوسپر تیرا حکم جاری ہوگا اور جسنے کہ فرمانسے تیری گردنکشی کی ہو کل عقوبت تیرا فوراً اوس کے

مسودہ نظم ... دیباچہ ... ۱۲۰۵ ... ۱۲۰۸

Marfat.com

سر کو اوج وادیر سرفرازی بخشیگا گربہ نے کہا کہ بات ابھی کہی تونے حقیقت یہ ہی کہ تم دونون اپنے دلسے یہ سمجھو کہ حق تعالے
حق کیطرف ہے اور حق غالب ہے ہرچند ظاہر مین حقدار ضعیف اور ناتوان ہو پر باطن مین اوسیکو غلبہ ہے یعنی اگر آج
ایک بالادست زیر دست پر جور کرے اول یہہ ہے کہ حاکم عادل ضرور جانب حق دار کا ہوگا پھر قوت باطل اور ناحق
کوش کے کچھ کام نہ آئے گی اور بالفرض والتقدیر دنیا مین بچ گیا تو عاقبت مین کیونکر رستگاری پائیگا اور سوا اسکے اور دو کلمے
کہ حاصل شفقت مین وہ بھی تمسے کہہ دیتی ہون لازم ہے کہ گوش دل سے سنو اور مجھے اپنا خیرخواہ سمجھو وہ یہہ ہے کہ کردار نیک کا
ذخیرہ کرو اور اس عمر بے بقا کو مانند ابر تابستان اور زینت گلستان سمجھو اور اعتماد اسکا ہرگز نکرو اور خاص و عام
دور و نزدیک عالم کو اپنے اعضا کے بدن کی مانند سمجھو یعنی جو کچھ اپنے اوپر روا نہ رکھو اونپر بھی جایز نہ رکھو کیونکہ مصرع
بنی آدم اعضای یکدیگر اند غرضکہ یہانتک افسون اور مدارات پڑھ کے کہ انکو زیادہ انس پیدا ہوا اور مطلق اندیشہ بربا
بخوف و خطر گربہ کے نزدیک آ بیٹھے پس وہ نزدیک ہوتا تھا کہ وہ ایک ہی حملے مین دونو کلو پکڑ کے مطبخ معدہ کو انکے
گوشت لذیذ سے گرم کیا اور اثر نماز و روزہ اور صلاح و عفت کا خبث طبع ناپاک نے اتنے ہی طمع کے طمع مین برطرف
کردیا اور یہ مثل اسلیے کہی گئی ہے کہ تا معلوم ہو کہ عہد و پیمان پر بدسیرت کے ہرگز اعتماد نکرے اور قوم نفاق اندیش
اور عذر پیشہ بھی یہی مزاج رکھتا ہے معایب اسکے بے نہایت اور قبایح اسکے بے نہایت ہین اور عیوب اسکے جو بیان کیے
ہین مینے قطرہ ہے دریا بیکران سے اور ذرہ ہے از وی کہ سپہر گردان کے اور اگر سپاہ اوسنے بھی یہی کام اختیار کیا کہ اوسے
تخت پر بٹھایا دیکھنا جسوقت کہ تاج شاہی اوسکے فرق مبارک پر رکھا گیا ہے شک سنگ ادبار اس وبال کے سر پر پڑیگا
اور جسدم کہ پایہ تخت حکومت اوسکے بار شوم سے چھو گیا آتش غضب اس نکبت سے عالم عالم پر پڑیگی اور خس و خاشاک
اس دیار کا خاکستر کی طرح برباد فنا ہو جائیگا اس سبب سے کہ طینت اوسکی ناپاک اور جوہر اوسکا ناقابل ہے تربیت اور صلاح
کتنی ہی کی اوسپر کچھ کام نکریگی **بیت** گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض ✣ ورنہ ہر سنگ و کلوخی دُر و مرجان نشود ✣ جب
فرعون نے یہ داستان زاغ سے سنی اس کام سے انکار کیا اور ارادہ بوم کی متابعت کا بالکل دل سے اوٹھا دیا بوم
پریشان روزگار سراسیمہ اور شرمسار گوشہ ادبار کی طرف روانہ ہوا اور چلتے چلتے زاغ سے کہا کہ ای سیاہ رو بے شرم و
حیا وہ فتنہ تونے میرے حق مین برپا کیا کہ سال تک اوسکا دفع ممکن نہین ہی اور وہ آتش فساد تونے میرے حق مین
بھڑکائی ہے کہ دریاے محیط اوسے بجھا نہین سکتا ہے مین نہین جانتا ہون کہ کیا قصور مینے تیرا کیا تھا کہ جس کا عوض
تجھسے یہہ ہوا لیکن سمجھ لے کہ جراحت شمشیر البتہ التیام پاتا ہے مگر زخم زبان کا لا علاج ہے کسی مرہم سے اچھا نہین
ہوتا ہے **بیت** جراحتے کہ ز تیغ زبان رسد بر دل ✣ بہیچ مرہم راحت نکو نخواہد شد ✣ پیکان

Marfat.com

ناوک اگر سینے مین بیٹھا ہے تو نکالنا اوسکا ممکن ہے مگر جو تیر کہ زبان سے دل مین بیٹھا ہے اسکا نکالنا محال ہے اور جو مہمّ کہ تصور کیجائے دفع کرنا اُسکا ممکن ہی مگر مدافعہ کینہ کا زنہار نہین ہو سکتا ہے مثلاً آتش اگرچہ کیسی تیز و تند ہو مگر اوسکی حرارت پانی سے تسکین پا سکتی ہے اور شعلہ کینہ کا آب ہفت دریا سے تسکین نہین پائیگا اور زہر اگرچہ کشندہ ہے اوسکا ضرر تریاق سے دفع ہو جاتا ہے مگر زہر کینہ کا کسی علاج سے دفع ہو نہین سکتا ہی اسکے بعد ہمارے اور تیرے قوم مین آج سے ایسا درخت کینہ کا لگایا گیا کہ بیخ اُسکی تحت الثریٰ کو پہنچی اور شاخ اوسکی اوج سما سے گزر گئی تو بوم اس فصل کو بیان کر کے آزردہ حال و شکستہ بال اپنی جگہ کو پھر گیا اور زاغ اپنی قال سے پشیمان ہو کر مکرر و دور دراز مین پڑا اور با خود کہتا تھا کہ عجب حرکت نا ملایم دور از عقل کے مینے کی کہ جس سے سراسر ضرر متصور ہے اور اپنی قوم کیواسطے دشمن قوی برانگیختہ کی مینے بہلا ان مرغوان کی نصیحت سے مجھے کیا کام تھا جو اس گروہ کی مہتری کچھ اُن سے بہتر مین نہ سمجھتا تھا اور بوم کے معائب وہ کیا خود جانتے تھے اور اگر بالفرض نہ جانتے تھے تو مجھے اس سے کیا حاصل تھا وہ جانتے اور اُنکا کام اونہون نے دانائی کی اور بقول مَنْ صَمَتَ نَجَا کے کام کیا یعنی جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی اور مینے فضولی بیوجہ کر کے اپنی قوم کو معرض زیان مین ڈالا سچ کہا ہے کہ زبان کو بشکل تیغ اسلیے پیدا کیا ہے کہ بے ضرورت اسی نیام دہن سے باہر نہ نکالے جیسا کہ مرد شمشیرزن جبتک معرکہ کارزار نہو بطور بازی بیہودہ تیغ کو نہین نکالتے ہین اور جو کوئی کہ بضرورت ہر دم بازیگر کے طور سے شمشیر میان سے نکالا کریگا نگاہ مین خلق کے سُبک و ذلیل نظر آئیگا اسیطرح جو شمشیر زبان کو بے ضرورت و بے احتیاط باہر نکالا کریگا ایکدن مبتلا کسی بلا کا ہوگا واقعی بڑی خطا کی مینے اور دشوار تر کو اختیار کیا کہ قوم کے مواجھے مین یہہ سب کچھ کہا کہ جسکا حیلہ بھی کچھہ بن نہین سکتا ہی مقرر کینہ بجدنے اونکے سینون مین جا پکڑی اور حق بجانب اونکے ہے چنانچہ خردمندون نے کہا ہی اگرچہ اپنی شوکت اور قوت پر اعتماد تمام ہو مگر تو بھی کسی ادنیٰ کی عداوت کو جائز نہ رکھے بلکہ لازم یہ ہے کہ دشمن سے بھی مدارا اور تملق مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نکرے جیسا کہ نظام الملک والی حیدرآباد نے فرمایا ہے **بیت** پئے دل بُردنِ عالم تملق را سبب کردم ٭ بہ تسخیر جو خورشیدم بران گرمی کہ تپ کردم ٭ اور دشمن انگیزی سے پرہیز کرے اگرچہ تریاق مجرّب اور انواع ادویہ مجرّب رکھتا ہو پر اس اعتماد پر زہر ہلاہل کھانا سخت ابلہی ہے **بیت** ہرچند کہ تریاق بدست ست ترا ٭ زنہار کہ تا زہر ہلاہل نخوری ٭ حکما اسپر متفق ہین کہ فعل کو قول پر ترجیح ہے یعنی فعل نیک کا اول مین کم ظاہر ہوتا ہے مگر انجام مین رونق پکڑتا ہی اور وہ شخص کہ قوت گفتار غالب رکھتا ہے اور کلام اپنا حسن عبارت سے لوگون کی نظر مین چرب زبانی سے شیرین کر دکھلاتا ہے لیکن تھوڑے سے عرصے مین ورطۂ ندامت و ملامت مین پڑتا ہے اور نتیجہ قول بے فعل کا سوا حسرت اور ندامت کے اور کچھہ نہین ہوتا ہی اور مین وہ نتائج قول بے فعل

عمل ہوں کہ انجام کار پہ نظر کرے اگر آج تاج خرد سے فرق حال میرا مزین ہوتا تو پہلے کسی عاقل سے مشورہ کر لیا ہوتا تو اسکے بعد اس گفتگو میں جرأت کرتا تو سخن بے ضرر اور پاکیزہ کہنا اور بیہودہ گوئی سے احتراز کرنا ہیں بقول شاعر **بیت**

سخن را سخن ناسنجیدہ گفتم ۔ دُر نا سفتنی بود اینکہ سفتم ۔ افسوس کہ بے مشورت ناصحان عاقل اور خردمندان کامل بات کہی ہیں اور بیمشورت محض کلمات خصومت انگیز زبان پر لایا ہیں غالب ہے کہ مفسدون کے زمرے میں شمار کیا جاؤں اور نادانی اور جہالت سے منسوب ہوں کس نے سچ کہا ہے کہ بسیار گو بیہودہ گو ہوتا ہے بلکہ آدمیوں اور بہائم میں کلام سے امتیاز کیا جاتا ہے **بیت** جو کرے بات او سے چاہیے ہوش ۔ گر نہیں ہوش تو بیٹھے خاموش ۔ القصہ زاغ اسی طرح بیقرار رہا اور آنکھ نفرین کرتا تہا اور اسکے بعد اپنے مسکن کیطرف پرواز کی پس ہم ہیں اور قوم بوم میں سبب عداوت یہ ہوا بادشاہ نے کہا اے کارشناس یہ حکایت فواید آموز ہیں اور حاصل حکایت کو سرمایہ دل اور معین خرد کیا میں نے بزرگوں نے کہا ہے کہ خردمندونکو مصاحب کرنا اور انکی کلمات طیبات کو اپنا پیشوای کار بنانا نشانی ہے سعادت واقبال اور حصول مرتبہ کمال کی اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ صحبت نیکونکی مشک کی مانند ہے کہ اوسکی فیض نسیم سے مغز جان کو قوت حاصل ہوتی ہے اور فعل نیکون کا دلیل دانش ہے اور قول انکا حکمت کیطرف راہبر ہے خانہ دل میرا تیرے بیان سے روشن ہوا اب بتا کہ تدارک دشمن کیسے دفع کا کس طرح پر کیا جائے کارشناس نے دعائے شاہانہ دی اور کہا کہ وزرای روشن رای نے جنگ اور صلح اور قرار اور فرار اور قبول باج وخراج سے جو کچھ کہ تجویز کیا ہے میرے ایک بہی انمیں پسند نہیں ہے امید خدا سے رکہتا ہوں کہ ایسا حیلہ بروے کار لاؤں کہ جس سے خوشی اور کامیابی شہریار کو حاصل ہو چنانچہ زمانہ سابق میں بہت شخصوں نے حیلے سے بیشتر مقصود اپنے حاصل کیے ہیں جیسا کہ طرار ولایت گرگانی گوسپند کو ایک ہی حیلہ میں زاہد کے ہاتھ سے لیگئی بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا ۔

حکایت طرار ولایت گرگانی کہا کہ ایک زاہد صاحب ورع قربانی کیواسطے ایک گوسپند فربہ خرید کرکے اپنے صومعہ کو لیے جاتا تہا دل گردہ طرار ونکا اوس گوسپند کو دیکھ کے لوٹ گیا اور چاہا کہ کسی فریب سے اوس سے گوسفند لیجیے صلاح کرکے راہ میں کہڑی ہو رہی جبکہ زاہد نزدیک آیا ایک بولا کہ یا شیخ یہ سگ کتنے کو لیا ہے دوسرا بولا کہ یہ کتا کہاں لیجائیگا تیسرے نے کہا کہ اے شیخ مگر ارادہ شکار کا ہے کہ اس سگ کو ہاتھ میں لیا ہے ایک کہتا تہا کہ علیہ ما یستحق ہے زاہد جانے دوسرا لعنۃ دیتا تہا کہ باوجود صلاح وتقوی کے سگ مردار کو ہاتھ میں لیا ہے کہ جامہ نمازی کو ناپاک کرے غرض اسی طرح ہر ایک مکاری سے نئی طرح کا کلام کرتا تہا زاہد نے دل میں کہا کہ اتنے شخص کہتے ہیں تو میں ہی گوسپند کو سگ کہتے ہیں مگر حقیقت میں یہ کتا ہی اور فروشندہ اسکا ساحر تہا اسلیے اوسنے میری نگاہ میں اسے بکری کو دکہلایا ہے اسکے بعد زاہد نے طراروں سے کہا کہ اگر تم مہربانی کرو کہ اسی جگہ رہو تو میں اسکے فروشندہ سے کو ڈہونڈ کے پکڑ لاؤں

Marfat.com

اور کتے کو اوسکے حوالے کر کے اپنے دام پہیر لین طراروں نے قبول کیا اور زاہد فروشند کیے پیچہے دوڑا اودہر زاہد روانہ
ہوا اودہر ایک طرار نے بکری کو اپنے گہر مین پہنچایا جب زاہد اوسے پکڑ لایا پوچھا کہ بکری کہان ہی طراروں نے کہا
کہ ای زاہد خدا شناس بہت دور ہی کہ سگ درندہ تو ہمارے حوالے کر گیا تہا کہ تیرے جانیکے بعد وہ ہمین کاٹنے کو دوڑا
ہمنے خوف گزند سے چہوڑ دیا سو وہ اسطرف کو بہاگا گیا ہے زاہد نے ہرچند اونسے قضیہ کیا پر بکری نملی اور دام بہی
فروشند ونسے پہیر نہ پاسکے آخر کار ناچار ہوکر اپنے گہر آیا اور طراروں نے اس حیلے سے کام دل حاصل کیا مقصود اس مثل سے یہہ کہ
ایسے مواقع مین ایسے ہی مکروں سے کام نکلتا ہی جانتا ہون کہ ایک حیلہ ایسا بروی کار لاؤن کہ جس سے یہہ مہم قوی سر ہو بیت گر نہ
دشمن پر تو غالب ہو سکے شمشیر سے ٭ زیر کرنا چاہیئے آخر اوسی تزویر سے ٭ بادشاہ بولا کہ جو کچہہ ملین رکہتا ہے زبان پر لا کارشناس
نے عرض کیا مین اپنی جان آرام بادشاہ کے واسطے فدا کرتا ہون کیونکہ ایک شخص کی موت اگر جماعت کثیر کے باعث حیات
ہو تو عقلا اور نقلا پسندیدہ ہی میرے نزدیک صلاح یہہ ہی کہ بادشاہ خلوت سے باہر تشریف لاکے بخشونت تمام
یون ارشاد فرماوے کہ یہہ کور نمک خیر خواہ بوموں کا ہی سب پر و بال اسکے نوچ ڈالو اور اسی آشیانے مین چہوڑ دو
کہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ مر جائے اور مین اُن وزرا کے مشورے سے کہ میری خیر خواہ ہین جلا وطن اختیار کرونگا اسکے بعد میرے
پر و بال نوچ کے آپ معہ لشکر چلے جائین اور کوئی یہان باقی نہ رہے اسکے بعد جو کچہہ تدبیر مجہسے بن آئیگی اوسی درست کرکے
اور وقت فرصت کے حاضر ہو کے عرض کرونگا اوسوقت جیسا کہ موقع ہوگا اوسی عمل مین لائیگا دیکہیے کہ پردۂ غیب سے
کیا لطیفہ بروی کار آتا ہی بادشاہ نے کہا کہ ای کارشناس تیری مفارقت از بس شاق ہی اور خصوصاً اس خواری سے تجہے
دشمن نوہی کے منہہ مین چہوڑنا بہت مجہہ ناگوار ہی لیکن کیا کرون کہ تیری راے صواب اندیش پر مجہے وثوق تمام ہے اسلیے تو
جو کہتا ہے ناچار وہی کرتا ہون بعد اس صلاح کے خلوت سے باہر آئے تمام دربار اور لشکری منتظر اسکے تہی کہ دیکہیے شاہ و وزیر
کیا تدبیر دلپذیر ٹہراتے ہین جبکہ بادشاہ کو خشمگین اور وزیر کو چین بجبین دیکہا سب متحیر ہوئے کہ یہہ کیا سبب ہی کہ اسین بادشاہ
نے کہا کہ یہہ کور نمک خیر خواہ بوموں کا ہے اسکے بال و پر نوچ کر چہوڑ دو تا یہہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ اس آشیانے مین
مر رہے بموجب حکم بادشاہ کے بمنزلۂ غضب نے پر و بال نوچکے وہین چہوڑ دیا اور آپ معہ تمام لشکر مقام معین کو روانہ ہوا
جب کہ شب ہوئی بوموں کے بادشاہ نے باہم صلاح کی کہ زاغ ایک ہی شب خون مین خستہ اور بد حال ہوگئی ہین اگر دوسرا
شبخون مارا جائے تو انکی بنیاد برباد و فنا ہو جاے والا دشمن کو مار سیاہ کیطرح دم کو بیدہ چہوڑنا آپ کو معرض خدعے مین ڈالنا ہی
اگر مہلت پا کے اور کوئی تدبیر معقول ٹہرا کے قصد ہمارا کرین تو عجب نہین کہ ضرر کلی پہنچائین اب دشمن نیم جان کو زندہ چہوڑنا رای
دور اندیش کے خلاف ہی **بیت** جب عدو بیہوش ہو جائے اجل کے جام سے ٭ ضرب چلی بزم عشرت تبہی گل غلام سے

عه نزدیک ... بیان در ... دیکہو داستان ... چیزی را ... کردن ... ۱۲
عه بمنزلۂ غضب ... کنایہ از تیزی ... ۱۲
عه معرض بالفتح جاے عرض ۱۲

آخر بادشاہ معہ فوج ظفر موج روانہ ہوکر جب کہ زاغونکے مسکن تک پہنچا اثر زاغونکا نہ دیکھا متحیر ہوا کہ یہہ کہاں گئے
چار طرف جستجو کرتے تھے کہ کارشناس آشیانہ مین بیقراری کر رہا تہا اور آہستہ آہستہ آہ کھینچتا تہا ایک نے بادشاہ کو
خبر اسکی دی اونہوں نے چند مقرب بھیجکر دریافت کرو یہہ کون ہے اور کیا حال ہے وہ سب اسکے نزدیک آئے اور حال پوچھا
کارشناس نے کہا کہ مین بادشاہ ہی سے عرض کرونگا جبکہ بادشاہ کے نزدیک لاۓ اوسنے نام اور عہدہ وزارت اپنا بیان کیا
بادشاہ نے کہا کہ نام تیرا اکثر سنا گیا ہے مگر بتا کہ یہہ حال تیرا کیونکر ہوا اور زاغ سب کہاں گئے اوسنے کہا کہ میرا حال خود شاہد ہے
کہ مین اونکے حال سے خبر نہین کہتا ہون بوم نے کہ شب آہنگ نام تھا پوچھا کہ تو تو وزیر اور مشیر اور مشار الیہ اوس
گروہ کا تھا کیا خیانت تجھسے صادر ہوئی کہ مستوجب ایسی سزا کا ہوا کارشناس نے کہا کہ بادشاہ مجھسے بدگمان ہوا اور حاسدون
نے سخن سازی کر کے آتش فتنہ کو زیادہ تر افروختہ کیا اور وہ میری خدمتکے حقوق سب بھول گیا اون سبکا عوض
یہہ ہوا جو حضور نے معاینہ فرمایا **بیت** ہمہ زبود منت ہر خلقی کہ کردم ٭ یارب مباد کس را مخدوم بی عنایت بد شب
آہنگ نے پوچھا کہ بدگمانی کا کیا سبب تھا کہ تمہاری شب خون کے بعد بادشاہ نے وزرا جمع کرکے پوچھا کہ تدبیر اعادی کی
کی کیا ہے ہر ایک نے اپنی اپنی راۓ کے موافق عرض کیا جبکہ میری نوبت آئی مینے عرض کیا کہ اول مقابلہ جنگ کیواسطے
قوت اپنی دشمن سے زیادہ چاہیئے اگر یہہ ہو تو مقابلہ برابر کا ہو سو وہ بھی نہین ہر کہ اونکی شوکت اور جلادت زاغونسے
بہت زیادہ ہی دوسرے صاحب اقبال سے پنجہ جدال ملانا دلیل ہے نکبت اور پشیمانی کی اور خداوند اقبال روز افزون سے
ارادہ جنگ کا کرنا نشانی ہے بربادی اور نادانی کی میری صلاح یہ ہے کہ سفیر قابل کو بھیجا چاہیئے اور تدبیر صلح کی
اگر باج و خراج سے درست ہو جاۓ تو نہایت مناسب ہے کہ خزانہ واسطے حفظ جان اور عزت کے جمع کیا جاتا ہی **بیت**
چو سر بایدت سر متاب از خراج ٭ دگر نہ نہ سر ماند و نہ تاج بلبس سننے کے ساتھ ہی بادشاہ نے متغیر ہوکے کہا کہ یہ کیا کہا
تو نے اور جرأت اسی بے ادبی کی کس جہت سے دلائی تجھے مگر تو مجھے جنگ بوم سے ڈراتا ہی اور میرے لشکر کو اونکے بالا خوانی کر کے
ہراس دلاتا ہی **بیت** اگر دشمن از تیغ دارد ستیز ٭ مرا ہم زبان سنان است تیز ٭ بہ چشمن آرزوی نبرد آورم ٭ دل دشمنان را بدرد آورم ٭
مینے از روے خیر خواہی پھر عرض کیا کہ ای شہریار جادہ صواب سے انحراف نفرمایئے اور غصہ بکار رکھنا محل نہیں ہے تامل سے غور کر کہ
دشمن قوی سے بغیر لطف و مدارا کے نجات نہین ملتی ہی **بیت** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا
اور جسنے کہ ایسے موقع مین متابعت نفس کی ہے مقرر سر جنگ اوٹھاۓ بہتر یہ ہے کہ میری نصیحت پر عمل فرما لیکے مجھی کو
بھیج تو مین بومونکے بادشاہ کو بسر صلح لاؤن بمجرد سننے کے خشمناک ہوا اور کہا وہ بات سچ نظر آتی ہی کہ لوگون نے مجھے خبر دی
تھی کہ ہمارے رفقا بومونسے ملے ہوئے ہین سو واقعی اس مین کچھ شک نہین اسکے بعد حکم کیا کہ پر و بال اسکے نوچ کے چھوڑ دو تا باد اعبرت دانش

Marfat.com

یہ ہلاک ہو جائے پس یہ حال ہیرا کیا کہ نوشابد فرماتا ہے پھر وہ سب کے سب ایکطرف روانہ ہوئے اور ارادہ اونکا محض جنگ کا ہی قابو وقت کا پاکے ضرور جنگ کرینگے یہ سنکے شب آہنگ نے ایک وزیر سے پوچھا کہ اسکے حال کی حقیقت تیرے خیال میں کیا گزرتی ہے وزیر نے کہا کہ اسبات مین حاجت فکر کی کچھہ نہیں ہے یہ شخص بلا سے بے درمان ہی جلد اسی شربت مرگ چکھانا چاہیئے بعد مین اس اخگر نیم فسردہ میں آتش سوزان دیکھتا ہون کہ جب شعلہ زن ہوگی تو بجھانا اوسکا محال ہوجائیگا
مصرعہ نعوذ باللہ ازین آتش ار بر آرد سر ❊ اور جو کوئی فرصت پاکے ایسے دشمن کو چھوڑ دیگا مقرر پشیمانی اوٹھائیگا۔ اور پھر قابو نہ پائیگا اور جبکہ دشمن کو ضعیف پائے ہرگز کوتاہی نکرے والا دشمن ورطہ ہلاک سے جسوقت نجات پاکے گا قوت پکڑیگا قابو کے وقت کبھی کوتاہی نہ کریگا بموجب حکم اس رباعی کے عمل کرنا چاہیئے **رباعی** دشمن چو بہ جست از تو از وی بہ جہی ❊ ور بند تو چون رست تو از وی نرہی ❊ خواہی کہ امان باشدت از آفت او ❊ در دست تو چون فتد امانش ندہی ❊ ملے بادشاہ زنہار اسکی بات پر التفات نہ فرما اور اوسکے افسون جانگداز کو کان مین جگہ ندی بزرگون نے تاکید کی ہے کہ دوست نا آزمودہ پر کبھی اعتماد نہ کرے تا بہ دشمن چہ رسد **بیت** درین زمانہ کہ با دوست اعتمادی نیست چگونہ غرہ توان شد بہ گفتن دشمن ❊ کارشناس یہ کلام وزیر کا سنکے دردِ دل سے رویا اور کہا کہ ای وزیر یون ہی دل دردمند مجروح رکھتا ہون کیا زخم پر زخم لگا کے نمک ڈالتا ہی اوسکی فکر کرنی چاہیئے کہ جسکے سبب زندگانی ہو اور عاجزون سے جوانمردونے کبھی عداوت نہین کی ہے اوس وزیر کی بات شب آہنگ کے دلمین چبھی اور منہ دوسرے وزیر کی طرف پھیر پوچھا کہ تو اس مقدمہ مین کیا کہتا ہے اوسنے التماس کیا کہ مین اسکے قتل کی صلاح نہ دونگا کہ صاحب مروت اور بہادر جب دشمن کو ضعیف اور بیچارہ پاتے ہین اوسکا تدارک بترحم فرماتے ہین یہ شخص اوج عزت سے گرکے آپکے جوار رحمت مین آیا ہے اگر اسپر احسان اسوقت مین ہوگا تو اسکے عوض مین مقرر جانفشانی کریگا اور شخص کام کا کمتر پیدا ہوتا ہے یہ شخص اپنی قوم مین بے نظیر اور نیکنام تہا اگر بادشاہ اسکا اپنی حماقت سی اسپر خشم نکرتا تو یہہ حال اسکا کیون ہوتا اسمین گنجائش خدع کی نہین ہے یہ سرگردان اور پریشان روزگار ہے اور بادشاہ کا اقبال بلند ہے انکا تمام لشکر باب اقبال عالی کی نہ لا سکا اس تنہا بیدست و پا کی کیا طاقت ہی کہ بدی کریگا اور بعضے سبب ایسی ہین کہ دشمن مہربان ہوجاتا ہے جیسا کہ خوف سے چور کے زن بازرگان اپنی شوہر پر مہربان ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ کیونکر تہا۔ **حکایت** کہا کہتے ہین کہ ایک سوداگر نہایت مالدار تہا مگر بدخو اور زشت رو اور گران جان اور بدزبان اور بے مروت اور نامہربان اور اسکی ایک عورت تہی پاکیزہ سیرت اور زیبا صورت کہ چودہوین رات کا چاند اوسکے لمعۂ رخسار سی اقتباس نور کرتا تہا اور چراغ جہان افروز آفتاب اسکی شعاع عارض سی ضیا دام لیتا تہا اور یہ زشت رو ہر دم وصف خوانی اوسکے

حسن جہان تاب کی اس نظم سے کرتا تہا **نظم** آنکھ آہو ہے مگر بے آہو + زلف سنبل ہی مگر عنبر بو + گر رخ ہے وہ گل کہ نہین جسکو خزان + قد ہے شمشاد ولیکن ہے روان + ہی دہن غنچہ ولیکن گویا + تنگ ایسا کہ سخن کی نہین جا شوہر ہزار دل سے جویا اسکے وصال کا تہا اور وہ کسی طرح اوسکی مایل نہ ہوتی تہی اور ہر چند دکہلائی سی پیش آتا تہا مگر بیکارہ اور متنفر رہتی تہی اور کبھی اپنے وصل سے شادکام نکرتی تہی ایکدن چور اسکے گہر مین آیا یہ عورت بیدار تہی دیکہتے ہی چور ڈر گئے اور مرد کے سینے سے چمٹ گئی جبکہ آنکھ بازرگان کی کہلی دوست کو سینے سے چمٹا پایا خروش عاشقانہ زبان پر لایا اور غایت خوشی سے جوش مین آیا اور کہا **بیت** مجہسے لپٹ گیا ہے میرا یار خواب مین + خوابیدہ بخت ہو گئے بیدار خواب مین اور کہا کہ آج یہہ کیا شفقت ہی خلاف عادت ظہور مین آئی اور کون چیز اسکے باعث ہوئی عورت نے کہا کہ چور گہر مین آیا ہے کہ اوسکے خوف سی یہ حرکت ہوئی ہے مرد نے کہا کہ لے دزد مبارک قدم جو کچہہ چاہو سو میرے مال سے اوٹھا کر لیجا کہ تیری برکت قدم سے یہ لطف مجہ حاصل ہوا دزد اسکے حال و مال پر ترحم کرکے کچہہ نہ لیا اور خالی پھر گیا بازرگان نے یارکو بسبب دزد کے پایا اور مال بہی سلامت رہا یہ مثل اسلیے عرض کیگئی کہ بعضی صورت مین ایسا ہوتا ہے کہ دشمن کے سبب حصول مطلب ہوجاتا ہے اور حال اس زاغ کا بہی اسی قبیل سے ہی بادشاہ نے وزیر سوم سے پوچہا کہ تیری راے اس قضیے مین کیا حکم کرتی ہے اوسنے کہا کہ میرے نزدیک اولی یہ ہے کہ شہر بار لباس حیات اس کے بدن پر نہ اوتار بلکہ خلعت امان پہنا کے الطاف و پرورش سے ورایع نوازیے تا وہ اسکے مکافات مین خدمت بادشاہ کی اپنے اوپر واجب جانے اور امور نصیحت اور خلوص خیرخواہی مین عرق ریزی کرتا ہے دوسری یہ بات ہے کہ عقلا ہمیشہ سعی اس کی کوشش کرتے ہی ہین کہ جماعت دشمن سے جتنے لوگ ٹوٹ آوین انہین جتنے سنگ تفرقہ دس گروہ پر پڑین موجب فراغ خاطر اور نظام کا اوسمین منصوبہ ہے جیسا کہ دزد اور دیو کا اختلاف باعث جمعیت خاطر زاہد ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا

حکایت دزد و دیو کہا کہ ایک زاہد پاک طینت پاکیزہ سیرت کا نواحی بغداد مین صومعہ تہا اور خارج مین تمام عبادت و بندگی خلق مین بسر کرتا تہا اور عبار تعلقات اپنے دامن جہان سے ڈال رکہا تہا اور رشتہ کیا تہا کہ گوشہ سرنشینی مین مستفت حاصل نہین تجلی اور تقید گنج غنا بغیر رنج و عنا ہاتہ نہین آتا ہی کیہہ واسطے چند الفاظ سے انی باز [illegible] ہاتہ اوٹہا گل سی کرتا اور اپنے پیچہے خار سے مار ٹہوکر گیج وجہ دست لیا ہوتا سے یہہ [illegible] بگر [illegible] کہ عالم غیب سے عنایت ہوتا تہا اور میسر ہوا تسکی اسمی مرتبا تہا ایک مرید صادق نے حلوم کیا شیخ با الاکرند [illegible] ایک گاؤمیش شیردار بہر ارمغت نذر کی اور کہا کہ ہیچمدان آپ کے نذر ہے کہ اگر [illegible] تعرلف کو کمدر کرتی ہے۔ وقت ضرورت اس سے زمرگرسنگی زیادہ کیجیہ [illegible] اور صاف ہو رہی اس سبب بعض باتیں گے —

زاہد نے خیال کیا کہ بے طلب اللہ نے اسے بہیجا ہے پس بحکم [illegible] کے قبول کیا ایک چور نے گاومیش شیردار کہیں
با خود کہا کہ اسے چرا لے مال مفت ہے شب کو صومعہ زاہد کا ارادہ کیا اتفاقاً ایک دیو بہی بشکل آدمی بنکے دزد کے ساتھ ہوا دزد نے
کہا کہ تو کون ہے اور کہاں جائیگا اوسنے کہا کہ مین دیو ہون بشکل آدمی بنکر صومعہ زاہد کا مقصد کرتا ہون کہ اکثر لوگ
اوسکی برکت تلقین سے طریقہ توبہ و تقوی مین کامل بنگئے ہین چاہتا ہون کہ اگر فرصت پاؤن تو اوسے قتل کردون تا سبیل
ہدایت مسدود ہو جائے یہہ ہی حال میرا جو سنا تو نے اب تو بتا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا حال ہے دزد نے کہا کہ مین عیار
پیشہ ہون اور شب و روز اسی فکر مین پہرتا ہون کہ کسی کا مال پاؤن تو اوسے چرا لیجاؤن اور داغ حسرت دل پر رکہون
بلکہ آج اسلئے آیا ہون کہ زاہد کی بہینس کہ خوب شیردار ہے اوسے چرا لیجاؤن اور صرف معاش کرون دیو نے کہا **مصرع**
ای جان جہان تو جان مائی * الحمد للہ کہ رشتہ جنسیت کا تجہ مین مجہہ مین مستحکم ہے اور میرا مشرب اور تیرا ایک ہی ہے غرض دونو شب کو
صومعہ زاہد مین آئے زاہد عبادت کرکے سو رہا تہا دزد نے اندیشہ کیا کہ اگر دیو ارادہ زاہد کے مارنیکا کرے اور وہ فریاد
کرے اور مردم ہمسایہ دوڑ پڑین تو مطلب میرا فوت ہو جائیگا اور دیو نے خیال کیا کہ دزد جبکہ بہینس لیکے چلیگا تو دروازہ
کہولیگا اوسکی آہٹ سے اگر زاہد جاگ اوٹہا تو مارنا زاہد کا توقف مین پڑیگا دیو نے کہا کہ اے دزد اندک تامل کر کہ مین
پہلے زاہد کو قتل کرلون اسکے بعد تو مطلب اپنا کرنا دزد نے کہا کہ مین پہلے گاومیش کو خانہ زاہد سے باہر لیجاؤن اسکے بعد
زاہد کو مارنا یہہ قصہ ان دونو مین پڑا آخر دونو کا منفال جدال کو پہنچا دزد نے اوس جہگڑے مین زاہد کو آواز دی کہ
اے زاہد غافل ہوشیار ہو کہ دیو تیرے مارنے پر مستعد ہے دیو نے کہا کہ یہہ دزد تیرے گاومیش چرا لئے جاتا
ہے زاہد ان کے عربدہ شور انگیز سے بیدار ہوکر چلایا مردم ہمسایہ دوڑے اور یہہ دونو بہاگ گئے نفس اور مال زاہد کا
دشمنون کے خلاف سے محفوظ رہا **بیت** چو در لشکر دشمن افتد خلاف * تو بگذار شمشیر خود در غلاف * جسوقت کہ
تیسرے وزیر نے بات تمام کی پہلا وزیر آشفتہ ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ زاغ مکر و افسون سے تمہین فریفتہ کرکے
خراب کریگا زنہار غفلت نکرو اور پنبہ پندار و غفلت گوش ہوش سے نکال ڈالو عاقلون نے تاکید کی ہے کہ کلام دشمن پر
کبہی اعتماد نچاہیئے یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ عداوت جبلی ہرگز محو نہین ہوتی ہے دشمن ہزار رنگ سے دہوکا دینے کے واسطے
چاپلوسی سے پیش آئے مگر اوسے سراپا دغا اور فریب سمجہنا چاہیئے طرفہ تر یہہ کہ مین سبکو اوسکے فریب پر گرویدہ پاتا ہون
حال تمہارا اوسکا درودگر کے مانند ہے کہ گفتار زن بدکردار پر فریفتہ ہوا بادشاہ نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کیا تہا۔

حکایت درودگر سراندیب کہا کہتے ہین کہ شہر سراندیب مین درودگر تہا کہ خوبی کسب مین حد کمال کو
پہنچا تہا اور ایک عورت رکہتا تہا غایت حسن و جمال سے غیرت پری تہی **بیت** نگارے دل فریبے جان گدازے

Marfat.com

پری پیکر تہے عاشق نوازی ÷ درود گر از بس اوسکا مایل تہا لیکن وہ در پردہ درود گر سے کارہ اور زعبون کے
تیر کی گہایل تہی اور اوسکے ہمسایے مین ایک شخص تہا کہ سرو رعنا ایسے ہی قد کی صفت ہی **نظم لمولفہ** دونون غدا
رشک ہین خورشید و ماہ کے ÷ آہو تمام صید ہین چشم سیاہ کے ÷ سب مرغ جان اسیر ہین زلفونکے دام مین ÷ سب مرغ
دل شکار ہین تیر نگاہ کے ÷ ایکدن نظر انکی باہم دو چار ہوئی یعنی یہ دونو آپس مین فریفتہ ہوئے القصہ نامہ و پیغام سے کار
بہ عیش و آرام پہنچا اور مدام اسی و تیرے پر داد عیش دیتے تہے وہ لوگ کہ اسکی وصل کی تمنا مین مانند سیماب کے بیقراری کیا
کرتے تہے اور شبانہ روز اسکے ہر حال کی جاسوسی مین رہتے تہے آخر اس قصہ سے شروعاً آگاہ ہوئے اور آتش رقابت کا انکے
سینہ مین شعلہ زن ہوئی لہذا اس حال سے درود گر کو خبردار کیا ہر چند درود گر چندان غیرت دار نہ تہا مگر اس صدمہ سے
مین ہوا کہ اس بات کو دریافت کرے عورت سے کہا کہ مجہے ایک منزل پر کچہہ کام ضرور ہی ہر چند دور نہین ہے مگر چند روز اوسی جا
رہونگا کچہہ توشہ پکا دے تو مین جاؤن عورت نے مکاری سے رو کر کہا کہ مجہے مفارقت ایکدم کی بہی گوارا نہین ہے لیکن
ضرورت سے مجبور ہون چند روٹیان پکا کر حوالے کین درود گر رخصت کے وقت کہنے لگا کہ نسبت کو ÷ روزہ خوب بنا کر نا اور اسباب
بہت محافظت سے رکہنا کہ مبادا میری غیبت مین کوئی چور دست برد کرے ÷ خضا لیعقیل و قال لیبار درود گر روانہ ہوا
اور اسنے فوراً یہ مژدہ یار کو بہیجا کہ آج گہر اغیار سے خالی ہے **ع** آج اس باغ مین سبا گل ہین کوئی خار نہین ÷ جلد آ
یار کہ اب نام کو اغیار نہین ÷ جوان نے کہلا بہیجا کہ پہر رات کے بعد آؤنگا عورت نے اسباب مہمانی اور سامان عیش شادمانی مہیا
کر رکہا تہا اور انتظار رفت کی بیٹہی درود گر شام گہر کے ایک کونے مین آ چہپا جبکہ وہ جوان آیا دیکہا اسنے کہ دونون ہم آغوش ہوئے
اور بوس و کنار بہزار ناز و نیاز اور کلمات تعشق اور عہد و پیمان وفاداری سوگند بیان کرتے ہین جبکہ بعد اختلاط کے دونون خواب
مین گئے درود گر آہستہ آہستہ اسلیے نزدیک آیا کہ تماشائی بوس و کنار تو دیکہ چکا اب تماشای مباشرت معاینہ کرے ناگاہ نظر
عورت کی اس درود گر کے پاؤن پر پڑی سمجہی کہ یہ جاگتا اسکا شخص بہانہ تہا اپنے یار سے کہا کہ ماجرا یہ ہے اب تو یون کہنا اور
مین یون کہونگی اوسنے پوچہا کہ تو مجہے بہت چاہتی ہے یا اپنے شوہر کو اوسنے کہا کہ اے نادان اگر سچ پوچہتا ہے تو یہ ہے کہ
عورتونکو اکثر بجہت غلبۂ شہوت یا انبساط لہو و لعب یا بسبب بیکی و زعلانہ کے ایسا اتفاق ہو جاتا ہے لیکن جب حاجت روا
ہو چکتی ہے فی الحال پہر کچہہ نسبت اوس آشنا سے باقی نہین رہتی ہی اور شوہر بمنزلہ روح و جگر کے ہے اور عورتون کو جان و دل
سے شوہر زیادہ تر عزیز ہوتا ہی چنانچہ ایک مین ہون کہ وہ موجود اس جا نہین ہے اور مین جسکے دیکہنے سے اور جسکی
و زعلانے سے تیری دام مین پہنسی اونکا خدا بُرا کرے مین اوسکی پا پوش کے برابر تجہے نہین سمجہتی ہون اور اسوقت اتنی پشیمان ہون
کہ مرجانے پر راضی ہون ہر چند اپنی عزت تیرے سپرد نہین کی ہی فقط بنا چاری بوس و کنار تو نے کیا ہی لیکن یار سیاہ اگر میری بغل مین

Marfat.com

ہوتا تو مین راضی ہوتی پر تجہسی راضی نہین ہون اور اپنے شوہر کے بغیر یہ بستر مجہے آتش سوزان سے بدتر ہے مرد نے
کہا کہ حق بجانب تیری ہے اور تو سچ کہتی ہے لیکن مین تو بدکار نہین ہون فقط تیری دیدار اور بوس و کنار کا خریدار
ہون جسوقت دردوگر بیغیرت بیعقل نے یہ حکایت عورت کی زبان سے سنی شفقت اور رافت اوسپر غالب آئی اور دلمین کہا
کہ نزدیک تھا کہ اس عورت سے بدی کرتا مگر خیر گذری کہ نزدیک اللہ کے گنہگار رہتا یہ کیا گمان بد تہا کہ مین اوسکی حقیقین کرتا تہا وہ
بیچاری میرے عشق مین زار و بیقرار ہے اور اس محبت و جان نثاری کے ساتھ اگر کوئی خطا بہی اوس سے صادر ہوتی تو مضائقہ
کیا تہا کہ کچہ کہس تو بچاتی اور اوسکے سوا کون آفریدہ جہان مین خطا و نسیان سے خالی ہے مصرع کسی کجاست کہ دامان او
نیالودہ است ٭ مینے بیہودہ انکا رنج اوٹھایا اب صلاح یہہ ہے کہ عیب اوسکا منقص نہ کرون اور اوسکی آبرو شخص غیر کے
روبرو خاک مذلت مین نہ ملاؤن کہ عمل اوس سے بنا چاری ہوا ہے مجہے چاہیئے کہ نظر اوسکی ہنر پر رکہون نہ عیب بموجب اس کے
بیت گر ہنرے داری و ہفتاد عیب ٭ دوست نبیند بجز آن یک ہنر ٭ یہہ دلمین سمجہ کے اوسی تخت کے تلے دم بخود لیٹا
رہا جسوقت کہ علم سیاہ زنگ ولشار رہوا اور آفتاب عالم افروز نے گریبان مشرق سے بیش خیمہ نکالا مرد بیگانہ اپنے گہر کو گیا اور
عورت نے بالائے تخت آنکو زنگولشار سونے مین ڈالا دردوگر آہستگی تخت کے تلے سے نکل کے عورت کے پاس آ بیٹہا اور
بتلطف تمام غبار ملال اوسکی خاطر سے پاک کرنے لگا نرم نرم اپنے ہاتھ بکمال محبت اوسکے بدن پر پھیرتا تہا کہ زن پرفریب نے آنکہین
کہولین اور شوہر کو دیکہہ کے جلدی سے اوٹھی اور یہہ شعر گویا کا پڑہا قطعہ شب فراق مین دم بھر نہ مجھکو خواب آیا ٭ لبونپہ آہ تو آنکہون مین
خون ناب آیا ٭ عجیب صبح مبارک نے اب کیا ہے طلوع ٭ کہ میرا ماہ بہی ہمراہ آفتاب آیا ٭ پوچھا کہ سلامتی سے کب تشریف
لائے کہا کہ جسوقت اوس مرد بیگانے سے تو دست بغل تہی اور اوسکے بعد معلوم کیا مینے کہ یہ کام اپنے ارادے سے تو نے
نہین کیا بلکہ بمجبوری فریبی لوگون کے واقع ہوا ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تم دونون مین محبت پاک ہے اوسوقت رنج دینا مجہے
انصاف و مروت سے بعید سمجہا مین اور جیسی کہ شفقت تیری بدل پر حال پہ پائی اور اپنی دوستی مین تجہہ مستغرق دیکہا
تب ہی بہ یقین معلوم ہوا کہ تو اپنی زندگانی میرے لیئے اور بینائی میرے مشاہدہ جمال کے واسطے چاہتی ہے اور یہ حرکت کہ
تجہسے صادر ہوئی محض مکارون کے فریب سے ہوئی اس باعث سے تیرا اور تیرے دوستون کے آرام کا لحاظ مجہپر واجب ہوا تو
دل خوش رکہہ اور کچہہ خوف و ہراس نکر اور مجہے معاف کر مینے اول تیری طرف گمان بد کیا تہا بہ الحمد للہ کہ خیال میرا باطل تہا اور تو
ایسی نہ تہی جیسا کہ میرا مظنہ تہا عورت مکارہ نے شرم و حیا سے معذرت اپنی بے اختیاری اور خطا کی چاہی اور اظہار تعشق
شوہر کرتی تہی اور بیچارا اپنی خطا معاف کرواتا تہا اور یہہ بیت تکرار کرتا تہا بیت کی تجہسے بدگمانی مینے بڑی خطا کی ٭ کردی
معاف تو بہت تجہکو قسم خدا کی ٭ یہہ مثل اسواسطے بیان کیگئی ہے کہ تم دردوگر کے مانند کلام فریب آمیز پر اوسکے فریفتہ نہو

Marfat.com

اور عیوب ظاہر کو ہنر سمجھتا اس زاغ مکار کے کلام پر مت فریب کھاؤ اور اسکے مکر و شعبدہ پر بھول نجاؤ کہ اس سے بوئی خون
مجھے آتی ہے اوسوقت اسکا فریب تمپر ظاہر ہوگا کہ چارۂ کار اختیار سے باہر ہوجائیگا بیت لقول خصم بد اندیش غرّہ
متوان شد کہ بسکہ گر چنین عاقبت پشیمان شد بد اور دشمن دانا جبکہ دوری مسافت مین کچھ قابو نہین پاتا ہے کسی حیلے
سے آپ کو نزدیک پہنچاتا ہے اور نفاق و مدارا سے محرم راز بن جاتا ہے جسوقت کہ اونکی راز اور چارۂ کار پر مطلع
ہوتا ہے فرصت پا کے ایسا زخم کاری لگاتا ہے کہ عاقبۃ آتش یا کبھی دشمن کی خرمن ہستی کو جلا دیتا ہے زاغ نے
کہا کہ ای وزیر صاحب تدبیر چشم غضب سے دیکھو اور خواہش نفس سے ایسا ظلم کرو کہ خدا اور مردان خدا پسند نکرین
اور پہلا انصاف تو کر کوئی عاقل ایسا حیلہ اپنے حق مین پسند کریگا کہ مرتبہ وزارت سے خود ذلت مین پڑی
کہ پروبال نچوا کے لشکر دشمن قومین آ پڑے اگر بادشاہ رحیم مزاج نہوتا تو اب تک مجھے زندہ سلامت نچھوڑتا اور اس سے مجھے کیا فائدہ تھا
کہ دیدہ و دانستہ امر موہوم کے واسطے ایسا حیلہ کہ پیش جائے یا نجائے کرکے اپنی ہلاکت مردست قبول کرتا اور ایسا
ستم اپنی حقیقی و ارکہتا کہ عمر کی آسائش کیواسطے اپنی موت اور ذلت سر قبول کرتا تو مجھسے زیادہ کون احمق جہان مین ہوتا بلکہ طفل دہ سالہ
یا پیر صد سالہ کوئی ایسے حیلے کو پسند نکریگا سب زاغ جانتے ہین کہ یہ خواری باختیار مینے قبول نہین کی ہے اور کیا بادشاہ کے
جاسوسون نے خبر نہ دی ہوگی کہ تمام لشکر میرے واسطے متاسف اور روتا تھا کیونکہ مینے عمر کبھیکو رنج نہ پہنچایا ہے بلکہ ہمیشہ
بادشاہ سے جرائم مخلوقات کے عفو کرواتا رہا ہون اگر یہہ ہمیشہ کام نہین کرتا تو تمام لشکر اور میرے اقربا کا ہیکو گریہ و زاری کرتے
بلکہ سبکی تشفی یعنی کہ حکمت عملی کیواسطے ظاہر کیا ہے ہرچند مینے اپنے بادشاہ کو خیرخواہی سے نصیحت کی تھی مگر جب یہ ثابت
ہوا کہ یہ خیرخواہ بوم کا ہے اور دشمنی سازش رکھتا ہے اسلیے میرا یہ حال کیا اور اگر مین جھوٹا ہوتا تو یہی کہتا کہ مینے تمہاری
خیرخواہی سے کہا تھا اور حاشا کہ مینے تمہاری خیرخواہی سے نہین کہا تھا مگر دشمنی یہی جانا کہ اس نوبت کو مجھے پہنچایا بلکہ اور
وزرا کہ میرے دشمن تھے سر عام او نہون نے یہی مشورہ دیا کہ ابھی زندہ نہ چھوڑنا چاہیے بادشاہ نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تڑپ تڑپ کے
اپنے دوستون کے آگے مرے تو اچھا ہے لے وزیر کچھ خوف خدا کر اور انصاف سے نہ گذر اندہ بموجب اس رباعی کے عمل کر

رباعی گر بر سر نفس خود امیرے مردی ٭ ور بر دگرے خورده نگیرے مردی ٭ مردی نبود فتاده را پائے زدن ٭
گر دست فتاده بگیری مردی ٭ وزیر نے کہا کہ ای زاغ مکار یہہ بات کچھ نئی نہین ہے تو نے کی ہے اگلے بھی لوگون نے
ایسے کام بلکہ اس سے بھی زیادہ کیے ہین کہ ہلاک دشمن کے واسطے بڑی بڑی عقوبتین گوارا کی ہین اس تصور سے کہ دلبعض کی
کار برآری مین جان بھی جاوے تو مضائقہ نہیں ہے کہ ایکدن مرنا ہے گر بنام حق گذر ایکا حرید... مشہور ہے ... ہیکا جیسا
اوس نبدر نے آنکو ہلاک کیا اور انتقام یاد دلگا لیا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ نقصہ کیونکر ہوا ہے حکایت بوزنہ

Marfat.com

اور خرسون کی کہا کہ گروہ بندرونکا ایک جزیرے مین کہ جہان میوۂ تر و خشک بہت تہا اور ہوا بے خوب اور مرغوب تہی رہا کرتا تہا ایکدن چند بزرگ اس قوم کے ایک درخت کے سایہ مین باہم بیٹھے حکایت ہر طرح کی کرتے تھے کہ اتفاقاً ایک خرس اُس راہ سے گذرا اپنے دلمین کہا کہ یہہ بات روا نہین ہے کہ مین کوہ مین زیر سنگ با دل تنگ گذران کرتا ہون اور ہزار محنت سے بیخ گیاہ حاصل کرکے شکم پروری کیا کرتا ہون اور بندر اس جزیرہ مین ایسی ہوا خوب و میوہ زار مین بادل شادان بسر کرتے ہین اور مین کہ انسے قوی تر اور بہتر ہون اس فراغت سے گذران کرتا ہون یہہ ہمت کے خلاف ہے **بیت** رقیبان در بہار وصل دل بشگفتہ ہمچون گل ❖ چرا من در خزان ہجر بے برگ و نوا باغم ❖ اس فکر کے بعد خرس نے جماعت بوزینہ مین جاکر چاہا کہ سکو درہم و برہم کرکے اس جزیرہ سے بہگا دے اور ذخیرہ اونکا کہالے دیکہتے ہی سب بندر چلائے فوراً ہر طرف سے جوق جوق سب جمع ہوگئے اور خرس کو یہانتک کاٹا اور نوچا کہ از سر تا پا مجروح اور خون آلود ہوکر خوار اور پشیمان کوہستان کو بہاگا اور وہان پہنچ کے غوغا کیا خرس سب جمع ہوئے اور حال پوچہا خرس نے صورت ماجرا بیان کی خرسون نے کہا کہ واسطے ناموس کے بوزینہ ضعیف الجثہ خرس قوی ہیکل کو یہہ ذلت دین کبہی ایسی ذلت ہماری قوم کو نہین ہوئی تہی یہ بدنامی قیامت تک اس قوم کے ذمے پر باقی رہیگی آخر خرسونکی رگ حمیت و غرور حرکت مین آئی اور بعد لاف و گزاف کے یہی مشورہ ٹہیرایا کہ ہم سب جمع ہوگئے لیکن شبخون مارین کہ ایک بندر سلامت نرہے **بیت** مین عدو مانند روبہ شیر ہم ❖ ایک حملہ مین کرین گے زیر ہم ❖ جب کہ شب ہوئی لشکر ریچہونکا جزیرہ بوزینہ پر متوجہ ہوا قضارا بندرونکا پادشاہ اوس روز ایک اور صحرا کیطرف شکار کو گیا تہا اور شکوہی اوس جنگل مین قیام کیا تہا تہوڑے سے بندر اوس جزیرے مین آرام کرتے تہے جبکہ فوج خرسونکی مانند مور و ملخ کے وہان پہنچی اکثر بندر قتل ہوگئے کچھ تہوڑے سے جو خستہ اور مجروح باقی رہے جابجا بہاگ گئے ریچہون نے جو جزیرہ دلچسپ اور میوہ دار خالی پایا اوسی جا قرار کیا اور اسی خرس ستم رسیدہ کو اپنا امیر کیا بندرون نے جو میوہ کہ مدت دراز مین جمع کیا تہا ایکدم مین ریچہون نے کہا ڈالا جبکہ صبح ہوئی بادشاہ بندرونکا اس حال سے غافل متوجہ اپنے جزیرہ کا ہوا بندر خستہ اور پریشان جو باقی رہے تہے راہ مین بادشاہ کو ملے اور دادخواہی کی بادشاہ نے اس ماجرے سے اطلاع پاکے انگشت حیرت دانتونمین دابی اور کہا کہ ہائے ملک موروثی مفت ہاتھ سے گیا اور افسوس کہ بخت نے برگشتگی کی اور دولت نے عتاب سے منہ پہیر لیا سچ کہا ہے کہ فریب باد دنیا پر اعتماد کرنا نہ چاہئے اوسیطرح اور بندر بہی اپنے فوت مال و منال اور اہل و عیال پر گریہ و زاری کرتے تہے اون بندرون مین میمون نام ایک بندر تہا کہ فضیلت حکمت مین نہایت آراستہ اور مرتبہ کیاست مین سب گروہ سے برگزیدہ تہا اور بادشاہ ہمیشہ اوسکی مشورے پر کام کرتا تہا **نظم** مین روشن دلے صاحب ضمیرے ❖ بتدبیر درست اقلیم گیرے ❖ بعطارد چاکرش در خامہ رانی ❖

Marfat.com

زحل شاگرد او در نکتہ دانی ٭ میمون نے جبکہ بادشاہ کو حیران اور یارونکو سرگردان دیکھا نصیحت کی اور یہہ قطعہ پڑھا۔

قطعہ در بلاہا جزع مکن کہ ازان ٭ دوزیا لست گوش کن انسن ٭ اولاً دوستان شوند ملول ٭ ثانیاً شادمان شوند دشمن ٭ یاد رکھے

کہا کہ جزع کرنا بندۂ خدا کو صواب اندیشی سے محروم رکہتا ہے اور بے صبری اور سبکی ساتھ مشہور کرتا ہے اور ایسے مواقع مین سوا دو چیز کے

اور کسی مین فائدہ نہین ہے ایک صبر اور دوسرے ثبات کہ صبر و ثبات وہ درخت ہین کہ میوۂ مراد بار لاتے ہین بحکم اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

یعنی صبر کلید ہے ابواب نجات کی **نظم** کلید در گنج مقصود صبرست ٭ در بستۂ آنکس کہ بکشود صبرست ٭ از آئینہ سینہ در دمندان بزداید غبار ستم

آنکہ بزدود صبرست ای بادشاہ رائے نیک اور تدبیر درست سے ہزار سالہ غم ایکساعت مین رفع ہوتا ہے **بیت** توان بمرہم تدبیر نیک

رای صواب بہ جراحت دل صد پارہ را دوا کردن ٭ بادشاہ نے پوچہا کہ اس مہم کی تدبیر کیا ہے میمون نے خلوت چاہی اور اسکے بعد کہا

کہ خرسون نے میرے عزیز اور فرزند سب قتل کیے ہین اب مجہے انکے دیدار کے بغیر زندگی سے لذت اور نہ دولت سے راحت ہے بلکہ یہہ

زندگی ہزار درجہ موت سے بدتر ہے آخر اس غم سے گھل گھل کے مرجاؤنگا چاہتا ہون کہ جتنا جلد اس مضیق تعلقات سے مخلصی

پاکے راحت عقبی حاصل ہو اور تنہا ہی بہتر ہے اسلیے چاہتا ہون کہ اپنی بہبر کرون کہ اس گروہ خدا ناترس سے انتقام دوستون اور

عزیزونکا اسطرح لون یہ نقش بر جریدۂ روزگار بتا قیام قیامت باقی رہے اور اگر اس تدبیر مین مارا بہی جاؤن تو بہی دو راحتون سے

خالی نہین ہے ایک یہہ کہ حق نمک بادشاہی سے سبکدوش ہون کہ جان نثاری سے بہتر نمکخوار کیلیے کوئی عمل نہین ہے اور دوسرے

عزیزون اور فرزندون سے جلد ملنا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ ای میمون لذت انتقام کی کام حیات کو البتہ شیرین کرتی ہے اور ذوق غلبے کا

دشمن پر واسطے آسایش زندگانی کے مطلوب ہوتا ہے اگر تو نہو اتو مجہے ان صورتونسے کیا فائدہ ہے دوسرے تیرے بغیر تمام عالم میری

آنکہون مین تیرہ ہو جائیگا اور بین تیری ایسا انتقام میرے دلکو ہرگز خوش نہ کریگا وہ بات سوچ کہ جسمین تجہے مضرت نہ پہنچے بولین المناک

نہوں میمون نے عرض کیا کہ ای شہریار یہہ مدار یہہ حال کہ مین رکہتا ہون اس صورتمین مجہکو لاکہ درجے حیات پر ترجیح ہے کسلیے

کہ نور آنکہونکا فرزندونکے تماشائے جمال سے متعلق ہوتا ہے سو وہ ہونے اپنا منہ نقاب تراب مین چہپا لیا اور خرمن جمعیت میرا

تندباد فنا نے برباد کر دیا اور قوام معیشت کا کہ مال و منال سے تعلق رکہتا ہے تاراج دشمن مین تلف ہوا سوال کا بہی اندیشہ کچہہ نہتا جو فرزند

اور عزیز سلامت رہتے اب بجز موت کوئی چیز میرے دلکو آرام نہ دیگی اس سے بہتر ہے کہ حق گذاری ولی نعمت کی بجا لاؤن اور سبک

کہ مجروح دل اور خستہ خاطر ہے مرہم انتقام دشمن سے انکے زخمونکو التیام دون اور نقد جان دیکے متاع نیکنامی خریدون

بیت نبام نکو گر بمیرم رواست ٭ مرا نام باید کہ تن مرگ راست ٭ بادشاہ کو چاہیے کہ میری موت سے دریغ نکرے بلکہ بزم

عیش مین بیٹہے تو میری وفاداری کو نہ بہلائے بادشاہ نے کہا کہ کون حیلہ ٹہیرا یا ہے میمون نے کہا کہ انکو ایسے ریگستان مین لاؤنگا کہ باد سموم

آتش بداہان دراز ہونگے اور ایک قطرہ آب کیطرح دستیاب نہو گا تڑپ تڑپ کر سب جان دینگے کہ نوع انکی ابس جلد مزاج ہوتی ہے تاب ذرا نہین

Marfat.com

لاسکتی ہے چہ جاکہ وہ گرمی اور لو کا چلنا اور پانی کا نہ ملنا غالب ہے کہ پہر آ رہے صوب سخ نزدیک ہوا دیدیہ ہیرندہ میرمدف مرلو پر
پورا بیٹھے اب صلاح یہ ہے کہ بادشاہ سب بندرونکو حکم دے کہ دونون کان ہمزی نوچ ڈالین اور ہاتھ پاؤن توڑکے اوسے اپنے
جزیرے کے قریب پھینکدین اور بادشاہ اس جزیرے کے گردو پیش سب بندرونکو پریشان کردے کہ مخفی رہین دو روز
انتظار کیجیے تیسرے دن بفراغت تمام اپنے مسکن پر متمکن ہوجیے اور ہمین مطلقاً شبہ اور تردد نہ کیجیے کہ اونمین سے
ایک بہی زندہ و سلامت نرہیگا بادشاہ نے بموجب صلاح ہمبوں کے حکم دیا وہ سب عمل مین لائے اور بادشاہ بندرون کو
منتشر کرکے آپ ایک گوشہ مین چھپ رہا ہمونے تمام شب ایسے نالۂ جان خراش کیے کہ دل سنگ اوسکے اضطراب سے
آب ہوتا تہا اور کوہ اوسکی صدائے الم ناک سے فریاد کرتا تہا جسوقت شاہ انجم نے تکیہ گاہ خاور سے سر برگردون پر قدم رکہا بادشاہ
خرسونکا خواب ناز سے اوٹھکر دیوان عام مین آیا اور وہ نالۂ زار سنکے اوسکی طرف روانہ ہوا دیکہا کہ ایک بندر خستہ حال ہے پوچہا
کہ کسکی جفا کا پامال ہے اوسنے اپنا احوال مشروحاً بیان کیا باوجودیکہ سخت دل تہا اوسپر بہی مہربان ہوا اور کمال شفقت سے
استفسار حال کرکے تاسف کرنے لگا بہوتنی فراست سے پہچانا کہ بادشاہ ریچہونکا یہی ہے دعا اور ثنا شروع کی بعد از مراسم بادشاہی
الیق بادشاہان جلیل القدر کے ہوتی ہین عرض کیا کہ مین وزیر ہون بندرونکے بادشاہ کا اتفاقاً اونہین بہی بادشاہ کے ساتھ
شکار کو گیا تہا اور وہ شب اوسی جنگل میں بسر ہوئی دوسرے دن لشکر بقیۃ السیف پہنچے اونہون نے حال شبخون کا بیان کیا بادشاہ کو کہ ہمیشہ سے
میری تدبیر پر اعتماد تہا اب بہی یہ مہم کی بہی مجھسے پوچہی مینے خیرخواہی سے عرض کیا کہ پہلے سے طرف سے خطا صادر ہوئی اب بہی بہتر اور مناسب ہے کو
ذلیل کیا ہے بہتر اپنی سے بہت دور رکہنا **بقول سعدی** علیہ الرحمۃ ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد اور اوسکے
جنگ سے باز رہے حضور کے ملاحظے میں آئے صلاح یہ ہے کہ حاضر ہو کر اور کمر خدمتگذاری بصدق و صفا مستحکم باندہکر تمام عمر آستانے سے
میسر ہو کہ جوانمرد عذر عاجز کا قبول کرتے ہین ورنہ اب بہی اونکی عداوت سے جان بری نہوگی کہ جہان اسطرح تمہارا پاؤن گیے
پھر کیا حال ہوگا اور تم سب اوسکے مرد میدان نہوسکوگے بادشاہ سخن میرا سنتے ہی آشفتہ ہوا اور بدخواہی کی شان مین
زبان طعن کہولی کہ وہ کیا چیز ہے مین ایک تدبیر مین نام و نشان اس قوم بیخرد کا صفحۂ ہستی سے مٹا دونگا پہنچے دوسری بار
خیرخواہی سے تکرار کی حکم دیا کہ اسکے کان کاٹ کے خستہ و مجروح ہاتھ پاؤن توڑکے اوسی جزیرے مین پھینکدو کہ جنکا
یہ طرفدار ہے وہین جائے ہرچند مینے عذر کیا کہ ای بادشاہ مین تیرا ملازم اور خیرخواہ ہون مجہکو اون سے کیا کام ہے محض
تیری خیرخواہی سے اتنا عرض کیا ہے کہا کہ تو بندرونکا ہواخواہ ہے کہ خیرخواہی کے پردہ مین میری فوج کو ہراسان کرتا ہے
اب جا اور اونکو اپنا حامی بنا غرضکہ یہ حال ہوا کہ جو بادشاہ کے مشاہدے مین آیا غرضکہ عوض خدمتگذاری کا اوس بادشاہ کے
نزدیک دل آزاری تہا اور مینے حاصل کیا یہ کہا اور گریہ دردناک شروع کیا بادشاہ ریچہون کا اگرچہ غلیظ القلب

Marfat.com

تہا لیکن اتنا بر تر رحم آیا کہ چند قطرے آنسوؤن کے آنکہونسی باہر لایا بادشاہ نے پوچھا کہ اب لشکر بندرون کا کہان ہی کہا کہ
ایک صحرا ہے کہ اوسے مرد آزما کہتے ہین اوسمین پناہ لی ہے اور ہر طرف سی لشکر جمع کرتے ہین اور ساعت بساعت لشکر
جرار خونخوار زیادہ ہوتا جاتا تہا بادشاہ یہ سنکے آشفتہ ہوا اور کہا کہ ای میمون اب صلاح کیا ہی مبادا اونکی رنج آفت میری
جماعت پر پہونچے میمون نے کہا کہ البتہ وہ کوتاہی نکرینگی لیکن اونکی تدبیر سہل ہے پر کیا کرون کہ میری پانو توڑ ڈالی ہین و الا علی الغفلت
لشکر عالی کو اونکی سر پر لیجاتا اور سغران ناحق شناسونکا ایک آن مین نکلو ڈالتا خرس نے کہا کہ جانتا ہون کہ اونکی حال و مسکن سے
خوب آگاہ ہی اگر میرے لشکر کو اون تک پہنچاوے تو کمال احسان تیرا اس گروہ پر ہوگا اور ہمیشہ تیرے خدمتگزار
رہین کہ ہمارے فرقہ مین شیوہ بیوفائی کا نہین ہی اور جتنا تجھے آزار دیا ہے اوسکا انتقام تیری ہاتہونسے لون تب
میرا دل خوش ہو میمون نے کہا کیا کرون کہ چلنا ان پاؤنسے متعذر ہے اور حرکت کرنا ان ہاتہونسی متعسر بادشاہ نے کہا کہ
مین تیرے لیے چلنے کی تدبیر کرونگا حکم دیا کہ امرا اور مقربان درگاہ حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئے صورت حال ظاہر کر کے کہا کہ آمادہ
رہو کہ مین آج کی رات دشمن پر شبخون جاؤنگا آخر شب کو میمون کو ایک خرس کی پیٹھ پر باندھ کے اوسکی نشاندہی پر روانہ
ہوئی تمام شب اوس بیابان ہولناک مین چلے آخر کو وہان لیگیا کہ جہان فرسنگون بجز ریگ روان نام پانیکا نہ تہا کبہی
نہونے سے اوس دیار پر ابر نگزرا تہا اور کوئی ذیحیات اس وادیمین کبہی وارد نہوا تہا اور موسم گرمی کا تہا اسطرحسی باد گرم چلتی
تہی کہ بدن جلسے جاتے تھے اور ریگ اوس جگہہ کی چنگونکی بہٹی کیطرح شعلہ زن تہی اور کوئی گیاہ اوسمین شورہ زار مردم خوار
مین روئیدہ نہوئی تہی **مثنوی** بیابان وسیع و پر مخافت ۞ بہر گامے ازو صد گونہ آفت ۞ ہوائش آتش و آتش ہوا بود
زمینش سنگ و سنگ آہن ربا بود میمون نے کہا کہ آفتاب برآمد ہونے پائے کہ کام بندرونکا تمام کرو خرس جلدی سے اوس
میدان مین در آئے اور جلد جلد آگے کو دوڑے جاتے تھے اور میمون کہتا تہا کہ جلدی کرو اور جلدی پہنچو کہ غفلت
مین سبکو مارین القصہ جب آفتاب نکلا یہ دشت میدان مین پہنچے تمام رات کے چلے اور تہکے ماندے ہو کے ایک جگہہ پر
بیٹھ گئے اور بندرونکا کچھ سراغ نہ ملا اور میمون فنون افسانے مین یہانتک اونکو لگائے رہا کہ آفتاب بلند ہوا اور ہوا مین
ایسی گرمی شروع ہوئی کہ آنکھ اٹھا کر جو کوئی ہوا کیطرف دیکھتا تہا بینائی جاتی رہتی تھی اور جو کوئی قدم زمین پر
رکھتا تہا مانند موم کے پگھل جاتا تہا دمبدم سموم سوزندہ نے بڑھنا آغاز کیا اور ہر ایک بیتابی سے سر دھننے
لگا خرسون کے بادشاہ نے میمون سے کہا کہ بندر کہان ہین اور یہ کونسا بیابان ہے کہ اسکی ہیبت سے زہرہ آب
ہوا جاتا ہے اور یہ کونسی آتش ہے کہ دمبدم تیز و تند ہوتی جاتی ہی میمون نے کہا کہ ای ستمگار دل آزار یہ میدان اجل ہے اور یہ جو باد تیز و تند
آتی ہے پیغام موت لاتی ہی بہت خاطر جمع رکہو کہ اگر ہزار جان رکہتے ہو تو ایک بھی سلامت نلیجاؤگے ابھی کیا دیکہا ہے

Marfat.com

تمنے اب کوئی دم مین وہ ہوائے گرم آتی ہی کہ سبکو جلا کر خاکستر بناتی ہی۔ بات تمام نہ ہوئی تہی کہ ایک جہونکا باد سموم کا ایسا سوزندہ آیا کہ تمام خرسونکو مع ہیمون اور شاہ سپاہ ہلاک کر ڈالا ایک ہی نہ وسلامت اس میدان ہلاکت گاہ سی باہر نکلا تیسرے دن حسب الایماے میمون پادشاہ بندرونکا مع لشکر اس جزیرے مین داخل ہوا اور مسکن غبار سے خالی اور مال اور اموال سے بہرا پایا یہہ مثل اسلئے لایا ہون تا بادشاہ جانے کہ اہل کینہ نے انتقام کے واسطے اپنی جان تک دی ہے اور قصہ اس زاغ کا مجہے اسیطرح پر نظر آتا ہی اور بیشتر زاغونکی آزمایش ہوئی ہی کہ یہہ قوم فراست اور کیاست اور مکر و دغا مین ثانی اپنا نہین رکہتے ہین اور میرے جب سے کہ بشرہ اسکا دیکہا اور تقریر سنی ہی یقین کامل ہوا کہ راے اسکی صواب سے قریب ہے اور خطا سی بعید اور جہانتک کہ گمان کیا جاے خرد اسکی اس سے زیادہ ہی اور اس سے جو کچہہ ظہور مین آئے اُسی تہوڑا جانا چاہیے یہہ شخص آفت روزگار ہی اس سے ڈرنا لازم ہی بلکہ جلد اسے جام شربت مرگ چکہانا ضرور ہے اور اگر اسکے قتل مین تاخیر کی تو اپنی ہلاکت کے آمادہ ہو بوم بادشاہ نے یہہ حکایت سنی چین بجبین ہوا اور کہا کہ یہہ کیا بیرحمی ہی کہ ایک فقیر کو ہماری ہوا داری مین یہہ آزار پہنچا ہو اور ہم ہی اسکے آزار و قتل کی تجویز کرین مگر یہہ شعر مترجم کا نہین سنا ہے تونے بیت بُرا اُسکا ہوا جسنے کسیکا کچہہ برا چاہا ۔ ہمیشہ بیچ رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو ۔ اسکے بعد حکم دیا کہ اس زاغ کو بآرام تمام رکہا لاؤ وزیر نے عرض کیا کہ اے شہریار میری بات التفات نکیا اور نصیحت میری کہ سراپا حکمت اور محض صواب تہی اُسے ردی قبول پہیر لیا تونے لیکن اتنا اور عرض کرتا ہون کہ اگر رکہنا ہی اسکا منظور ہی تو اس سے دشمنونکی طرح زندگانی کرنا چاہیے اور بغیر آزمایش قرار واقعی اسکے مکر سے غافل نہو جائے اور اتنا یقین جانیے کہ یہہ ننگ لانا اسکا بوم کے ضرر سے اور زاغونکی صلاح کار خالی نہین ہے اور اگر پرورش ہی منظور ہے تو بطور نظر بند رکہے اپنے سی دور رکہے اور چند شخص کار آزمودہ مخفی اسپر متعین رکہے کہ ہر دم حرکات اور سکنات اسکے سمجہہ بوجہہ کے حضور اقدس مین عرض کرتے رہین بادشاہ کو بات وزیر مشفق کی مطلق پسند نہ آئی اور وہ جو ہونی تہی وہی لمین سمائی یعنی بادشاہ نے کار شناس کو اپنی خدمت مین باکرام تمام مختار کیا یہہ تو ہمہ دان تہا اسطرح سے مراسم خدمتگزاری بجالایا کہ کسی بوم کو ایسا سلیقہ نتہا بس تہوڑے عرصے مین محرم راز اور مقرب درگاہ ہوا بادشاہ کو ہر بات مین اتنا خوش کرتا تہا کہ روز بروز مرتبہ اسکا بلند ہوتا جاتا تہا القصہ یہانتک نوبت پہنچی کہ وزیر اعظم ہوا اور اسکے صلاح بغیر کوئی کام خانگی اور ملکی جاری نہوتا تہا آخرکار مشار الیہ سلطنت اور مدار المہام کل ولایت کا ہوا ایکدن سر محفل بادشاہ سی کہنے لگا کہ زاغونے بادشاہ کے موجب مجہے آزار دیا ہے جبتک بدلا اسکا نلونگا اور دست برد معقول اس گروہ ناحق کوش پر نکرونگا زندگی مجہپر ناگوار ہیگی اور خواب و خور سے لذت ملیگی مگر مینے فکر کی کچہہ تدبیر نہین بن آتی ہی کہ کیونکر انتقام لون آخر الامر جانا مینے کہ جبتک مین زاغونکی صورت مین ہون مراد کو نہ پہونچونگا حکیم دانا سے یہہ بات سنی ہی مینے کہ جسکو ستمگار بیداد گر سے رنج پہنچے اُسوقت اپنی موت پر راضی ہو اور مرد وقت

Marfat.com

جو دعا مانگے سو قبول ہو اگر بادشاہ کی بہی صلاح ہو تو حکم کرے کہ میرے گرد انبار ہیزم کر کے آگ لگا دین جبکہ گرمی آتش کی
مجہے پہنچے اُسوقت دعا کرون کیا عجب کہ قادر توانا مجہے زاغ سے بشکل بوم کردے تو اسکے بعد ظالم سے انتقام قرار واقعی
لون اُسوقت وہ وزیر بہی کہ اسکے مکر و فریب پر یقین رکہتا تہا اُس نے کہا کہ اے بادشاہ یہہ اسکا دوسرا شعبدہ ہے جو شخص
کہ خبیث صورت اور کثیف الطبع ہو اگر آگ مین اُسکو جلاوے یا آب سلسبیل سے دہووے تو بہی اسکی تاثیر ناپاک اپنے طور پر برقرار رہیگی بیت
زبد اصل نیکی مدار بد امید: کہ زنگی بگردد بشستن سفید: اگر بفرض محال اسکی ذات خبیث صفت طاؤسی بندے دری اور عنصر پاک
اُسکا لباس سیمرغی پہنے لیکن یہہ اُسی طرح زاغونکی صحبت اور محبت کا مائل رہیگا جسطرح مادہ موش کیطرح کہ صورت انسانی
پائی تہی تو بہی اپنی اصل کی طرف مائل ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا حکایت مادہ موش کہا کہتے ہین کہ زاہد
مستجاب الدعوات ایک چشمہ آب پر بیٹہا تہا ایک چیل چوہیا کو لئے جاتی تہی اتفاقاً اُسکے پنجے سے چہٹکر زاہد کے پاس آگری
زاہد کو شفقت آئی اُٹہا کے دامن مین لپیٹ لیا اور گہر لو لیا کہ ماں اُسکی پرورش کرے پہر یہہ خیال مین گذرا کہ اگر یہہ حیوان
ہو اور اہل خانہ کو ضرر پہنچائے تو اچہا نہین ہے اسلئے اللہ سے دعا کی فی الحال وہ لڑکی ہو گئی نہایت زیبا طلعت خوش قامت
شگفتہ رو آشفتہ مو بیت آنکہ بر سرو زند طعنہ بقامت این است: آنکہ بر ماہ کشد خط غرامت این است: زاہد اُس دختر کو دیکہہ کے
مسرور ہوا اور ایک مرید کو سپرد کیا تا مانند فرزند و بچہ پرورش کرے مرید بموجب اشارہ پیر اُسکی پرورش مین سرگرم ہوا تہوڑے سی
مدت مین حد بلوغ کو پہنچی زاہد نے کہا کہ ایجان بابا اب جوان ہوئی تو چاہتا ہون کہ گوہر پاک تیرا رشتہ ازدواج مین منسلک
کرون یعنی تیرا نکاح تیرے برابر والے سے کردون مگر تیری اجازت کے بغیر نہین ہو سکتا ہے جسے کہ تو پسند کرے اُسکے سپرد تجہے کردون
دختر نے کہا کہ شوہر چاہتی ہون قادر اور توانا کہ انواع شوکت و قدرت اُسے حاصل ہو اور بزرگی مین درجہ رفیع اور مرتبہ بلند
رکہتا ہو زاہد نے کہا کہ یہہ سب صفتین سوا آفتاب کے اور مین جمع نہین ہین دختر نے کہا سچ ہے کہ وہ مغلوب کسی مخلوق کا
نہین ہے صبح کو جب آفتاب نے مطلع طلوع سے سر نکالا زاہد نے صورت حال اُس سے بیان کی کہ یہہ دختر نہایت نیک صورت
اور پاک سیرت ہے چاہتا ہون کہ تیرے ساتہہ جفت کردون کسلئے کہ شوہر توانا اور با شوکت طلب کرتی ہے آفتاب نے
کہا کہ مجہسے قوی تر ابر ہے کہ ایک ٹکڑا اسکا مجہے چہپا لیتا ہے بیت آفتابی بدین بلندی را: پارہ ابر ناپدید کند: زاہد نے ابر سے بہی
سوال کیا ابر نے کہا کہ اے زاہد قوت اور غلبہ میرا ہوا کے آگے کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہے کہ اندک اشارے مین جدہر چاہتی ہے
مجہے لیجاتی ہے زاہد نے جواب ابر کا مسلم جانا اور ہوا سے بہی یہی سوال کیا ہوا نے کہا کہ قوت میری کوہ کے آگے کیا وقعت رکہتی ہے کہ اگر
ہزار بار میری قوت ارادہ کرے تو اُسکی وقار کو جنبش نہین دے سکتی ہے زاہد نے کوہ کے نزد آکے بعد اظہار ماجرا خواستگاری
کی کوہ نے کہا کہ اے زاہد میری قوت موش کے آگے ہیچ کارہ ہے کہ اسکے ناخن اور دندان جگر خراش سے دل۔

Marfat.com

اور سینہ میرا سنگ اور ریش ہی اوسکی طرح اوسکی دفع پر قادر نہین ہو سکتا ہون تسنگ دختر نے کہا کہ سچ ہی کہ موش کوہ پر غالب ہے لیکن مجھے آدمی چاہیئے کیونکہ مین فی الحال آدمی ہون کہ مقارن اس حال کے ایک موش پیدا ہوا جو کہ دختر کا سر رشتہ جنسیت اوسپر منتہی ہوتا تھا اسلیئے میل تمام اوس موش کیطرف پیدا ہوا اور زاہد سے کہا کہ مین مدت سے ارزومند ہم جنس کی ہون اب دعا کیجیئے کہ مین آدمی سی پھر موش بنجاؤن تا دست عشرت آغوش شوہر ہمجنس مین ڈالون زاہد نے جبکہ رغبت موش اور دختر کی باہم درست پائی دست مدعا اوٹھائی فی الحال دعا زاہد کی مستجاب ہوئی اور بحکم کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے ظہور پکڑا یعنی وہ دختر پھر چوہیا ہوگئی اور زاہد نے موش کے حوالے کی **بیت** جان من ہر چیز را با اصل خود باشد رجوع ٭ ما چو از خاکیم بار از خاک میباید شدن ٭ فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ جو کچھ کہ مقتضای طینت اصلی ہوتا ہی اگر کسی عارضے سے اوسکا حال مبدل بھی ہو جائے آخر کو رجوع اپنی حالت اصلی پر کرتا ہی جبکہ وزیر سخندان یعنی سنج نے اس مضمون کو تمام کیا بوم کے بادشاہ نے اوسکی بات حسد پر محمول کی اور نظر عواقب امور پر نفرمائی اور زاغ ہر روز حکایت دلپذیر اور ہر شب افسانہ بے نظیر بادشاہ کو سناتا تھا اور مثلہای غریب اور نکتہ ہای عجیب ہر دم تقریر مین لاتا تھا یہانتک نوبت پہنچی کہ محرم اسرار خاص ہوا ایکدن کارشناس سبکو دہوکا دیکے اپنے بادشاہ کے پاس آیا جبکہ فیروز نے کارشناس کو دیکھا ہزار جان سے شاد ہوا بعد ادا سے مراسم محبت پوچھا کہ اے کارشناس کیا کام کر آیا اوسنے عرض کیا الحمد للہ جسواسطے کہ محنت اختیار کی تھی سو سب درست ہو چکا کہا کچھ اوسکا بیان کر کارشناس نے عرضکیا کہ اوس کوہ مین ایک غار ہے دن کو بادسموم کے سبب سے گروہ بوم شوم کا اوسمین جمع ہوتا ہے اور اوس غار کے نزدیک ہیزم بیشمار خشک تر جمع ہے بادشاہ فلانے دن دوپہر کے وقت سب زاغونکو حکم دے کہ جلد اوسجگہ پہنچکے ہیزم خشک اوس غار کے منہ پر آہستہ آہستہ جمع کرین اور اصلا کوئی آواز منہ سے باہر نہ نکالے جبکہ جمع ہو چکین میں آگ اوسپر رکھدونگا اور سب زاغ ایکہی بار اپنی بازوؤن سے ہوا دین تا وہ آگ بھڑک اوٹھے جبکہ آگ بھڑکے گی جو بوم کہ باہر نکلیگا جل جائیگا اور جو اندر رہیگا دہوئین سے گھٹ کر مر جائیگا بادشاہ کو یہ تدبیر بہت خوش آئی کارشناس پھر جلد بسی بوم مین آملا اور فیروز بروز معین سب زاغون کو لیکر کارشناس کے نشاندہی کے موافق وہی تدبیر عمل مین لایا اور کام سب بومونکا تمام کرکے با فتح و ظفر معہ کارشناس کے پھر کر اپنی سلطنت پر متمکن ہوا اسکے بعد احترام اور اکرام کارشناس کا ہر روز ترقی کرنے لگا ایکدن بادشاہ نے کہا کہ اے کارشناس اتنی مدت صحبت مین غیر جنس کے کیونکر بسر کی تو نے **مصرعہ** روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم ٭ کارشناس نے عرض کیا کہ یہ سچ ہے کہ دیدار ناسناسب نزاع جہنم ہوتا ہے لیکن بہ سبب مخدوم کی فراغ خاطر کیواسطے جو محنت کہ پیش آئے عاقل کو لازم ہی کر اوسپر استقلال کرلے اور صاحب ہمت کو چاہیئے کہ مشقت اور اندوہ کیوقت دلکو مضطرب

نڈالی کیونکہ جو کام کہ عواقب اوسکا فتح اور نصرت سے نزدیک ہوا گر اوسکی مبادی مین کیسا ہی رنج ہو تحمل کرے کہ کوئی گنج بے رنج حاصل نہین ہوتا ہے اور گل بے خار ہاتھ آنا یہ نادر و اعتبار سے ساقط ہے لمولفہ **بیت** ہوتی ہی عزت ہین عزت پہ بڑی ابتدا کے بعد * رنج اوٹھاے کسقدر یوسف نے کنعان چھوڑ کر * بادشاہ نے کہا کہ مجھ بومونکی دانشمندیکا حال بیان کر وزیر نے کہا کہ کوئی دانا اونہین ندیکھا اِلّا ایک وزیر کہ سب سے قتل مین مبالغہ رکھتا تھا اور حکایت عقلی اور نقلی برجستہ سی رہنمائی کرتا تھا مگر بادشاہ اور سب اُمرا اور سپاہ اوس وزیر کی بات بیوزن جانتے تھے اور کہنا اوسکا خبث طینت اور حسد پر محمول کرتے تھے اور یہ نہ سمجھی کہ یہ وہ شخص ہی کہ بادشاہ نے جسے سب زاغون مین ممتاز کیا تھا اور تہوڑہ اوسکی عقل کا گوش زد سب کے تھا پس عجب کیا ہی کہ یہہ سب شعبدہ اسکا مکر سے ہوا احمق نے بلا امتحان اپنا محرم راز دار کر دیا آخر دیکھا جو کچھ کہ دیکھا اور یہ بات سب عقلا کے نزدیک مسلم الثبوت ہی کہ ہر کسیکو خاص بادشاہ کو چھپانا امرار کا ضرور ہے خصوصاً دوست ناامید اور دشمن ہر اساں سے واجب تر ہے **قطعہ** دوستی کر تو ناامید بد * محرم خود مساز در ہمہ حال * باعد دیز کر تو ترساں ست * نیست اظہار سر خویش حلال * بادشاہ نے کہا کہ میری دانست مین بومونکی ہلاکت کا سبب بومونکی ستمگاری ہوئی ہے کارشناس نے کہا کہ سچ ہے جس بادشاہ نے کہ طرح ظلم کی ڈالی غالب ہے کہ بنیاد اوسکی دولت کی جلد منہدم ہو جاتی کیونکہ بقا سلطنت کے ظلم کے ساتھ جمع نہین ہوتی ہے مثل عرب ہی اَلْمُلْكُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی چار کرے چار چیز کا امیدوار ہی پہلے جو کوئی کہ ستمکاری اختیار کرے اپنی اور اپنی دولت کی ہلاکت کا امیدوار ہی دوسرے جو کوئی رنڈیونکی صحبت کا مریض ہو رسوائی کا آمادہ ہی تیسرے جو کہ کہا نہین زیادتی کریگا بیماریکا منتظر رہیگا چوتھے جو کوئی کہ مشیران رکیک پر اعتماد کرتا ہے ملک اوسکا جلد قبضہ دشمن مین جاتا ہے اور یہ بہی حکما کا قول ہی کہ چھ شخص چھ چیز کی طمع نرکہین پہلے بادشاہ ظالم امید دولت پایدار کی نرکہے دوسرے شخص مغرور نیکنامی اور کسیکی دوستی ہونیکی طمع نرکہے کہ اوس سے لوگ کبھی بدل دوستی نرکہینگے بلکہ ہمیشہ اوسے بری سے یاد کرینگے تیسرے یہ ہے کہ شخص بدخلق کے کمتر دوست ہوتے ہین بلکہ متنفر رہتے ہین چوتھے خیرہ رو بے ادب مرتبہ جلیل کا امیدوار نرہے کہ بے ادب ہمیشہ سبکی نظر مین ذلیل رہتا ہی پانچوین بخیل کو نیک کرداری و نیکنامی نصیب نہین ہوتی بلکہ اسکی ضد کا سزاوار ہوتا ہی چھٹے حریص گناہ سے کم بچتا ہے کیونکہ حرص انسانکو گناہ اور بیعزتی کیطرف مائل کرتی ہی جسجگہہ حرص نے خیمہ اقامت برپا کیا امانت اور راستی اوسجگہہ سے اوٹھ جاتی ہی اور بومونکی بادشاہ کو زاغونکے قتل پر مفصلو رغبت ہی اسلیے منہج راستی سی انحراف کر کر بادیہ حیران مین سرگردان ہوا اور چاہ کہ اوسنکی واسطے کہودا تھا آپ ہی اوسمین گرا مصداق اس مثل کا ہوا کہ چاہ کن را چاہ درپیش * فیروز نے کہا ای کارشناس حق کام ہی تو عقلمند قعی یونہی ہی کہ آجسے بطنا بعد بطن سب زاغونکا تو محسن ہوا تیرا شکر سبکو لازم ہی کہ تو نے جان اپنی نثار کر کے عزت جاہ وبال اس قوم کا

Marfat.com

دشمن قوی سے بچالیا یہہ مصرع تیری ہی شان مین زیبا ہے مصرعہ اینکار از تو آید و مردان چنین کنند بکارشناس سے عرض
کیا کہ مرد اُسے کہتے ہین کہ مصیبت کے وقت ثابت قدم رہے اور اس بندہ ناچیز کا کیا مقدور تہا کہ ایسا کام کرسکتا یہہ محض اقبال
شاہنشاہی سے وقوع مین آیا ہے مگر ثابت قدمی اور راۓ درست سے ہمیشہ کام نکلا ہے جیسا کہ سانپ نے اپنی مصلحت دشمن یعنی کہ
مینڈک کی خدمت مین راضی ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکہ تہا **حکایت** ۱ پیر کہا کہتے ہین کہ ایک بیر السن پر پیری نے یہانتک
غلبہ کیا کہ شکار کی طاقت نہ رہی آخر بہوک کے مارے ہلاکت کو پہنچا اور اپنے دلمین کہا کہ اب افسوس جوانی کا اور فکر عود طاقت
کرنا گویا آتش سے رفع تشنگی کی امید کرنی ہے اور اسکے سوا اب جو یہہ حال پیری کا ہے کاش اسکو بہی قیام ہوتا سو بہی نہین بلکہ — ف بالفتح عود بمعنی بازگشتن ۱۲
دمبدم روبکمی ہے پس فکر ماضی فعل عبث ہے آگے کی کچہہ فکر کرنی چاہیئے یعنی عوض فکر جوانی جو کچہہ تجربہ اس مدت عمر مین حاصل — ف مکافات بالضم کسی را
کیا ہے بموجب اُسکے کچہہ تدبیر ضرور ہے تا قوام بدن اُس سے متصور ہو گو ذلت پیش آئے تو بہی مضایقہ نہین ہے مگر باقی ایام حیات دیدہ و دانستہ — برکردار او سزا
برباد نکیا چاہیئے پس اس تصور مین اُس چشمے پر گیا کہ جس مین مینڈک بہت تہے اور اُنمین بادشاہ اور وزیر اور امیر بہی تہے سانپ نے اُسجگہ — دادن و مانند
پہنچکے سینہ چاک اور اندوہناک بنکے خاک پر لوٹنا شروع کیا کہ ایک مینڈک اُسکے نزدیک گیا اور پوچہا کہ کیون اتنا غمناک ہے سانپ نے — یکدیگر شدن ۱۲
کہا کہ آج مجہسے زیادہ کون سزاوار غم و الم کا ہوگا کیونکہ مادہ میرے حیات کا شکار مینڈکونکا تہا آج وہ واقعہ پیش آیا کہ انکا
گوشت مجہپر حرام ہوا اور اگر قصد بہی شکار کا کرون تو کچہہ نہین کرسکتا ہون اُس مینڈک نے جا کے یہہ حال اپنے بادشاہ سے
کہا بادشاہ اس حال عجیب سے متعجب ہوا اور سانپ کے نزدیک آکے پوچہا کہ کیا حادثہ تجہپر وارد ہوا اور کس عمل کے مکافات مین
مبتلا اس بلا کا ہے سانپ نے یہہ بیت پڑہی بیت مجروح مین نہین ہوا قاتل کے ہاتہہ سے ؛ جو کچہہ ہوا مجہپہ سو اس دل کے
ہاتہہ سے ؛ اور کہا کہ اے بادشاہ حرص شوخ چشم نے دام بلا مین مجہے ڈالا اور طمع فتنہ انگیز نے دروازہ محنت و خواری کا میرے
منہ پر کہولا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ایکدن ارادہ ایک مینڈک کے پکڑنیکا کیا مینڈک وہ بیچاری خوف جانسے ایک عارف زاہد کے
گہر مین جا پہنچی مین گوشت کی طمع مین اُسکے پیچہے لگا ؛ گیا قضارا زاہد کا بیٹا ایک مکان تاریک مین سوتا تہا اُسکے پانو کا انگوٹہا
میرے منہ مین لگا مین سمجہا کہ مینڈک کی ہی ہے بہوک کے غلبہ سے کچہہ تمیز نہ رہی مینے اُسپر دانت مارا فی الحال وہ سرد ہوگیا زاہد یہہ
خبر پاکے مجہپر دوڑا مین گہر سے نکل کے صحرا کی طرف بہاگا زاہد میرے پیچہے دوڑا آتا تہا اور بد دعا کرتا تہا کہ اے پروردگار اُسے
خوار و بیمقدار کر اور اُسے مینڈکونکے بادشاہ کا مرکب بنادے اور کبہی مینڈک پکڑنے پر یہہ قادر نہو مگر صدقے کے طور سے
جو وہ بادشاہ اُسے کچہہ دے وہ البتہ کہا لیا کرے اسی ذلت مین مدت الحیات رہے یہہ دعا اُسکی قبول ہوئی
اب مین مطلق مینڈک پکڑنے پر قادر نہین ہوتا ہون آج اسیواسطے مین حاضر ہوا کہ بادشاہ مجہپر سوار ہوا کرے
اب جو کچہہ تقدیر الہی سے ہوا مین اُسپر راضی ہون کہ وہ پہرنے والی نہین ہے مینڈکونکا بادشاہ اس مین اپنا فخر سمجہا کہ

مین ایسا ہون کہ مار پہ سوار ہوتا ہون اُس دن سے اُسپر سوار ہونے لگا اور ابناے جنس مین مباہات کرتا تہا ذکے بعد سانپ نے
کہا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو کہانیکے بغیر زندگانی اور قوت سواری دینے کے نہین ہو سکتی ہے بادشاہ نے کہا کہ سچ ہے کہ مجھے
مرکب سے گریز نہین ہے اور مرکب کو بے قوت قوت سواریکی محال ہے اُسی دنسے دو مینڈک اسکا راتب مقرر کیا سانپ وہی مینڈ
مینڈکونسے رفع گرسنگی کرتا تہا اور بے کوشش روزی پاتا تہا اور بقاے حیات کیلیے عار نکرتا تہا **رباعی** دستے کہ ترا و نیش
سنگ آید: در وقت ضرور بوسہ دادن شاید: ہر کار کہ عارست ملال افزاید: در حالت احتیاج بد نماید: یہہ مثل اسواسطے
لایا ہون مین تا معلوم ہو کہ یہہ عار مانند مار کے اسلیے قبول کی مینے کہ ہلاک دشمنونکا اور فلاح دوستونکی اسکے ضمن مین
مندرج تہی چنانچہ یہہ بیت بہی حسب حال ہے **بیت** تلطف کن کہ ہر کار یکہ صعب ست: بنرمی و مدارا میتوان ساخت: اسلیے
کہا ہے کہ شجاعت سے تدبیر بہتر ہے کیونکہ مرد جنگی کیسا ہی توانا ہو اوپنے دوچند بلکہ سہ چند سے برابری کرتا ہو تو ہی اُسکے واسطے
ایک حد معین ہے اور مرد دانا ایک تدبیر صائب سے ملک کو پریشان کر دیتا ہے اور لشکر گران کو تہوڑی فکر مین بگاڑ ڈالتا ہے بموجب
اس بیت کے **بیت** بیک تدبیر نیکو ان توان کرد: کہ نتوان با سپاہ بیکران کرد: بادشاہ نے کہا کہ ای کارشناس تونے عجب طرح کی ظفر
پائی ہے اور کار نمایان کیا کہ ذکر اس کا تا حشر باقی رہیگا وزیر نے کہا کہ اس امر مین میری تدبیر سے کچہہ نہوتا یہہ محض فرخندہ ہی
مددگاری کی کہ مین کامیاب ہوا حکما نے کہا ہے کہ مطلب ایک ہو اور بہت شخص ارادہ کرین کہ اس مہم مین ہم
جدا جدا کوشش کر کے مطلب کو حاصل کرین دیکہیے کون کامیاب ہوتا ہے سب کا اسپر اتفاق ہے کہ وہ اُنمین
سے مقصد کو پہنچیگا جو مروت مین مخصوص ہو کیونکہ خاصیت مروت کی یہہ ہے کہ کام صاحب مروت کا جلد روا ہوتا ہے
اور اگر مروت مین سب برابر ہین تو وہ مطلب حاصل کریگا جسکے یار اور مددگار زیادہ ہون اور اگر اس باب مین مساوات رکہتے ہین
تو وہ شخص کامیاب ہوگا کہ ان سب ہنروں کے ساتہہ بخت و اقبال جسکی مددگاری کرینگے **قطعہ** کوکب بخت چو طالع شود از
اوج مراد: انچہ مقصود بود زود میسر گردد: مدد طالع اگر نیست مرنجان خود را: کہ اگر روے سوے بحر نہی بر گردد: فیروزی تہا
کہ بوم ہمین اس لایق نہ سمجہے تہے کہ یہہ ہمسی انتقام لے سکینگے کیونکہ ہمین تہوڑا اور ضعیف جانتے تہے کارشناس نے کہا کہ چار چیزین ہین
کہ جو اُنکے تہوڑیکو بہت نسمجہیگا خراب ہوگا ایک آگ کہ پہلے تہوڑی ہوتی ہے پہر بہڑک کے بہت ہو جاتی ہے دوسرے قرض کہ تقاضا
قرض خواہ اگرچہ ایکدرم کا ہو پر ہزار برابر رنج دیتا ہے تیسرے بیماری کہ اگر تہوڑی کی احتیاط نکریگا اور بہت کے مانند اُس سے نڈریگا
تو قریب ہے کہ وہ زیادہ ہو کر مرتبہ ہلاکت کو پہنچائے چوتہے دشمن اگر کیسا ہی خوار اور ذلیل ہو جب غافل پائیگا کام تمام کریگا
اسنے کہی امین شبہ ہے کہ کنجشک ضعیف الحال نے مار قوی ہیکل سے انتقام اپنا لیا بادشاہ نے کہا کہ یہہ کیونکر تہا **حکایت**
کنجشک و مار کہا کہتے ہین کہ کنجشک کے جوڑے نے ایک گہر مین گہونسلا انکے نیچے نکالے تہے دو لونوا نہ اور کرم

۱ نے تہے اور بچونکو بہاتے تہی ایکدن نر کہین گیا تہا رات ہوگئی نہ آیا دوسرے دن شام کو آکے دیکہتا کیا ہے کہ مادہ فریاد و زاری کر رہی ہے کہا کہ ایجان من باعث اتنی فریاد کا کیا ہی کہا بیت مخلد در سینہ ام خاری کہ میبارم سرشک • دل سوزان غمے دارم کہ آہی میکشم • کیونکر زاری نکرون کہ تیرے جانیکے بعد تہوڑی ہی دیر گزری تہی کہ ایک مار مہیب کو دیکہا کہ قصد میرے بچونکا کیا ہر چند منت کیا مینے بیت اگرچہ غالبی از دشمن ضعیف نترس • کہ تیر آہ سحر بر نشانہ آید مار نے کہا کہ یہ وہ سینہ نہیں ہے کہ تیر اثر جسمین اثر کرے کہا مینے جسوقت کہ مین اور بابا بچونکا کمر اسکی انتقام پر باندہینگے تو تیری حق مین اچہا نہ ہوگا سانپ ہنسا اور کہا کہ مین وہ ہون کہ تیر کا زہرہ جس سے آب ہوتا ہے بہلا تم ایسون سے کیا اندیشہ کی جگہ ہے اسکے بعد ہر چند چلائی کوئی میری فریاد کو نہ پہنچا آخر اوس ظالم ستمگار نے بچونکو کہا کے اسی آشیانے مین آرام کیا ہے۔ نر نے یہ ماجرا سنکر آہ سوزناک کہینچی اور دست تدبیر اس خردبین ڈالا اوسوقت کہ شام تہی صاحب خانہ چراغ جلانے مین مشغول تہا فتیلے کو جلاکر چراغ ہاتہہ پر رکہا تہا کہ کنجشک نر جست کر کے فتیلے کو لے اوڑا اور اپنے آشیانے کے منہہ پر دہر دیا صاحب خانہ سمجہا کہ اگر گہونسلا جلا تو سقف مین آگ لگیگی بالائے بام آکر آشیانیکو چوب دستی سے گرانیلگا مار نے خواب غفلت سے بیدار ہوکر سر باہر نکالا صاحب خانہ نے مار مار کہکے وہی چوب دستی کہ ہاتہہ مین تہی ماری کہ سر مار کا مانند حباب کے دو پارہ ہوگیا یہ مثل اسلیئے بیان مین آئی کہ سانپ اونکی دشمنی کو حقیر سمجہا تہا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سنگ انتقام سے سر اوس متکبر کا کچلا گیا بیت دشمن اگرچہ خوار بود از طریق خرم[1] • ور ابر برگ دان و غم کار خویش خور • بادشاہ نے کہا کہ مینے ہمیشہ جو کام کہ تیرے مشورہ پر کیا بخیر و خوبی اوسنے سر انجام پایا پیچ یون ہی کہ جو کوئی کہ کام اپنا ناصح صواب اندیش کے مشورے پر رکہیگا دست ناکامی اوسکے دامن اقبال تک نہ پہنچیگا اور سب ہنرون سے زیادہ نر تیرا یہ ہنر تہا کہ مدت دراز تک دشمنون مین رہا پہر کبہی ایسا کلمہ تیری زبان پر نہ گذرا کہ کوئی خردہ گیری کرتا اور نہ ایسا تجہسے عمل صادر ہوا کہ باعث اونکی نفرت و بدگمانی کا ہوتا کارشناس نے عرض کیا کہ یہ سب باعث حضور کے تربیت کا تہا اگر خانہ زاد کو شرف چرن برداریکا حاصل نہوتا تو رائے ضعیف اس غلام کی اس امر دشوار کی ہرگز عقدہ کشائی نکر سکتی للہ الحمد کہ ہمارے بادشاہ جمجاہ سی خوبی رائے اور درستی تدبیر اور شوکت و ہیبت اور شجاعت و جمعیت کے ساتھ کوئی دقیقہ دقایق مہمات سی پوشیدہ اور باقی نہین رہا ہی اور تعجیل اور تانی[2] اور خشم اور رحم اور حلم و حیا اپنی اپنی محل پر سب صرف ہوتے ہین خلاف وقت اور موقع کے کوئی کام عمل مین نہین آتا ہے اور ابتداے کار مین انتہائی مصلحت ملحوظ رہتی ہے اور کسیوقت مین مرتبہ احتیاط کا ہاتہہ سے نہین جاتا ہی اور ناموس سلطنت اور رونق ریاست کی اور ریاست متمدن[3] کی مراتب اصلا فروگذاشت نہین ہونے پاتے ہین پہر جو کوئی کہ ایسی بادشاہ سی دشمنی اختیار کرتا ہے گویا وہ اپنی ہونکو مارکستہ سے اپنی طرف کہینچتا ہے اور اپنی بیخ زندگانی آپ اپنی ہاتہہ سے

[1] حرم بالضم پوشیدہ ۱۲
[2] تانی بمعنی تاخیر ۱۲
[3] متمدن بضم میم و فتح تا و دال مشدد مکسور شہر نشین ۱۲

Marfat.com

اوکہتا ہی فیروزند نے کہا کہ ای کارشناس جیسے تو مجھسے جدا ہوا لذت طعام و شراب حلاوت خواب و قرار مطلق نہین رہا نیز
کارشناس نے عرض کیا کہ جہاں اوس بادشاہ ہو اور جو کوئی کہ بلای دشمن قوی دست مین مبتلا ہوتا ہی جبتک اوس سے چھٹکارا نہین پاتا ہے
رات دن مین فرق نہین کرتا ہی اور رفتار مین امتیاز نہین کرسکتا ہی اور حکما کا بہی قول یہی ہے کہ جبتک بیمار کو صحت کامل
نہو کہانیکا مزا نہین ملتا ہے اور حمال جبتک بار گردن سے نہ اوتارے آرام نہین پاتا ہے اور عاشق جبتک دولت وصال حاصل نہ
کری اضطراب رفع نہین ہوتا ہی اور مرد ہراسان جبتک دشمن غالب سے امان نہین حاصل کرتا ہی دم آسایش سے نہین لیتا ہے
اور بادشاہ غیور جبتک انتقام دشمن سے نہ لے بستر آرام پر سر نہین رکھتا ہے فیروز نے پوچھا کہ صورت او تدبیر اونکی رزم و بزم
کی کسطرح دیکھی تو نے وزیر نے کہا کہ سب صفات اونکی عجب و غرور و تن پروری سی متعلق تھے اور رای صواب سے
کچھ نصیب نرکہتے تھے اور رای راست و فکر خطا مین کچھ تمیز کرتے تہی اور سب کے سب ایک حال رکھتے تہی الا وہ ایک وزیر کہ
میرے قتل مین مبالغہ کرتا تھا حکیم تہا دانا دل اور بیدار مغز بادشاہ نے کہا کہ دلائل اوسکی عقل کے کیا ہین وزیر نے کہا اول
دلیل یہ ہی کہ میرے قتل کا حکم کرتا تہا اور الحق کہ یہی سبب بقا اور دوسرے اوسکی صواب دید ہی اگر اوسکی رای کو قبول کرتے تو کیون اسطرح برباد
ہوتے دوسرے یہ کہ تا دم واپسین اوسی نصیحت سی ہاتھ نہ اوٹھایا اور نمک حلالی کے لحاظ سی ہرگز پاس ادب نکیا مگر طریق بے
ادبی سے بہی بچاؤ کیے جاتا تہا اگرچہ جانتا تہا کہ میری بات نہین سنتے ہین اور نہ سنین گے تسپر بہی زبان بند نہ کی
بادشاہ نے کہا کہ وہ آداب نصیحت شاہی کیا ہین کہ خیرخواہی کی جگہہ ادب ہی نکرے اور بے ادبی سے بہی بچتا رہے کہا
کہ سخن درشت کو ایسی نرمی سے اور لطف تقریر سے ادا کرے کہ مطلق ناگوار طبع بادشاہ نہو اور جانب تعظیم ہر بات
مین رعایت رکہی بلکہ کسی کام مین گستاخی اور فضول گوئی نکرے اور اگر قول و فعل مین مخدوم کے خلل یا زلل مشاہدہ کرے
تو اوسکی اطلاع کرنے مین عبارت نیک اور ایہام سے پیش آوے اور تعریضات شیرین اور تمثیلہای دلفریب اور
دور اندیش سے رہنمائی کری اور سعادت غیرونکی اثنای حکایت مین جو مناسب اس حال کے ہون اونہین باتین
ہیمن تقریر کرین وزیر لوگونکا یہ سب صفتین رکہتا تہا اور کسی باب مین دقیقہ فروگزاشت نہ کرتا تہا اور بادشاہی وہ
مرتبہ عالی ہے کہ کوئی اگرچہ ہے کہ اپنی کوشش سی پاوے تو پا نہین سکتا ہے بلکہ دست آرزو بہی ہرگز یہ تک پہنچا نہیں سکتا ہی
مگر ہوشیاری اور مددگاری بخت سی حاصل ہوتا ہی اور اگر امداد غیبی سے یہ دولت نصیب ہو تو اوسی عزیز جانے سرسری
نہ سمجھے ضبط قواعد اور حفظ مراسم عدل و داد مبالغہ ہر دم تمام پیش نظر رکھے نظم اے آنکہ بملک باقی دسترسے
دولت طلبی کم طلب آزار کسے ؛ صد تیغ سیاست آن خرابی نکند ؛ کو آہی بکند مخلصے بر آرد نفسے ؛ لائق شان بادشاہی
یہ کہ ہر کام مین غفلت سی اجتناب کری اور کسی مہم مین سہل انگاری نکرے کہ بقای ملک اور استحکام دولت چار چیز کی

Marfat.com

بغیر ممکن نہین ہی ایک یہہ کہ ذہن رزین کا اتنا رسا ہو کہ امر استقبال کا کہ غیر موجود ہو ایسے موجود سے زیادہ نزدیدہ دل سی مشاہدہ کری اور دوسرا رادہ جس بات کا کری اُسے ہزار پہلو سے تحقیق کرے جب یہہ یقین جانے کہ یہہ فتور اور قصور سے خالی ہی اُسوقت اُسے عمل مین لا تیسرے اتنی رای درست رکہتا ہو کہ خطا اور خلل کی طرف کبہی مائل نہو چوتہے شمشیر ایسی تیز و تند رکہتا ہو کہ مانند برق جہان سوز کہ جب خرمن دشمن پر گرے خس و خاشاک اُسکی ہستی کا برباد فنا کردے اگر سپر کوہ کو پناہ چہرہ کری تو تا تند خیار کی آسیب ہی نہ اُسکے مراد یہہ ہے کہ بہادر ہو اور حکایت اور عذر اور مکائد دشمن پر اگرچہ کتناہی تضرع او تذلل کرے فریفتہ نہو جیسے کہ ایک زاغ تنہا نے جب کہ دشمن کے دلمین جگہہ پائی باوجود تنہائی اور ضعف کے بومون سے دشمنان قوی دست کو ایک آن مین ہلاک کر دیا اور اُنہون نے اپنی رکاکت طبع اور قلت فہم سی ایسی مالش قرار واقعی پائی کہ نام و نشان اُنکا صفحہ ہستی سے محو ہو گیا اور اگر کچہہ بہی اُنہین عاقبت اندیشی ہوتی تو زاغ اس مراد کو نہ پہنچتی بلکہ چہرہ ظفر کا خواب مین نہ دیکہتی عاقل کو چاہیے کہ اس حال کو چشم عبرت سے دیکہے اور اس نصیحت کو گوش خرد سے سنے کہ دشمن کتناہی ضعیف ہو اُسے چشم کم سے نہ دیکہے اور اگر ہزار لاف دوستی مارے اور آثار دوستی کے بہی اُسمین پائے جائین تو بہی اعتماد نکرے اور کبہی اُس سے غافل نرہے۔

نظم دشمن اگر لاف مروت زند ٭ صاحب عقلش نشمارد دوست ٭ مار ہمان ست بسیرت کہ ہست ٭ گرچہ بصورت بدر آید ز پوست ٭ اور عمدہ فائدہ اس سے یہہ ہے کہ دوستان خالص اور ہواداران عاقل اور مخلص کا خواہان رہے اور اُنکی خریداری کرے کہ نافع تر اس سے کوئی تجارت نہین ہے سنا تمنے کہ ایک کارشناس نے کہ مخلص خالص تہا زاغ کے حق مین اُسکی دوستی اور رای درست نے کیا نتیجہ بخشا کہ مہلکہ ہول ہراس سی نکالکے منزل امن و امان کو پہنچا دیا بہلا جسکی کہ بہت دوست ہونگے اُسکو کیا فائدہ پہنچیگا قس علی ہذا جو کوئی کہ دوست اور ہواداروں کا خواہان رہے گا اور مخالفان غدار کے غبار سی دامن اپنا آلودہ نہ کریگا کمال مراد اور نہایت آرزو کو مقرر پہنچیگا **بیت** با یار نیکو خواہ بعشرت نشین و ز دشمن بد دامن صحبت بر چین ٭

باب پانچوان مضرت مین غفلت کرنیکے اور بسبب اُسکے مطلوب کے ہاتہہ سے کہونے مین ہے

رائے دابشلیم نے برہمن سے کہا کہ تو نے داستان بیان کے فریب دشمن سے پرہیز کرنیکے اور اُنکے مکر و زور کی مضرت سے احتراز کرنیکے کہ پردہ دوستی مین دشمنی کرتے ہین اُس سے بچنا واجب جانئے اب التماس یہہ ہے کہ بیان فرما کہ اُسکی مثال کہ حصول مدعا مین جہد کرے اور جب مطلب حاصل ہو تو اُسے غفلت سے ضایع کردے برہمن نے زبان ثنا کہولی اور یہہ بیتین مولف کی بادشاہ کی دعا مین پڑہین **نظم** الہی تا رہے قایم یہہ آسمان و زمین ٭ الہی تا کہ رہے آفتاب و ماہ منیر ٭ فلک پہ تا رہین اختر زمین پہ آدم زاد ٭ الہی تا کہ رہے برق و رعد و ابر مطیر ٭ مژہ کو تیر کہین

Marfat.com

اور کمان ابرو کو ہمیشہ یار کی زلفونکو تا لکہین زنجیر نگاہ یار رہو یا رب بلائے جان جبتک سواد چشم پر ہی تا ہو سر
تسخیر الہی شرق سے تا غرب تیرا حکم رہے کہا کرین تجہی سب آفتاب عالمگیر خاطر خطیر شاہنشاہی پر کہ مورد فیض نامتناہی
ہے پوشیدہ نہین ہے کہ چیز کا حاصل کرنا آسان اور حفاظت اسکی مشکل ہے کیونکہ بہت شخصونکو مساعد بخت کے باعث بے مشقت
اور کلفت اور بے سعی اور بیرنج گنج مطلوب حاصل ہوا ہی مگر محافظت اسکے سبب سستی رائے کی نہین کر سکتے جو کوئی کہ بیتاَ
دور اندیشی سے بے نصیب ہے جو چیز کہ کسب سے یا بے کسب حاصل کریگا یقین ہے کہ تہوڑے سے عرصے مین وہ تلف و تاراج ہو جاے
جیسا کہ سنگ پشت کو بوزینہ سا محب بابرکت بجد و جہد ہاتہ آیا اور بے عقلی کے سبب ہاتہ سے کہو دیا اور پہر جہل و حماقت کے
جراحت نے کسیطرح التیام نپایا رائے نے پوچہا کہ یہہ حکایت کسطرح پر ہے برہمن نے کہا **حکایت سنگ پشت و**
بوزنہ جزیرہ بحر اخضر مین ایک گروہ بندرونکا تہا اور نام انکے بادشاہ کا کاردانا تہا کہ اسکی بنائے ریاست نے سیاست کامل
سے استحکام پایا تہا اور بنیاد اسکی سلطنت کی حکم نافذ اور عدل مناسب سے استوار تہی اور رعایا اسکی بدل احسان بستر
رفاہ پر امن و امان سے آرام کرتی تہی اور اس دیار کے باشندے اسکی بخشش کا شکر زبان پر رکہتے تہے لمولفہ **بیت** سب عالم کی بس اس سے بہبود تہی
خدا راضی خلق اس سے خوشنود تہی ایک مدت دراز شادی و کامرانی سے بسر کی اور بہار جوانی کو خزان پیری و ناتوانی تک پہنچایا اور آثار
ضعف کے اعضا بدن پر ظاہر ہوے سر و دل سے اور نور آنکہونسے بطرف ہوا اور نہال قوت کہ میوہ مراد دیتا تہا سموم عجز و بیچارگی سے پژمردگی لایا
چراغ طرب باد تند آفت تعب سے بجہہ گیا اور بساط نشاط ہجوم امراض و عموم اعراض سے منطوی و پیچیدہ ہوئی **بیت** نشاط پیران مجوی کہ آب روان
باز نیاید بجوی چو بر سر نشیند زپیری غبار دگر عیش صافی توقع مدار اور عادت روزگار غدار کی یہی ہے کہ طراوت گلستان
جوانی کو خارستان پیری سے مبدل کر دیتا ہے کہ پہر وہ راحت دل کبہی حاصل نہین ہوتی ہے اور ہواے صافی اسکے غبار کدورت نا پیدا
کرتی ہے **بیت** با شادیِ زمانہ غم بیشمار ہست در جام روزگاری خوشگوار نیست یک کس بزیر گلشن نیلوفری کہ دید
کز خون دیدہ عارض او لالہ زار نیست موافق اس مضمون کے مولف نے خوب کہا ہے **بیت** فائدہ ہی یہان کا نقصان ہے
سنگ کہاتے ہین بار دار درخت وہ پیرزن شوہر کش کہ دنیا جسکا نام ہے عروسان نوجوان کے لباس مین اہل جہان کے آگے
جلوہ کرتی ہے اور زینت ناپایدار اور زیور بے اعتبار سے دل بیخبر دونکے اپنے دام محبت مین کہینچتی ہے **بیت** بازیچہ ایست
طفل فریب این متاع دہر بیعقل مردمان کہ بر و مبتلا شدند اور اپنی آرایش بے اصل اور جنس کاسد کو بازار خریداری
مین سو سو بناوٹ سے لاتی ہے جس نے کہ اسکی خریداری کی اور عقدہ ازدواج مین کہینچا مدت مراد اسکا آغوش آرزو تک پہنچا اور
جس نے کہ اسکو حبالہ وصال مین لیا ایک رات بہی حسب دلخواہ کام دل اس سے حاصل نہ کیا **بیت** جمیلہ ایست عروس جہان
ولے میدان کہ این مخدرہ در عقد کس نمی آید اور کودک مزاج اتنا ہی نہین سمجہتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے

Marfat.com

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ خلاصہ یہ ہے کہ کام حیات دنیا کا بجز لہو اور لعب کے اور نہیں ہے اسپر بھی اپنی حماقت
سے اوس سراپا آفت کے دام بلا مین عمداً پڑتے ہین اور اوسکی صورت پر فریب پر فریفتگی کرتے ہین اور اوسکی خبث باطن اور
سستی عہد اور دنائت طبع اور ناپاکی سیرت سے بیخبر ہوتے ہین اور خردمند کہ دیدۂ دل جسکا کحل الجواہر معرفت سے روشن ہوتا
ہے وہ کبھی اوسکی مزخرفات فانی پر التفات نہین کرتے ہین اور دل کو طلب جاہ بیفائدہ مین پریشان نہین بناتے ہین
بلکہ روی طلب جستجوی دولت ناپایدار کیطرف کبھی نہین لاتے ہین ** مثل یعنی ذکر اوسکی پیری و ضعف کا افواہ خلق اللہ مین پڑا
اور حشمت اور ہیبت پادشاہی مین نقصان فاحش ظاہر ہوا اور انواع ضعیف اور فتور نے ارکان شوکت شہریاری
اور سطوت جباری مین راہ پائی **بیت** دولت اگر دولت جمشید لیست ** موی سپید آیت نومیدیست ** اور اوس خاندان
پادشاہی مین ایک جوان نانہ رو ہے کہ سعادت اوسکی پیشانی پر پیدا اور اطوار دولت اوسکی حرکات سے ہویدا ہو نشو و نمای ارکان
دولت نے استحقاق رتبہ شہریاری اور استعداد منزلت جہانداری اوسمین دیکھی اور استقلال اسکا تقدیم امور سیاست عالم گدازی اور تمہید
رعایت رعیت نوازی مین جب بکمال خوبی مشاہدہ کیا ہر ایک کو اوس سے رجوع پیدا ہونے لگی اور باکید گر سب صلاح کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ اس جوان کے نہال عمر نے کہ جویبار ادب سے نشو و نما پائی ہے قابلیت اسکی رکہتا ہے کہ گلشن ملک اسکی آبیاری عدل سے سرسبز اور
سیراب ہو تو بہتر ہے اور وہ جوان بہی میلان سب کا اپنی طرف دیکھکے ہر ایک کو امید وار خلعت و مزید مرتبت کرتا تھا آخر
ایکدن سب خاص و عام نے اتفاق کرکے اوس پیر فرتوت کو کنارے بٹھا کے کلید ملک و مال اوس جوان کے قبضہ اختیار مین سونپے۔
لمؤلفہ **بیت** آسمان سے تخت زر رتبہ مین رفیع ہوگیا ** مہر تابان سے سوا تاج مرصع ہوگیا ** بیچارہ کاروانا جب کہ اسطرح سے
معزول ہوا اس عار کو گوارا نہ کرسکا بنا چاری جلای وطن اختیار کیا اور ایک جزیرہ مین کہ چشمہ آب اور میوہ تر و خشک بہت تھا
منزوی ہو کبھی اپنی تنہائی اور بیکسی پر روتا تھا اور کبھی تسلی دل اس مصرع سے کرتا تھا **مصرع** ہر کہ قانع شد بخشک و تر شہ بحر و بر است
اور اوسی بیشہ مین پیشہ قناعت کو اپنا پیشوا کرکے ریاضت عبادت معبود مین مشغول رہا کرتا تھا اور روز و شب تدارک اوقات
مافات کو غرور سرور سلطنت مین برباد دیا　　کرتا تھا اور تدبیر توشہ عقبی توبہ و استغفار سے کرتا تھا اور جو زنگار کہ ظلمت
شب شباب مین آئینہ سینہ پر بیٹھا تھا مصقلہ صبح پیری سے دفع کرتا تھا اور واسطے تنبیہ نفس غفلت شعار کی یہ شعر گویا کا
تکرار کرتا تھا **بیت** ** ہدہد ہو گئے موی سیاہ غفلت چھوڑ ** ہوئی ہے صبح گئی دم چراغ ہستی ہے ** ایکدن کاروانا
انجیر کے درخت پر بیٹھا ہوا انجیر کہا رہا تھا کہ ناگاہ ایک انجیر ہاتھ سے چھوٹا اور اوس درخت کے تلے ایک چشمہ پانی کا تھا
اوسمین گرا صدا اسکی بندر کے کان مین آئی تو اوسے بہت بہائی اسلیے بار بار انجیر اوس پانی مین چھوڑتا تھا اور اوسکی
صدا سے محظوظ ہوتا تھا اتفاقاً ایک سنگ پشت دریا سے سیر کرتا ہوا اوس چشمے مین دو دن سے وارد تھا

ل تہیدار دیبین کہ یہ زندگی دنیا کی مگر کھیل کود ۱۲ ع ذنائت یعنی خسیس و زبون دبیجہ زنجین ۱۲ ع مزخرفات یعنی ملمع وفتح ودوم جمع مزخرف باطل و آرایش کردہ ۱۲ ع منزوی بضم میم از انزوا یک گوشہ گرفتن ۱۲ ع مافات جو چیز جاتی رہے ۱۲

اور بوزینہ جو واسطے ملازمت صدا کے انجیر ادسمین گراتا تھا تو سنگ پشت او سے فتوح غیبی جان کے کہا تا جاتا تھا اور حمد خدا
کرتا تھا کہ بے شفقت ایسی نعمت عظمی اللہ نے عنایت فرمائی اور دلمین ممنون ہوتا تھا کہ یہہ بندر مجھے مہمان جان کے
یہ انجیر گراتا ہے سبحان اللہ کیا مرد سخی اور مہمان نواز ہے اور یہ خیال کیا کہ اس شخص نے بے سابقہ معرفت ایسے حقیقی یہ رحمت
فرمائی ہے اگر واسطہ محبت اور وسیلہ مودت مستحکم ہو جاے تو کیا کچھ احسان اور مروت کریگا اور نظم فواید دنیا سے صفات حسنات
ایسے شخص کی کہ مکارم اخلاق اور محاسن اشفاق جسکی طینت مین اسد بجہہ اصل ہین اور قلم کرم الہی بے آئین جوانمردی و فتوت
اس کی تربیت کے صفحہ ہمت پر لکھی ہے پس ایسا شخص مغتنمات روزگار سے ہے ہر آئینہ اسکی مصادقہ محبت سے زنگ ملال
باطن آئینہ دل سے محو ہو جائیگا اور ایسے خدا شناس کے نور سے ظلمت شب یجور حوادث روزگار کو اپنی خاطر سے دور کرنا ضرور ہے
مصرعہ از خدا میطلبم صحبت روشن رائی ۞ اسکے بعد عزم محبت بالجزم کر کے زبان تحیۃ و دعا کھولی اور آرزوی ملازمت
بعد النجاعرض کی بوزینہ نے جواب سلام آداب تمام سے دیکر کہا مصرعہ ای آمدنت باعث آبادی ما ۞ اور یہہ کہا کہ میں بھی
بدل وجان مشتاق تیری صحبت بابرکت کا ہون کیونکہ رغبت اختلاط رفیقان کامل اور خواہش صحبت یاران عاقل خصایل پسندیدہ
اور صفات برگزیدہ سے ہے اور جو کوئی کہ دوست حقیقی اور برادر دینی رکھتا ہے دونون جہان میں باعث سرفرازیکا ہوتا ہے
نظم جسنے کہ سعید یار پایا ۞ کونین میں اقتدار پایا ۞ دولت کے حصول کی خوشی کیا ۞ خوش وہ ہے کہ جسنے یار پایا ۞ سنگ پشت
نے کہا کہ مین حوصلہ دوستی اور ہمصحبتی کرتا ہون مگر یہ نہین جانتا ہون کہ قابلیت اسکی رکھتا ہون کہ نہین بوزینہ نے کہا کہ حکما
نے باب دوستی مین میزان رکھی ہے یعنی لازم ہے کہ کوئی بے دوست نرہے مگر ہر کسیکو دوست نہ جانے پر تین گروہ سے دوستی ضرور
ہے ایک فرقہ علماء و فقراء کا انکی برکت صحبت سے سعادت دنیا و دین حاصل ہوتی ہے دوسرے اہل کرم اور اخلاق کہ دوستونکی خطا چھپانا انکی
عادت ہو اور نیک سلوک بنانے مین دریغ نکرتے ہون تیسرے وہ لوگ کہ بغیر غرض اور بے طمع دنیا کے دوستی کرین اور بنا انکی
دوستی کی صدق وصفا اور مروت و وفا پر مستحکم ہو اور احتراز کرنا تین گروہ کی دوستی سے واجب ہے ایک فاسقون اور فاجرون
کہ ہمت انکی نفس پرستی اور شیطان کی پیروی پر مصروف ہو کہ محبت ایسے لوگونکی دنیا میں زحمت کا باعث ہوتی ہے دوسرے
دروغگو اور نمام کہ صحبت انکی عذاب الیم اور معاشرت انکی بلائی عظیم لاتی ہے کہ ہمیشہ ایک کی باتین دوسرے سے ساختہ کہتے
ہین اور یہہ پیغام وحشت انگیز اور فتنہ آمیز اور انکی طرف سے خلاف راستی کے دوسرے کہتے ہین تیسرے ابلہ اور بیخرد کہ جلب
منفعت اور دفع مضرت مین امتیاز نہین رکھتے ہین انپر اعتماد کرنا نہ چاہیے کسواسطے کہ اکثر ہوگا کہ انکی صلاح جسکو
عین خیر و نفع سمجھا جائیگا وہ محض شر اور ضرر ہوگا اسیواسطے یہ مثل مشہور ہے کہ دوست نادان بدتر دشمن دانا
سے ہے کیونکہ دشمن عاقل دور اندیشی کے سبب جبتک فرصت وقت کی کما حقہ پائیگا قدم آگے نہ بڑھائیگا

Marfat.com

اور دوست نادان کہ دولت دانش سے بے بہرہ ہوتا ہے ہرچند کسی امر مین مددگاری کرے مفید مطلب نہین ہونیکی اور
اگر اسکی رای پر کوئی اعتماد کرے تو غالب ہے کہ اسکی رای صواب مضیق خطر مین گرفتار کرے جیسا کہ بندر کی دوستی پر بادشاہ
کشمیر نے اعتماد کیا اور گرداب ہلاکت مین پڑا اور دزد کہ دشمن دانا تہا اگر اسوقت حفاظت نکرتا تو تدارک اس قضیے کا تدبیر
پذیر نہوتا سنگ پشت نے پوچہا کہ یہہ قصہ کسطرح پر تہا **حکایت بوزنہ و بادشاہ کشمیر و دزد** کاردانا نے کہا کہ ولایت
کشمیر مین بادشاہ تہا کہ ایک بندر کو بہت عزیز رکہتا تہا اور جانتا تہا کہ آفت کے وقت یہہ میرے کام آئیگا اسلیے اسکی
پرورش مین زیادہ تر مصروف رہتا تہا اور اسکا بہی یہہ حال تہا کہ تمام شب کٹار ہاتہہ مین سرہانے بادشاہ کے تا دم صبح
کہڑا رہتا تہا بلکہ تمام شب پلک سے پلک نہ لگاتا تہا قضارا ایک دزد دانا ولایت دور دست سے اس شہر مین وارد ہوا
شب کو لباس عیاری پہن کے شہر مین گشت کرتا تہا کہ اور دزد بیخرد اور کم تجربہ بہی باشندہ اسی شہر کا اسی فکر مین
گہر سے نکلا تہا اتفاقاً ان دونون مین ملاقات ہوئی اور بسبب جنسیت کے باہم متفق ہوے دزد مسافر نے پوچہا کہ کسطرح
چلنا صلاح ہے اور کسکے گہر مین نقب دینا مناسب ہے دزد نادان نے کہا کہ رئیس شہر کے اصطبل مین ایک اسپ تیز رفتار
باد کردار ہے اور رئیس اسکو نہایت عزیز رکہتا ہے اسلیے شب کو زنجیرین اسکے پانوٴن مین ڈالتے ہین اور چوکیدار بہی معین رہتے ہین
اگر اس اسپ کو پائین تو شیشہ گر کی دکان سے شیشہ گران قیمت چرائین اور اسپر بار کرکے اور شہر مین لیجائین دزد دانا اس
بات کو سنکے متحیر ہوا چاہتا تہا کہ اس حال کو مشروحاً پوچہے اور اعتراض کرے کہ ناگاہ کوتوال مع جمعیت سپاہ سامنے سے آیا دزد
دانا حیلے سے ایک کنارے ہو گیا اور دزد بیخرد گرفتار ہوا کوتوال نے پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان جاتا تہا اس نے جواب دیا کہ مین
چور ہون اور ارادہ یہہ تہا کہ گہوڑا رئیس کا چرا کے اور دکان شیشہ گر کی توڑ کے شیشہ گران قیمت اسپر بار کرکے گہر کو لیجاون
کوتوال ہنسا اور کہا کہ اچہا چور ہے تو کہ ایسا عزیز گہوڑا کہ بادشاہ کے چوکیدار جسپر مقرر ہین اسے چرا لے اور شیشہ کہ دو دانگ کو
بکتا ہے اسپر بار کرکے اور آپکو معرض ہلاکت مین ڈالے شاید کہ شاعر نے یہہ مصرع تیری ہی شان مین کہا ہے مصرع بزر خرد
جانرا ازان قدرش نمیدانی ؛ اگر ارتکاب ایسے مخاطر کا خزانہ بادشاہی کیواسطے کرتا تو البتہ سزاوار تہا یہہ کہکر ہاتہہ اسکے
باندہے اور زندان کی طرف کہینچا دزد زیرک کو یہہ سب حکایت کوتوال اور چور کی سنکے تجربہ حاصل ہوا اور دلمین کہا کہ یہہ
چور دوست نادان تہا اور کوتوال دشمن دانا دوست احمق مجہے ورطہ ہلاکت مین ڈالتا تہا اگر یہہ دشمن دانا نہوتا تو کام ہاتہہ سے
جا چکا تہا اب جیسا کہ کوتوال کہہ گیا ہے ارادہ خزانہ بادشاہی کا مناسب ہے شاید مقصود کلی حاصل ہو اسکے بعد آہستہ آہستہ قصر
بادشاہی کے نزدیک آیا اور نقب دینا شروع کیا تمام شب امید خزانہ مین سنگ دیوار کو نیشہ فولاد سے کاٹا کیا ہنوز عیار شب سو آفتاب نے برج
شرق سے تلوار نہین پہنچائی تہی کہ دزد زیرک کی نقب انتہا کو پہنچی اتفاقاً جو مقام کہ بادشاہ کے خوابگاہ کا تہا اسی جگہہ نقب نکلی دیکہا

Marfat.com

کہ بادشاہ تخت پر سوتا ہی اور سامان تجمل گران قیمت مسند شاہی پر کہا ہی اور شمعین کافوری روشن ہین چور نے نظر غور سے دیکہا
کہ ایک بندر کٹار ہاتہہ مین لئے سرہانے بادشاہ کے ٹہلتا ہی اور چپ و راست ہوشیاری تمام دیکہہ رہا ہے چور یہہ حال دیکہکر متحیر ہوا اور کہا کہ یہ
سانحہ اور ہی کہ بندر کٹار ہاتہہ مین لئے اس طرح پاسبانی کرتا ہی ہنوز اسی تحیر مین تہا کہ کہیا چونٹیونکا چہت سے بادشاہ کے سینہ پر گرا
بادشاہ نے خواب غفلت سے ہاتہہ اپنے سینے پر مارا بوزینہ دوڑ کے نزدیک آیا دیکہا کہ چونٹیان بادشاہ کے سینے پر پہرتی ہین نہایت
غضبناک ہوا کہ مجہسا پاسبان موجود ہے اور یہہ چونٹیان ایسی بے ادب ہین کہ انہون نے بادشاہ کے سینے پر پانو رکہا
اس حمیت سے رگ جاہلیت اسکی حرکت مین آئی چاہتا تہا کہ کٹار چونٹیون پر مارے پس اس صورت مین کام بادشاہ کا ضرور
تمام ہو جاتا کہ چور چلایا کہ او احمق بے باک ہاتہہ کو تہام کہ جہان کو برباد کیا چاہتا ہی یہہ کہکر جست کرکے اور بندر کا
ہاتہہ مضبوط پکڑا بادشاہ نعرہ دزد اور غش بوزینہ سے جاگ پڑا اور یہہ حال مشاہدہ کیا چور سے پوچہا کہ تو کون ہے
چور نے کہا کہ تیرا دشمن دانا ہون اور واسطے طلب مال کے آیا تہا ہین اگر ایک لحظہ بہی تیری حفاظت مین اہمال کرتا تو اس نادان نے
جہان کو خون سے لال کر دیا ہوتا بادشاہ نے سجدہ شکر ادا کیا اور کہا سچ ہی اگر عنایت ایزدی امداد نکرتی تو چور کیون مہربان ہوتا
اسکے بعد چور کو سرفراز کرکے اپنا مقرب کیا اور بوزینہ کو زنجیر مین باندہ کے اصطبل کو بہیجدیا اب اسکو قیاس کیا چاہیے کہ چور
تمام شب اس امید پہ کمر باندہی تہا کہ اگر قابو پائے تو خزانہ بادشاہی کو چورائے لیکن دانش جو اسکے بہین تہی اسلئے تاج دولت کا
سر پر کہا گیا اور بندر کہ محرم اسرار اور باوقار تہا مگر خار نادانی کہ اسکے دامن سے الجہا ہوا تہا اسلئے لباس حرمت اسکے بدن سے اتارا
گیا فائدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ دوستی دانشمند سے کرے اور صحبت نادان سے کوسون بہاگے سنگ پشت نے جو یہہ
حکایت کہ مشتمل فوائد بیشمار پر ہی سنی تو یہہ کہا کہ اے دریائے دانش تو نے میرے کانونکو گوہر شاہوار حکمت سے زینت بخشی اب یہہ فرما
کہ دوست کیسے طرح کے ہین کاردان نے کہا کہ حکما نے تین طرح کے دوست تحقیق کیے ہین بعضے غذا کے مانند ہین کہ انسے کسیطرح چہٹکارا
نہین ہے اور بے مشاہدہ انکے جمال کی شمع صحبت روشن نہین ہوتی ہی مصرعہ چراغ خانہ دل روی یار ست و اور بعضے مانند
دوا کے ہین کہ انکی کہین احتیاج ہوتی ہی اور بعضے درد کے مانند ہین کہ رنج پہنچاتے ہین وہ لوگ ہین کہ اہل نفاق اور دورویہ
ہین کہ ادہر زبان سے دوستی کا دعوی کرتے ہین اور کبہی ظاہرداری کے لیے کچہہ کام بہی آتے ہین اور مطلب اس سے دہوکا دینا اور غافل
کرنا ہوتا ہی اور ادہر تمہارے مخالفون سے راہ و رسم رکہتے ہین اور ہر دم ایذا رسانی کی فکر مین رہتے ہین پس عاقل وہ ہی کہ ایسے
دشمنون سے کہ ظاہر مین دوست اور باطن مین دشمن ہین پرہیز و احتیاط تمام کرے اور دوستان خالص اور رفیقان مخلص کا
آرزومند ہے سنگ پشت نے کہا کہ رفیق خالص اور دوست مخلص کو کسطرح پہچانے بندر نے کہا کہ جسمین چہ خصلتین پائی جاتی ہین
اسکی دوستی مین نہ قصور ہوگا اول یہہ کہ اگر تیرا عیب دیکہے اسے کسی سے ظاہر نہ کرے دوسرے یہہ کہ اگر تیرے ہنر سے آگاہ ہو اسے دوچند

Marfat.com

کرکے لوگونمین بیان کرے تیسرے یہ کہ تجھپر احسان کرے تو اوسے ظاہر مین زبان پر نہ لائے اور دلمین بہی
حساب کبہی جو نہ رکہے چوتہے یہ کہ اگر تجھسے نفع پائے تو اوسی فراموش نکرے پانچوین یہ اگر احیاناً کوئی قصور تجھسے صادر ہو اوس سے چشم
آلودہ اور ازحار رنجیدہ نہو جائے چھٹے یہ کہ اگر تو عذر کرے اوسی قبول کرے جو کہ ان صفتون کے ساتھ متصف نہو وہ
ہرگز دوستی کے لائق نہین ہے اور اس زمانے مین دوست باصفا حکم کیمیا رکہتا ہے اور محبت بےغرض کے عنقا
کیطرح چشم عالم سے نہان ہے سنگ پشت نے کہا کہ اگرچہ اپنی ثنا اپنے منہہ سے نازیبا ہے لیکن گمان یہی کہ اگر تو مجھے اپنی دوستی
مین سرفراز کرے اور طوق منت کا میری گردن مین ڈالے تو تا دام الحیات مراسم دوستی مین ثابت قدم رہون اور کوئی نکتہ آداب
محبت سے فروگذاشت نکرون بندر نے درخت سے نیچے اوتر کر باہم معانقہ کیا اور عہد و پیمان آشنائی مستحکم باندہا اسکے بعد دونون
مسرور ہوئے اور وحشت غربت بندر کے دل سے کم ہوئی اور سنگ پشت بہی خورسند ہوا اور ہر روز نہال دوستی نشو و نما کرتا جاتا تہا اور
گلشن یاری دمبدم رونق و طراوت بصد تازگی پاتا تہا آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ بندر ملک اور بادشاہی کا غم بہول گیا اور
سنگ پشت نے اہل و عیال اور مسکن و دیار اپنا فراموش کیا اور دونون یہ بیت مولف کی تکرار کرتے تہی بیت اب نہین حسرت
کوئی جو ملگئی ہم یار سے یہ کونسی دولت ہی بہتر دولت دیدار سے یہ جبکہ اسبات کو زیادہ عرصہ ہوا مادہ سنگ پشت کی
فرق یار سے بیقرار ہوئی اور سمجھی کہ شاید وہ ہلاک ہوگیا مطلق سراغ نہین پایا جاتا ہے نہایت بیتابی کرتی تہی اور رات
دن روتی تہی آخر یہ حکایت المناک اوسنے ایک ہمقوم سے بیان کی اور کہا کہ معلوم نہین کہ اوسپر کیا حادثہ ہوا اگر زندہ ہوتا
تو کیونکر بیٹھ رہتا لیکن خبر مفصل معلوم ہوجاتی تو صبر آتا اوسنے کہا کہ اے خواہر مہربان اگر مجھے اس امر مین متہم اور رسوا
نکرے اور غماز نہ جانے تو حال مفصل تجھسے کہون اوسنے کہا کہ اے برادر قول تیرا کبہی تہمت سے آلودہ نہین ہوا ہے
اور نقد محبت و صدق مودت تیرا بارہا محک امتحان پر آزمایا تو تمامی عیار کامل پایا ہے جو کچھ تو کہیگا وہ مقرر سچ ہوگا اور راز
تیرا کسی پر ظاہر نہونے پائیگا اوسنے کہا کہ مینے تحقیق سنا ہے کہ شوہر تیرا ایک بندر کا یار ہوا ہے اور جان و مال اور اہل و عیال
سب اوسکی دوستی پر قربان کرچکا ہے اب وہ کسیکو اوسکی صحبت کے برابر عزیز نہین رکہتا ہے مادہ سنگ پشت کی اہانت
کے سنتی ہی آتش غیرت سے جل گئی اور جہانتک زبان یاری دی واویلا اور شکایت روزگار اور گلہ شوہر غدار کا کرتی تہی
اس سنگ پشت نے کہا کہ گریہ و زاری اور زبان درازی سے کیا حاصل کچھ تدبیر کر کہ جس سے حصول مطلب متصور ہو آخر بحکم اِنَّ کَیْدَکُنَّ
عَظِیْمٌ کے حیلہ و تدبیر سے کوشش کرنے لگے قول فیصل یہ قرار پایا کہ جبتک بوزنہ ہلاک نہ کیا جایگا مقصود ہاتھ نہ آیگا اس
سنگ پشت کی صلاح سے مادہ سنگ پشت کی بیمار ہے اور پیغام سنگ پشت کے پاس بہیجا اور یہ کہا بیت یار دگر سر رسیدن
بیارم است بگو بیا خوش کہ ہنوز نیم نفسے مے آید یہ سنگ پشت نے خبر ناتوانی اور نیم جانی مادہ کے سنکے بوزنہ سے

Marfat.com

اجازت عیادت کی چاہی شبدر نے کہا کہ ای یار مجبورانہ رخصت دیتا ہون مگر ایسا نہو کہ اپنے فراق سے مجھ ناتوان کو
شربت مرگ چکھائے تو کہ تیری صحبت کے بغیر میری زندگانی دشوار ہے سنگ پشت نے کہا کہ ای مونس جدائی تیری
الیم کے عذاب صد سالہ سے مجھپر زیادہ ہے لیکن وہ کمبخت جان بلب ہے لوگ مجھے مطعون کرینگے کہ مرتے دم بھی اسنے نہ پوچھا
البتہ اپنی قوم مین بدنام ہونگا سو اب وہ حال ہی خالی نہین ہے یا صحبت باقی ہے یا مرتے ہی بعد ان دونون صورتونکی مجھے
اپنی خدمتین بجا لاؤ صدوست اور اقربا جمع ہوئے اور بانواع شکایت پیش آئی مادہ کو دیکھا کہ بستر ہلاکت پر پڑی ہی اسنے ہر چند
دلجوئی کی اور نرمی سے پیش آیا مادہ نے جواب نہ دیا اور آنکھ ملا کر نہ دیکھا وہ سنگ پشت کہ سب تدبیر باندھے ہوئی
اوسکی نہی آدمیسے اس سنگ پشت نے پوچھا کہ یہ بیمار کیون منہ سے نہین بولتی ہے اور ما فی الضمیر اپنا مجھ پریشان حال سے کیون نہین
کہتی اسنے آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو بیمار کہ زندگی سے مایوس ہو جو درد مند کہ دوا سے نا امید ہو فرصت ایک نفس کی کیونکر اوسے
دشوار نہو اور کسکی قوت سے سامان گفت وشنید کا درست کرے سنگ پشت نے کہا کہ کونسی دوا ہے کہ اس دیار مین
پیدا نہین ہو سکتی ہے جلد بتا کہ مین اوسکی جستجو مین بحر و بر ایک کر کے پیدا کرون بیمار نے جواب دیا کہ یہ درد مخصوص واسطے عورات
کے ہے کہ رحم مین حادث ہوتا ہے کوئی دوا اسکی جہان مین نہین ہے الا بندر کا دل سنگ پشت نے کہا کہ یہ کہانسے پیدا
ہو مادہ نے کہا کہ مین آپ جانتی ہون کہ نہ یہہ پیدا ہوگا اور نہ مین جیونگی کچھ مینے تجھے علاج کیواسطے نہین بلایا ہی
بلکہ دیدار واپسین کی آرزو مند تھی کہ امید صحت بالکل منقطع ہی **بیت** بجز خون شہر تبے زخورد در خود نمی بینم * بجز
غم رہتی در روزگار خود نمی یابم * اسبات کو سنکے رنج سنگ پشت کا زیادہ ہوا اور از بس المناک ہو کر نالہ کیا اور دلمین
کہا کہ سوائے ہلاکت بوزنہ کے چارہ کار دشوار ہی اور عقل نصیحت کرتی تہی کہ ای سنگ پشت ایسی یار عزیز کو دغا سے ہلاک کرنا مرتبہ
فتوت سی ز سنگون دور ہے حیف ہی کہ ایک زن خیرہ نفس کے واسطے ایسی نفس شریف کو برباد کرنا اوسکی حرمت سے دور پڑتا ہے اور نفس
بد آموز بد راہ کرتا تھا کہ عورت سے آبادی گھر کی اور قوام معیشت اور سر انجام روزگار اور محافظت نقد و جنس کے متعلق ہے
پس اوس سے ہاتھ اوٹھانا ایک آشنائی چند روزہ کے واسطے کہ وہ بھی غیر جنس ہے خانہ بربادی کرنا محض نادانی ہے **بیت** بحق
صحبت نبرین کہ خاک یار قدیم * ہزار بار بہ از خون دوستان نو است * آخر الامر بعد قیل و قال نفس و عقل کے
اسپر قرار پایا کہ شیشہ وفا کو سنگ غداری سے توڑے اور پلہ میزان ہوا داری کو مکر و دغا سے سبک سنگ
کرے مگر احمق یہ نسمجھا کہ عیب بے وفائی کا وہ متفاوت ہے کہ داغ اوسکا سوائے پیشانی بیدولتون کے اور جگہ نہین دیا
جاتا ہے اور عیب پیمان شکنی کا وہ مذلت ہے کہ بجز لوح جبین ناک ہنر فنکی اور جگہ لکھا جاتا ہے اور جو کوئی کہ فریب
ونفاق سے منسوب ہوا صاحبدل میل اوسکی صحبت کا کبھی نہین کرتے ہین اور جسنے کہ بدعہدی اور بیوفائی اپنا

Marfat.com

پائی وہ کبہی عزیز دل اور محل اعتماد نہین ہوتا ہی بلکہ اجتناب اُسکے قول و فعل اور ملاقات سی عاقل سمجھتے ہین بیت پیمان
شکن مس کہ دانش خوش باد ٭ گفت پرہیز کن از صحبت پیمان شکنان ٭ سنگ پشت نے جبکہ ارادہ بندر کی ہلاکت کا مصمم کیا
سمجہا کہ تا اُسے مسکن پر نلاؤن گا مدعا حاصل نہوگا اس ارادہ پر بندر کے پاس آیا بندر ازبسکہ متمنی اُسکی ملاقات کا تہا دیکہتے ہی
خوش ہوا اور مبالغہ تمنای اشتیاق اپنا بصد زبان بیان کیا اور یہہ بیت تکرار کرتا تہا بیت جان بلب ہجر مین تہا شکیبا
یار آیا ٭ ہوگئی مجکو شفا شربت دیدار آیا ٭ اور خبر زن و فرزند سی مجہے فرحت ہوتی اگر گونہ بہی صورت راحت کی پیش آتی تہی تو فوراً
یاد تیری مبدل برنج کر ڈالتی تہی باعث یہہ کہ خیال آتا تہا کہ ای بیمروت تو اس جگہ گلشن فراغت مین مسند عیش پر
بیٹہا ہی اور یار وفادار تیرا خارستان غربت مین خاک پر بستر رکہتا ہی مروت سے کتنا دور ہے اسلیے یہہ عرض کرنیکو آیا ہون کہ
ایک تو اہل و عیال میرے تیری قدم دیکہنے کے اشتیاق مین بیقرار ہین دوسرے عورت کی بیمارداری نکرون تو مطعون خویش و اقربا
ہوتا ہون اور اگر بغیر تیرے وہان ہون تو رہ نہین سکتا ہون پس اگر تو مجہے اور میرے گہر کو اپنا سمجہتا ہی تو اپنے مقدم سی
کلبہ ما ایک منور فرما اور عزیز اور اقربا میرے کہ وہ حقیقت مین تیرے اقربا ہین کہ نہین اپنے دیدار سے سرفرازی بخش اور تیرے قدم کی
بدولت میرے بلکہ میری سب قوم کی عزت افزائی ہی ہوتی ہی اور میری قبول دعوت سی رتبہ تیرا کچہہ کم نہوگا بوزینہ نے کہا کہ
اس تکلفات سے درگذر کہ جب سلسلہ محبت کا باہم مستحکم ہوا رنج مہمانی اور مراسم میزبانی کی جیسا کہ اہل رسم کی
عادت ہے فضول ہین بدترین دوستوں کے وہ ہین کہ جنکی جہت سے تکلف اور تکلیف کی نوبت پہنچے مصرعہ تکلف
گر نباشد خوش توان زیست ٭ اور مین تیری دوستی کو سرمایہ زندگانی جانتا ہون کہ مکارم اخلاق تیرے مجہے ہزار
نعمت سے زیادہ ہین کہ مین وطن و مسکن اور عشرت مملکت اور حشم و خدم سے دور پڑا تہا اور وحشت و خواری
اور ذلت تنہائی مین مبتلا تہا جامع المتفرقین نے تیری مین صحبت سے منت تازہ مجہہ پر رکہی کہ بلا رنج و محنت
سے رستگاری پاکے تیری نسبت سے فیضیاب ہوا اور سب کرب غربت میری دل سی محو ہوگئی بموجب اس بیت کے بیت
یار ہو جسکے پاس ہر رنج غربت کا نہین ٭ ہی اگر غربت تو ہو پہر رنج فرقت کا نہین ان مقدمات کے سبب سے حق تیرا میری
گردن پر بہت ہے اور یہہ رسمیات عرفی واسطے اُنکے مقرر ہین جو محبت دلی سے بہرہ رکہتے ہین بیت بے تکلف دوست
سے باید کہ باشد زان دوست ٭ درمیان رسم تکلف گر نباشد گو مباش ٭ سنگ پشت نے کہا کہ اے
دوست میرا غرض اس عرض سے فقط لوازم ضیافت کی رعایت منظور نہین ہے بلکہ مدعائے خاص
یہہ ہے کہ ویسی صورت قرار پائے کہ اس جگہہ خواہ اُس جگہہ ہو ہر ایک دم کی جدائی اُس مین
متصور نہ ہو بیت گر ہو باغ ہو یا کوہ ہو یا صحرا ہو ٭ پر جدا مجہسے نہ اک آن وہ مہ سیما ہو

Marfat.com

بندر نے کہا کہ راہ محبت میں مرحلہ قرب و بعد نہیں ہے اگر دوستوں میں بعد المشرقین کا اتفاق ہو مگر تسلی باہم گورکھے یاد کرنے میں
حاصل ہوتی ہے کہ راحت دل ایک کو دوسرے کے تصور جمال سے ملتی رہتی ہے پس دوری صوری خیالات معنوی کے مانع نہیں
ہو سکتی ہے بیت قرب روحانی اگر ہست میان من و دوست ٭ چہ تفاوت کند ار بعد مکانی باشد ٭ سنگ پشت نے بہت تضرع کرنا
شروع کیا کہ ای یار اگر یہہ عرض اس جان نثار کی قبول نفرمائی تو نے تو عزت میری سب بنا ہم جنس کے آگے خاک میں ملجائیگی بندر نے
کہا کہ طلب رضائے دوست شریعت مروت میں واجب ہے اور میں خاطر شکنی تیری کسیطرح گوارا نہ کرونگا زیارت و ملاقات
تیرے اقربا کی اسنا تو انکی راحت جان ہے و لیکن گذرنا میرا اس دریاے بے پایان سے کہ مابین اس بیشے کے اور تیرے جزیرے کے حائل ہے
بہت عسیر ہے سنگ پشت نے کہا خاطر جمع رکھہ کہ اپنی پشت پر تجھے سوار کرکے باسانی تمام لیجاؤنگا کہ اصلا کسیطرح کی تکلیف
نہ پہنچے گی ناچار بندر نے قبول کیا کہ میں حاضر ہوں جسطرح چاہے لیچل سنگ پشت جلد سے اپنی پشت پر سوار کرکے روانہ ہوا
جبکہ وسط دریا میں پہنچا اندیشہ کیا کہ میں ایسے آشنائے ہیرپاسی یہہ کیا حرکت کرتا ہوں کہ نتیجہ جسکا سوا بدنامی اور رسوائی
کے اور کچہہ نہیں ہے اور ایک زن ناقص العقل کیواسطے دوست سراپا خرد سے دغا کرنا عادت ابرار سے بہت دور ہے شیطانکی
خوشنودی کیواسطے سررشتہ رضائے رحمان ہاتہہ سے عمداً چھوڑنا سراسر عقل کا قصور ہے اس فکر میں بیجا بیجا یا نہیں کہرا
ہوتا تہا اور نفس اور عقل سے بحث کرتا تہا اور آثار تردد صاف اسکے حرکات و سکنات سے ظاہر ہوتے تھے بوزینہ سمجھا
کہ یہہ حال اسکا بے سبب نہیں ہے پوچھا کہ اے دوست باعث تفکر کیا ہے سنگ پشت نے کہا کہ یہہ کیونکر سمجہا تو کہ میں متفکر ہوں
بندر نے کہا کہ اے دوست تیرے تردد حرکات و سکنات اسپر گواہ ہیں کہ تجھے اپنے نفس سے کچہہ بحث ہے لیکن تو تردد نکر اور گر میری
دوستی پر تجھے اعتماد ہے تو بلا تکلف مجھسے فرما کہ اگر جان تک تیرے کام آیگی تو بھی قصور نکرونگا سنگ پشت نے کہا مجھے تردد یہہ ہے کہ جفت
کی بیماری کے سبب سے لوازم مہمانداری جیسا کہ چاہیے ادا نہو سکینگے تو کسقدر ندامت اٹہاؤنگا پس موجب اس مصرع کے کہ
اگر گناہ بخشند شرمساری ہست ٭ بوزینہ نے کہا کہ اگر مجھے دوست صادق جانتا ہے تو بیگانوں کی طرح رسمیات مہمانداری سے گذر
کہ یہہ بات طریقہ آشنائی اور اتحاد کے منافی ہے بیت بیگانہ را بسم تکلف کنند دوست ٭ آنجا کہ دوستی ست تکلف چہ
حاجت ست ٭ سنگ پشت اور تہوڑی دور چلا اور پہر کہڑا ہوا اور دلمیں کہا کہ عورت مجکو پیمان شکنی پر آمادہ کرتی ہے اور عورت
ناصواب اندیش اور بیوفا کیش کی بات پر عمل کرنا روش خردمندی سے بہت بعید ہے اور صواب دید زنان بر راہ نامردی
اختیار کرنا مذہب انسانیت میں اور نزدیک اہل دین و دیانت کے بڑی بدعملی ہے بیت مباد اکس کہ از زن مہر جوید ٭ گل از
شورہ زمین گل ہا نروید ٭ یہہ دلمیں کہکے پہر توقف کیا بدگمانی بوزینہ کی اور زیادہ ہوئی اضطراب دل میں آیا اور دلمیں کہا کہ جب
دوست کے دلمیں شک ہوا تو تدبیر صاحب کی پناہ میں جائیے رفق اور مدارا سے کچھ مخلوط کرکے کہنا چاہیے [illegible]

Marfat.com

یقین کو پہنچی تو اوسکی بد اندیشی سے روبہ سلامت لیگیا اور اگر اس گمان مین خطا پڑی تو احتیاط کی راہ سے کوئی عیب لاحق نہین ہوتا ہے **بیت** گر او بار است خوش امین گفتی ٭ و گر کج باخت از کم زن نسنجی ٭ اسکے بعد سنگ پشت سے کہا کہ ای یار سچ بتاکہ یہ کیا ہی کہ ہر ساعت تو توسن خیال کو میدان فکر مین دوڑاتا ہی اور ہر دم غواص وہم تیرا دریای حیرت مین غوطہ مارتا ہی سنگ پشت نے کہا کہ ای برادر معذور ہون کہ ناتوانی اور پریشانی نے زن و فرزند کے مجہے متفکر کر رکہا ہے بوزینہ نے کہا کہ اتفکر بیجا ہے کہ بیمار ہونا آسان اور بیمار داری مشکل ہے بہلا یہ کہہ کہ بیماری اوسے کیا ہے او معالجہ اسکا کس دوا سے قرار پایا ہے کیونکہ ہر درد کے واسطے دوا معین ہے اور واسطے ہر رنج کے وجہ شفا کی حکیم مطلق نے قرار دی ہی اطبا مسیحا دم سے رجوع کرنا چاہیے جو کچھ وہ ایما کرین اوسکا تدارک کرنا لازم ہی سنگ پشت نے کہا کہ رجوع طبیب نفس سے ہے اور اوسنی دوا ایسی بتائی ہے کہ ہاتھ آنا اوسکا نہایت دشوار ہی بوزینہ نے کہا وہ کونسی دوا ہے کہ عطارونکی دوکان اور دوا فروشونکے خریطہ مین نہین ہے اگر تو بیان کرے اور شاید میرے تلاش سے بہم پہونچی تو اچہا ہی سنگ پشت نے سادہ دلی سے کہا کہ وہ دوا اکسیر ہے جسکے باعث مین گرداب تفکر مین گرفتار ہون یعنی وہ دل بوزینے کا ہی بس سننے کے ساتھ ہی دود سودا بوزینے کے دماغ مین پیدا ہوا اور آنکھون نے تاریکی حال کی مگر قوت عقل سے پاے استقلال ثابت رکہا اور اپنے دل سی کہا کہ ایدل دیکہی تو نے شامت غفلت کی کہ کس ورطہ ہولناک مین پڑا اور سہل انگاری اور بیخبری کی علت سی کس صحرای ہولناک کو پہنچا افسوس ہی وہ غافل ہون کہ فریب منافق بد قوم پر فریفتہ ہوا اور نفس صاحب غرض کے شست فریب سے تیر آفت دلپر کہایا اب بجز تدبیر پیرائی اور عقل آرائی کے رستگاری نہین ہی اگر جزیرہ سنگ پشت مین پڑا پھر بجز موت کے اور کوئی صورت رہائی کی نہوگی جو کچھ خطا کی اوسکی سزا کا سزاوار ہوا اس کے بعد سنگ پشت سی کہا کہ قصہ اس مستورہ کے علاج کا سنا مین نے اسکا تدارک بہت آسان ہے کچھ فکر نکر کہ ہماری ہی قوم کی عورتونکو یہ مرض بیشتر ہوتا ہی اور دل بھی انہین نکال دیتے ہین اور اوس سے ہمین کچھ رنج بھی نہین ہوتا ہے اور یہ بات ہماری نزدیک آسان ہے کہ دلکو سینے سے باہر نکالنا اور بعد کام لینے کے پھر سینہ مین رکھدینا اکثر ہوا کرتا ہی اور ہماری قوم بیدل بھی زندگانی کر سکتی ہی یہ ایک تجربہ ہی عجیب و سنا سی ہرگز دریغ نکرونگا تو نے ناحق آپکو رنج مین ڈالا شاید میری مرنیکا تجہے اندیشہ تہا اس فکر مین تو اتنا متشوش المناک تہا یہ بہی منشاء محبت صادق کا ہے اگر مجہے اس سے ضرر پہنچتا تو بہی مین مضایقہ ایسی دوستی با صفا سی نکرتا چہ جا کہ مجہے ضرر بہی نہ پہونچے اور تیرا فائدہ ہو تو اس سے کیا بہتر ہے اور حکما نے کہا ہی کہ چار طائفے سی چار چیزین دریغ کرنا نچاہیے اول بادشاہ عادل کو صلاح خاص و عام کسواسطے کسی سے کوئی چیز طلب کرے تو دریغ اوسمین حرام ہی دوسرے جو درویش مستحق خدمت کچھ حق اللہ مین سے سوال کرے تو اوس سے بخل نبرتے تیسرے شاگرد نیاز مند جو استعداد حصول علم رکہتا ہو وہ اگر طلب علم کرے تو اوستاد کو واجب ہے کہ اوسے خیر خواہی کرے چوتہی دوست یکرنگ کے واسطے جو بات بہتری کی ہو شرط دوستی اوسمین ہرگز تامل نہو اگر اس جگہ یہ حال تو نے

Marfat.com

کہا ہوتا تو مین دل کو ساتھ لیتا آتا ایک عرصہ دراز سے مین اوسے نکال کے علیحدہ کہدیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مین اوسی از بس
تنگ آیا ہون کہ ہرگز اوسکی جانب سے مجھے رنج نہین ہے بلکہ دو سبب راحت ہین ایک یہ کہ تیری زوجہ کو صحت اور نیز آرام
دل ہو یہ بلا سبب راحت میری روح کی ہی دوسرے یہ کہ وہ زیادہ از حد غم و اندوہ سے بہر گیا ہی اسلیئے کوئی چیز اوسکی صحبت
سے دشوار تر مجھپر نہین ہے اگر ایسی جگہہ صرف ہو کہ جس سبب سے تجھے راحت اور مجھے رستگاری حاصل ہو تو عین مراد اور سراپا
فراغت ہی سنگ پشت نے کہا کہ دل تیرا کہان ہی اور اپنے ساتھ کیون نہ لایا بوزنیہ نے کہا کہ گہر مین چھوڑ آیا ہون اسلیئے
کہ ہماری قوم کی رسم ہے کہ جب کبھی دوستون کی ملاقات کو جاتے ہین تو دلکو ساتھ نہین لیجاتے ہین تا اونپر نحوست وارد نہو اور
شگون بد کی شامت مین نہ پڑین کہ دل اصل مین مجموعہ رنج و محنت او منبع مشقت آئی ہی اور ہر دم خیال غم ماضی مین عیش صافی
کو مکدر کرتا رہتا ہے اور دل کا نام جو قلب کہا ہے وجہ یہ ہے کہ انقلاب اسکی خلقت مین رکھا ہی ہر ساعت مین میل اسکا خیر و شر
کیطرف اور نفع سے ضرر کیطرف رہتا ہی **بیت** ز بسدم فکر نئے ذکر نیا دہیان نیا ہر روز کاشانہ خاطر مین ہی مہمان نیا مینے جبکہ قصد
تیری فرزند اور تیری اقربا کے دیدار کا کیا دلکو اوسی جگہ چھوڑ دیا تا بلا دغدغہ زیارت سبکی حاصل کرون مگر یہ تامل بہت بڑی ہی کہ مین معلوم
کرون کہ تیری اہلیہ کی یہ دوا ہے اور دلکو مکان پر چھوڑ آؤن اگر تیری جان سے خاطر جمع ہی تو میری صدق محبت کو خوب جانتا ہی لیکن
اور لوگ مجھے مقام دوستی مین کتنا نالایق جانینگے اور کیا کیا ملامت کرینگے اور تیری بہی آبرو بگڑ سکتی ہی کیونکہ ایسی خود غرض کو آشنا کیا تھا
پس حیف ہی مجھپر کہ دلکو ساتھ لیکے نہ جاؤن اور کبھی تو مین لاکہ میرے قول کی تصدیق کریگا تو بہی تیری قوم اعتبار نکریگی بلکہ سب یہی کہینگے کہ
دانستہ اوسنے دل چرایا اور گہر مین چھوڑ آیا اس رسم مذکور پر تمہارا یقین نہ لاینگے دوسرا اتنا شکوہ تجھسے ہے کہ تو نے جان بوجھ کے
تکلف کیا کہ میری چیز کو اپنی نہ سمجھا اگر ایک صورت سے تو بہی معذور ہے کہ تیری قوم مین اور بلکہ سب قومون مین شاید یہی قاعدہ ہی
کہ اگر دل نہو تو زندہ نہین رہتی ہین پس سچ جان کہ تجھے منظور نہوا کہ میرا دوست ہلاک ہو جائیگا سو ایسا نہین ہی کہ ہماری خلقت
خدا نے اسیطرح پر کی کہ دل سے زندگانی کو کچھ علاقہ نہین ہی جیسا کہ خون فاسد بدن ہی مین پیدا ہوتا ہی اور اوسی نکال
ڈالتی ہین تو راحت ہوتی ہے اسیطرح کہ دل کہ غم سے بہرا ہوا ہے اوسکے نکالنے سے ہمین فرحت ہوتی ہی پس ایسی صورت مین **مصرع**
چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ایک میرا فراغ خاطر اور دوسرے تیری اقربا کی راحت اب مناسب ہے کہ اتنی تکلیف دوبارہ کا
خیال نکرنا اور یہین سے پھر چل کہ تا دلکو ساتھ لیکے چلون اور شرمندگی سے بچون سنگ پشت فورا پہرا اور بہت شاد اور خرم تھا
کہ مراد بہی حاصل ہوئی اور کوئی بدنامی بہی عاید نہوئی اس خیال سے جلد کنارے پہنچا بوزنیہ جست کرکے درخت پر جا بیٹھا
اور شکر خدا ہزار زبان سے ادا کیا ایکساعت کے بعد سنگ پشت نے آواز دی کہ ای یار جلد چل کہ وقت تنگ اور عرصہ منزل کا بہت دور ہے
بوزنیہ نے خندہ دندان نما کیا اور کہا کہ مینے عمر اپنی جہانداری اور شہریاری مین بسر کی ہی اور گرم و سرد زمانہ خوب چکھا ہے

Marfat.com

ہر چند زمانے نے داد اپنی مجھسے لی اور آسمان نے جو کچھ مجھے بخشا تھا سو پھیر لیا اور منکوبون اور خلاکت نے دونکے زمر مین ڈالدیا لیکن
ابتک اتنا لذخیرہ رفتہ نہین ہوا ہون کہ فوائد و نقصان تنہائی کو نہ سمجھون اور وفاق اور نفاق کو نہ پہنچانون اب اس بات سے
در گذر اور جوانمردونکی مجلس مین آ جسے قدم نہ کہنا اور پہر کبہی حسن وفا اور مروت مین دم نمارنا بیت مہر نام وفا بزم خوبان نہ
کہ کو از وفا دامی ندارد پہ اور یون تو جوانمردی اور وفاداری کا ہر کوئی دعوی کرتا ہی لیکن امتحان کے وقت حال سبکا کہل جاتا ہی بیت
خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ در و غش باشد پ سنگ پشت نے فریاد کی کہ یہہ کیا گمان ہے کہ میری طرف کیا تو نے
حاشا کہ تیری رضا کے خلاف کوئی بات دل مین میرے گذری ہو یا کوئی اور فریب کا قصد نسبت تیرے میرے دلمین آیا ہو اگر صد ہزار
سنگ جفا میرے سر پر توڑیگا تو بہی تیری آشنائی سے گردن تابی نکرونگا اور اگر تیغ بے التفاتی سے سینہ میرا چاک کریگا
تو بہی تیرے آرزوے وصال سے دل نہ اٹہاؤنگا بوزینہ نے کہا کہ او احمق مین وہ نہین ہون کہ تیرے فریب مین پہر آؤن
کیا مضمون حدیث شریف کا نہین سنا ہی تو نے کہ صاحب ایمان ایک سوراخ مین دوبارہ کاٹا نہین جاتا ہی معنے اسکے یہہ ہین
کہ صاحب ایمان احمق نہین ہوتا ہی کہ دوبار کسی کا فریب کہائے کیا قصہ روباہ کا نہین سنا تو نے کہ کہتی تہی کہ وہ گدہا
گوش و دل نہ رکہتا تہا اُس نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا **حکایت روباہ و شیر** بندر نے کہا کہ کہتے ہین کہ ایک شیر خارش کی
علت مین مبتلا ہوا باوجود تپ دائمی کے شدت خارش سے بہت مضطر تہا اور قوت بالکل ساقط ہو گئی بلکہ شکار کی بہی
طاقت نہ رہی اُس شیر کی خدمت مین ایک روباہ تہی کہ فضلہ اُسکے طعمہ کا جو کہاتی تہی بس یہی اُسکا قوت تہا جبکہ شیر شکار
سے درماندہ ہوا نوبت روباہ کی اضطرار کو پہنچی ایکدن غلبہ اشتہا اور تنگی معیشت سے شیر کو ملامت کرنے لگی کہ اے بادشاہ
درندونکے تیری بیماری نے اس بیشے کے جانورونکو ملول کر رکہا ہی اور ضعف تیرا جمیع رعایا کے دلمین سرایت کر گیا ہی بیماری کی دوا
کس لیے نہین کرتا ہی اور اس درد دل خراش کی فکر سے کیون غافل ہی شیر نے آہ سرد کہینچی اور کہا مصرعہ مرا خارییست
در دل کان بسوزن برنمی آید پ ای روباہ مدت گذری ہے کہ اس رنج مین خون دل پیتا ہون اور روز بروز زیادہ
ہوتا جاتا ہون نہین جانتا ہون کہ اس درد کی کیا دوا ہے مگر ایک طبیب کہ جسکے قول پر مجہے اعتماد ہی اُسنے یہہ کہا ہی کہ گدہے کے
دل اور کان کہانیکے سوا اور کوئی علاج اسکا نہین ہے اُسوقت سے مین اس اندیشے مین ہون کہ کس تدبیر سے گدہا ہاتہ
آئے کہ میری دوا ہو روباہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہہ ناچیز اسکی تدبیر کرے امید ہے کہ برکت اقبال سلطانی اور سعادت
دولت جاودانی سے مقصود حاصل ہو شیر نے کہا کہ کیا حیلہ کریگی اور دفتر مکر سے کیا افسون پڑہیگی اور مجہے اُس گدہے کے
پاس کس بہانے سے لیچلیگی روباہ نے کہا کہ اے بادشاہ تجکو اس صورت سے باہر آنا نچاہیے کہ بدن پر کوئی بال باقی نہین
رہا ہی یہہ صورت شکوہ و شہامت بادشاہی کے منافی ہی اور کسر شان شاہنشاہی اس مین ہے کہ خویش و بیگانہ

Marfat.com

اس شکل و شمایل سے بادشاہ کو دیکھین تہمت مناسب ہے بلکہ صلاح یہ ہے کہ مین گدہے کو کسی حیلے سے اس بستی مین لگاؤن
اور بادشاہ اُسکا شکار کر کے جو چاہے اُس مین سے تناول فرمائے شیر نے کہا کہ کہان سے اور کیونکر لائیگی روباہ نے جواب دیا کہ اس
جنگل کے قریب ایک چشمہ ہے اور وہان ہر روز ایک دہوبی کپڑے دہونیکو آتا ہے اور جو گدہا اُسکا کہ باربرداری مین چرا کرتا ہے اُسکو کسی
فریب سے اس جنگل مین لے آؤن گی لیکن بادشاہ اُسکے کان و دل کہاکے باقی ہم لوگونکو عنایت کرے بادشاہ نے اُسکی بات قبول کی
اور عہد کیا کہ باقی سب گوشت تم سبکو دونگا روباہ نے اس امید پر کہ بادشاہ فقط دل و کان کہائیگا باقی سب ہمین بچ
رہیگا اُس چشمے کیطرف روانہ ہوئی جبکہ گدہے کو دیکھا آداب تسلیمات بجالا اور نہایت ملایمت سے پیش آئے بیت بہ شیرین بانی
و لطف و خوشی ۔ توانی کہ پیلے بموے کشی ۔ اور بکمال شفقت کہا کہ اے برادر تجھے نزار اور بخور پاتی ہون سبب کیا ہے اُسنے
کہا کہ یہہ گاذر ہمیشہ مجھسے محنت لیتا ہے اور میری خبر گیری مین کوتاہی کرتا ہے الم سے و علف کی جان تلف ہوئی جاتی ہے اور اُسے مطلق میرا
غم نہین ہے قریب ہے کہ میرا خرمن عمر برباد فنا ہوجائے اور یہہ ابیات زبان پر لایا ابیات بعمر خویش تیمارے ندیدم
ز کاہ و جو ہمین نامے شنیدم ۔ خورم ہر روز خون در زیر این بار ۔ ہمہ شب خاک مے لیسم ز دیوار ۔ مکن عیبم اگر زار
و نزارم ۔ کہ غیر از خاک و خون خوردے ندارم ۔ روباہ نے کہا کہ اے سلیم الطبع اگر پاؤن مین طاقت رفتار ہے تو کسلیے
مبتلا اس بلا کا رہتا ہے گدہے نے کہا کہ مین بارکشی مین مشہور ہون پس جہان جاؤنگا یہہ بلا میرے واسطے موجود ہوگی
اور مین تنہا اس بلا مین کچھہ مخصوص نہین ہون بلکہ سب میرے ابنای جنس اسی آفت مین گرفتار ہین اسواسطے مین نے
سمجھہ لیا ہے کہ ہر جگہہ ہمین یہی بلا نوش کرنا ہے اور جامہ جفا کا ہمارے واسطے قطع کیا گیا ہے در بدر پہرنے سے ایک ہی
در پر مقیم رہنا بہتر ہے اور اسمین جو کچھہ کہ پیش آئے اوسپر راضی رہنا مناسب ہے روباہ نے کہا کہ غلط سمجھا ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا ہے
ان ارضی واسعة یعنی بالتحقیق کہ زمین میری وسیع ہے اور منشور نے سیروا فی الارض کے مردان جفا کیش کیواسطے
نزول پایا ہے گدہے نے کہا ہر چند کوئی تگاپو کرے زیادہ مقدر سے نہ ملیگا یہہ حرص کو بڑہانا اور بار شدائد سفر عمداً اپنے اوپر
زیادہ کرنا عقل دور اندیش سے دور ہے **نظم مولوی معنوی** رزق آید پیش ہر کو رزق جست ۔ رنج کوشش مار بے
صبری لست ۔ جملہ رزاق روزی میدہد ۔ قسمت ہر یک بپیش مے نہد ۔ روباہ نے کہا کہ یہہ مرتبہ توکل کا ہے
اور طریق اہل توکل جدا ہے پس جو کوئی کہ اس مقام کو نہ پہنچا ہو اُسے چاہیے کہ بموجب حکم الہی کے عالم اسباب مین تدبیر سے
غفلت نکرے اور ایک وسیلہ روزی کیواسطے ضرور پیدا کرے اسیواسطے اللہ کو مسبب الاسباب کہتے ہین جو
موافق حکم الہی کے تدبیر کریگا اس کا سبب بہ پروردگار درست کرکے کوئی راہ نکال دیگا لیکن یہہ مصرع گوش زد
تیرے نہین ہوا ہے **مصرع** بکسب کوش کہ کاسب بود حبیب اللہ ۔ اگر ز ر اتقوی ۔ ہو تو مین

Marfat.com

اس مرغزار مین پہلون کہ زمین اوسکی مانند کلبۂ زمرد فروشان سرسبز اور آبدار ہے اور ہوا اوسکی مانند طبلۂ عطار عطر
اور نسیم اوسکی مانند مشک خالص کے عنبر ہے **قطعہ** ہوای خوش و میوہ ہای فراغ ؛ درختان بارآور سبز شاخ ؛ نسیم گل و
نال ناساختہ ؛ چو یاران محرم بہم ساختہ ؛ اور اس سے پہلے ایک اور گدہا کہ زیادہ از حد تر از تہا اتفاقاً اسی چشمہ پر اوسی بہی ملاقات
ہوئی تہی دیکہا تو حال اوسکا تجہسے بہی لاغر زیادہ تر خراب اور قریب ہلاکت تہا مجہے اپنی عادت کے موافق اوسپر بہی رحم آیا
اور اسی مرغزار مین اوسے پہنچا دیا اوسنے جو چند روز بہ فراغ خاطر اور دلخواہ اپنی کہایا اور بہا ایسا دیکہنے کے قابل ہی کہ اپنی ہمجنس
مین آج اوسکا ثانی فربہ اور مسرور الحال نہوگا تو بہی اگر چلے اور تم دونون باہم بے محنت و رنج اوقات بسر کرو تو
اس سے زیادہ کوئی راحت نہین ہے گویا زندہ در بہشت ہوا ہی آگے اختیار ہی اور مجہی بجز شفقت بیریا اور کون کام تجہسے متعلق
ہے القصہ روباہ نے ایسا دمدمہ پرفریب دیا کہ خر ناتشخص کی ان طمع متوزنز ویر مین بحینہ ہو لی مگر وہ گدہا اس سے غافل تہا کہ
مجہے اجل کے درپے لیے جاتی ہی کہا ای دوست بیریا خوب جانتا ہون کہ تجہسے سوای شفقت اور مجہسے کیا مطلب ہے پس السبب
بغرض کی بات نہ ماننا صواب اندیشی کے خلاف ہے **مصرعہ** ہر چہ فرمائی بجان من بندۂ فرمانبرم - القصہ روباہ شیر کے
پاس اوسی لے آئی شیر نے فوراً اوسپر چنگل مارا گدہا زخمی ہوکر بہاگا بہ سبب ضعف اور ناتوانی کے شیر سے تہم نہ سکا روباہ نے
شیر کی اسقدر ناتوانی پہ تعجب کیا اور ملامت آغاز کی کہ حرکت بیفائدہ کیا نتیجہ رکہتی تہی اور تعجیل کرنا اوس کام مین کہ جسکی فرصت تہی
ہوگیا ضرور نہ تہا بلکہ عقل کے لائق یہ تہا کہ ضبط کرتا اور ثبات بادشاہی کر سنا تہا کہ عنان تمکین ہاتہہ سے ندیتا تا انجام کام کا
پشیمانی کو نہ پہنچتا **مصرعہ** از پشیمانی چہ سود اکنون کہ کار از دست رفت ؛ جب روباہ کی باتین شیر پر گران گزرین اولین کہا اگر کہتا ہون
کہ مینے عمداً اہمال کیا تو بیخردی اور سستی رای سے منسوب ہوتا ہون اور اگر غلبۂ نفس کا اقرار کرتا ہون تو حریصون اور بیسکونین شمار کیا
جاتا ہون اور اگر ضعف اور ناتوانی کا عذر درمیان لاتا ہون تو ملازمونکی نظرون مین حقیر ہوتا ہون صلاح یہی ہی کہ جواب روباہ کا
غضب اور غصے سے دون اور ایسی گستاخی سے منع کرون آخر بعد شیر نے غصے سے کہا کہ اے روباہ بادشاہونکے کام مین
ملازم کو دم مارنا اور راز کا پوچہنا بڑی بے ادبی ہی راز بادشاہونکا ہر جاکر پر روشن ہونا نچاہیے اور جو بادشاہ سمجہتے
ہین اوسی رائے رعایا کی نہین پہنچتی ہے مثل عرب کی ہے لا یحمل عطایا ہم الا مطایا ہم خلاصہ اسکا یہی کہ بخشش
بادشاہونکی کوئی اوٹہا نہین سکتا مگر باربردار بادشاہون کے اسی طرح راز بادشاہونکا رعیت نہین جانتی ہے مگر جو شیر
لائق اسکے ہوتے ہین اے روباہ اس خیال اور قیل و قال سے درگزر اور ایسی تدبیر کر کہ گدہا پہر ہاتہہ آئے اور اس خدمت
سے رسوخ تیرا زیادہ تر ہو جائے روباہ دوبارہ گدہے کی نزدیک آئی اور تملق تمام سے رسم سلام بجالائی گدہے نے منہ
پہیر لیا اور کہا کہ ای مکار بدکار اول مجہسے وعدہ آزادی کا کیا اور بعد اسکے شیر کے پنجے مین ڈال دیا نوٹ ...

Marfat.com

روباہ نے کہا کہ ای سلیم دل کیا خیال کیا تو نے کہ مجرد دیکھنے طلسم کے بھاگ آیا اور ہنوز خار و گل مین تمیز کی نہی کہ تماشای
مرغزار سے کنارہ کر آیا یہہ جو تو نے دیکھا حکمانے اہل بیشہ کی تفریح طبع کیواسطے طلسم بنایا ہے یہ مرغزار وہ ہے کہ سوای
جنت کے اسکا نظیر عالم مین نہین ہے کہ سراپا میوہ و گل اور شادابی ہی اگر طلسم نہوتا تو جانور سب بیشونکی اسمین چہر آتی
اور رونق اور لطف اسکا برباد کر دیتے اسواسطی یہ تدبیر حکمانے کی ہی کہ سوا محرم کے غیر دخل نپائے اور جو کوئی اتفاقاً
جائے سو اس طلسم سے ڈر کر بھاگ جائی جیسا کہ تو بھاگ آیا بہلا تو نے یہ نجانا کہ مین تیرے ساتھ ہون پہلی جو کچہ ہوتا
تو مجھ ضعیف پر ہوتا تو مجھ سے قوی ہے اگر شیر ہوتا تو کیونکر مجھے چھوڑتا کہ رات دن مین اپنی بیشہ مین پھرتی ہون اور تو
کہان سے ایسا قوی تہا کہ شیر کے پنجے مین چھوٹ جاتا بلکہ تو نے میری ہنسی یارون مین کروائی کہ سب کہینگی کہ اسی دوستی کی عقل
و راست کی مدح کرتے تھے کہ پہلے ہی طلسم کو دیکھ کے ڈر گیا اور ہم اہل بیشہ حقیقت حال اس جگہہ کے سوای دوستانی
کے اور سی ظاہر نہین کرتے ہین اور یہ جو تو نے دیکھا محض طلسم اور سحرکاری حکما کی ہے مینے پہلے چاہا تہا کہ تجھی آگاہ کرون
کہ ایسی چیزون کو دیکھ کے خوف نکرنا یہ سب طلسم ہے مگر تیرے اختلاط مین فراموش ہو گیا اب تو مجھی معلوم ہو گیا پھر میرے
ساتھ چل کہ تا جو مینے کہا ہے اوسکا لطف دکھاؤن اور سب طلسمون سے تجھے جابجا آگاہ کرتے جاؤن خر بیخبر دوبارہ فریب
سحر آمیز پہ فریفتہ ہو کر روباہ کی ہمراہ ہوا روباہ نے چند قدم آگے بڑھ کے شیر کو اسکے آنیکا مژدہ دیا اور کہا کہ مطلق جنبش نکرنا
اور مانند نقش دیوار ساکت رہنا اگر تیرے برابر سے بھی نکلے تو جنبش نکرنا اور جب تک فرصت وافی اور قوت کافی نہ
پاتا ارادہ نکرنا شیر نے روباہ کی بات قبول کی اسکے بعد جبکہ گدہا شیر کے نزدیک آیا روباہ نے کہا کہ دیکھ یہ وہی
طلسم ہے گدہا شیر کے گرد چرتا تہا شیر مطلق حرکت نکرتا تہا جبکہ خاطر جمع ہوئی گدھا خوش خوش بخوف و خطر گرداگرد شیر کے
پھرنے لگا آخر کہ ایک مدت سی بھوکا تہا سبزہ زار خاطر خواہ پا کے کشادہ پیشانی اور غفلت تمام سی مشغول چرا گاہ ہوا
جبکہ خوب شکم سیر ہوا اوسی سبزہ پر بآرام تمام سو رہا شیر نے غافل پا کے جست کی اور پیٹ گدھی کا پہاڑ ڈالا اور
روباہ سے کہا کہ تو اسجگہہ بیٹہی رہ کہ مین غسل کر کے آؤن تو اسکے کان اور دل کہاؤن کہ حکیم نے یون ہی حکم کیا ہی
شیر غسل کو گیا روباہ نے دل اور کان گدھی کے نوش فرمائے شیر غسل سے فراغت کر کے آیا ہر چند گوش و دل کو ڈھونڈہا
ایک کو بھی نپایا روباہ سے کہا کہ دونو عضو کہ میرے علاج مین کیا ہوئے روباہ نے کہا بادشاہ کی بقا ہو یہہ گدھا نہ دل
رکہتا تہا نہ گوش اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ اگر دل ہوتا تو دل عقل کیجگہہ ہے اگر اسمین عقل ہوتی تو میرے فریب مین دوبارہ کیون آتا
اور اگر کان ہوتے تو کان سماعت کیجگہہ ہے اور یہ صولت اور حملہ بادشاہ کا آنکھ سے دیکھ چکا تہا پھر میری بات نہ سنتا
اور اپنی پانون سے آپ گور مین نہ آتا بندہ نے سنگ پشت سے کہا کہ اس مثل کا حاصل یہ ہے کہ جو کچھ کیا تم ہی پیدا [illegible] گوشہ

Marfat.com

نہین ہون بلکہ تجہسے کتنونکو میے گدہا بنا ڈالا ہی فقط تقاضاے تنہائی تہا کہ دل بہلانے کے واسطے تجہسے کم ظرف او بد نہاد سے دوستی اختیار کی تہی سو اسکا عوض پا چکا تہا اگر پروردگار عالم نے عقل سلیم عطا نکی ہوتی تو تو نے ایکدن ناپاک کیواسطے میری ہلاکت مین کچہہ باقی نرکہا تہا چنانچہ یہہ بیت حسب حال میرے ہی **بیت** دنیا سے نام حیف محبت مٹا دیا ✲ تو قتل کر چکا تہا خدا نے بچا لیا ✲ اب آہ ایسی اور یہہ توقع زنہار نرکہہ کہ مین تیرے ساتہہ چلون یا تجہسے کلام کرون و یقین جان **بیت** گر براہ شوی باسمان کم نگرم ✲ ور سرو شوی ببوستان کم گذرم ✲ سنگ پشت نے کہا کہ سچ کہا تو نے انکار اور اقرار میرا یکسان ہے مجہسے وہ زخم کاری تیرے دلکو پہنچا ہی کہ جسکا التیام تمام عمر ممکن نہین ہے اور داغ میری بدکاری اور جفا کا تیرا ایسا تیرے دلپر بیٹہا ہے کہ محو ہونا اسکا خیر امکان مین نہین آتا ہی اب پینے شربت تلخ فراق کے تجرع پر دلکو راضی کیا اور تن کو تیغ زہر آبدار ہجر انکا سپر بنایا یہہ کہا او خجل اور شرمندہ اپنے جزیرہ کو پہر گیا اور تمام عمر مفارقت مین ایسے یار دوا دار کے رہتا رہا یہہ ہے داستان اس شخص کی کہ جو ایسے دوست کو بے محنت و مشقت پاوے اور بسبب نادانی اور غفلت کے ہاتہہ سے کہودے اور ندامت جاوید مین گرفتار ہے اسکے بعد اگر ہزار بار سنگ سر سے اور سر سنگ سے ملے تو بہی مفید مطلب نہو اگر اہل خرد ہے تو اس حکایت کے مضمون کو اپنا پیشوا کرے اور اگر کوئی مطلب مرغوب یا کوئی صادق ہاتہہ آے تو اسے عزیز رکہے چنانچہ یہہ قطعہ حاصل اس حکایت کا ہی **قطعہ** مطلوب چون بدست بود مغتنم شمار ✲ وانرا زکف مدہ کہ پشیمانی آورد ✲ بسیار کس کہ گنج زر آسان دہد بباد ✲ وانگہ زرنج بد میے غصہ ہا خورد ✲ از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ✲ چندانکہ او فغان کند و جامہا درد

باب چہٹا آفت مین تعجیل و شتاب کاری مین داشلیم نے راے برہمن روشن ضمیر کے آفرین کی اور کہا **بیت** زہے ضمیر تو از سر کن فکان واقف ✲ زہے بیان تو اسرار علم را کاشف ✲ بیان فرمائی تو نے داستان ان لوگونکی کہ اپنی مراد پر قادر ہوے اور اسکی محافظت مین تغافل کیا اور قدر اسکی بجا نلائی اور مطلوب کو ہاتہہ سے کہو دیا اور تمام عمر اسکا تاسف کیا اسکے بعد حسرت و اندوہ سے کچہہ فایدہ مترتب ہوا اب ارشاد فرما کہ ان لوگونکی مثل کہ جو عزیمت کار مین تعجیل کرتے ہین اور عواید تدبیر اور فکر و تامل سے غافل رہتے ہین انکا خاتمہ حال کا کسطرح پر ہوتا ہے اور جو کوئی کہ تخم شتاب کاری کو مزرع دل مین بوتا ہے کیا چیز اسکا پہل پاتا ہے برہمن نے دعا دی اور کہا **نظم** اے بادشاہ تیرا مطیع آسمان رہے ✲ روے زمین پہ حکم ہمیشہ روان رہے ✲ تیری بہار سلطنت و عدل و جود سے ✲ مثل بہشت باغ جہان بیخزان رہے ✲ جسنے کہ بنا کار اپنی صبر و ثبات پر رکہی اور بنیاد کام کی خلاف وقار اور سکون کے برپا کی انجام اسکا ملامت اور ندامت کو ضرور پہنچیگا اور خصلت پسندیدہ کہ آدمیون کے واسطے خلاق عالم نے مقرر فرمائی ہے اور اسیکے سبب سے رتبہ تکریم انسان نے پایا ہے وہ حلم اور علم اور ثبات اور وفا ہے **بیت** بردباری خزینہ خرد ست ✲ ہر کرا حلم نیست دیو دد است ✲ یہہ نکتہ اسیواسطے معتبر کیا ہے

حکما کا ہی کہ جب حلم کو منقلوب کر دے یعنی الٹ ڈالے تو ملم ہوتا ہی اور ملیح نمکین کو کہتے ہین اور نمک تلخ ہوتا ہی توجب کوئی شخص برعکس حلم کے کام کریگا سقر تلخی مین پڑیگا اگر طعام کیسا ہی خوب ہو جب نمک تلخ اسمین ڈالو گئے کہا نیکے قابل نہیگا اسیطرح انسان کو کیسا ہی ہنر حاصل ہو جبکہ درشت خوئی اور بیہودہ گوئی شعار اپنا کریگا ہر کسیکو اس سے تنفر ہوگا اور اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک باوجود اس کمالات اور خلق کریم کے کہ تمام کائنات کی نیکیان اور کمال اللہ تعالی نے ذات پاک سید عالم مین جمع کی تہین پسترخطاب فرماتا ہی کہ ای محمد اگر تو درشت خو اور سخت دل اور خشمگین اور کینہ کش ہوتا تو ہر آئینہ مواکب کواکب اصحاب کہ مانند ستارگان ثریا تیرے گرد جمع ہین مثل بنات النعش متفرق ہوجائے اس سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش خلق اور رحیم دل اور ہنس منہ مکہہ تھے اور دوسرے صاحب خلت اور پدر ملت ابراہیم علی نبینا وعلیہ صلوٰۃ الرحمن کو اس صفت سے ستایش فرماتا ہی ان ابراہیم لاواہ حلیم خلاصہ اس آیہ کا یہہ ہے تحقیق کہ ابراہیم حلیم ہے اسواسطے کہ حلیم محبوب قلوب ہوتا ہی اور دل سب خواص و عام کے اس صفت پر میل کرتے ہین بیت ستون خرد بردباری بود سبک سر ہمیشہ بخواری بود ٭ دانشمند کبھی شتابکاری نہین کرتے ہین حکیم کامل شتابی کو وسوسہ شیطان جانتے ہین التانی من الرحمن والعجلۃ من الشیطان اور اسی مضمون کو سالک نظم مین مولوی معنوی نے یون بیدیا ہے

مثنوی مکر شیطان ست تعجیل و شتاب ٭ لطف رحمان ست صبر و اجتناب ٭ باتانی گشت موجود از خدا ٭ تا بہ شش روز این زمین و چرخہا ٭ ورنہ قادر بود او کز کاف و نون ٭ صد زمین در یکدم آوردی برون ٭ این تانی از پی تعلیم تست صبر کن در کار دیر آید درست ٭ جو کوئی کہ باگ اختیار کی تعجیل کے ہاتہہ مین سپرد کریگا ہر آئینہ مرکب اسکے نفس کا منہ زوری کرکے صحرا ئے ضلالت کیطرف کہینچ لیجائیگا اور خاتمہ اس امر کا حسرت اور تاسف پر ہوگا بیت ہر کہ بیفکر و تامل عملے کرد پیش ٭ آخر الامر از ان کردہ پشیمان گردد ٭ مناسب اس بات کے حکایات بسیار اور روایات بیشمار صحایف کتب مین مسطور ہین اور اول سب حکایتون مین سے حکایت اس زاہد کی کہ میدان تعجیل مین بے تامل قدم رکہا اور اپنا سر کہو یا لایق اس سیاق کے ہے راد الشلیم نے پوچہا کہ تفصیل اسکی کیا ہی حکایت زاہد شتابکار برہمن نے کہا کہ ایک زاہد نے بعد اختیار کمال تجرد چاہا کہ نکاح سنت موکدہ اور مشتمل ہے فائدہا ے بسیار پر اُسے اختیار کرے چنانچہ اس بات مین ایک اور زاہد ہمراز سے مشورہ کیا اُس نے کہا کہ فکر بہت مناسب کی تو نے کہ کدخدائی صلاح معیشت اور کمال صلاحیت اور بہت سی فواید دینی اُسمین مندرج ہین اور محفوظ رہنا متاع خانہ کا اور حاصل ہونا اولاد کا کہ بقائے نسل اور ذکر جمیل اُس سے منصور ہے نظم مرد اہر گز بگیر و چہرہ دولت فروغ ٭ تا بہ زن نفروزد چراغ خانمان ٭

Marfat.com

عمر در کنج تجرد بگذران دیگر کہ ہست ٭ عشرت آباد تاہل روضۂ امن و امان ٭ لاکن کوشش کر کہ رفیق شفیق ہاتھ آئے کہ وہ راحت جان ہی اور مصاحب ناموافق سی پرہیز کر کہ وہ باعث بربادی عزت اور خرابی مال وجان ہے زاہد نے پوچھا کہ موافقت کس عورت سی کرنا چاہیے جواب دیا کہ پاک دامن ہو کہ شوہر کو بدل دوست رکھی اور خیانت سی پرہیز کرے ایسی عورت جہان جاتی ہے اوس گھر کی روشنی بڑھاتی ہے **بیت** صلاح ہر دو جہان است صحبت زن نیک ٭ زہی سعادت مردے کہ زن چنین دارد ٭ بلند نامی و راحت دلی توانگری و فراغت ٭ کسیکہ طالع فرخندہ ہمنشین دارد ٭ زاہد نے کہا کہ کن عورتوں سے پرہیز کرے دوسرے زاہد نے جواب دیا کہ تین قسم کی عورتوں سے پرہیز واجب ہے حنانہ ومنانہ وانانہ حنانہ اوسی کہتے ہین کہ جسکا پہلا خاوند مر گیا ہو یعنی بیوہ یا طلاقی اور اوسکی صحبت کا غم رکھتی ہو اور منانہ وہ ہے کہ جہیز سے مال مین زیادہ ہو کہ اپنی مال سی تجہیز منت رکھی اور انانہ اوسے کہتے ہین کہ جب شوہر کو دیکھے آواز اپنی ضعیف کر لے اور بیمار بنجائے دیدار سے ایسی عورت کی ہر ساعت تاریکی موت کی نظر آتی ہے **نظم** زن بد در سرائے مرد نکو ٭ ہم درین عالم است دوزخ او ٭ دوسری بار پوچھا کہ زن کس سن کی اختیار کرنا چاہیے کہا کہ زن جوان ونورسیدہ چاہیے کہ ہر پیرا یے مین سوی راحت دکھاتی ہے اور زن عجوزہ طراوت رخسارہ لیجاتی ہے اور مباشرت انکی ضعف اور سستی لاتی ہے **نظم** آن زنے را کہ پشت شد چو کمان ٭ زلفش ہمچو تیر مے گردد ٭ صحبت دخترے کہ جان بخشد ٭ زہر قاتل شود چو پیر شود ٭ اور عورت دس سال سی بیس سال تک موضع امن وامان اور محل امیدواری ہے اور بیس سے تیس سال تک آرام دل اور لذت جان طالبان ہوتی ہے اور تیس سے چالیس تک صاحب اولاد کہی جاتی ہے اور چالیس سے پچاس تک رنق وسالوس کے پابند رہتی ہی اور جبکہ پچاس سے گزری مار سیاہ اور آفت مال وجاہ اور گلشن خزان رسیدہ اور گرگ باران دیدہ اور چشمہ انباشتہ اور زمین ناکاشتہ اور اژدہاے بی گنج اور معدن محنت ورنج اور کالی بلا ہو جاتی ہے کما قال الشیخ ابو علی سینا النِّسَاءُ اِذَا بَلَغْنَ اِلَى الْعَشَرِ فَهُنَّ لُعْبَةٌ لِّلَاعِبِيْنَ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى الْعِشْرِيْنَ فَهُنَّ حُوْرٌ عِيْنٌ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى الثَّلٰثِيْنَ فَهُنَّ فِي اَعْطَافِ الْمُتَلِيْنَ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ فَهُنَّ اُمَّهَاتُ الْبَنَاتِ وَالْبَنِيْنَ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى الْخَمْسِيْنَ فَهُنَّ لَحْمٌ وَشَحْمٌ سَمِيْنٌ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى الْخَمْسِيْنَ فَاقْتُلْهُنَّ بِالسِّكِّيْنِ وَاِذَا بَلَغْنَ اِلَى سِتِّيْنَ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ عَلَيْهِنَّ اَجْمَعِيْنَ ٭ **بیت لمؤلفہ** عورت جہان ہوئی متجاوز پچاس سے لازم گر تیر و او ہے لد سکے پاس بستے ٭ زاہد نے کہا اس بیان سے حال سن وسال کا معلوم ہوا اگر حسن وجمال دریافت کیا کیا چاہیے تو کیسی ہو جواب دیا کہ اصل خوبی عورتوں کی پارسائی اور خوشخوئی ہے اگر حسن بھی ساتھ اسکے

جب پہنچیں پچاس برس کو تو مار ڈالو انکو چھری سے اور جب پہنچیں ساٹھ کو پس لعنت خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی اون سب پر ۱۲

ملہ حنانہ نقطہ خا سے تی زن شیدہ بزن اول ازوی یعنی گریہ ومنانہ وانانہ بزرد زن حنانہ یعنی شیدہ وآن منت نہندہ یعنی نالد ومعنی ابلہ بتفصیل درمتن مذکور است ۱۲

ملہ ترجمہ یعنی عورتین جب پہنچیں دس برس کو پس وے کھلونے ہین کھیلنے والون کا اور جب پہنچیں بیس کو پس وے حور عین ہین اور جب پہنچیں تیس کو پس وے ... اور جب پہنچیں چالیس کو پس وے مائیں ہین بیٹیوں اور بیٹوں کی اور جب پہنچیں ... پس وے گوشت اور چربی ...

جمع ہو جائے تو نور علی نور کہا چاہیئے بلکہ بیت اُستاد ایسکے حسب حال ہے **لمولفہ بیت** گل خوشرنگ ہے
خوشبو بہی ہے بہجار بہی ہے ✤ زن خوشرو بہی ہے خوشخو بہی ہے غمخوار بہی ہے ✤ اور اگر عورت نیک صورت بدسیرت ہو تو
بلائے جان اور عذاب جان و دل ہے اور زن نیک خصلت اگرچہ بدطلعت ہو یار مہربان اور رونق خانمان ہی اسبات مین
دو تین بیتین کہ نتائج افکار سعدی علیہ الرحمۃ کے ہین یاد رکہنا چاہیئے اور خلاصہ مزاج عورت کا یہی ہے **نظم**
زن خوب فرمانبر و پارسا ✤ کند مرد درویش را پادشاہ ✤ ہمہ روز گر غم خوری غم مدار ✤ چو شب غمگسارت بود در کنار ✤ اگر پار
باشد و خوش سخن ✤ نظر در نکوئی و زشتی مکن ✤ بزندان قاضی گرفتار بہ ✤ چو در خانہ بینی برابرگرہ ✤ تہی پای رفتن بہ از کفش
تنگ ✤ بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ ✤ در خرمی بر سرائے ببند ✤ کہ بانگ زن از وی برآید بلند ✤ ز نامحرمان چشم زن کور باد
چو بیرون شد از خانہ در گور باد ✤ القصہ زاہد کو بعد تفحص فراوان اور تجسس بے پایان اور بخت مددبلند اور اعانت طالع ارجمند سے
ایک عورت عالیخاندان ہاتھ آئی کہ اوسکا عکس رخسار مطلع صبح کو روشنی بخش تھا اور زلف تابدار اوسکی شب یلدا پر طعنہ
مارتی تھی اور دیدۂ آسمان اوسکے عکس رخسار کو بغیر ذریعہ عینک آفتاب ہر دم نگرتا تھا اور نظر بند خیال اوسکے تمثال جمال کو سوا
عالم خواب کے دیکھ سکتا تہا باوجود اس خوبی صورت کے حسن سیرت مین بھی گوی سبقت خوبان جہان سے لیگئی تھی زاہد طفیہ عادت
مین شکر اس نعمت کا کیا کرتا تہا اور وقت معاشرت اور مباشرت کے دعای فرزند مانگتا تھا اور جو کوئی کہ عاقل ہے وہ تزویج سے
فقط شہوت مراد نہیں رکہتا ہے بلکہ مقصود اصلی اوسکا طلب فرزند صالح ہوتا ہے کہ حکم خیر جاری رکہتا ہی **بیت** غرض
ز محنت زن و جفاکشیدن مرد ✤ ہمین بفرح فرزند نازنین باشد ✤ جبکہ عرصہ گذرا اور کوئی فرزند نہوا زاہد مایوس ہوا اور روی تضرع
خاک نیاز پر رکہکر حضور دل سے دعا مانگنا شروع کیا چونکہ زاہد محو رضای خدا تھا بحکم اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ
تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا اور دروازہ ناامیدی کا کلید رحمت سے کہلا یعنی زن زاہد حاملہ ہوئی زاہد اس مژدہ سے شاد
کرتا تہا اور تمام روز مدد فرزند سے دل خرسند رکھا کرتا تہا ایکروز عورت سے کہنے لگا کہ ای یار غمگسار خدا کرے کہ جلد گوہر شاہوار تیرے
صدف بطن سے ساحل ظہور پر جلوہ گر ہو تو نام اوسکا بہت نیک رکہون اور تربیت اور پرورش اوسکی بدرجۂ اتم کرون تاکہ
احکام شریعت اور طریقہ آداب اور سبیل طریقت و حقیقت بمرتبہ کمال اوسی حاصل ہوسکی سے ہاتھ نہ اوٹھاؤن مبد مدا
ہمکو ہو ویسا دونون بزرگ عالی مقام اور شیخ صاحب کرامت والہام ہو جائے اور اوسکے بعد ایک کریمہ جمیلہ سے اوسکا
عقد نکاح باندہون اور اوس سے اولاد نیک اور سلیم اور صالح حاصل ہو تا میری نسل اوسکی برکت قدم سے قیامت تک باقی رہی **ابیات**
نماند نام در دوران کسے را ✤ کہ فرزندی نباشد یادگارش ✤ بدان نام صدف در گوش ماندست ✤ کہ می بینند در شہوارش
عورت نے کہا کہ ای رفیق مشفیق اور ای شیخ صاحب طریق یہ باتین لائق سمجھ کر دانی اور مناسب سجادہ نشینی کے نہین ہین اول تو

Marfat.com

وجود فرزند ہنوز خالی ہے شاید کہ یہہ بیماری رجاکی ہو بیماری رجاکی اُسے کہتے ہین کہ ایام عورت کے مانند حاملہ نابند ہون اور آثار حمل کے سب پائے جائین اور اپنے وقت پر شیر بہی نظر آئے اور جنین کے مانند کوئی چیز حرکت بہی کرے اور روز بروز پیٹ بہی بڑہتا جائے بعد انقضائے ایام حمل یعنی نو مہینے کے بعد گہٹنا پیٹ کا شروع ہو اور خود بخود عورت لاغر اور زرد ہونے لگی اگر ایسی صورت ہو تو وجود فرزند ایکطرف جان بچنا بہہ دشوار ہے اور اگر بالفرض حمل ہوا اور پیدا بہی ہو ممکن ہے کہ لڑکا ہو لڑکی ہو اور اگر فرزند بہی ہوا اور نہ جیا تو یہہ خیالات سب بیہودہ ہین حاصل کلام یہہ کہ پایان کار معلوم نہین ہے اور تو خیال پر اور نادانونکی طرح مرکب تمنا کو میدان آرزو مین دوڑاتا ہے اور انتہا اس میدانکی اور نشیب و فراز اس دشت کا مطلق نہین جانتا ہے نظم بہ آرزو و ہوس رہ نمیتوان رفتن ٭ بلاف و عربدہ کاری نمیتوان پرداخت ٭ ہزار کس بتمنائے خام سوختہ شید ٭ کہ یکی ز ہزار بکام دل نتواخت ٭ آزاد مزاج تیرا اُس پارسا مانند ہے کہ شہد اور روغن کو منہ اور سر پر گرا دیا تہا زاہد نے پوچہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا حکایت پارسا کہا کہتے ہین کہ مرد پارسا ایک تاجر کے ہمسایہ مین رہتا تہا اور تاجر شہد اور روغن کی تجارت کیا کرتا تہا اور اُسکے منافع سے بخوبی اوقات بسر کرتا تہا اور جہد متنگذاری فقراکی بہی اُسی منافع سے کیا کرتا تہا اور حاصل تو انگری [illegible] ہاتہہ مین لائے اور مال فانی سے ذخیرہ باقی فراہم کرے بیت توانگرا دل درویش رابدست آور ٭ [illegible] وہ تاجر اس خیر کو غنیمت سمجہہ کے جو کچہہ بیع و شرا سے نفع حاصل کرتا تہا علی قدر حال منجملہ اُس [illegible] اور زاہد کچہہ اُسمین سے خرچ کرتا تہا اور باقی شہد و روغن جمع کرتا جاتا تہا تہوڑے عرصے مین وہ گہڑا [illegible] بہر گیا ایکدن زاہد اُس گہڑیکو دیکہتا تہا کہ کسقدر روغن اس ظرف مین جمع ہوا ہے آخر تخمیناً دس [illegible] تصور کیا اور کہا کہ دس درم کو بیچونگا اور اس دس درم کی پانچ بکریان مول لونگا اور چہہ مہینے وہ دو دو بچے دینگی [illegible] سال مین [illegible] بچے ہونگے اور دو سال مین ایک رمہ معقول فراہم ہوگا اور مین متاع کثیر کا مالک ہو جاونگا مین [illegible] بکریان بیچکے اسباب معقول درست کرونگا اور ایک عورت خاندان عالی سے نکاح مین لاونگا اور نو مہینے کے بعد اُس سے فرزند پیدا ہوگا اور علم و ادب تہوڑی ہی عمر مین سیکہہ لیگا جبکہ اُسکا ضعف طفولیت قوت شباب سے متبدل ہوگا اور وہ سرو ناز چمن خوبی مین خرام ناز جوانانہ کریگا غالب ہے کہ موافق رویہ اہل زمانہ کے میرا فرمانبردار نہو بلکہ سرکشی کرے اس تقدیر مین اُسکی تادیب لازم پڑیگی تو یہی عصا کہ جو ہاتہہ مین ہے اُسے مارونگا اس تصویر مین ایسا مستغرق تہا کہ پسر گردن کش کو موجود تصور کرکے وہی عصا جو ہاتہہ مین تہا اُس گہڑے پر مارا کہ چور چور ہوگیا اور شہد اور روغن تمام [illegible] زاہد پر گر پڑا اور سب بدن اور لباس زاہد کا آلودہ ہوگیا اور سارے خیال ایکدم مین دل سے جاتے رہے [illegible] نقل [illegible] ان کی [illegible] تو نہ بے یقین صادق خیالات واہی سے دل خوش کرنا کام

Marfat.com

بیہودہ نکاہی بلکہ ایسے امور مین فکر کرنا منع ہی اور بوکلا اور مکر اور عسی اور لعل پر فریفتہ ہونا نچاہیے اگر کوئی مداہی اور اگر ومکر کو
اپنا جنت کرے اور اُسے بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ کاتسکے نام رکھے **بیت** اگر را با مکر تزویج کردند ٭ وزیشان بچہ شد کاتسکے نام ٭
مرد عاقل کو چاہیے کہ ہر کام کی بنیاد خیال پر نرکھے اور اندیشہ خام کو وسوسہ شیطان سے سمجھ دلمین راہ ندے **قطعہ** سالہا
اندیشہ تخم دین دو سپہرہ کار ما آخر چنین یا آنچنان خواہد شدن ٭ یا بہ نیمو ال گنج سیم و زر خواہیم یافت ٭ یا در ان اقلیم
حکم باوران خواہد شدن ٭ عاقبت معلوم شد کاین ہا خیالے بیش نیست ٭ ہر چہ خواہد حاکم مطلق ہمان خواہد شدن ٭
زاہد نے یہہ نصیحت گوش دل سے سنی اور ترک خیالات واہی کر کے پھر فضولی کی گفتگو نہ کی پھر اجبکہ مدت حمل کی بسر ہوئی پسر نیکو صورت
مقبول طلعت وجود مین آیا کہ علامات کرامات اُسکے ناصیہ احوال سے ساطع اور لایح تہی یعنی صبح امید زاہد کی مطلع
تمناسے نمایان ہوئی سجدہ شکر پروردگار عالم بجا لایا اور خوشی سے پیراہن مین نسماتا تہا اور یہہ اشعار معلق پڑہتا تہا
نظم سپہر سے نکلا ہے باہر آفتاب ٭ برج سے نکلا ہی یا در خوش آب ٭ یا کہ نکلا غنچہ گل شاخ سے ٭ یا کہ نکلا یوسف اپنے
کاخ سے ٭ زاہد اُسکی پرورش اور تربیت مین رات دن مصروف تہا شفقت پدری سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرتا تہا
ایکدن عورت حمام کو چلی اور بیٹی کو زاہد کے سپرد کر کے احتیاط مین مبالغہ کر گئی اور زاہد بہی اسبات مین اہتمام تمام کرتا
تہوڑا عرصہ عورت کے جانیکو ہوا تہا کہ اُس یار کے پادشاہ کا معتمد زاہد کے پاس نہایت مستعجل آیا کہ توقف اُس مین کرنسکتا تہا
زاہد بضرورت گہر سے باہر آیا مگر زاہد نے ایک راسو یعنی نیولا پالا تہا اور اسپر اُسے سدہایا تہا کہ جب گہر سے باہر جاتا تہا تو گہر اُسے
سونپ جاتا تہا وہ نگہبانی مار و موش وغیرہ کی کیا کرتا تہا زاہد اُسوقت لڑکیکو بہی اُسے راسو کو سونپ کے باہر آیا ادہر
زاہد نے قدم گہر سے باہر رکہا اور اُدہر ایک اژدہا نکل کے گہوارے کی طرف متوجہ ہوا راسو نے دیکہا کہ مار خونخوار نے ارادہ لڑکے کا کیا ہے
جست کی اور اژدہے کا گلا پکڑ کے چہاڑ ڈالا کہ کام اُسکا تمام ہوگیا اور لڑکا محفوظ رہا اُسیدم زاہد پہر کے گہر مین آیا راسو کو خون
آلودہ دیکہا جانا کہ اسنے لڑکے کو ہلاک کیا ہی اور راسو اس امید پر کہ مجہسے کار نمایان ہوا ہے زاہد کیطرف خوش خوش دم ہلاتا
ہوا دوڑا زاہد کا حال اپنی بیشعوری سے تباہ اور عالم آنکہوں مین سیاہ تہا ایک بیٹا مدت العمر مین پیدا ہوا تہا اُسے بہی اسنے
ہلاک کیا اس غیظ مین بے تحقیق و تفتیش اس طرح سے عصا راسو کی پشت پر مارا کہ سب ہڈیان ریزہ ریزہ ہوگئین
پہر جو نزدیک گہوارے کے آکے دیکہا تو لڑکا با آرام تمام سوتا ہی اور ایک مار سیاہ کہ حلقوم اُسکا پارہ پارہ اور خون غلطان پڑا ہوا
بمجرد معاینہ اس حال کے دود حسرت زاہد کے دل سے اُٹھا اور سنگ حسرت سینے پر مارنا شروع کیا اور فریاد و نالہ
کرتا تہا اور کہتا تہا افسوس کہ اس حادثے کی آتش دلسوز کسی طرح تسکین نپائیگی اور اس عمل جانگداز کی
خجالت اور ندامت سے بری نہوسکیگی یہہ کیا حرکت نامناسب اور کار نالائق مجہسے صادر ہوا کاش یہہ فرزند عدم سے

Marfat.com

وجود مین نہ آتا دیا مجھے اوس سے الفت ہوتی نا یہہ خون ناحق میرے ہاتھہ سے ہوتا اب جو بیٹے اپنی ہمجانے کو بلا قصور ہلاک کیا اور پاسبان محلسرا اور نگہبانی اپنی محسن کو بے سبب تصور تلف کیا خالق کو کیا جواب دونگا اور خلایق سے کیا عذر پیش کرونگا ہاے افسوس اسکے بعد طوق ملامت میری گردنسے کسیطرح نہ اوتریگا اور داغ بدنامی میری صفحہ احوال سے محو ہوویگا زاہد اس بیان دردناک سے زار زار رو رہا تہا کہ اودہر سے زن زاہد حمام سے آئی اور یہہ حال اسکا مشاہدہ کرکے زبان ملامت زاہد پر کہولی کہ مین تجہے ایسا بیمہر بیوفا نجانتی تہی شاید کہ شکر اس نعمت کا کہ خدا نے تجھے فرزند دیا اور مار کے گزند سے بہی بچا لیا یہی تہا کہ اسکو احسان کے عوض ہلاک کیا زاہد نے کہا کہ ای یار دلنواز یہہ باتین نکر **مصرع** کہ از سوال ملولیم و از جواب خجل ہ مین بہی جانتا ہون کہ ادای شکر الہی مین قصور ہوا مجہسے اور منہج شکیبائی سے کہ راہ سالکان حقیقت ہے انحراف کیا ہے اب بسبب بے صبری اور ناشکری کے نہ جریدہ صابرین مین ذکر کیا جاویگا اور نہ شاکرین کے دفتر مین میرا نام لکھا جائیگا اور اب ملامت کرنا تیرا اس حالمین نمک پر نیش مار رہا اور جراحت پر نمک چھڑکنا ہے

بیت ملامت بر دل صد پارہ عاشق بدان ماند کہ باشد زخم شمشیر و بدو زندش بسوزن ہم ہ عورت نے کہا کہ سچ کہا تو نے کہ اب ملامت سے کچہہ فائدہ نہین ہے یہ کام جو تجہسے صادر ہوا ہے نتیجہ شتاب کاری کا ہے کہ حاصل اوسکا سبکی اور پشیمانی ہے اور تعجیل کرنیوالا اکثر حصول مراد سے محروم رہتا ہے **بیت** شتاب و دیگ کار آہرمن است ہ پشیمانی جان و رنج تن است ہ اور تو تنہا کچھہ اس دام فساد مین نہین پڑا ہے بلکہ اس سے پہلے ایسے واقعات بہت حادثے ہوئے ہین سنا ہے مینے کہ ایک بادشاہ نے اپنا باز بے قصور مارڈالا اور بسوا اوسکے شعلہ ندامت سے افروختہ اور آتش حسرت سے سینہ سوختہ رہا زاہد نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا

حکایت بادشاہ باز کش کہتے ہین کہ زمانہ قدیم مین ایک بادشاہ شکار دوست تہا ایک اوسکا باز تہا کہ ایک پرواز مین سیمرغ کو قلہ قاف سے پکڑ لاتا تہا اور اوسکے خوف چنگال سے نسر طائر آشیانہ سپہر مین چھپا رہتا تہا اور بادشاہ اوسے بہت عزیز رکہتا اور ہمیشہ اپنے ہاتھہ پر رکہتا تہا اتفاقاً ایکدن بادشاہ اوسے ہاتھہ مین لیکے شکار کو گیا ایک آہو سوار کے آگے سے اوٹھا بادشاہ نے اسپ باد پا ہوکے پیچھے ڈالا کئی فرسخ تنہا نکلگیا لیکن آہو کو نہ پایا اور حشم و خدم بادشاہ کا سب پیچھے رہگیا اوس حالمین تشنگی بادشاہ پر غالب ہوئی تلاش آب مین ہر طرف گہوڑا اوڑایا آخر نیچے ایک پہاڑ کے پہنچا دیکھا کہ اوپر سے پانی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے بادشاہ نے جام نکال کے وہ قطرات اوسمین اپنے تہ کئے جبکہ جام بھر گیا بادشاہ نے چاہا پیئے کہ باز نے پر مارا کہ سب پانی گر گیا دوسری بار اوسیطرح پہر جام بہرا باز نے وہی حرکت پہر کی بادشاہ نے تشنگی کے اضطراب مین باز کو زمین پر دے ٹپکا کہ ہلاک ہوگیا اس حال کے مقارن رکابدار بادشاہ کا پہنچا باز کو مردہ اور شاہ کو افسردہ دیکھا فی الحال مشکیزہ فتراک سے

Marfat.com

کہولا اور جام ہوکے چاہا کہ بادشاہ کو پانی دے بادشاہ نے کہا کہ یہ آب لال کے پہاڑ سے ٹپکتا ہے سپر اسپل خاطر زیادہ ہی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت سرد ہوگا اور صبر تنا نہیں کہتا ہوں کہ قطرہ قطرہ جمع ہو تو میں پیوں اب تو جلد بالا کو جاکے اسکو منبع سے جام بھر لا رکابدار کوہ پر کہ جہاں چشمہ آب تھا پہنچا دیکھا کہ ایک اژدہا لب پر چشمے کے موا پڑا ہے اور حرارت آفتاب سے لعاب زہر آمیز اوسکا اوس پانی میں ملکے قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے وحشت نے رکابدار پر غلبہ کیا اور سراسیمہ ہوکر کوہ سے نیچے اترا اور یہ حال بادشاہ سے عرض کیا اور مشکیزہ سے جام بھر کے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جام لب پر رکھا رونا شروع کیا رکابدار نے عرض کیا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو سبب رونیکا کیا ہے بادشاہ نے وہ قصہ بیان کیا کہ اس باز کے ہلاک ہونے سے سخت متاسف ہوں کہ بے تفحص ایسے جانور عزیز اور خیر خواہ کو ہلاک کیا پینے رکابدار نے عرض کیا کہ اگر اس باز نے بلائے عظیم بادشاہ کے سر سے دفع کی بلکہ احسان اسکا سب اہل سلطنت پر ثابت ہے اور اگر شہریار نے اسکے ہلاک کرنے میں تعجیل نکی ہوتی اور آتش غضب کو آب حلم سے تسکین دی ہوتی اور باگ توسن نفس کی تو دست بردباری سے روکی ہوتی تو خاطر اقدس غبار رنج و ملال سے کیوں آلودہ ہوتی بادشاہ نے کہا کہ میں اس حرکت نامناسب سے پشیمان ہوں لیکن اب پشیمانی میری فائدہ نہیں کرتی ہے اور زخم اس ملامت کا کسی مرہم سے ملتیام نہ پائیگا جبتک زندہ ہوں یہ داغ حسرت کا میرے سینے سے نہ مٹیگا اور چہرہ خجالت کا ناخن ملامت سے مدالحیوۃ تراشیدہ رہیگا مصرع چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست بندہ نے یہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا معلوم ہو کہ ایسی صورتیں بہت ہوتی ہیں کہ اکثر اشخاص شامت تعجیل سے ورطہ ندامت میں پڑے ہیں

بیت ہر کہ تعجیل برآورد دست ✤ سنگ جفا پایہ قدرش شکست ✤

زاہد نے کہا کہ اے مونس وقت حالت بیقراری میں اس حکایت سے تسلی دی تونے اور اس پیرانہ سالی میں مرہم نہیں کیا زخم دلپر رکھا ہی تونے مگر معلوم ہوا کہ اس گناہ اور خیانت میں بہت سے شریک رکھتا ہوں جیسا کہ حکایات اون لوگوں کے جریدہ ایام پر لکھی گئی ہیں قضیہ نامرضیہ میرا بھی لکھا جائیگا اور یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کام میں تعجیل کریگا تا رہ وفا سے بے بہرہ رہیگا یہ ہے داستان اون لوگوں کی کہ بے تامل حزم کسی کام کا کر بیٹھتے ہیں اور بغیر دریافت کسی بات پر عمل کرتے ہیں خردمند وہ ہے کہ تجربے کو ہر کام کا پیشوا کرے اور آئینہ خرد کو نصیحت عقلا سے صیقل کرتا ہے اور ہر وقت میں جانب تامل کا نگاہ رکھے اور طریق تعجیل سے انحراف کرتا ہے تا الغرض دولت اور ترقی اقبال ہردم ہوتی جائے

قطعہ زمام دل بکف صبر گیر تا باید ✤ کہ گوی عیش بچوگان جہد بربایے ✤ مبادا توسن غفلت بعرصہ تعجیل ✤ کہ آخر افگندت برزمین رسوائی ✤ شتاب منظرے نگندکہ گر صدسال ✤ تو دست و پا بزنی زان خطر برون نائے ✤ مکن شتاب درآئین حکم روی متاب ✤ کہ غیر صبر سکون نیست زمہ دانائی ✤

باب ساتواں بیچ اختلاط اور تدبیر کرنے میں بلا دشمنوں کے اور سبب کسی حیلے کے اس بلا سے نجات پانے میں

Marfat.com

راے آدابتسلیم نے کہا سنی مینے داستان اُن لوگونکی کہ بے فکر و تامل دہیاے حیرت و ندامت مین پڑے اور بے صبر و تحمل دام پشیمانی مین گرفتار ہوے اب امیدوار ہون کہ ساتوین وصیت کا مضمون تفصیل بیان فرما اور داستان اُن لوگونکے کہ دام مین دشمنونکے گرفتار ہوئے اور دشمنان قوی دست مین چپ و راست سے گہر گئے اور سوا اسکی اور خلاف بہی بہت سے واقع ہوے اور وہ غلبہ کرکے سب طرف سے غالب آئے اور یہہ شخص سمجہے کہ مین ورطہ ہلاکت مین پڑا سو وقت یہہ تدبیر کرے کہ اُن دشمنون سے بعض کو تملق اور مدارا سے دوست بنائے اور اُنکی شرکت کی برکت سے اُن بلاؤن سے بچ جاے ابسکا بیان فرما کہ اسکو کس طرح سے عمل مین لاۓ اور جس دشمن کی مدد سے کہ مخلصی پاۓ اور اُس سے جو عہد و پیمان کیا ہو اُسے کس طرح وفا کرے برہمن نے جواب دیا کہ ہر جگہہ دوستی اور دشمنی کیواسطے دوام اور ثبات نہین ہے کیونکہ اگر دشمنی اور دوستی عارضی ہی تو جلد زائل ہو جائیگی اور یہہ صورت حکم ابر بہاریکا رکہتی ہی کہ کبہی کبہی برستا ہی اور جلد موقوف ہو جاتا ہی اور اُسکے واسطے دوام اور ثبات نہین ہی اور مہر اور کینہ اہل زمانہ کا بے اعتبار ہی مین جمال خوبان اور تقرب بادشاہان اور خوش آوازی طفلان اور وفاے زنان اور تلطف دیوانگان اور سخاوت مستان اور عقیدہ عالمیان اور فریب دشمنان سب چیزوں کے مانند ہی کہ انمین سے ایک بہی اعتماد کے لایق نہین ہی اکثر دوستی دیکہی ہی کہ کمال اتحاد و یگانگی کو پہنچی ہی اور بنیاد خصوص اور خصوصیت کی اوج سپہر کو کہینچی ہی اور اسکے بعد تہوڑے سے سبب سے وہ محبت عین عداوت ہو گئی ہی اور بعض دشمنی دیرینہ اور نزاع موروثی اندک لطف مین موقوف ہوئی صورت دوستی کی پیدا ہوئی ہی اور اسیواسطے خردمند دشمنونسے بہی تلطف اور مدارا فروگذاشت نہین کرتے ہین لازم ہی کہ طمع دوستی دفعۃً منقطع نکر ڈالے اور نہ کسی کی دوستی پر بغیر امتحان کامل اعتماد کلی کرکے غفلت کرے قطعہ دوستی آنجنان مکن بلہ کہ تنجد میان دران موے ؛ دشمنی ہم بدان صفت خوش نیست ؛ کہ زیارے نباشدش بوے ؛ ہر دو جانب نگاہ خواہ داشت ہر کراہست معتدل خوے ؛ جبکہ معلوم ہوا کہ دوستی اہل زمانہ کی بے اعتبار ہوتی ہی تو چاہیے کہ دانا عاقبت اندیش التماس مصلحت آمیز دشمن کو بہی کہ متضمن دفع مضرت اور جاذب منفعت ہو فروگذاشت نکرے اور جسمین کہ کام سرانجام پاۓ مصلحت وقت اقتضا کرکے عمل مین لاۓ کہ دوربینی اور صلاح اندیشی کلید قفل دولت ہے اور اسکے بعد کہ امداد سے دشمن کے اپنا مطلب بر آۓ اور اُس سے جو عہد کیا ہو اُسے اس طرح پر وفا کرے کہ نقض عہد بہی ہونے پاۓ اور ایسا تقدم بالحفظ کرے کہ اُسکی مضرت سے بہی محفوظ رہے اور نظیر اس صورت کا کہ جسکا بیان ہو چکا حکایت موش اور گربہ کی ہے راۓ نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا حکایت کہا کہتے ہین کہ صحرا مین ایک درخت کے نیچے ایک چوہے کا سوراخ تہا اور وہ ایسا تیز فہم اور دور اندیش تہا کہ ایک تامل

مین ہزار عقدے مالاینحل حل کرتا تہا اور ایک لحظے مین سو حیلے ایک خیال سے پیدا کرتا تہا بیت
فسون گر بود موش چارہ اندیش ٭ کہ دیدی حیلۂ صد سالہ در پیش ٭ اور اُس درخت کے نزدیک ایک
بلّی کا بہی مسکن تہا اور اس نواحی مین صیاد بہی اکثر شکار کیا کرتے تہے ایک دن صیاد نے دام لگایا اور
تہوڑا گوشت اُس دام مین باندہ دیا گربہ حریص دام فریب سے غافل گوشت کے شوق مین بلا تامل دام مین چلی آئی ہنوز
دانت گوشت تک نہ پہنچا تہا کہ بستۂ دام بلا ہوئی نظم حرص ست کہ جملہ را بدام اندازد ٭ واند طلب مال حرام اندازد
حرص ست کہ جملہ خلق را ز آسایش ٭ باز آرد و در رنج مدام اندازد ٭ القصہ جو ہا بہی طلب مین دانے کے سوراخ سے باہر
آکے اور چند قدم چلکے احتیاط سے ہر طرف آنکہہ ڈالتا تہا اور یمین و یسار اور تحت و فوق دیکہتا تہا کہ ناگاہ نگاہ اُسکی بلّی پر
پڑی پس دیکہتے ہی بلّی کی آنکہہ تاریک ہوگئی لیکن جب خوب نگاہ کی تو بلّی کو بستہ دام بلا دیکہا صیاد کو دعا دی اور
قید پر بلی کے شکر خدا بجا لایا دوسرے جانب جو نگاہ کی تو راسو یعنی نیولے کو دیکہا کہ کمین گاہ مین قریب اسکے سوراخ کے اٹکا ہے
ارادہ کیا بالاے درخت پناہ لون دیکہا تو درخت پر ایک کوا ہی کہ وہ بہی اسکی فکر مین بیٹہا ہی دہشت اور وحشت نے جو ہے غلبہ کیا
پہر اسنے اندیشہ کیا کہ اگر آگے جاؤن تو بلّی پکڑتی ہی اور اگر چپ و راست جاؤن تو نیولے سے بچونگا اور اگر درخت پر
جاؤن تو کوا پنجے مین لیتا ہی اب ان بلاؤن مین کیا کرون اور اس آفت کو کس حیلے سے دفع کرون اور یہہ حال اپنا کس سے
کہون اور دوا اس بیدرمانی کی سواے حکیم حقیقی کے کس سے مانگون بیت ندارم ہمدمے کز وے صلاح کار خود پرسم ٭ نہ غمخوارے
کز و حال دل افگار خود پرسم ٭ اب دروازہ بلا کا کہلا ہی اور منزل عافیت کی دور ہے اور بہت سی آفتون نے منہہ کہولا اور
راہ گریز کی مسدود ہے پر دلمین کہا کہ باینہمہ دل کو قایم رکہا چاہیے اور ہمت نہارنے کبہی ساقی روزگار شربت مراد پلاتا ہی
اور کبہی زہر ہلاہل شربت راحت مین ملاتا ہی بہر کیف نظر بخدا کرکے پاے ثبات کو لغزش نہ دیا چاہیے اگر فیاض روح القدس
مدد فرمائیگا تو یہہ سب آسان ہو جائیگا اور مرد ثابت قدم وہ ہے کہ اگر خلعت دولت اسکے دوش پر ڈالین تو از جا رفتہ ہوکے
خندہ دندان نما نکرے اور اگر جرعہ محبت پلائین تو دیدۂ اندوہ سے اشکباری نکرے بموجب بیت کے بیت ز رنج و
راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم ٭ کہ آئین جہان گاہی چنین گاہی چنان باشد ٭ اب اس تابش الم مین کوئی پناہ بعد
فضل الہی کے سایہ عقل سے بہتر نہین ہے اور اگر کوئی دستگیر مشفق اُستاد خرد سے زیادہ نہین ہے مناسب لیے
صورت یہہ ہے کہ دہشت کو اپنے دلمین آنے دون اور حسرت کو نزدیک دماغ کے نہ پہونچنے دون کہ خردمندون نے کہا ہے کہ باطن عقلا کا
دریا کے مانند ہوتا ہی کہ اندازہ اسکے ظرف کا حصر مین نہین آسکتا ہی لوبے غواص فکر عالی اور ذہن رسا اسکی تہاکو
کوئی نہین پاتا ہی اور جو کچہہ کہ اُسمین گرتا ہی بہر پایا نہین جاتا ہے اور کتنے ہی کوئی دست و پا مارے پاسنے اُس کا

Marfat.com

معلوم نہین ہوتا ہی اب وقت تدبیر کا ہے اور ہراس اور دہشت کرنے مین ہلاکت کی سوا اور کچھ حاصل نہوگا **نظم**
مرد ثابت قدم آنست کہ از جا نرود ۔ گرچہ گشتہ شود و گر ز بین بجو فلک ۔ مثل سیمرغ کہ طوفان نبرد از جا لیش ۔ نہ چو
گنجشک کہ افتد بدم از باد تفنگ ۔ جبکہ اسطرح دلکو سمجہا کے مضبوط کیا اور دیکہا اب اسی تدبیر بہتر نہین ہے کہ بلی سے صلح کر لون
کہ اسوقت عین بلا مین وہ میری مدد کی محتاج ہے اور مجھے بہی اسوقت اوسکی امداد مین ان آفتون سے مخلصی متصور ہے
اور وہ بہی میری باتون سے نجات پاویگی اگر بلی عاقل ہے تو میرے صدق گفتار پر اعتماد کریگی اور نفاق اور حیلے کا گمان
نکریگی تو برکت سے راستی اور موافقت کی ہم دونون کو ان بلاؤن سے نجات حاصل ہوگی اور دشمن طمع منقطع کر کے اپنی
راہ لینگے آخرکار چوہا بلی کے نزدیک آیا اور پوچہا کہ حال کیا ہی بلی نے آواز حزین سے یہ بیت پڑہی **بیت** دردمندیم خبر
میدہد از سوز درون ۔ دہن خشک و لب تشنہ و چشم تر ما ۔ اور کہا کہ ای برادر من ہبر البتہ نبد مشقت اور دل سوختہ تنہ
بیچ بختت ہے چوہے نے کہا کہ ایک نکتہ رکہتا ہون دلمین مگر وقت تنگ ہے اور مجال سخن کم مگر بہ تفصیل سی کہا
جو خاطر مین گزرے وہ فرما اور توقف جائز نرکھ چوہے نے کہا کہ مینے کبہی جہوٹی بات نہین کہی ہے اور سخن دروغکو فروغ بہی
نہین ہوتا ہے سچ یہ ہے کہ ہمیشہ مین تیرے غم پر شادی کرتا تہا اور تیری ناکامی کو اپنی شادکامی جانتا تہا اور آرزو
میری یہ ہے کہ تجہی مضرت پہنچے کیونکہ تیری قوم میری قوم کی دشمن ہے لیکن مین آج اس بلا مین تیرا شریک ہون اور خلاصی تیری
اور مخلصی اپنی آپس کی دوستی مین دیکہتا ہون اور اسی مطلب کے واسطے سلسلہ دوستی کو جنبش دیتا ہون اور یہ میری دوستی
مشتمل نفع سے ہے مگر ایسی غرض کہ اسمین دونونکا نفع ہے نہ ضرر اور اگر تو عاقل ہے تو معلوم کیا ہوگا کہ مینے سچ کہا ہے اور
اس بات مین کوئی صورت خیانت اور بداندیشی کی نہین ہے اور اپنے صدق مدعا پر دو گواہ بہی رکہتا ہون ایک نیولا کہ
میرے پیچہے کمینگاہ مین بیٹہا ہے اور دوسرا زاغ کہ درخت پر میری ہلاکت کا منتظر ہی اب جو تجہسے نزدیک ہوا مین تو طمع
ان دونونکی مجہسے منقطع ہو جائیگی اور اگر تو مجہے اپنی امان دے کہ میرا اطمینان ہو تو میرا مطلب بر آتا ہی اور تیری بہی مراد حاصل ہوتی
ہے اور یہ پہندے جال کے جو تیرے بند بند مین پڑے ہین انہین جلد کاٹ ڈالونگا اور مین بہی اس نیولے اور زاغ سے نجات
پاؤنگا جبکہ بلی نے باتین سنین تو حیا ہی اندیشہ مین مستغرق ہوئی چاہا کہ اس حکایات کی اطراف و جوانب کے قدم فکر سی پیمایش
کرے اور عبارات کو محک تامل پر آزماوے چوہے نے دیکہا کہ وقت تنگ ہی اور بلی دریای اندیشہ مین غواصی کرتی ہی
کہا کہ ای بلی میری بات کا یقین کہہ اور تاخیر نکر کہ ایسے وقت مین عاقل توقف جائز نہین رکہتے مین جبکہ مین تیری بقا پر دل خوش
کرتا ہون تو تو بہی میری حیات سے شاد ہو کہ چھٹکارا ہم دونونکا ایک دوسرے کی امداد سے متعلق ہی اور میری مثل اور تیری کشتی اور ملاح
کی مانند ہے کہ کشتی ملاح کی سعی سے کنارے پہنچتی ہے اور کشتیبان کشتی کی پشتی سے کام اپنا کرتا ہے اور میرا

Marfat.com

حال بعد آزمایش کے معلوم ہوگا اور میری تعجیل کا سبب ہے کہ فرصت وقت کی بہت کم ہے اور اتنا تو نے بھی جانا
ہوگا کہ کردار بہ از گفتار یہ ترجیح رکھتا ہے اور جو عہد دوستی کہ مین کرتا ہون اوسمین وفا کرونگا اب جو منظور ہو سو جلد
زبان پر لاے ❀ فرد ❀ اشارتیکہ دو چشم امیدوار ❀ بر گوشہای آن خم ابرو نہادہ ایم ❀ بلی جو ہے کی حکایت سنکے اوسکی راستی کا
یقین کرکے خرسند ہوئی اور کہا کہ تیری بات سچ معلوم ہوتی ہے اور یہ مخوای کلام تیرا بوی صدق دیتا ہے اب مینے اس
مصلحت کو قبول کیا اور حکم اللہ تعالی کا الصلح خیر ہے گوش جان سے سنا مینے اس بات سے تجاوز نکرونگی اور امید غالب ہے
کہ اس باہم کی دوستی سے مخلصی ہم دونونکی ہوجائیگی اور شکر اس نعمت کا مادام الحیات اپنے ذمے پر لازم کیا مینے اور امید یہ ہے کہ
تو بھی اپنے عہد پر قائم رہیگا اب بتا کہ کیا کیا چاہیے چوہے نے کہا کہ مین تیرے پاس آتا ہون اور تو اکرام تمام سے میری
تعظیم بجالا تو دشمن تو اعادہ دوستی سے فیمابین کے واقف ہوکے راہ اپنی لین اور مین بفراغ خاطر تیرے بند کاٹون
بلی نے اس بات کو قبول کیا اور چوہا نزدیک آیا اوسنے اہتمام تمام سے رسم تعظیم ادا کی اور بنہایت ملائمت اور دلجوئی
اور نوازش سے مہربانی فرمائی جبکہ اسو اور زاغ نے یہ حال مشاہدہ کیا تسکار موش سے مایوس ہوکے راہ اپنی لی
جبکہ موش نے حمایت سے گربہ کی ان بلاؤن سے نجات پائی اگر گربہ اس دام سے رہائی پائے اور وفای عہد کری
تو تو بھی آتش وہ کانسہ موجود ہوا اسواسطے بہندی دام کے کاٹنے شروع کیے لیکن موش اندیشہ دور دراز مین پڑا
کہ ان دو بلاؤن سے اسطرح سے نجات پائی نیدکاٹنے مین آہستگی کرنے لگا گربہ فرست سے سمجھی کہ موش دور اندیشی مین پڑا کہا کہ ای
موش تو نے میری نزدیکی کے سبب سے دشمنونسے نجات پائی اور اب حسن وفا مین کاہلی کرتا ہے اور مین تو پہلے ہی جانتی تھی کہ وفا وہ
دوا ہے کہ طبلہ عطار روزگار مین نہین پائی جاتی ہے اور حسن عہد وہ جوہر ہے کہ خزانہ زمانہ مین موجود نہیں ہے اور وفا وہ
سیمرغ ہے کہ نام کے سوا اسکا نشان پایا نہین جاتا ہے اور نیک عہد وہ کیمیا ہے کہ اوسکی حقیقت بجز حکایات کسی پائی نہین جاتی
❀ وفای مجو زکس ور سخن نمی شنوی ❀ بہرزہ طالب سیمرغ و کیمیا مباش ❀ موش نے کہا کہ حاشا مین اپنا چہرہ حال تراع ہوائی
سے آلودہ کرون اور نام نیک کہ مدت مدید مین حاصل کیا ہے جریدہ بدعہدی پر ثبت کرون اور مین جانتا ہون کہ وفا [illegible]
ہے اور توشہ راہ سعادت اور وہ کیمیا ہے کہ خاک تیرہ کو زر کرتی ہے اور وہ طوطیا ہے کہ دیدہ خرد کو بینائی بخشتا ہے اور جسکے مشام
جان نے بوی وفا نہین پائی ہے اوسکو یاحین صحبت سے کچہ نصیب نہیں اور جسکے [illegible]
مشاہدہ انوار مکارم اخلاق سے بے بہرہ رہیگی ❀ ای خاک بران سر کہ درو مغز وفا نیست ❀ گربہ نے کہا اگر [illegible]
کر وفا [illegible] کمال اور حال رخسار حسن جمال [illegible] اپنے رخسار [illegible]
[illegible] وفا نہیں [illegible] اوسکے [illegible] نہین ہوتا ہے اور جو رخسار [illegible]

Marfat.com

کوئی صاحب نظر التفات اُسپر نہین کرتا ہو اور اسیواسطے مولف نے کہا ہی **نظم** وہ چہرہ کیا اگر کوئی خال وفا نہین ٭ وہ باغ کیا کہ جسمین نہالِ وفا نہین ٭ بہتر وفا سے شی نہین کوئی جہان مین ٭ وہ دل ہو سنگ جسکو خیال وفا نہین اور جو کوئی کہ لباس وفا سے عاری ہوگا اور جو عہد کہ باندہیگا اُسے ادا نکریگا اُسے وہ پہنچیگا جو اُس دہقان کو پہنچا مونس نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا گربہ نے کہا **حکایت دہقان** لکھا ہو کہ فارس کے ایک قریہ مین دہقان تہا تجربہ کار اور صاحب فہم جام روزگار سے بہت تلخ و شیرین چکہا تہا اور نشیب و فراز زمانہ سے شواری اور آسانی دیکھی تہی جہان پیمودہ و بسیار دانے ٭ ظریفے زیرکے شیرین زبانے ٭ اور اُس دہقان کی ایک عورت تہی کہ رخسار اُسکے شمع شبستان حسن پرستان اور لعل شیرین شکر ریزی مین نقل می پرستان محبت تہی پیر دہقان باوجود ہنرمندیکے فقر و فاقہ سے گذران کرتا تہا اور تخم توکل افوض امری الی اللہ مین بویا تہا اور دستور روزگار غدار کا اکثر یہی ہے کہ ارباب ہنر کو فواید دنیوی سے محروم رکہتا ہو اور بے ہنران نامستعد کو اوج کامگاری پر سرفرازی دیتا ہو **قطعہ** کجروان را دہند خرمنہا ٭ برگ کاہی براستان ندہند ٭ مگسان را دہند شہد و شکر ٭ ہمایان جز استخوان ندہند ٭ باوجودیکہ دہقان ہنر زراعت کا بخوبی جانتا تہا چونکہ اسباب اسکا نرکہتا تہا اسواسطے بیکاری اور تنگدستی مین گذران کرتا تہا ایکدن عورت نہایت تنگدستی سے عاجز آکے طعنہ دینے لگی کہ گوشۂ کاشانہ مین بیٹہہ کے عمر عزیز کو کبتک اس ضیق مین بسر کریگا حرکت کہ موجب برکت ہی کیون نہین اختیار کرتا ہی اگرچہ اللہ تعالے نے رزق سبکا معین کر رکہا ہی یعنی دیوانخانہ کرم سے برات الرزق علی اللہ کے ہر کسیکیواسطے مقرر کردی ہو لیکن طغرای الکاسب حبیب اللہ بہی اُسکے گوشہ پر لکہا ہی گواہی لازم ہو کہ کسب کو سبب رزق کا سمجہے اور نزدیک میرے صلاح حال اسمین ہے کہ طریق کسب کو کسیطرح اجرا کرکہ وہ سبب رزق کا ہو دہقان نے کہا کہ اے یار عزیز جو تو نے کہا سچ ہو لیکن مینے ایک مدت اس قریہ مین سرداری کی ہو اور اکثر دہقان اس قریہ کے میرے مزدور رہے ہین دینولا کہ اسباب زراعت کچہہ باقی نرہا اب مزدوری کے سوا چارہ نہین ہے اور مزدوری ان لوگونکی دل گوارا نہین کرتا ہو اور اگر یہی بات منظور ہی تو اس موضع سے اور طرف چلنا بہتر ہو کہ غیر وطن مین شماتت ہمسایہ کی نہین ہو اور دوسرے ملک مین جو کچہہ پیش آویگا اُسے گوارا کرونگا عورت بہی کہ فقر و فاقہ سے تنگ آئی تہی جلا وطن پر راضی ہوئے اور اُس جگہہ سے نواح بغداد کی طرف منہہ کیا ایکدن اثنا راہ مین کوفتہ ہوکے ایک درخت کے سایہ مین پناہ لی اور دفع ملال کیواسطے ہر طرحکی باتین کرتی تہی دہقان نے کہا کہ اے یار گرامی محنت غربت کی اختیار کی ہمنے اور عزم اُس ولایت کیا کہ وہان کوئی ہمین پہچانتا نہین ہے اور لوگ اُس ولایت کے بہت جابر ہین مبادا کہ افسون و افسانے سے تیرا ارادہ کرین

۷ رہزن بوستا ہون مین کام اپنا خدا کی جانب ۸ بیعنی کسب کرنیوالا دوست خدا کا ہے

Marfat.com

اور تو بھی غرور جوانی اور امید کامگاری پر مائل اتنے ہو کے مجھسے کنارہ کرے اور اس پیرانہ سالی مین آتش فراق سے
مجھے جلاے عیاذاً باللہ اگر یہہ صورت پیش آے پھر امکان میری زیست کا نہین ہے ؛ بیت ؛ زمرگ باک ندارم و لے ازان ترسم ؛
کہ من بمیرم و تو جان دیگران باشی ؛ عورت نے کہا کہ یہہ کیا بات ہے کہ تیری زبان پر آئی اور یہہ کیا خطرہ ہی کہ تیری
خاطر مین خطور کیا ؛ بیت ؛ کنیزی میکنم تا زندہ باشم ؛ بمیرم ہم بانت بندہ باشم ؛ اور اگر یہی خیال ہو تا تو مسافر
اختیار نکرتی اور داغ جدائی وطن اپنے دل کو نہ دیتی جو عہد کہ روز اول تجھسے کیا ہی امید وار خدا سے ہون کہ زندگانی
اُس پر ثابت ہون اور اگر اسمین شک ہے تو از سر نو تجھسے پھر عہد کرتی ہون ؛ بیت ؛ زیست پر تجھسے ہی مہر و وفا ہے
بخدا بہ خاک میری بھی نہو گی ترے قدمون سے جدا ؛ دہقان اس بیت سے خوش ہو کے بخاطر جمع تمام سر اُسکے زانو پر رکھکے
سو رہا مقارن اس حال کے ایک شخص پیدا ہوا مرکب تازی پر سوار اور لباس شاہانہ در بر باہزار کر و فر عورت نے نگاہ کی
ایک جوان کو دیکھا کہ از سرتا پا شعلۂ نور ہے گویا یہہ شعر مولف کا اُسکے حسب حال ؛ بیت ؛ چھٹ گئی ہاتھ سے عنان شکیب
جبسے اُس شہسوار کو دیکھا ؛ غرضکہ اُن دونون کی آنکھین دو چار ہوتے ہی ایک دوسرے کا فریفتہ ہوا اور وہ جوان
اُس دیار کے بادشاہ کا بیٹا تہا کہ بارادہ شکار سوار ہوا تہا اور ملازمون سے دور پڑ گیا تہا جبکہ اُسکی آنکھ اُس آہوے صید
افگن شہر آشوب پر پڑی اُس کا تیر نگاہ دلدوز شاہزادے کے سینے پر ایسا بیٹہا کہ ارادہ شکار کا رکھتا تہا باخود شکار
ہو گیا کہا کہ اے رشک پری وا ے نبیلہ بتان آزری تو کون ہے اور کیونکر یہان آئی ہے عورت نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی
اور کہا کہ اے دولت بیدار حال بخت خفتہ اور قضیہ دیدہ بخواب میر اطولانی ہے ؛ بیت ؛ سر دارم کہ سامان نیست اورا
بدل دردے کہ درمان نیست اورا ؛ اے جان عالم مونس و غمگسار میرا یہہ پیر کہن سال ہی اور دل بیقرار میرا اسکی اندوہ
و ملال اور بنیاد انسیت کی یہہ ہے کہ دیکھی تو نے اور سر انجام کار یہہ ہے کہ مشاہدہ کیا تو نے ایک عمر میں نے سختی مین بسر کی
ہی اور زندگانی سے کچھہ لذت نہین پائی ہی جوان نے کہا کہ اے مراد دل غمزدگان و اے انیس دل گم گشتگان حیف ہے
کہ تجھسا محبوب اسیر الم کرب و بلا محنت و غربت ہو اور یہہ بات روا نہین ہی کہ تو اس حسن و جمال پر مصاحبت پیر
فرتوت کی اختیار کرے اور ایسی حسن و سیرت پر فقر و فاقہ سے گذران کرے جلد آ کہ مین تجھے تخت عزت پر بٹھاؤن اور ملکۂ
عالم بناؤن جبکہ عورت نے خوشخبری شاہزادے کے وصال کی سنی عہد تازہ کہ دہقان سے باندہا تہا بھول گئی اور پیمانہ
عہد و پیمان کا سنگ بیوفائی سے توڑا جبکہ جوان نے اُس عورت کو اپنا مائل دیکھا کہا کہ اے جان جہان جلد میرے
پاس آ کہ تجھے سوار کر کے چلون اور جبتک کہ دہقان اُٹھے دور نکل جاوے پہنچون عورت نے سر دہقان کا زانو سے اُتار کے
خاک پر رکھا اور جست کر کے جوان کے ساتھہ گھوڑے پر سوار ہوئی کہ اس عرصہ مین آنکھ دہقان کی

Marfat.com

کہلی دیکھا کہ ایک جوان کسی پیچھے گھوڑے پر بیٹھکے روانہ ہوئی کہا کہ ای بیوفا یہ کیا بدعہدی ہی کہ تو عمل مین لائی عورت
نے کہا کہ افسانہ بیہودہ نکہہ خوبرو یونہی حسن عہد طلب کرنا سہیل کو ثریا کے ساتھ جمع کرنا ہے اور جفا پیشونسی وفا
رکھنا گویا کہ نہال گل آتش گلخن مین بونا ہے پیر دہقان نے کہا کہ حد انصاف سے پاؤن باہر رکھ اور خدا سے ڈر کہ مکافات
بیوفائی کی اور شامت بدعہدی کی جلد ملتی ہے اور تو بہت جلد پشیمان ہوگی عورت نے اوسکی بات پر کچھ التفات
کیا اور جوان سے کہا کہ اب جلدی کر کہ صحرای فراق سے مخلصی پا کے سر منزل وصال کو پہنچین شاہزادہ نے
مرکب بر رفتار راہوار نورد کو پاشنہ مارا کہ ایک لحظہ مین دہقان کی نظر سے غائب ہوگیا بیچارہ باوجود
ندامت بہت اور اذیت مفارقت پیچھے اونکے روانہ ہوا اور اپنے دلمین کہا کہ عہد و پیمان عورتونکا مطلق وفا نہین
رکھتا ہے مینے عبث اوسکی بات پر اعتماد کر کے ترک وطن اختیار کیا اب جانیکی اور نہ روی بازگشت کا باقی رہا دیکھیے
کہ انجام کار میرا کیا ہو یہ کہتا تہا اور زار زار روتا تہا اور ہر دم خدای کریم کو بعظمت و جبروت یاد کرتا تہا اب اونکا حال سننا
چاہیے جبکہ وہ دونون چند فرسنگ راہ طے کر کے ایک پانی کے چشمے پر پہنچے کہ گرد اوسکے درخت سایہ دار بیشمار تھے
یہ عورت اس سبب سے کہ عادت سواری کی نرکہتی تھی تہک گئی اور جوان بھی کوفتہ تہا کہا کہ یہ مقام خوب ہے ایکساعت یہان
آرام کرین اسکے بعد آگے روانہ ہون گھوڑے سے اوترکے اوسی سایہ مین بیٹھ کلام باہم کرتے تھے اور جوان اوسکی حسن لطافت
اور جمال زلف حیرت افزا پر نگاہ کرتا تہا اور متحیر ہوتا تہا عورت نے کہا کہ دل چاہتا ہی کہ مین اس چشمہ مین نہالون کہ گرد
راہ سے بدن خارش کرتا ہے جوان نے اجازت دی وہ بیحیا چشم حیا کے باعث ایسی جگہہ ہو اتنی دور گئی کہ جوان کی نگاہ سے
غائب ہو گئے وہان پہنچ سکے چاہتی تھی کہ تدبیر غسل کرے کہ ایک شیر شرزہ پیدا ہوا اور اوس عورت کو منہ مین لیکے جنگل کی
طرف روانہ ہوا شاہزادہ آواز شیر کی سنکے گھوڑے پر سوار ہوا نزدیک جا کے دیکھا کہ محبوبہ شیر کے منہ مین ہی جوانج اوسکی ہیبت سے
سراسیمہ ہو کے اور مرکب کو تازیانہ کر کے راہ اپنی لی اوس عورت نے جو تخم بیوفائی کہ مزرع عہد و پیمان مین بویا تھا
آخر دم کاٹا دہقان کہ افتان و خیزان اسکے پیچھے آتا تہا اوس چشمہ پر پہنچا دیکھا کہ اوس بیوفا کو شیر نے کھالیا ہے
اور اوسکا لبس خورده پڑا ہے سمجھا کہ یہ وہی شومی بیوفائی کی ہے کہ اوسے پہنچی تہوڑی دیر تک چشم عبرت سے دیکھتا رہا بعد اسکے
روانہ ہوا یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی سررشتہ وفا کا ہاتھ سے چھوڑیگا طوق بلا مقرر اوسکی گردن مین پڑیگا بیت
بیوفائی ہر کجا رخت افگند ٭ عاقبت آنجاے را ویران کند ٭ موش نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ نفاق اور مکر کرنیکا اخلاق ہم جنسون
کی عادت سے بہت دور ہے اور سنا ہے مودت کے اور فوائد تیری صحبت کے اسوقت مجھکو پہنچے اور دشمنون کے ہاتھ سے تیری دوستی کے
سبب نجات پائی اور اسکا عوض اب میرے اوپر واجب ہے اور نیز بند سے کاٹونگا مگر مجھے ایک اندیشہ ہی جبتک کہ اوسکا عقدہ

Marfat.com

رفع نہو گا تب تک سنبہ کاٹنے مین تامل کرونگا گربہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ میری طرف سے تجہکو کچھ خدشہ باقی ہے
اور میرا حال یہ ہے کہ جو عہد کہ تجہسی کیا ہی اوسمین فرق نہین کیا ہے اور نکرونگی مگر تجہکو بہی لازم ہی کہ وحشت قدیم کو دل سے دور
کرکہ موافقت جدید نے مخالفت قدیم کو میرے دل سے اوٹھایا ہی اب تو بہی چشم انصاف دیکھ کہ فائدہ میری دوستی کا تو حاصل
کرچکا پس لازم ہے کہ تو بہی ایفای وعدہ کر اور اپنا آئینہ دل غبار بدعہدی سے مکدر نکر جو لوگ کہ نیک سیرت ہین ایک لطف اگر
کسی سے دیکہتے ہین تو علم دوستی اور شکرگزاری کو اوج آسمان پر پہنچا دیتے ہین اور بوجہ تحقیق ثابت ہی کہ شامت بیوفائی
اور سوگند دروغ کی بنیاد جان و مال کو برباد کرتی ہی اور وبال خلاف عہد بکا اساس زندگانی کو ہنوز بسی خبر نہین منہدم
کردیتا ہی لازم ہی کہ تو حق وفاداری فرو گذاشت نفرما اور جو عہد کہ کیا ہے اوسمین بلا اندیشہ ادا کر موش نے کہا کہ ایک ... سلحجان ...
حال ہے ورنہ جو عہد کہ تجہسی کیا ہے اوسکی وفا مین زنہار فرق ... خاطر جمع رکہہ مین سب تیری کاٹ دونگا گربہ نے
کہا کہ مضمون خاطر اپنا صاف صاف بیان فرماتا مین بہی نظر تحقیق سے ... دیکہون اور مایہ خرد اور اندازہ دانش تیرا معلوم
کرون موش نے کہا کہ مجہے اندیشہ یہ ہے کہ دوست دو طرح کے ہوتے ہین اول وہ ہین جنکی صدق کامل اور صفای باطن اور بے
شائبہ غرض کے دوستی رکہتے ہین اور دوسرے وہ لوگ ہین کہ وقت اضطرار کے یا بطریق طمع اور غرض کے طرح محبت کی ڈالتے
ہین گروہ اول وہی ہر حال مین اعتماد کے لایق ہی اور ان لوگونسی جتنا بچیں بہتر ہے خلاف عقل نہین ہے **قطعہ** دوست وہ ہے
دوستکے عیبونکو جو جانے ہنر ہو حرف گر دوستکا جانے اوسے دل سے گہر ہو دوست وہ ہی جو خطای دوست کو جانے صواب ہو روی زشت
دوست کو سمجہے برابر شمس و قمر ہو اور وہ لوگ کہ حاجت دوستی سے اپنا نفع ضرر کرتے ہین حال انکا ایک قرار پر نہین رہتا ہی
کبہی بساط انبساط بچہاتے ہین اور کبہی خیال ملال دلمین لاتے ہین گاہی اتحاد کرتے ہین مانند شیر و شکر کی اور کبہی دشمنی کرتے ہین
مثل زہر کے اور جو لوگ کہ دانا ہین وہ باگ اختیار کی ایسے لوگونکی ہاتہہ مین نہین دیتے ہین اور انکی اجرای کار مین تا مصلحت وقت
توقف کرتے ہین اور بتدریج سمجہ سمجہ کے اوسی سرانجام دیتے ہین اور اپنا بچاؤ بہی ہر حال مین مدنظر رکہتے ہین کہ حفاظت اپنی
ذات کی واجب ہی اور جو لوگ کہ اس روش پر چلتے ہین وہی صاحب فراست اور دانشمند ہین اور مینے جو کچہہ کہ کہا تجہسے اسی پر میرا
عمل ہی یہ جو کچہہ کہ تجہسی وعدہ کیا ہی اوسمین کبہی فرق نکرونگا لیکن اپنی حفاظت مین بہی مبالغہ رکہتا ہون کیونکہ تیرا خوف
مجہے حد سے زیادہ ہے اور مین بہی اوسی گروہ مین سے ہون کہ نفع ضرر کیواسطے تجہسی صلاح کی ہے اور تیری طرف سے
جو ملاقات ہوئی ہے وہ بہی اپنے دفع مضرت کیواسطے ہوئی کہ اس ساعت مین حال میرا تیرا یکسان ہے اب مجہپر فرض ہی کہ اپنی حفاظت
اور تیری مخلصی کرون **بیت** در استحکام کار خویش بکوش بدین قانون حکمت را فراموش بکسی کو کار بے بنیاد سازد
بنای فعل او برباد سازد گربہ نے کہا کہ ای موش تو بہت دانا ہی اور تیرا مایہ دانش اسقدر نجانتی تہی مجہہ ... ... تو نے

Marfat.com

اور کلید تجربہ اور ہنر میرے ہاتہہ مین دی تو نے اب یہہ فرمایکہ کونسی صورت ہی کہ بند میرے کٹین اور تو بہی سلامت رہے موش
ہنسا اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرع ہر کجا دردیست درمانش مقرر کردہ اند؛ اور کہا کہ خیال مجہے یہہ ہے کہ اور سب بند کاٹون مگر
ایک بند کہ وہ اصل سب بندونکا ہی اپنی حفاظت جانکیواسطے باقی رکہون جسوقت کہ وہ حالت پیش آئے کہ تجہے اپنی بچاؤکی
فکر پڑے اور مجہے رنج نہ پہنچا سکے اُسوقت اُسکو بہی کاٹ دون کہ تجہے بند سی اور مجہے گزند سے نجات ملے گربہ نے جانا کہ موش
اپنے کام مین کامل ہے کسیکے فسانے اور فریب سے نہ بہکیگا آخرکار موش نے اور سب بند گربہ کے کاٹے اور جو بند کہ
سب مین اُستوار تہا اُسے برقرار رکہا اور وہ باقی رات فسانہ وحکایات مین بسر کی جسوقت کہ عنقائے سحر نے آشیانہ
مشرق سے بلند پروازی کی اور شب تیرہ دامن اُٹہا کر گوشہ مغرب کو بہاگے اور سپید صبح کا چار دانگ عالم مین جلوہ گر
ہوا صیاد دور سے نظر آیا موش نے کہا کہ اب یہہ وہی وقت ہی کہ اپنے عہدہ عہد کو بجا لاؤن اور جسکا کہ ضامن ہوا ہون اُسکی ادا
کرون گربہ نے جو صیاد کو دیکہا یقین ہوا کہ میرا قتل نزدیک ہے مشوش اور مضطر تہی کہ موش نے اُس عقدہ باقی کو بہی
کاٹا گربہ نے بہول جانے سے موش کو چہوڑ کے باکشان بہاگ کے درخت پر چڑہ گئے اور موش بہی ورطہ ہلاکت سے نجات پا کے سوراخ
مین در آیا صیاد نے دام ٹوٹا اور پہندے کٹے دیکہے حیرت اُس پر غالب ہوئی اسباب دام کا اُٹہا کے ناامیدانہ پہرا تہوڑے عرصے کے
بعد موش نے سر سوراخ سے نکال کے گربہ کو دور سے دیکہا اور ڈر گربہ نے آواز دی اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ نادیدہ مکن کہ
دیدہ باشی مارا؛ کیا نہین جانتا ہی تو کہ دوست عزیز کو ہاتہہ مین لانا اپنے اور اپنے اقربا کے واسطے ذخیرہ نفیس حاصل کرنا
ہے اور تو نے جو مروت کہ میرے ساتہہ کی ہی شکر اُس اشفاق کا ہزار زبان سے ادا نہین کر سکتی ہون موش تو گربہ کی مصاحبت
سے سخت کارہ تہا یہہ قطعہ پڑہا قطعہ روزگاریست کہ از غایت بیداد درو؛ نیست ممکن کہ کسی را سر و سامان باشد؛
چشم نیکی ز کہ داریم بعہدیکہ درو؛ گر کسے بد نکند غایت احسان باشد؛ اور کہا کہ اب میری خاطر مین آتا ہے کہ یہ زمانہ خلوت کا
اور روزگار فراغت کا اسکے بعد کسی سے صحبت اور رسم محبت نہ رکہون گربہ نے کہا کہ اپنا دیدار مجہسے دریغ نہ رکہہ اور حق دوستی
ضایع نکر جو شخص کہ بہت محنت سے دوستی پیدا کرتا ہی اور بے موجب دائرہ محبت سے قدم باہر رکہتا ہی نتیجہ یاری سے محروم رہتا ہی اور سب
دوست اُسے ناامید ہو کر ترک محبت کرتے ہین بیت بدکسی دان کہ دوست کم دارد؛ بدتر آن کو گرفت و بگذارد؛ اور
مجہپر تیرا احسان جان بخشی ثابت ہی اور تیری برکت شفقت سے نعمت زندگانی حاصل ہوئی ہی اور جو کہ عہد محبت مینے
تجہسے باندہا ہی اُسمین مضرت کا اندیشہ زنہار نکرنا ھ تو ان شنیدہ نسیم وفا و عہد قدیم؛ ز مہر گلے کہ مدتا قیامت ازگل پا؛ اور جبتک
میری عمر باقی ہی حقوق تیرے فراموش نکرونگی اور عوض تیرے احسانکا جہانتک کہ میری استطاعت مین ہی بجالاؤنگی ہر چند
گربہ نے اسطرح کی باتین بہت سی کین موش نے ایک بہی قبول نہ کی اور جواب دیا کہ جو عداوت عارضی

Marfat.com

ہوتی تو ایک آمیختگی مین رفع ہو جاتی اور جبکہ دشمنی ذاتی ہو اگرچہ ظاہر مین بنای دوستی مضبوط نظر آئی اسپر اعتماد نکرے
کہ اسکی مضرت بہت اور منفعت کم ہے اور مجھمین تجھمین نسبت جنسیت کچھہ نہین ہے بہتر یہہ ہے کہ تو میری صحبت سے دل اٹھا
وہ اسقدر جو ہو چکا محض ضرورت سے تہا اب زنہار اسکی امید نرکہنا اور جو کوئی کہ غیر جنس سے آمیزش کرے گا اُسے وہ پہنچیگا جو اُس
مینڈک کو پہنچا گربہ نے پوچھا کہ یہہ حکایت کیونکر ہے **حکایت موش و مینڈک** کہا کہ ایک موش کنارہ چشمہ آب ایک
درخت کے تلے رہتا تہا اور اُس چشمہ مین ایک مینڈک تہا کہ کبھی کبھی کسب ہوا کو باہر آیا کرتا تہا ایکدن لب چشمہ آکے نغمہ
خوش آہنگ سے صدا کر رہا تہا اُسوقت موش بہی اپنے سوراخ مین زمزمہ آرا تہا جبکہ نعرہ مینڈک کا سنا متحیر ہو کر باہر آیا اور
نغمات مینڈک کے سنکے ہاتہہ پر ہاتہہ مارتا تہا اور خوش ہو ہوکے سر ہلاتا تہا مینڈک کو حرکات اور اطوار موش کے خوش آئے
اسلیے طرح آشنائی کی ڈالی لاکن عقل منع کرتی تہی کہ ناجنس سے آشنائی کرنا نچاہیے اور خوش طبع دوستی پر تحریص
کرتی تہی آخرکار خواہش طبع غالب آئی اور باہم دوستی پیدا ہوئی اکثر حکایا خوش اور روایات دلکش باہم کہا کرتے تہے
موش نے ایکدن مینڈک سے کہا کہ کسیوقت مجھے کوئی ضرورت ہوتی ہے اور تو اُسوقت پانی مین ہوا کرتا ہے اور مین خشکی مین یہہ
بات کیونکر ہو کہ مین ہر چند آواز دیتا ہون تو غوطہ مین ہے اور میری آواز تجھے نہین سنتا ہے لہذا کوئی تدبیر ایسی کیا چاہیے کہ مین چشمہ کے
کنارے آؤن تیرے سے کہ مین چلاؤن تو باہر چلا آئے مینڈک نے کہا کہ سچ کہتا ہے تو مین بہی اسی خیال مین پڑا ہون کہ میرا یار
جسوقت لب آب کے بے پکارے مین آجایا کرون اور اُسے انتظار کرنا نہ پڑے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ مین تیرے سوراخ پر آتا ہون
اور تو اور جگہہ گیا ہوتا ہے بہت انتظار کرنا پڑتا ہے بارہا مینے چاہا کہ اسبات کو تجھسے بیان کرون مگر تو نے خود اپنے کشف اور صفائی
باطن سے میر المکنون ضمیر معلوم کیا اب تدبیر اس قضیہ کی تیری رائے عالی پر ہے سو فکر سے غور سے ایسی کر و تدبیر کوئی کہ ہم دونون
مین فرقت سے ہو دلگیر کوئی ؛ موش نے کہا کہ مجھے سررشتہ ہاتہہ آیا ہے بہتر یہہ ہے کہ ایک رشتہ دراز پیدا کر کے ایک
سرا اُس کا تیرے پاؤن مین باندون اور ایک اپنے پاؤن مین جب کہ مین لب آب آؤن اور اُس رشتہ کو
ہلاؤن بلا تامل تو میرے پاس چلا آئے پکارنا اور چلانا نہ پڑے اور جسوقت تو میرے سوراخ پر تشریف
لائے اور اُس رشتہ کو ہلائے مجھے خبر ہو جائے دونون نے اس بات کو پسند کیا اور عمل مین لائے
اور ہمیشہ اسیطرح کیا کرتے تہے ایک دن موش لب چشمہ آیا چاہتا تہا کہ مینڈک کو بلائے کہ ناگاہ
زاغ کی نگاہ اُسپر پڑی جست کر کے موش کو منقار مین اُٹھا لیا اور ہوا پر اڑا وہ رشتہ کہ دونون کے
پاؤن مین باہم بستہ تہا مینڈک پانی سے کہچا اور لٹکتا ہوا موش کے ساتہہ چلا جبکہ لوگونکی نگاہ پڑی تعجب سے
کہا کہ مینڈک شکار زاغ کا نہین ہے یہہ کیا تماشا ہے کہ نظر آتا ہے مینڈک نے کہا کہ اپنی مینڈک شکار زاغ کا

Marfat.com

نہین ہی بہ شوخی موش کی مصاحبت کی ہی اگر مین غیر جنس سے مصاحبت نکرتا تو اس بلا مین نہ پڑتا اور حاصل اس مثل سے
یہ ہے کہ کوئی ناجنس سے دوستی نکرے نا مینڈک کیطرح رشتہ بلا مین لٹکایا نہ جاوے اور مجھ داعیہ یہ ہی کہ اپنی جنس سے آمیزش
نکرون اور غیر جنسیون کا تو کیا دخل ہے گربہ نے کہا کہ اگر میری صحبت کا ارادہ نتہا تو پہلے اتنا تملق کیون کیا تھا کہ اس تملق سے
مجھے اپنا فریفتہ کیا اور جبکہ مین دام دوستی کی پابند ہوئی تو اب رشتہ مواصلت کو قطع کرتا ہے موش نے کہا کہ
مجھے اوسوقت تجھسے احتیاج تہی عاقل جسوقت کہ رنج مین پڑے اور اوسکی مخلصی دشمن کی دوستی پر موقوف ہو تو ضرور ہے
کہ اوس سے دوستی پیدا کرے اور بعد رفع حاجت کے ضرر اوس سے متصور ہو تو اوسکی صحبت سے پرہیز کرے اور یہ بات
ازروی عداوت اور شقاوت کے نہین جیسا کہ بچے چارپایون کے شیر کے واسطے اپنے ماؤن کے پیچھے پھرتے ہین اور
جب ایام شیرخوارگی کے نہین رہتی ہین پھر کچھ انس بچون مین اور ماؤنکے نہین رہتا ہے کوئی عاقل اسکو عداوت پر
حمل نکریگا ایسے ہی بسبب محل مین جب فایدہ منقطع ہو جاوے تو ترک ملاقات بہتر ہے دوسرے عمدہ سبب یہ ہے کہ تیری اصل
خلقت میری دشمنی پر ہوئی ہی ایسے مقام مین اگر بضرورت دوستی کے صورت بھی پیدا ہووے تو وہ اعتماد کے لایق
نہین ہوتی ہے جبکہ غرض درمیان سے اوٹھ گئی پھر طبیعت ہر ایک کی اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہے جیسا کہ پانی
جبتک آگ پر ہی گرم رہیگا اور جب آگ سے جدا کیجئے سرد ہو جائیگا اور یہ سب جانتے ہین کہ کوئی دشمن موش کا گربہ سے زیادہ نہین ہے
اور مین تیرے اشتیاق کا کچھ سبب نہین پاتا سوا اسکے کہ ایکدن مجھے نوش فرمائے اور کوئی تاویل ایسی نہین ہے کہ مین تیرا فریفتہ
ہون اور تیری بات کا یقین کرون گربہ نے کہا کہ تو یہ باتین ازروی عداوت کرتا ہی بالفعل الامر مین یا ازراہ مطایبہ یہ
کہتا ہے موش نے کہا کہ جانبازی مین جگہہ بازی کی نہین ہے یہ بات ازروی تحقیق کے کہی ہے اور اسپر یقین واثق
ہے مجھے کہ سلامتی میری اسی مین ہے کہ تجھسے زبردست سے پرہیز کرون اور جو شخص کہ عاجز ہو اور دشمن قوی ہی پرہیز نکرے
اوسی ایسا زخم پہنچتا ہے کہ کسی مرہم سے التیام نہین پاتا ہے **بیت** ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد * چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد
اب مصلحت یہی ہی کہ مین تجھسے پرہیز کرون تو صیاد سے ڈرتی ہی اور میری تیری ملاقات روحانی اور معرفت خیالی بہتر ہے
نہ ظاہری اور فقط اتنی لیے کہ تو نے میری باعث اور مینے تیرے باعث سے دشمنون سے نجات پائی عوض اسکا فقط معرفت
خیالی کفایت کرتی ہے مضمون اس بیت کا کافی ہے **بیت** غم نہین ایجان اگر ظاہر مین فرقت ہے مجھے * دیدہ
باطن سے نظارہ کفایت ہے مجھے * اب یہ مختصر ہے کہ اجتماع میرا تیرا محال اور نقطہ اتصال کا دایرہ قیل و قال سے خارج ہی بس اس
کلمہ پر خاتمہ ہوا اور دونون اپنی منزلگاہ کو روانہ ہوئے خردمند روشن رای کو اس حکایت سے فایدہ یہ ہی کہ دشمن کے ساتھ حاجت
کیوقت صورت صلح کی ضرور سمجھے اور حصول مدعا کے بعد رعایت اور محافظت جان و تن کی واجب جانے سبحان اللہ ایک موش کو

Marfat.com

کہین مجز وضعف اتنی آفات محیط ہین دشمنان غالب نے گہیر لیا اور اونہین سی ایک دشمن کو دوستنا بنایا اور اوسکے
وسیلہ محبت سے سب دشمنون سے نجات پائی اور اوسکے بعد عہدہ وفاداری کو بھی بجا لایا اور گربہ سی اپنی حفاظت بھی کی
اگر ارباب خرد اور فراست اس تجربے کو اپنا دستور العمل بنائین اور مہم کے وقت انہیں اشارات کو اپنا مقتدا کا
کرین تو کیونکر انکے کام استحکام کو نہ پہنچین اور کسطرح سعادت اور کرامت سے محروم ہین **قطعہ** ہر آنکسی کہ کند پیروی
اہل خرد بہیچ وجہ بلا نہ بجال او نرسد بآب تجربہ چون گرد فتنہ بنشاند بہ غبار نقص پی کمال او نرسد بنای
رفعت اگر بر اساس خرم نہد بخلل برتبہ جاہ و جلال او نرسد **باب آٹھوان** ہی احتراز کرنیمین ارباب
حقد سے اور اونکے تملق و اخلاق پر اعتماد نکرنے مین رای داشلیم نے حکیم سے کہا **بیت** ار ورزیبا ۱۲
اے بو صبح آفرین سراپا صدق و صفا بہ وے چو عقل ولین پاتا بہ فضل او ہنر بہ وہ اتقریر کہ عیب سے مبرا اور
وہ توجیہ کہ شک و ریب سے مترا ہنی بیان فرمائی تو نے اوسکے حق مین کہ دشمن جابر متوجہ اوسکے ہوئی اور کسیطرف
راہ گریز باقی نرہے اور اونہین سے ایک سی دوستی پیدا کرکے اور راہ صلح کی نکال کے قید مدد سے اوسکی محبت
کی اور ونکی مضرت سی بچا اور جو عہد کہ اوس دشمن سے اس حادثہ مین باندھا تھا اوسے وفا کیا اور دشمن کو بھی
اوسکے ضرر سے محفوظ رکھا اور بدولت احتیاط کے گرداب آفات سی ساحل نجات پر پہونچا اب التماس ہی کہ داستان
اہل مکر و عداوت کی بیان کیجیے کہ احتراز اور اجتناب انسی بہتر ہے یا انبساط اور اختلاط اور اگر اونمین سے کوئی
ارادہ ملایمت اور التفات کا کری تو اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرے برہمن نے کہا **بیت** اے چو وہم از افتتاح
آزمایش دور بین بد وی چو عقل از ابتدای آفرینش کاردان بد جسنے کہ فیض روح القدس سی بہرہ پایا اور عقل کل
کی مدد سے متمسک ہوا ہر آئینہ سب کام مین احتیاط واجب جانیگا اور موضع خیر و شر اور نفع و ضرر کو خوب پہچانیگا اور
اوسپر یہ بات پوشیدہ نرہیگی کہ دوست آزردہ کہ جسنے عقرب رنج پایا ہو اوسی پہلو تہی کرنا یہ سلامتی سے نزدیک ہے
اور کینہ کوشون کی مکر سے اور جو فروشون گندم نما کے غائلہ غدر سے پرہیز کرنا باعث ہے امن و امان کا خصوصاً
وہ لوگ کہ تغیر جنکے باطن کا اور تفاوت اعتقاد کا چشم خرد سے معائنہ مین آیا ہو اور خدشہ اور رخنہ اونکی نیت کا نظر
بصیرت سے مشاہدہ کیا ہو اون سے اجتناب واجب جانے **مثنوی** یاد رکھ جو تجھے ایذا لیئے گا بد وہ ضرر اکیدن
تجھے پہنچائیگا بد اپنے دشمن کو جلاویگا اگر بد تو دہوان بنکر تجھے رلوائیگا بد اور جو کوئی کینہ سے علامت عداوت کی
کچھ بھی دیکھی اوسکی چرب زبانی اور تلطف پر ہرگز فریفتہ نہووے اور جانب ہشیاری اور عاقبت اندیشی کی فروگذاشت
نکری اگر اس سے غفلت کریگا تو قابو کے وقت تیر اوسکے تیر بلا ہدف جان پر ایسا بیٹھیگا کہ پھر مدافعہ اسکا امکان سے

Marfat.com

باہر ہو جائیگا بیت امینی از خصم محنت ہای بسیار آوردہ بتخم غفلت ہر کہ کار درنج و غم بار آوردہ اور اس بات مین بہتسی حکایتین ہین اُنمین سے یہہ حکایت کہ جو دانشمندونکی دفتر خاطر پر لکہی گئی ہی حکایت ابن مدین بادشاہ اور قبرہ جانور کی ہے کہ عربی مین قبرہ اور فارسی مین چکاوک اور ترکی مین قرلاق کہتے ہین اور کباب اُسکا درد قولنج کیواسطے مفید ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہہ حکایت کیونکر ہے حکایت چنڈول اور ابن مدین بادشاہ کی کہا کہتے ہین کہ ایک بادشاہ تہا کہ اُسکو ابن مدین کہتے تہے ہمت عالی اور رای روشن رکہتا تہا اور قصر رفیع المقدار اُسکی سلطنت کا سعی معمار شوکت سے قبہ آسمان تک پہنچا تہا اور اُسکی بنائے باوسعت فضا مہندس حشمت کی مدد سے ذروۂ فلک الافلاک سے گذری تہی ایک مرغ سی کہ اُسکو قبرہ کہتے ہین انس تمام کہتا تہا اور وہ مرغ حسن کامل اور نطق دلکشا اور صورت مطبوع اور ہیئت زیبا سے خلق کیا گیا تہا ہمیشہ بادشاہ اُس سے باتین کیا کرتا تہا اور وہ جواب شیرین اور نطق دلکشا اور مثلہای رنگین سے بادشاہ کو خوش کیا کرتا تہا قضارا قبرہ کے جوڑے نے بادشاہ کے محل مین انڈے دیے اور ایک بچہ پیدا ہوا بادشاہ بغایت سرور سے اُسے اپنے حرم سرا مین لایا اور ملازمان حرم سرا کو حکم دیا کہ اس بچے کی پرورش مین کوشش بلیغ کرین اور اُسی دن بادشاہ کے بہی فرزند پیدا ہوا کہ انوار نجابت اُسکی پیشانی سے تابان اور آثار سعادت اُسکی صفحہ حال سے نمایان تہے بادشاہ اُسکے بچے کو مبارک قدم سمجہکے زیادہ تر عزیز رکہتا تہا بچہ قبرہ کا اور شاہزادہ ایک ہی جگہہ پرورش اور نشو و نما پاتے تہے اور اُن دونومین باہم الفت عظیم پیدا ہوئی ملکزادہ اُس دن اُس بچہ سے کہیلا کرتا تہا اور قبرہ جنگل سے دو پہل میوے کے ہر روز لاتا تہا کہ اُسے کوئی نہین پہچانتا تہا ایک اپنے بچے کو کہلاتا تہا اور ایک شاہزادے کو دیتا تہا یہہ دونون کمال ذوق سے کہاتے تہے اور اُسکی منفعت سے ہر دم ترقی پاتے تہے اور اس خدمت کے وسیلے سے ہر روز قدر و منزلت قبرہ کی بڑہتی جاتی تہی ایک عرصہ دراز اسی طرح گذرا اور زمانہ نے بہت سے اوراق سیاہ و سپید لیل و نہار کے اُلٹے کہ ایکدن قبرہ غائب تہا اور اُسکا بچہ شاہزادہ کے ہاتہہ پر بیٹہا تہا کہ اتفاقا اُس نے جست کی اور ناخونکی خشونت سے شاہزادیکا ہاتہہ چہل گیا تہا شاہزادے نے غصے مین آکر دونون پاؤن اُسکے پکڑکے اور پہر اپہر لیکے زمین پر مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے جبکہ قبرہ آیا اور اپنے بچے کو ہلاک یا قریب تہا کہ اُسکا مرغ روح قفس قالب سے پرواز کرے اور اُس واقعہ ہائلہ جانکاہ سے نزدیک تہا کہ ہلاک ہو جائے زیادہ از حد فریاد کرتا تہا اور یہہ اشعار مولف کے پڑہتا تہا اشعار فلک نے مجکو دیا داغ نوجوان افسوس ٭ مہ دو ہفتہ ہوا خاک مین نہان افسوس ٭ بہلا ہو خاک مری زیست جب نہان ہو جائے ٭ انیس جان و دل آرام و نکتہ دان افسوس ٭ ملایا خاک مین اُس رشک ماہ تابان کو ٭ زمین پہ گرنہ پڑا کیون یہہ آسمان افسوس

۱؎ قبرہ بضم قاف و تشدید بای موحدہ مفتوحہ نام جانوریست کہ بہند چنڈول نامند کذا فی النفایس ۱۲
۲؎ خشونت بضمتین درشت شدن ۱۲

بعد جزع بسیار اور فزع بیشمار اپنے دلمین کہا کہ یہہ آتش بلا تیری ہی افروختہ کی ہوئی ہے تجہے کیا کام تہا کہ سر دیوار
بادشاہ تونے آشیانہ کیا اگر سر خار پر کہین گہر بناتا اور کسی گوشے مین قناعت کرتا تو مبتلا اس بلا کا نہوتا حکیمون نے کہا
ہی کہ بیچارہ وہ شخص ہی کہ صحبت جبارونکی اختیار کرے کہ باگ انکے توسن قول و قرار کی سخت سست ہوتی ہی اور
بنا انکی وفا کی بہت ضعیف ہمیشہ انکار خسارہ مروت آسیب جفا سے خراشیدہ رہتا ہے اور سر چشمہ جوانمردیکا خاک
ناانصافی سے پر رہتا ہی اخلاص اور محبت کی انکے آگے کچہہ عزت نہین ہے اور انکا سابقہ خدمت اور رابطہ محبت قدر
رکہتا ہی اور نہ قیمت بیت حق خدمت جو نہ سمجہے اسکی خدمت ہے عبث ؛ جو شجر ہی بے ثمر او سپر مشقت ہے عبث ؛ اور
گناہونکا عفو کرنا کہ صفت ہی جوانمردونکی مذہب انتقام مین یہہ ناروا و حرام سمجہتے ہین اور حق ناشناسی کہ کام اہل
کفران کا ہی شرع غرور مین جائز اور حلال سمجہتے ہین اور اس گروہ کی صحبت سے کہ جو خدمت مخلصونکی فراموش کرتے ہین اجتناب
واجب تہا اور اس گروہ کی ملازمت سے کہ رابطہ محبت بیغرض کو بہلا ڈالتے ہین کنارہ کرنا فرض تہا بیت حق صحبت
جسکو ہی ملحوظ بس انسان ہے وہ ؛ جو نہ سمجہے حق صحبت بدتر از حیوان ہے وہ ؛ اور مینے اس قوم سے آمیزش کی کہ اپنے
بڑے گناہونکو تہوڑا جانتے ہین اور غیر کے تہوڑے سہو کو بڑا گناہ جانتے ہین لیکن مین فرصت نہ دونگا جبتک کہ انتقام
اپنے بچے کا اس ظالم بیرحم سے کہ اپنے ہمنشین اور مونس کو بموجب قتل کیا اور اپنی ہمخانہ کو بلا سبب ہلاک کیا نلونگا
یہہ کہا اور جست کرکے بادشاہ کے بیٹے کی پنجوں سے آنکہین نکال لے گیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی زار زار رویا اور اپنے دلمین
کہا کہ کسی حیلہ سے اس مرغکو دام فریب مین لاکے قفس بلا مین محبوس کرون اور جو سزا کہ چاہیے اسے انتہا کو پہنچاؤن
اسکے بعد بادشاہ دیوار کے قریب آیا اور قبرہ سے کہا کہ ای مونس روزگار دیوار سے نیچے آ کہ تجکو امان ہی جو کچہہ ہوا سو ہوا
اب صحبت میری برہم نکر اور نہال عیش میرا پژمردہ نہ بنا قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ تیری متابعت اب ضرور نہین ہے
مینے ایک مدت مین تامل کرکے تیری قربت اختیار کی تہی اور دلمین عہد کیا تہا کہ قبلہ امن اور کعبہ امان اپنا سوا
درگاہ بادشاہ کے اور نہ بناؤنگا اور مرکب اپنی ہمت کا سوا میدان ملازمت شاہ کے اور جگہہ نہ دوڑاؤنگا گمان
یہہ تہا کہ تیرے سایہ عنایت مین مانند کبوتران حرم کے مرفہ الحال اور فارغ البال ہونگا اب کہ خون میرے
بچیکا حریم حرم بادشاہی مین بزقربانی کے مانند حلال کہا گیا ہی کیونکر مجہے آرزو اس گہر کے طوافکی باقی رہے
اور اگر مین جانتا کہ جان شیرین کا عوض ہی تو لبیک زنان احرام باندہتا لیکن بیت مرغ بہ رمیدہ گرد دانہ دام
مین بعد بد انکے شود رام ؛ اور مرد زیرک ایک بات کو دوبار نہین آزماتا ہی اور زخم دندان مار دو دفعہ ایک سوراخ مین
نہین کہاتا ہی بیت آزمودہ کا مکرر آزمانا قہر ہی ؛ جس غذا سے ہو ضرر اسکا کہانا زہر ہی ایضاً جانور ایکبار جہٹ کر دام

Marfat.com

ہون آتا نہین ؎ پہر فریب از صیاد وہ کہاتا نہین ؎ **بیت** نشنودین حکایت کارباب عقل گفتند ؎ من جرب
المجرب حلت بہ الندامۃ ؎ اور یہ بھی ضمیر منیر بادشاہ پر از روی اخبار حکما روشن ہوگا کہ گنہگار کو ڈر رہنا چاہیئے
اور جو کوئی کہ غفلت کریگا عذاب الیم مین مبتلا ہوگا اور اگر اتفاقاً وہ بذات خود بچ رہیگا تو اوسکی اولاد بلی چکہیگی کیونکہ
طبیعت عالم کی اسی طرحپر خلق ہوئی ہے جبکہ بادشاہ کی بیٹی نے تیرے بچے سے دغا کی اور میرے بے اختیاری تملق سے
اوسے الم پہنچایا اب مطمئن ہونا عقل دور بینی سے دور ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص ساغر ستمگاری سے جرعہ نوش
کرے اور خار بلا مین گرفتار ہو بادشاہ نے یہ حکایت دانا دل اور چورونکی کیا نہین سُنی ہے اور چورونکو مکافات
کا ملنا کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت درویش دانا** کہا
کہتے ہین کہ شہر رقہ مین ایک درویش تھا اخلاق پسندیدہ اور آداب ستودہ سے آراستہ اور اقوال اور افعال اوسکے مکارم
اوصاف سے پیراستہ تھے اور دل حقایق معرفت سے دانا رکہتا تھا اسلیئے اوسے دانا دل کہتے تھے اور عمائد شہر سب اوسکے معتقد
تھے ایکدن وہ متوجہ بیت اللہ کی زیارت کا بے رفیق و ہمراہ ہوا ناگاہ راہ مین ایک گروہ قزاقون کا اوسے ملا
گمان اونکو تھا کہ یہ بہت مالدار ہے ارادہ قتل کا کیا دانا دل نے کہا کہ میرے پاس مال دنیا سواے توشہ حج
اور نہین ہے اگر غرض تمہاری وہ مال ہے تو لیجاؤ اور مجھے چھوڑ دو مین بطریق توکل چلا جاؤنگا اون بے رحمون نے
اوسکی بات پر التفات نکیا اور تلوار کھینچی بیچارہ متحیر ہر طرف دیکھتا تھا اور مددگار ڈھونڈھتا رہتا تھا اوس میدان
دہشتناک اور صحرای سہمگین مین کوئی متنفس نظر نہ آیا اوپر دیکھا کہ ایک جوق بطے کلنگونکا اوڑ رہا ہے دانا دل نے
آواز دی اے کلنگو مین اس بیابان مین ان ستمگارونکے ہاتہ پڑا ہون اور سوا حضرت عالم الخفیات کے کوئی میرے حال سے
آگاہ نہین ہے تم انتقام میرے خون کا اس جماعت نا خدا ترس سے اگر ہوسکے تو لینا قزاق ہنسی اور کہا کہ کیا نام ہے تیرا اوسنے
کہا کہ مجہے دانا دل کہتے ہین قزاقون نے کہا کہ تیرا دل دانائی سے بیخبر ہے بلکہ تو سخت بیعقل ہے اور جو کہ بیعقل ہوا وسکے
مارنے مین کچھ وبال نہین ہے یہ کہکر اوسے قتل کیا اور مال سب لے گئے جبکہ یہ خبر اہل شہر کو پہنچی تاسف کیا اور سب اسی فکر مین
ہوے تھے کہ اسکے دشمن کسیطرح معلوم ہون بعد ایکمدت کے اکثر اہل شہر عید کے دن عیدگاہ مین حاضر تھے اور قاتل
دانا دل کے بھی اوس مجمع مین بیٹھے تھے کہ ایک فوج کلنگون کی ہوا پر پیدا ہوئی اور کلنگین قزاقون کے سر پر اوڑنے
لگین اور ایسا شور کرتی تھین کہ لوگ آواز ایک دوسرے کی نہ سنتے تھے ایک قزاق نے ہنس کے اپنے یار سے کہا
کہ کلنگین وہی ہون کہ دانا دل کے قتل کیوقت حاضر تھین اتفاقاً ایک شخص کہ جو اونکے نزدیک بیٹھا تھا اوسنے یہ بات
سنی اور اوسنے دوسرے سے کہا آخر شدہ شدہ حاکم تک خبر پہنچی اونکو گرفتار کیا اور تھوڑے سے مطالبے مین اونہون نے

اقرار کیا فوراً قصاص کیا گیا اور مکافات خون ناحق کی پائی **قطعہ** کہ گرد رہمہ عالم گمان ظلم برہ ٭ کہ تیر لعنت جاوید را
نشانہ نشد ٭ کہ در زمانہ بے اعتبار طرح ستم ٭ خیال ببست کہ خود عبرت زمانہ نشد ٭ اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون تا بادشاہ
معلوم کرے کہ میری جرأت شاہزادے پر بسبب تقاضائے مکافات تھی ورنہ مجھ مرغ شکستہ بال کو یہ قوت کہان تھی
جو یہ صورت مجھ سے وقوع میں آئی اب حکم حاکم خردکا یہ ہے کہ تیرے فرمانے پر نچلون اور تیرے فریب اور بخدع پہ اعتماد کرکے
کنوئیں میں نکرونگا بلکہ واجب ہے کہ مین تیری صحبت سے حذر کرون بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ کہ تونے کہا عین حکمت اور سراپا صدق
ہے لیکن گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوتا ہے نہ قصاص کرنیوالے پر بلکہ یہ گناہ میرے بیٹے کا تھا کہ بیگناہ تیرے بچے کو قتل
کیا اور تونے جو کیا وہ حکم خدا کے موافق کیا بلکہ احسان کیا تونے کہ تیرا بچہ قتل ہوا اور تونے فقط اوسکی آنکھوں پر گزند
پہنچایا اس صورت مین نہ تجھپر کراہت متوجہ ہوتی ہے اور نہ مجھے آزار رسانی لازم ہے اور تو میری بات پر اعتماد کر اور ارادہ جدا
ہونیکا نکر اور مین اپنے نزدیک عوض سے عفو کو بہتر جانتا ہون کہ ہنر جوانمردون کا یہی ہے لہذا مین ہرگز دست پریشانی
ہنر پر نہ مارونگا اور رو‌ے قبول عیب کے جانب لاؤنگا بلکہ مدعا میرا یہ ہے کہ مکافات بدی کی نکرون اور مجھے اگر کوئی ضرر پہنچائے تو اسکو
مین نفع پہنچاؤن **رباعی** ما عادت خود بہا نہ جوئی نکنیم ٭ جز نیکی و غیر نیکخوئی نکنیم ٭ آنہا کہ بجای ما بدیہا کردند ٭ گر دست
دہد بجز نکوئی نکنیم ٭ قبرہ نے کہا کہ میرے نزدیک میرا پھر آنا ممکن نہین ہے کہ خردمند مصاحب وحشت ناک سے
پہلوتہی کرتے آئے ہین اور دفتر قواعد پر فواید مین بزرگون نے لکھا ہے کہ مردم دانا آزردہ خاطر کی جتنی کوئی
دلجوئی کرے اتنی اُنکی بدگمانی اور نفرت زیادہ ہوجاتی ہے اور ہرگز اُسی غفلت نہیں کرتے ہین **نظم** عزیز من
چو آزردہ کسے را ٭ مراعاتش مکن تا میتوانی ٭ کہ ہرچند از تو خدمت بیش بیند ٭ مراو را بیش گردد بدگمانی ٭ بادشاہ نے
کہا کہ اے قبرہ تجھے مین بجائے فرزندون اور عزیزون کے جانتا ہون بلکہ عزیز اور اقربا سے اتنی الفت نہین ہے
جو تجھسے ہے پھر کوئی اپنے عزیزون اور مخصوصون سے بدی کرتا ہے قبرہ نے کہا کہ حکمانے حال اقربا کا تفصیل
بیان کیا ہے کہ مان اور باپ دوستونکی مانند ہیں اور بھائی رفیقون کے مانند ہیں اور ماموں اور چچا اُستادونکی مرتبہ مین
ہیں اور عورت مقام میں ہمصحبتون کے ہے اور لڑکیاں دشمنونکی مانند ہیں اور خویش اور اقربا بیگانونکے مرتبہ میں
ہین مگر بیٹا بقای ذکر کیواسطے ہے اور اپنے ذات کی مانند حساب کیا جاتا ہے اور عزت و حرمت مین بیٹے کا
کوئی شریک نہین ہے اور مین ہرگز بیٹے کے برابر تجھے عزیز نہونگا اور بر تقدیر اگر تو مجھے فرزند کے برابر جانے
لیکن جبکہ بلا نازل ہوگی اور ہجوم آفت ہوگا اوسوقت تو مجھے چھوڑ دیگا اور ہر چند کوئی کسیکو دوست رکھتا ہو اور
کہتا ہو کہ مین جان تجھپر فدا کرونگا لیکن جبکہ فتنہ حادث ہوتا ہے اور کام اس حد کو پہنچتا ہے کہ جان جانیکی جگہہ آتی ہے تو بے شبہ اپنی

Marfat.com

جان ہرگز نثار نہین کرتا ہی شاید کہ بادشاہ نے حکایت اُس بڑہیا اور مہستی کی نہین سنی ہی بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ
کسطرح پر ہے **حکایت مہستی دختر پیر زال** کہا کہتے ہین کہ ایک عورت کہن سال فرسودہ حال ایک بیٹی رکہتی
تہی مہستی نام کہ ماہ تمام اُسکے رخسارہ رخشان پر رشک کرتا تہا اور آفتاب جہان افروز اُسکے عکس عارض سے خجل ہوتا
تہا بیت رونق شکر فروش پیسبرد ٭ شیرین سخنی کہ ہوش میبرد ٭ ناگاہ چشم زخم روزگار سے وہ بیمار ہوئی اور سر بالین
رنجوری پر رکہا اُسکے گلشن جمال نے گل ارغوان کی جا شاخ زعفران پیدا کی اور سمن تازہ تاب حرارت سے بے آب اور سنبل
پر شکن تپ محرق سے تاب مین ہوا پیرزن اُسکے گرد پہرتی تہی اور زار زار ابر بہار کے مانند روتی تہی اور کہتی تہی کہ ای جان
مادر مین نیم جان اپنی جان تجہپر قربان کرتی ہون اور تو سلامت رہے اور ہر سحرگاہ نالہ و آہ سے کہتی تہی کہ اے خدا اس جوان
جہان نادیدہ کو بخشدے اور اس پیر فرتوت کو کہ اپنی عمر سے بیزار ہے اسپر تصدق کردے اور یہہ ابیات پڑہتی تہی ابیات
از عمر من آنچہ ہست برجائے ٭ بستان و بعمر او بیفزائی ٭ گرچہ شدہ ام چو موئے از غم ٭ یک موئے مباد از سرش کم ٭
القصہ جو کچہہ کہ مہر مادری کے لایق تہا وہ پیرزن کہتی اور اپنی جان ہر روز اُسکو بخشتی تہی اتفاقاً ایک مادہ گاو رات کو چولہے
کے مطبخ مین آئی اور کہانیکی بو سے دیگ مین منہہ ڈالا اسکے بعد چاہا کہ سر نکالے سینگ اُسکے دیگ مین اٹک گئے مادہ
گاو دیگ کو سر پر لیکے باورچیخانہ سے باہر آئی اور گہر مین ادہر سے اُدہر دوڑتی پہرتی تہی اور اُس بڑہیا کو یہہ قضیہ
معلوم نہتہا آنکہہ جو اُسکی کہلی گاو کو اُس شکل و شمایل سے دیکہا متحیر ہوئی کہ ایسی چیز کبہی نہ دیکہی تہی اُس
سیاہی شب مین یقین ہوا کہ یہی ملک الموت ہی مین جو ہر روز اپنی موت مانگتی تہی شاید وہ دعا قبول ہوئی
اسلیئے یہہ آیا ہے یا مہستی کی جان قبض کریگا یا میری تب بڑہیا نے کہا جیسا ملا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین
مثنوی ملک الموت من نہ مہستی ام ٭ من یکے پیر زال محنتی ام ٭ گر تو خواہی کہ جانش بستانی ٭ اندرون
خانہ ہست تا دانی ٭ گر ترا مہستی ست اندر کار ٭ اینک او را ببر مرا بگذار ٭ بے بلا نازنین شمرد او را ٭ چون بلا دید در
سپرد او را ٭ تا بدانی کہ نیست در خطرے ٭ ہیچکس راز خود عزیز تری ٭ اے بادشاہ آج مین خلایق سے مجرد ہون اور علایق
سے پاک اور جیسے تجہسے اتنا فیض پایا ہی کہ میری گردن گرانبار ہے اب زیادہ اس سے بوجہہ اٹہانیکی طاقت نہین ہے اے شہریار
انصاف کر کون ایسا جانور ہے کہ اُسے طاقت ہو کہ اسکا جگر گوشہ آتش بیداد پر کباب کیا جاے اور میوہ دل بظلم سے تاراج کیا
جاے اور اسکی آنکہون سے روشنائی ظلمت فنا سے سیاہ کیجاے اور اُسکی راحت جان آگے سے اُٹہہ جاے یعنی جگر گوشہ اُسکا
بیگناہ اور بے سبب قتل کیا جاے کیونکر اُسکو صبر اور اعتماد آوے اور دریاے تاسف موج مارے کشتی صبر کو گرداب
اضطراب مین کیونکر نہ ڈبا دے اور شعلہ آتش اسکی متاع شکیبائی کو کس طرح نہ جلادے بادشاہ نے کہا

Marfat.com

کہ یہہ بات جو تجہسے وقوع مین آئی اگر ابتدا تجہسے ہوتی تو البتہ پرہیز اور خوف تجہے لازم تہا تونے تو بر سبیل قصاص کام کیا
بلکہ جو کام کہ میرے فرزند نے کیا اُتنا تو نے نہین کیا کہ تیری آنکہہ سے تیرا بچہ بالکل معدوم ہوگیا اور تونے فقط آنکہین اُسکی
نکالی ہین بہلا مین کہے تو دیکہونگا اور اُسکی باتین تو سنونگا یہہ تیرا احسان ہے جیسا کہ چاہیے ویسا تونے قصاص
نہین لیا اب اِس صورت مین تجہے اندیشہ کیا ہے اور مجہسے مفارقت کیون کرتا ہے کہ تو اس فرزند ناخلف کے پیدا ہونے سے
پہلے میرا انیس تہا اب ایسا لگتا کہ باقی عمر مین غمگین ہون اور ملال اور کلال مین بسر کرون اور یہہ تیری مثل اُس مطرب کی
مثل ہے قبرہ نے پوچہا کہ یہہ کس طرح پر ہے **حکایت مطرب و غلام و بادشاہ** کہا کہ ایک بادشاہ تہا کہ ایک مطرب شیرین
نوا اور خوش گلو اور دلفریب اُسکا ملازم تہا کہ اُسے خوشگوتر بیان اور الحان مین فلک رعنون ساز نے دوسرا شخص
پردہ زمین پر نہ دیکہا تہا بادشاہ اُسکے نغمہ دلاویز سنکے خوش ہوتا تہا اور اُس مطرب کا ایک غلام کہ نہایت ذکی
تہا اور یہہ اُسکو سازندگی اور نوازندگی مین تعلیم مشفقانہ دیا کرتا تہا تہوڑے سے عرصہ مین غلام اُستاد سے زیادہ ہوگیا
جبکہ بادشاہ کو حال اُس غلام کا معلوم ہوا بُلا کے اسکا بجانا سُنا اور نہایت التفات کیا تا بحدیکہ ندیم بادشاہ
کا ہوا اور بادشاہ اُسکے نغمات مسیحا دم سنا کرتا تہا اور محظوظ ہوتا تہا اور ہر روز قدر افزائی اُسکی اقران سے
بڑہتا جاتا تہا اس سبب سے مطرب کے دل مین رگ حسرت حرکت کرنے لگی آخر غلبہ خباثت سے غلام کو مار ڈالا
یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم کیا کہ مطرب کو حاضر کرین جبکہ مطرب حاضر ہوا بادشاہ نے بہ عتاب کہا کہ تجہے معلوم تہا تو کہ
مین نشاط دوست ہون اور میری نشاط دو قسم پر تہی ایک تو لزندگی تیری جلوت مین اور دوسری سازندگی غلام کے
وقت مین یہہ دونون میرے باعث سرور تہے تو نے کیا سمجہہ کے بیگناہ کا خون کیا اور آدہی نشاط میری باطل کردی
تو نے غلام کو کسطرح مارا کہ اب وہی شربت اجل جو تو نے غلام کو پلایا ہے تجہے بہی پلاؤن کہ باعث عبرت ہو تا پہر ایسی حرکت
کوئی ارادہ نکرے مطرب نے بادشاہ کے قول کو دلیل پکڑ کے عرض کیا کہ اے شہریار واقعی مینے بد کیا کہ آدہی نشاط بادشاہ
کی باطل کی اب شہریار مجہے مار کے تمام نشاط اپنی کیون باطل کرتا ہے بادشاہ کو یہہ بات خوش آئی اور اُسکے قتل سے
درگذرا اے قبرہ غرض اس مثل سے یہہ ہے کہ نشاط میری دو طرح پر ہے ایک دیدار فرزند ارجمند کا دوسرے کلام اور کلام
خادمند کا سو نصف تو ہاتہہ سے جا چکی اب دوسری نصف کیون کہوتا ہے اور میری جمعیت خاطر کو کیون پریشان
کرتا ہے **بیت** خود مکن بیگانگی بارے چو میدانی کہ چرخ ٭ آشنایان را زیکدیگر جدائی میدہد ٭ قبرہ نے کہا کہ کینہ دل سینہ
مین ایسا چہپا رہتا ہے کہ کسیکو اُسپر اطلاع نہین ہوتی ہے پس جو کچہہ کہ زبان کہے اعتماد اُسپر بیجا ہے کسواسطے کہ زبان اُس
مین نہین کہ جو مضمون دل مین بعلت کے سبب سے چہپا ہے اُسے سچ ادا نہین کرسکتی ہے اور ایک آنکہہ ہے کہ

Marfat.com

نہان خانہ دل مین پوشیدہ رہتی ہے اسلیئے دل ایک کا دوسرے کے دلکو خوب دیکھتا ہی بحکم اسکے اَلْقُلُوبُ تَشْتَاهِدُ یعنی
دل لوگونکی معاملات رازمین باہم گواہ ہوتے ہین اور زبانین اُس سے محروم نہین ہوتی ہین اور یہ بیت اسپر گواہ ہے
بیت سچ مثل ہے دلکو دلسی راہ ہے ÷ راز دل سے کب زبان ہے ÷ زبان جو کچھ کہے وہ اکثر اہل زمانہ کے دل کے موافق
نہیں ہوتا ہے اور دلمین جو ہے زبان اسکی بیان کرنے مین صادق نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ لوگ کمتر ہیں کہ زبان و
دل جنکا یکسان ہوتا ہی بادشاہ مین تیری صولت صعوبت خوب جانتا ہون اور تیری سبب سیاست سی بہت باخبر ہون
اور مین پہلے ہی تیرے اطوار جباری سے غافل نتھا اور اب توکسیوقت اور کسی طرح تیری ہیبت سے نڈر نہ ہونگا اور
تیرے سطوت کا خوف مجہی ایکدم آرام نہ لینے دیگا اور سُن ای بادشاہ مین اُن لوگونمین نہین ہون کہ طبیب نے اوسی کہا کہ درد شکم
سے پہلے تیری آنکھ کی دوا مناسب ہے، بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت** قبرہ نے کہا کہ ایک شخص درد شکم سی
بتنگ آرہا تھا طبیب کے پاس گیا اور زمین پر لوٹنے لگا اور صعوبت الم سے زار زار روتا تھا اور یہ مصرعہ پڑھتا تھا **مصرعہ**
ای طبیب آخر علاجی کن کہ جان از دست رفت ÷ طبیب نے قانون حکمت کیموافق علامات مرض کے نبض اور قارورے سے
دریافت کرکے پوچھا کہ تونے کیا کہایا تھا مردہ سادہ دل نے کہا کہ ایک ٹکڑا جلی روٹی کا کہ کویلے کی مانند تھی تو شکم سیر
اُس سی کہا تھا طبیب نے اپنی ملازم سی کہا کہ وہ دوا کہ جس سے روشنی چشم کی بڑہتی ہے لے آ تا اسکی آنکھونمیں لگاؤن اُسنے کہا کہ
یہ وقت ہزل اور بازی کا نہیں ہے بلکہ اجل اور جانگدازی کا ہی ای طبیب ہنستی کرمین درد شکم سے روتا ہون اور تو میری
آنکھ مین دینا ہے آنکھ کی دوا سے اور اور درد شکم سے کیا مناسبت ہی طبیب نے کہا کہ مین دانستہ کہتا ہون کہ آنکھیں تیری
روشن ہو جائین تا سپید اور سیاہ مین تمیز کرے اور دوسری بار زبان سوختہ کو خوراک انسان نہیں ہے نہ کھائے اسلیے
تیری آنکھ کا علاج شکم سے مقدم تر ہے غرض میری اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ یہ جانے کہ مین اُن لوگون مین نہیں ہون
کہ سوختہ اور ساختہ کو نہ پہچانون اور خام و پختہ اور سیاہ و سفید مین فرق نہ کرون **بیت** بحمد اللہ کہ در دانش چنانم
کہ خیر از شر جدا کردن توانم ÷ بادشاہ نے کہا کہ اسطرح کا ماجرا مجھ مین تجھمین واقع ہوا آگے بھی ایسے معاملے بہت ہوئے ہین
لیکن جو کوئی کہ نور عقل سے آراستہ ہین وہ نایرہ غضب کو آب حلم سی بجھاتے ہین اور انتقام سے عفو کو بہتر جانتے ہین
جلاب اگرچہ بد ذائقہ ہوتا ہے اور تلخی اور سمیت رکھتا ہے لیکن اُسکا فائدہ تریاق سے زیادہ ہے قبرہ نے کہا کہ اکثر
دیکھا ہے کہ کسی نے آسانی کو اختیار کیا ہی اور دشوار ہوا ہے اور یہ کام تو بہت دشوار ہے کیونکر آسان ہوگا اور عاقل کو
مشکل مین نہادن[لہ] نہ چاہیئے اور میںنے اپنی عمر شطرنج بازی چرخ شعبدہ انگیز کے نظارے مین بسر کی ہے اور اوقات اپنے
عجائب روزگار کے تماشے مین گزرانے ہی مجکو نشیب و فراز عالم کے تجربے بہت حاصل ہوئے ہین اور کسب کیاست او

Marfat.com

سرمایۂ فہم و فراست سے فائدہ کثیر حاصل ہوئے ہین مین حقیقت انکی خوب جانتا ہون کہ گروہ مکارونکا نخوت اور سطوت اور
تقاضاے جباری سے حرف وفاداریکا اپنی لوح سینے سے محو کر ڈالتے ہین اب یہی بہتر ہے کہ مین خواب خرگوش سے بیدار
ہو کے پلنگ کے نزدیک سے آہوے ہراسان کے مانند راہ بیابان کی لون کہ خصم ضعیف کو دشمن قوی سے دوری واجب ہے
جیسا کہ اُس بادشاہ نے اپنے دشمن کیواسطے اس بات مین مثل بیان کی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت بادشاہ**
ترکستان کہا کہتے ہین کہ دیار ترکستان مین ایک بادشاہ تھا جمیع صفات شریفہ موصوف ایک نے ارکان دولت شاہی
سے روگردان ہو کر اور ارادہ کورنمکی کا کر کے ایک دشمن کو آمادہ کر کے بادشاہ کی مخاصمت پر مستعد کیا جبکہ بادشاہ نے جانا
کہ اوسنے روے اطاعت قبلۂ انقیاد سے پھیرا اور وسوسۂ عصیان اور دغدغۂ طغیان نے اوسکی بنیاد اعتقاد مین راہ پائی اور
سودائے سرداری اور خیال محال سروری اپنے دماغ مین پکاتا ہے اور دل پر کینہ اُسکا کدورت ہاے دیرینہ سے تمناے
کامگاری اور بہ تر بیین ہوس بلند پروازی کی رکھتا ہے بتقاضاے شفقت سروری ایک نامہ کہ مشتمل تھا مواعظ ملوکانہ پر
کمال نشیب و فراز کے ساتھ اوسکی پاس بھیجا اوس مغرور نے کہ نخوت بیجا دماغ مین رکھتا تھا اور ہر سردار فوج بادشاہی کو
اپنے تصور مین ورغلانے کے سبب سے اپنا مطیع جانتا تھا اُسپر التفات نکیا جبکہ بادشاہ نے دیکھا کہ نوشتہ داروے ملائمت سے
اسکے مزاج کثیف کو اعتدال حقیقی سے منحرف ہوا ہے اصلاح نہو سکیگی اسطرحکا پیغام دیا کہ اے نادان مثال میری اور تیری
اُسکے مانند ہے کہ اگر شیشے کو سنگ پر مارے یا سنگ شیشے پر پس دونون حالین شیشے ہی کا نقصان ہے اب یہی بہتر ہے
کہ اس ارادہ فاسد سے باز رہ والا خراب ہوگا اس مثل سے فائدہ یہ ہے کہ مین بھی حکم شیشے کا رکھتا ہون اور قہر سلطانی مانند
سنگ پائدار شیشہ شکن ہے اب ملاقات میری تجھسے سخت دشوار ہے **بیت** بہ تنان آہنی دل نشوی ولا مقابل ٭ کہ تو آبگینہ
نانی نشوی حریف سندان ٭ اور ہر چند بادشاہ بمقام ملاطفت میں ہے اور چاہتا ہے کہ سکنجبین عذر سے ہیر صفراے وحشت کو تسکین دے
ولیکن مذہب مین اطباے خرد کے قبول کرنا عذر اہل مکر کا حرام ہے اور ارباب عداوت سے انکار صلح واجب **بیت** ز دوستان سخندان
شنیدہ ام پندے ٭ کہ بر ملائمت دشمن اعتماد مکن ٭ مناسب اسکے شعر کسی نے **بیت** کہا ہے پند و وعظ مین مصرع موزون گرم ہے ٭ ہو جو غافل نہ
اسپہ تو جو دشمن نرم ہے ٭ بادشاہ نے کہا کہ فقط گمان پر منقطع کرنا صحبت دوستان قدیم کا شرع مروت مین روا نہین ہے اور البیا منطنہ
کی جستجو و ہم النناک پیدا ہوا اور رفیق کو سوز فراق مین ڈالے نچاہیے اور معرفت قدیم اور صحبت مستقیم کو اندک بدگمانی مین طرف کرنا اور
یاری اور پیمان دوستداری توڑ دیسے خدشی مین توڑ دینا طریق اہل تحقیق سے بعید ہے کیون تو میدان بیوفائی سے قدم باہر نہین
رکھتا ہے اور جو پیمان محبت کا کہ مجسے باندھا ہے اوسے پایان کو نہین پہنچاتا ہے **لمولفہ بیت** بیجا ہے نقص عہد بجا ہے وفاے عہد
انسان کیا پسند خدا ہے وفاے عہد ٭ فیروز نے کہا کیونکر بنیاد وفا کی قایم رہے کہ بادشاہ کی طرف سے آثار بدعہدی کے

Marfat.com

خفی اور جلی بیشمار پائے جاتے ہین اور آثار نیک عہدیکے بکلی معدوم ہین اور یہہ امکان نہین ہے کہ موجبات خواہش نفس کے بادشاہ فروگذاشت کرے اور اسوقت کسیطرح سے تو مجھپر قادر نہین ہی پس اسلئے چاہتا ہی کہ مکر اور حیلے سے مجھے قبضہ انتقام مین کھینچے ورنہ یہہ عقل کب قبول کریگی کہ تو بیٹے کا غم بھول گیا ہی اور میری جدائیکا غم اسقدر کرتا ہی اور مین اس مین مجبور ہون کہ عقلا کی اسمین تاکید ہی کہ جو کینہ کہ بادشاہونکے دلمین متمکن ہوتا ہی اُس سے اجتناب واجب جانے کیونکہ یہہ لوگ نخوت سلطنت سے باب انتقام مین متعصب ہوتے ہین اور جب قابو پاتے ہین تو نخوت سلطنت سے کسیطرح مجال محبت کی اور نصیحت اور عذر خواہی کی نہین دیتے ہین اور جو کینہ کہ انکے سینہ مین ہے وہ مانند چنگاریکے ہی کہ راکھہ مین دبی رہتی ہی اگرچہ بظاہر معلوم نہین ہوتی ہی لیکن جبکہ باد قہر اُسپر لطمہ مارتی ہی تو ایسی افروختہ ہوتی ہی کہ شعلہ اُسکا ایک جہان کو جلا دیتا ہی **بیت**

نا سنج آتش خصم سے جلجاتے ہین اکثر تر و خشک ٭ یہہ وہ آگ کہ ہین اسکو برابر تر و خشک ٭

بادشاہ نے کہا کہ عجب حال ہی کہ اسباب مین تونے ایکطرف پکڑ لی ہی اور دوسری طرف سے بالکل کنارہ کیا ہی مقدمات وحشت کو الفت کے ساتھہ کیون مبدل نہین کرتا ہی قبرہ نے کہا کہ جب کسی شخص کی نیت مین یہہ ہو کہ مراعات دوستی کی بجالائے اور حصول منافع اور دفع مضار کو واجب جانے تو ممکن ہے کہ وہ وحشت درمیان سے اُٹھہ جائے اور عوض کینے کے صفائی حاصل ہو جا اور جو چیز کہ کینہ کو زائل کرے مین اُسپر قادر نہین ہون بلکہ اُس سے عاجز ہون اگر مین خدمتمین حضور کے بھی حاضر ہون اور مصلحت چند بیچ قتل میرے مین آپ تامل ہی فرمائین مگر مین تو ہمیشہ ہراس اور خوف مین زندگانی بسر کرونگا اور ہر وقت مرگ تازہ مشاہدہ کرتا رہونگا تو اس صورت مین مراجعت سے ہزار بار مفارقت اولی ہی بادشاہ نے کہا کہ کوئی شخص کسیکے ضرر پر بے ارادہ خدا جل و علا کے قادر نہین ہوسکتا ہی اور جو چیز کہ وجود مین آتی ہی بے تقدیر الہی کے نہین آسکتی ہی جیسا کہ ہاتھہ مخلوق کا پیدا کرنے مین قاصر ہی ویسے ہی حیات اور ممات مین بھی معذور ہی ایسے ہی سمجھہ کہ عمل میرے بیٹے کا اور جزا تیرے ہاتھہ سے کہ ظہور مین آئے یہہ محض قضائے ربانی اور مشیت یزدانی تھی اور تم دونون درمیان مین محض سبب تھے جب یہہ ثابت ہوا کہ سبب تقدیر یزدانی ہے تو تقدیر الہی پر سرزنش کرنا طرفین سے نچاہیئے پس مین بھی قضائے الہی پر صبر کرون اور تو بھی اسپر راضی ہو

بیت بجز رضا بقضا خدا نمی شاید ٭ بغیر صبر بوقت بلا نمی شاید ٭ ازانچہ رفت قلم سرمکش وگرنہ بیا ٭ برون رو از خط او گر ترا نمی شاید ٭

اور مناسب اسکے مضمون حدیث قدسی کا ہے من لم یصبر علی بلائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی قبرہ نے کہا کہ یہہ بات سچ ہی کہ بیچارگی بندگان خدا کی دفع قضائے پروردگار مین ظاہر ہے کہ خیر اور شر اور نفع اور ضرر موافق ارادہ خدا کے ہوتا ہی اور جہد اور کوشش خلق کی دفع اور منع اُسکا اور تقدیم اور تاخیر اُسمین نہین کرسکتی ہی لیکن باوجود اسکے سب علما کا اسپر اتفاق ہی کہ جانب احتیاط اور تدبیر اور محافظت

Marfat.com

نفس کی چہوڑنی بلکہ تاکید کی ہی کہ اہتمام ہر چیز کا موافق تدبیر کے کرتا رہے اور انجام اُسکا مسبب الاسباب پر تفویض
کرے اور یہہ نکتہ قبول عقلا کا ہی عقل و توکل یعنی عقل کر اور توکل کر جناب مولوی قدس سرہ فرماتے ہین مصرعہ بر توکل
زانوے اشتر بہ بند ۔ بادشاہ نے کہا کہ یہہ باتین تیری اسپر دلالت کرتی ہین کہ مین خواہان تیری صحبت کا ہون اور
اشتیاق میرا تیری جانب ہے مگر تیری طرف سے سوا ملال اور وحشت کے اور کچہہ ظہور مین نہ آیگا بیت تو ملولی زما و ما مشتاق
دل بدل میرود چہ حال ست این ۔ فیروزہ نے کہا کہ اشتیاق میرا انکو اسلیے ہی کہ اپنے دلکو میرے قتل سے راحت دے لیکن نفس
میرا شربت اجل کی رغبت اور لباس فنا کی خواہش نہین رکہتا ہی جبکہ باگ اختیار کی میرے ہاتہہ مین ہے الدنیہ منہہ
مرگ حیات کا طرف موت کے عمداً نہ پہیرونگا بلکہ احتراز اُس سے عین صواب جانتا ہون میرا سر کچہہ درخت کے مانند نہین ہے
کہ کٹے اور بار بار سر سبز ہو اور مین جو اپنے دل سے استصواب کرتا ہون تو وہ کہتا ہی کہ اگر آج قدرت اور استطاعت
ملے تو بادشاہ کی بیٹی کو بغیر ہلاکت نہ چہوڑون اسیطرح بادشاہ بہی اپنے فرزند کی جہت سے میری ہلاکت کا خواہان ہے اور اُس
اے بادشاہ مصیبت زدہ کے مکنون ضمیر سے وہ شخص واقف ہوتا ہی کہ آتش غم سے دل جسکا کباب ہوتا ہی اور جنے اُس
شربت تلخ سے جرعہ پیا ہی کہ مدعی اُسکے مزے سے غافل ہے اور ناز پروردگان راحت کے آنکہین اُس سے نابینا ہین ۔
بیت آنرا خار بپا نشکستہ کی دانی کہ چیست ۔ حال شیرانی کہ شمشیر بلا بر سر خورند ۔ اور مین چشم خرد صاف سے دیکہتا ہون
کہ جسوقت بادشاہ کو اپنے فرزند کی یاد آیگی اور مین بہی اپنے نور دیدہ کو یاد کرونگا بہت سا تفاوت باطن مین ہمدیگر کے
راہ پائیگا قیاس فرمائیگا کہ اُس سے کیا پیدا ہوگا اور مغلوب کے واسطے ایسے موقع مین کیسا اندیشہ ہولناک درپیش آئیگا
پس ایسی مواصلت سے ہزار بار مفارقت اولی ہی بادشاہ نے کہا کہ کون ایسا شقی ہوگا کہ دوستون کے گناہ سے درگذر نکریگا
اور جوانمرد باوجود قدرت کے قصورات زیردستون کے عفو کرتے ہین اور کبہی گناہ گارونکی مکافات کی طرف رجوع نہین
لاتے ہین اور اگر کسیوقت اُنکے دلپر خیال انتقام کا ہی آتا ہی تو اُسے استغفار کرتے ہین اور بدترین بد ونکا وہ ہے
کہ عذر کسیکا قبول نکرے اور کینہ عذر خواہ کا دلمین رکہے اور جو کچہہ کہا ہے میرا دل اُسمین صاف ہے اور صورت خشم اور
حدت کی اور خیال غضب و انتقام کا اپنی خاطر مین اصلا نہین پاتا ہون اور تو خوب جانتا ہی کہ مین جانب عفو کو عقوبت پر
ترجیح دیتا رہا ہون اور یہہ بات میرے دلمین نقش ہے کہ ہرچند گناہ بزرگ ہو صفت عفو کی اُس سے بزرگ تر ہے بیت
گر عظیم ست از فرودستان گناہ ۔ از بزرگان عفو کردن اعظم ست ۔ فیروزہ نے کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا دست عفو تمکین گناہگار
زبردست ہون اور مجرم کو ہمیشہ خوفناک رہنا لازم ہے اور یہہ مثل اسکے مانند ہے کہ جسکے پاؤن مین زخم ہون اور ظلمت طبع کی
کرکے شب تیرہ سنگستان مین دوا دوش کرے تو اسکا زخم متفرق ہوکر اسپر تنگ بلکہ پانو بیکار ہو جاوینگے

Marfat.com

اور آخر کو خاک نرم پر بھی چلنا دشوار ہو جائیگا اب نزدیکی میری بادشاہ کیخدمت میں یہی حال کہتی ہی اور طریق شرع اور
قانون ملت مین اجتناب ہیرا آپکی خدمت سے فرض عین ہی اور کیونکر حکم آلہی سے خلاف کرون کہ وہ فرماتا ہی لَا تُلْقُوا
بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ یعنی نڈالو ہاتھ اپنے تم طرف ہلاکت کے اور حکمانے بھی کہا ہے کہ تین شخص روش حکمت
سے دور ہیں اور راہ دانش سے کنارے اول وہ شخص کہ اپنی قوت ذات پر اعتماد کرکے اپنی اندازہ طاقت کو جسے زیادہ
جانے ضرور ایسا شخص آپکو مہلکے میں ڈالتا ہے دوسرے وہ شخص کہ اندازہ خورد و نوش کا نہین پہچانتا ہے اور اتنا کہا جاتا
ہے کہ معدہ اوسکا ہضم سے عاجز آتا ہے پس ایسا شخص بے شبہ دشمن اپنی جان کا ہے تیسرے وہ شخص کہ گفتار اور فریب
دشمن سے غافل رہے بے شبہ انجام کار اوسکا ندامت اور پریشانی کو پہنچیگا بادشاہ نے کہا کہ ای قبرہ ہرچند میں دروازہ
ملاطفت سے پیش آتا ہون اور راہ صواب و نصیحتہا دوستانہ سے دریغ نہیں کرتا ہون مگر تو اُسی طرح دامن قبول کو استماع مواعظ
دور کھینچتا ہے اور جو شخص کہ نصیحت کسی کی قبول نکرے اُسی کہنا بیفائدہ ہے جیسا کہ اُس زاہد نے گرگ کو نصیحت
بیفائدہ کی تہی قبرہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت زاہد ناصح گرگ** بادشاہ نے کہا کہ ایک مرد زاہد
نیک سیرت کہ اپنی اوقات شریف سوائے وظائف اور بند خلق خدا کے اور کام میں صرف نکرتا تہا ایکدن صحرا مین جاتا تھا
دیکھا کہ ایک گرگ بارادہ شکار چپ و راست خیال کرتا جاتا ہے زاہد نے کہا کہ او گرگ خبردار لوگونکے گوسپندونکا ارادہ
نکرنا اور قصد بیچارونکا اور ستم کرنا مظلومونپر آخر عقوبت آلہی مین گرفتار کرتا ہے **مثنوی** ہر کہ آئین ظلم پیش نہاد ٭ بند
بر دست و پائے خویش نہاد ٭ چند روزے اگر سر افرازد ٭ بہ وبش آخر ز پا بیندازد ٭ ہرچند زاہد نے نصیحت میں مبالغہ کیا
گرگ نے جوابدیا کہ وعظ کم کر کہ تیری پیٹھ کے پیچھے رمہ گوسپند کا چرتا ہے ڈرتا ہون کہ تیری نصائح سننے مین شکار ہاتھ سے
نجائے غرض اس مثل سے یہ ہے کہ ہرچند زاہد نے گرگ کو نصیحت کی لیکن مطلق اُسپر اثر نکیا وہی حال تیرا ہے کہ ہرچند تجھے
پند دیتا ہون مگر تو وہ ہے ایک حال پر ہے اور مطلق التفات ہمارے کلام پر نہیں کرتا ہے اب ایسا نکر کہ اہل مروت سخن شنو
ہوتے ہیں اور تو باوجود اتنے ہنرون کے اور با وصف ایسی فضل و علم کے زیادہ تر جاہلون سے دل سخت اور عہد سست رکھتا ہے
ڈرتا ہون کہ لوگ نکہین کہ یہ مصرعہ سودا کا قبرہ کے حسب حال ہے یعنی **مصرعہ** احمق کو ایک بات وہی یاد ہی سو ہے ٭ قبرہ نے
کہا کہ مینے بہت نصیحتین سُنی ہیں اور وعظ خردمند دلکے مہرے کانونمیں بھری ہوئے ہیں عاقل اُسی جانتا ہون کہ ہمیشہ حذر ناک ہی اور
تجربے کو ہاتھ سے ندے اب اسوقت مین پرواز پر آمادہ ہون اور چپ و راست دیکھتا ہون کہ کوئی غفلت مین مجھے گرفتار نہ کر لے
اسواسطے یہانسے جلد رحلت کرنا ضرور ہے اور زیادہ اسی رہنا مناسب حال نہیں ہے، بادشاہ نے کہا کہ اسجگہ اسباب معیشت آمادہ
اور دروازہ فراغت کا روی دل پر کشادہ ہے اسصورت مین مشقت سفر کی اختیار کرنا اور انتظام معاش مین متردد ہونا عقل سے

Marfat.com

دور ہے قبرہ نے کہا کہ جو کوئی پانچ خصلتین اختیار کرے جہان جائے اُسکا مطلب حاصل ہے اور جدھر توجہ کرے رفقا اور
مصاحب اوسکے موجود ہیں اول بدکرداری سے دور رہنا دوسرے نکوکاری شعار اپنا کرنا تیسرے موقع تہمت سے آپکو بچانا چوتھے
خلق کو عادت کرنا پانچوین آداب صحبت ہر وقت نگاہ رکھنا جسمین کہ یہ پانچ خصلتین جمع ہونگی وہ کسی جگہہ غریب اور تنہا
نرہیگا جہان جائیگا اوسی عزیز رکھینگے اور جو عاقل کہ اپنے وطن مین خوفناک ہوا سے ضرور ہے کہ فراق دوستون اور
متعلقون کا اختیار کرے کیونکہ ان سب کا عوض ممکن ہے اور جان کا عوض کسیطرح نہوسکیگا جبکہ بادشاہ تقریر مین عاجز آیا
کہا کہ کب تک جائیگا اور کتنا توقف تیرے جانے مین ہے اور پھر کب آئیگا قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ جانا اور پھر آنا میرا یہ عقل
دور ہے اور یہ سوال و جواب حکایت عرب اور نان بائی سے نزدیک ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت عرب**
بیابان نشین کہا کہ ایک عرب بیابان نشین شہر بغداد مین آیا نان بائی کی دکان پر گذرا دیکھا کہ نان تازہ کا
تنار ہے اور جسکی بو روٹی کی دماغ مین اُس فاقہ کش کے آئی بیتاب ہوگیا اور نان بائی سے کہا کہ اے برادر مین پیٹ بھر
روٹی کھاؤن اسکی کیا قیمت لیگا نان بائی نے اسکے قد و قامت سے تجویز کیا کہ دو سیر نہایت تین سیر اس سے زیادہ
نہ کھائیگا کہا کہ آدھا دینار دے اور پیٹ بھر روٹی کھالے عرب نے آدھا دینار اوسکے حوالے کیا اور زیر دکان کہ لب
دجلہ واقع تھی بیٹھ کے روٹی پانی مین بھگو بھگو کے کھانا شروع کیا نانبائی دیکھتا تھا کہ چہار چند قیمت سے کھا چکا اور اب تک
ویسا ہی کھانے مین سرگرم ہے نانبائی نے کہا کہ ای عرب تجھے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے تجھے اتنی بھوک دی ہے سچ کہہ کہ
کہانتک کھائیگا عرب نے جواب دیا کہ ای خواجہ بے صبری نکر جبتک کہ اُس دجلہ مین پانی ہے مین بھی روٹی کھائے جاؤنگا غرض
اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ معلوم فرمائے کہ جبتک کہ آبحیات چشمہ بدن مین جاری ہے کھانا کھانے اور سیر کرنے مین
بے اختیاری ہی اور تیرے مائدہ وصال سے فائدہ اوٹھانا مفتی خرد کے نزدیک مجھپر حرام ہے اور مجھمین تجھمین وہ سبب
مفارقت کا عارض ہوا ہے کہ مو مہلت کو کسیطرح گنجایش نہین رہی اور اگر بادشاہ کے دریافت حال کا شوق دل پر غلبہ کریگا
تو اخبار بادشاہ کا قاصد نسیم سحر سے پوچھ لونگا اور کبھی ہوس جمال باکمال کی ہوگی تو آئینہ خیال مین دیکھ لونگا **بیت**
گر وصال یار نبود با خیالش ہم خوشم * کلبہ درویش را شمعے بہ از مہتاب نیست * بادشاہ نے رونا شروع کیا اور جانا کہ یہ مرغ
زیرک دام مین نہ آئیگا اور داعیہ انتقام کا خیال خام تھا کہ میری حدت راے اُسکو نجنہ نکر سکے اسکے بعد اوسی حیلون پر چلا قبرہ نے
کہا کہ بادشاہ جوان بخت اگر مُہر تعریف و تمہید سے تو عہد و پیمان کو مضبوط کریگا مگر مین غاشیہ ملازمت تیرا زنہار اپنے دوش پر
نہ رکھونگا اور بات اپنی کیون ضایع کرتا ہی جو کہ خیال عالی ہے لیکن سے چشم فراست سے خوب شاہدہ کر چکا ہون چاہیے کہ کسی حیلہ سے تیرا عذر قبول کرون
یہ ممکن نہین ہے بادشاہ نے جانا کہ تیر شست سے نکلا ہوا زور بازو کی تدبیر سے پھر نہ آئیگا کہا کہ ای قبرہ جانا مین کہ اب وصال میرا اور تیرا اس عالم مین

Marfat.com

ممکن نہیں ہی مگر بسبیل یادگار رو ذین کلمہ کہ آثار سعادت آنسے مشاہدہ ہوں اور صیقل نصیحت دوستانہ سے زنگار غفلت
کہ میرے آئینہ خاطر پر بیٹھا ہے صفا پائی وہ بیان کر **بیت** زبہر ما سخنے یادگار خویش گوی ٭ کہ این سخن خوب یادگار ے
نیست ٭ قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ کام جہان کا موافق تقدیر کے ہوتا ہی اور اُسکی زیادت و نقصان اور تاخیر و تقدیم مین
کسیکو مجال تصرف نہین ہی اور کوئی نہیں جانتا ہے کہ منشور سعادت کا کسکے نام پر لکھا گیا ہی اور جریدہ اہل شقاوت مین
کسکو داخل کیا ہے سب پر واجب ہی کہ اپنا کام رای صایب کے موافق کریں اور رعایت احتیاط کی ہر امر مین بجا لائیں اگر تدبیر موافق
تقدیر کے ہوئی تو سریر اقبال اور مسند جاہ و جلال پر متمکن ہوا اور اگر قضیہ منعکس ہوا تو دوستونکو عذر کی جگہہ ہوئی اور دشمنون کو
گنجایش طعن اور تشنیع کی نرہی **نظم** حکیم گفت کہ تقدیر سابق ست و لے ٭ بہیچ حال تو تدبیر خود فرو مگذار ٭ کہ گر موافق حکم
خداست تدبیرت ٭ بکام دل شدی از کار خویش برخوردار ٭ وگر مخالف آنست داردت معذور ٭ کسی کہ دارد از انوار
عقل استظہار ٭ اور دوسرے یہ جاننا چاہیئے کہ ضایع ترین باتونکا وہ ہی کہ جسی کسیکو انتفاع نہو اور غافل ترین بادشاہونکا
وہ ہے کہ ملک کی حفاظت اور ضبط و ربط رعیت میں اہتمام نکرے اور بدترین دوستونکا وہ ہی کہ شدت اور نکبت
کیوقت دوست کی طرفداری میں کوتاہی کرے اور بدکارترین عورتونکی وہ ہی کہ اپنے خاوند سے بدل راضی نہو اور خیالات
خباثت میں مصروف رہے اور بدبخت ترین فرزندونکا وہ ہے کہ اطاعت ماں باپ کی نکرے اور ویران ترین شہرونکا وہ
ہے کہ جسمیں ارزانی اور امان خلق اللہ نہو اور ناخوشترین صحبتو نمین وہ صحبت ہی کہ مصاحبونکی دل آپسمیں صاف نہوں اور جو شایبہ
اندیشیکا میرے اور بادشاہ کی صحبت مین حادث ہوا ہے اُسکی اصلاح دایرہ امکان سے باہر ہی اب سوای ترک اور جدائی کے
کوئی راہ صواب نزدیک تر نہین ہے ٭ **رباعی** رفتیم و داغ ما ز دل باید کرد ٭ ہر آب دو دیدہ خاک گل باید کرد ٭ گر بد دیدی
ہمہ نکو باید گفت ٭ ور در دسر بود بحل باید کرد ٭ پس اس کلمہ پر اختتام کیا اور بلندی ایوان سے پرواز کر کے راہ صحرا کی لی
بادشاہ نے انگشت تحیر دندان حسرت سے کاٹی اور ساتھ ملال بیقیاس اور اندوہ بیشمار کے اپنے گھر میں گیا اور یہ شعر مولف کا
پڑھتا تھا **بیت** درد پہلو میں رہا کرتا ہے جیسے تو نہیں ٭ ہجر میں ہی ایکدم خالی میرا پہلو نہیں ٭ یہ ہے داستان حذر کرنے
ارباب حقد اور کینہ سے احتراز کرنا اور تضرع اور نیاز مکر آمیز اعدا پر اعتماد نکرنا اور خدع اور فریب طلب انتقام کیواسطے کرتے
ہیں اُس سے اپنی حفاظت کرنا اور غرض اس بیان سے یہ ہی کہ بنای کار کو عقل اور تدبیر پر رکھے اور کسیطرح دشمن پر بلکہ دوست آزردہ
دل پر اعتماد نکرے اور اُنکی آفت حیلہ اور مخالفت مکر سے نڈر نرہے **رباعی** خواہی کہ نباشی الم و رنج قرین ٭ بشنو سخنی پاک تر
از در ثمین ٭ از دشمن آزردہ تغافل منمای ٭ وز صاحب کبر و کینہ ایمن منشین ٭ **باب نوان ہے**
فضیلت میں عفو کے کہ بادشاہونکی واسطے بہترین صفات سے اور اہل اللہ کے

Marfat.com

لئے خوشترین ملکات سی ہے دابشلیم نے برہمن سلیم دلسے کہا کہ سُنی میں نے مثال اسکی کہ استمالت دشمن کینہ کوش سے دل آشکارا ہوا اور جو آثار عداوت کے اوسکے باطن میں مشاہدہ کئے تھے ہرچند دشمن نے ملاطفت میں مبالغہ کیا مگر اوسنے احترازمین قصور نکیا اب نائرہ اشتیاق بہ اشتعال دیتا ہی کہ وہ حکایت بیان فرما کہ مشتمل ہو بادشاہوں کے عفو پر کہ جو بادشاہ اپنے مقربوں سے خطا دیکھے تو ایک دوبار اُس سے اغماض کرے اور اُس گروہ کی بے اعتمادی نکرے بلکہ اون کے منصب کو تازہ اور زیادہ کرے یہ احتیاط سے نزدیک ہی یا دور بید یا برہمن نے نطق دلکشا سے جواب دیا کہ اگر بادشاہ عفو اور مرحمت کا دروازہ بند کرین اور جسے کہ تہوڑی سی بہی خیانت دیکھیں اوسکے حقمیں عقوبت کا حکم فرمائین تو نزدیکو نکا اعتقاد صافی نرہے اور اس حال سے دو علتیں پیدا ہوں ایک یہ کہ اکثر کام مہمل اور معطل رہیں دوسرے یہ کہ مجرم لوگ عفو سے بے نصیب ہوں اور منصب عفو کا بے سود اور بیکار ہو جائے چنانچہ ایک بادشاہ خدا شناس نے فرمایا ہے کہ جا شنی عفو سے کام جان ہمارا جسقدر کہ لذت پاتا ہی اور ہم اُس سے محظوظ ہوتے ہیں اگر خلق خدا تفصیل اُس سے آگاہ ہو تو سوای جرم اور خیانت کے اور ہدیہ ہمارے حضور میں نہ لائین اور یہ بہی یہ ہی کہ سلاطین کی قابلیت پر کوئی پیرین عفو سے زیادہ تر زیبا نہیں ہی اور مضمون کلام معجز نظام حضرت سید انام علیہ افضل التحیۃ والسلام کا یہ ہی کہ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَشَدِّكُمْ مَنْ مَلَكَ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ اشارت لطیف ہی کہ قوت آدمی کی شعلہ خشم کے فرو کرنے سے دریافت ہوتی ہے اور جال انسان کی مردانگی کا شربت ناگوار غضب کے پینے سے کھلتا ہی **بیت** مردی گمان مبر کہ بزور ست ؁ و دلی ٭ باخشم گر برآئی دانم کہ کابلی ٭ اور پسندیدہ ترین خصلت بادشاہوں کی یہ ہے کہ عقل رہنما اور عدل خدا پسند کو حوادث میں اپنا حاکم کریں اور ہر وقت میں عادت اپنے لطف اور عنف سے آشنا رکہیں مگر لطف اسطرح پر ہو کہ سمت ضعف کی نرکہتا ہو اور عنف اسطرح چاہیئے کہ ظلم سے خالی ہو تا کام سلطنت کا جمال اور جلال کے ساتھ آراستہ رہے اور مدار اہل سلطنت کا اشارت خوف و رجا پر دائر رہی نہ مخلص عنایت بیکران سے نا امید رہیں اور نہ منحرف سیاست سے میدان جرات میں قدم رکہیں **بیت** داشتی قوم خویش را جمشید ٭ دایم اندرمیان بیم و امید ٭ اور حکمای اسلام کی کلام معجز نظام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے بندونکو وعظ قرآنی اور نصیحت فرقانی کے موافق مکارم اخلاق کی تاکید فرماتا ہے اور عادت ستودہ اور صفات پسندیدہ پر تحریص دیتا ہے جسکی کہ سعادت ازلی یار اور مددگار ہو اور کفایت ابدی امداد اور اعانت کرے تو قرآن کو اپنا قبلہ جان اور کعبہ ایمان بنالے اور ہمیشہ دل و جان کو متوجہ اُس کے امر و امثال کا رکہے اور منجملہ ان سب نصیحتون کی ایک نصیحت عمدہ یہ ہی کہ عمل اوسپر سبب ثواب کا ہوتا رہا ہے یعنی فرماتا ہے اللہ جل و علا اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ایک پیر طریقت نے زبان حقیقت سے خلاصہ معنی اس آیت کے اس طرح پر کہے ہیں

Marfat.com

کہ نصیحت کا ذکر کرنا یہ ہے کہ عقوبت مین مبالغہ نکرے اور عفو وہ ہے کہ اثر کراہت صفحہ دل پر باقی نرکھے اور احسان اوسے کہتے ہیں کہ جو دوست گناہ کرکے غدر کرے تو اوسکو دلسے بھلادے اور پھر اوسکا خیال کبھی دلمین لائے اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ بناہر کام کی لطف اور مروت پر رکھے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر لطف کو ایک پیکر مین تصور کرے تو روشنی اوسکے جمال کی ایسی درخشان ہو کہ کوئی آنکھ بھر کے اوسے دیکھ نسکے کسی بزرگ نے اس قطعہ کے بیتون مین یہ سب ادا کیے ہین **قطعہ** چو قدرت دادت ایزد بر گنہگار ۃ بعفوش بند کن تا بندہ گردد ۃ کہ مجرم گشتہ افعال خویش است ۃ چو بوئے عفو یابد زندہ گردد ۃ اگر صورت پذیرد پیکر عفو ۃ چو مہر و مشتری تابندہ گردد ۃ شرف انسان کا عفو اور احسان سے ترقی پاتا ہے اگر ہر گناہ کے مقابلے مین عقوبت جاری کیجائے تو مضرت کلی مہات ملکی اور مالی مین سرایت کرے **مثنوی** بتندی سکندوست بردن بہ تیغ ۃ بدندان گردپشت دست دریغ ۃ سرے کز تحمل بماند تہی ۃ حرامش بود تاج فرماندہی ۃ اور پادشاہ کو چاہیئے کہ نصیحت اور اخلاق اوس شخص کا نیک نجلانے کہ جو موضع تہمت مین پہلے پڑچکا ہو اگر وہ شخص ایسا ہی کہ مصالح ملک کے اور اعانت ریاست کی اوسکی تدبیر پر منحصر ہون دیا و تابع زمانے کی اوسکی مدد و تدبیر پر موقوف اور ثانی اوسکا پیدا نہو تو اوسکے اعتماد بڑہانیمین ایسی سعی کرے کہ اعتبار اوسکا عہدۂ سابق پر قرار پائے اور ریب اور فریب اور تہمت سے خلائق کے نزدیک پاک ہو جائے کیونکہ آدمی کام کے کمتر ہاتھ آتے ہین اور کام ملک کے بے نہایت ہیں اور پادشاہون کو معتبران عاقل اور عاقلان امین کہ استحقاق محرمیت اسرار رکھتے ہین حاجت بیشتر ہوتی ہے پس شرط جہانداری یہ ہے کہ ایسے لوگون کو کہ کمال صلاح عفت اور دیانت اور امانت مین ممتاز ہون اونہین زینت اعتبار بخشے اور اسے خیال کرے کہ کون شخص کس کام کے لایق ہے اور فراخور اہلیت اور انداز عقل و شجاعت ہر ایک کا دریافت کرکے جو جس کام کے سزاوار ہو اوسی او سپر مقرر کرے اور اگر باوجود بہت ہنرون کے ایک عیب بھی رکھتا ہو تو اوسکا بالفعل خیال نکرے مگر نظر مین رکھے اور اس سے غافل نرہے کہ مخلوق بے عیب نہین ہوتی ہین **مصرعہ** یار بے عیب مجو تا کہ نمانی بے یار ۃ اور اگر سہواً یا عمداً بھی کسی سے کچھہ تھوڑی سی خیانت ایکبار صادر ہو تو اوس سے درگذر اولی ہے اور اگر کوئی دیدہ و دانستہ شیوۂ خیانت اختیار کرے تو اوسے ضرور اپنی سرکار سے دور کرے اور اگر کوئی اہلکار اتنی کفایت کرے کہ جس سے مقدمہ برہم ہوجائے اس شخص سے بھی احتراز کرے کہ اتنی کفایت خیرخواہی نہیں ہے بلکہ بدخواہی ہی کفایت وہ ہے کہ صرف بیجا سے احتراز کرے اور جو کام کہ ضرور ہے وہ یا جو شخص کہ مستحق بخشش و عطا کا ہو اوسمین دریغ کو راہ ندے ہرچند کفایت مین نقصان کا سبب کم ہوتا ہے لیکن یہ تاکید اسواسطے ہے تا معلوم ہو کہ جب اصحاب ہنر اور ارباب کفایت کا بھی ترک کرنا حسب ضرورت جایز ہے پس ارباب جہل سے اور ضلالت سے دوری کرنا صواب سے کتنا نزدیک ہوگا اور یہ بات پادشاہ پر فرض ہے کہ تجسس احوال

اور تفصیل اشتغال کہ جو اپنے عاملوں اور انیسوں کو سپرد کیا ہے کرتا رہے تا انعزل اور قطعیہ احوال ملک و مال کے چھپے نہ رہیں اس
ہوشیاری میں رئیس کے فوایدِ کلی منصور ہیں ایک یہ کہ معلوم ہو کہ کونسا عامل رعیت پرور اور کون جفاگستر ہے جو کہ رعیت کی
کرے اوسکی استمالت اور پرورش بہت کرتا رہے اور جو کہ غم زیردستونکا نہ کھاتا ہو نام اُس کا جریدہ عمل سے محو
کر کے دفتر معزولی دائمی میں لکھ دے چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں **ابیات** خداترس را بر رعیت گمار ✤
کہ معمار ملک است پرہیزگار ✤ بد اندیش تست آنکہ خونخوار خلق ✤ کہ نفع تو جوید در آزار خلق ✤ ریاست بدستِ کسانے
خطاست ✤ کہ از دستشان دستہا بر خداست ✤ نکوکار ہرگز نہ بیند بدی ✤ چو بد پروری خصم جان خودی ✤ اور دوسرا یہ ہے کہ جب یہ سب کو معلوم ہو چکیگا
کہ بادشاہ ثمرہ نکوکاری کا نیک عطا کرتا ہے اور خاطیوں کو گناہ کے موافق تنبیہ واقعی دیتا ہے اس صورت میں جو کہ
اہل صلاح ہیں وہ اس امید پر جانب نکوکاری زیادہ تر اختیار کرینگے اور مفسد خوفناک اور ہراسان ہو کے فساد اور مردم
آزاری میں دلیری اور بیباکی نکرینگے اور وہ حکایت کہ ان مقدموں کے لائق ہے وہ داستان شیر و شغال کی ہے راے داب شلیم نے
پوچھا کہ اُسکی تفصیل فرمائیے برہمن نے کہا **حکایت شیر و شغال** کہ زمین ہند میں ایک شغال تھا فریسہ نام سنہ دنیای
دنی سے پھیر کے پشت پا تعلق بے حاصل پر ماری تھی یعنی گوشت کا کھانا اور خونریزی اور ایذا جانوروں کی بالکل ترک کی تھی
یاروں نے مناظرہ اور مباحثہ یہانتک کیا کہ نوبت نزاع اور جدال کو پہنچی کہ ہم تیری اس خصلت سے راضی نہیں اور تیری راے اس اجتہاد
میں خطا پر ہے لازم ہے کہ ہماری صحبت سے کنارہ نہ کر عادت اور سیرت میں ہمسے موافقت رکھ کیوں عمر عزیز کو برباد دیتا ہے اور تمتع
دنیا سے بے نصیب رہتا ہے اور اکل و شرب کہ قوام ہے مادہ حیات کا اُس سے احتراز کرتا ہے اور فرمان کُلُوا وَاشْرَبُوا سے کیوں بے نصیب
ہوتا ہے آگے جو ہوا سو ہوا پر اب بھی کہنا ہمارا مان لے اور یہ سمجھ کہ نعمت ہاے غذا کو باوجود میسر ہونیکے رد کرنا کفران نعمت ہے پس
دیدہ و دانستہ آپکو کافر نعمت نہ بنا **بیت** بیا یکزمان امروز خوش باشیم در خلوت ✤ کہ در عالم نمے داند کسے احوال فردا را ✤
فریسہ نے جواب دیا کہ دنیا کو مزرع آخرت اسلیے کہا ہے کہ جو آج بوؤگے کل کاٹنا پڑیگا یعنی جو عمل کہ دنیا میں کروگے آخرت میں
اجر اوسکا ملیگا بموجب رباعی اوستاد **رباعی** شاہان جہان کہ این جہان داشتہ اند ✤ بنگر کہ ازینجہان چہ برداشتہ اند ✤
در زیر زمین بدستِ خود می بروند ✤ ہر تخم کہ بالاے زمین کاشتہ اند ✤ اور کھانے اور پینے سے بجز شکم پروری اور کچھ حاصل
نہیں ہے اور یہ کام بہائم کا ہے اور بندہ خاص وہ ہے کہ عمر اپنی بندگی میں صرف کرے اور نفس کشی کے درپے ہو کہ کام
نفس کا اکل و شرب اور خدا سے غافل کرتا ہے بندۂ خدا کو چاہیئے کہ وہ کسب کرے کہ جس سے توشہ عقبیٰ حاصل ہو خوش گفت
آنکہ گفت **بیت** آن طلب مرد بہر گوشہ ✤ کز پے فردات بود توشہ ✤ دنیا اگرچہ سراسر عیب ہے لیکن یہ ہنر رکھتی ہے کہ
مزرع آخرت ہے جو تخم کہ آج بوئے گا کل وہی کاٹے گا نظم کَمَا تَزْرَعُ یَوْمَكَ تَحْصُدُ غَدًا یعنی کاشتن امروز و درودن

Marfat.com

فرداے نست **مثنوی** بکوش امروز تا تخمی نپاشی ٭ کہ فردا بر خوشہ تا دہنباشی ٭ اگر این کشت و رندی را نورزی ٭ دران خرمن بہ نیم ارزان نیرزی ٭ مرد عاقل کو چاہیئے کہ اپنی ہمت ثواب آخرت پر مصروف رکھے اور دلسے دولت باقی و نعمت جاودانی پر متوجہ رہے اور یہ بات بغیر ترک تعلقات عالم غدار کے میسر نہین ہوتی ہی بلکہ اشعار گویا کے حاصل اس مطلب کے ہیں **رباعی** بیکسی کرتی ہی کل تو ناک بندی آج کر ٭ آرزو برآئیگی کل ستمندی آج کر ٭ یار شیرین آئیں گے کل ہے مناسب انتظار ٭ مثل نخل ہا راو سربلندی آج کر ٭ آج کہ قوت اسکی رکھتی ہو مرکب ریاضت کو میدان مجاہدے مین دوڑا اور ثمرات حیات یعنی باقیات صالحات کو ممات کیواسطے ذخیرہ کرو اور سرمایہ جوانی کو کساد بازار سپیدی کے واسطے ہاتھ میں لاؤ اور مائدہ زندگانی سے سفر فنا کی قوت حاصل کرو چنانچہ ایک بزرگ نے نکتہ کہا ہی کہ آج کر سکتی ہو اور نہیں جانتے ہو اور کل جانو گے اور کچھ کر نسکو گے **بیت** چون توانستم ندانستم چہ سود ٭ چون بدانستم توانستم نبود ٭ ایضاً خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں **رباعی** آیا جو وجود میں سو معدوم ہوا ٭ بے فہمی ہے سب جو کچھ کہ مفہوم ہوا ٭ سمجھا اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس ٭ معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا ٭ چونکہ راحت دنیائی مثال برق کے چمک کی بے ثبات ہی اوسکے رنق پر مالوف ہونا خامی خیال ہے چاہیئے کہ نہ ایسی سریع الزوال کے شداید سے المناک ہو اور نہ اسکی راحت پر زیادہ اندازے سے شادی کرے حاصل سخن یہ کہ ایسی عملدے مین آکے مسرور اور غافل رہنا عاقلی اور عالی ہمتی سے دور اور گذرگاہ سیل فنا پر عمارت بنانا ہے چونکہ یہ بمنزل عاریتہ چھوٹنے والی ہی پس اس سے دلبستگی کرنا کام اہل خرد کا نہیں ہے کسی نے کہا کہ ای فریبندہ تو ہمین ترک نعمت دنیا کو فرماتا ہی اور حال یہ ہے کہ نعمتیں اس جہان کی اس لئے پیدا کی ہیں تا خلق خدا اس سے فائدہ اوٹھائے اور نکتہ و اللہ رزقناھم من الطیبات گواہ اس مدعا کا ہی فریبندے نے کہا کہ نعمت دنیا مراد اکل و شرب نہیں ہے بلکہ نیکنامی اور ذکر باقی کا حاصل کرنا اور زاد راہ معاد اوسکے واسطے ہاتھ مین لانا ہی بحکم نعم المال الصالح کے سبب حسن اعمال کا ہو اگر تمکو سعادت دو جہانی مقصود ہی تو یہ بات جبر کا نمین کہو کہ طعمہ لذیذ کے واسطے کہ ہنوز حلق سے فرو نہین ہوتا ہے کہ لذت اسکی فانی ہو جاتی ہے پس ایسی لذت بے بقا کیواسطے ہلاک کرنا نفوس کا بڑے حیف کی بات ہی اور جو چیز کہ بے آزار بے ایذای خلق اللہ ہاتھ آئے اسپر قانع اور شاکر رہو اور وہ بھی اوسی مقدار اختیار کرو کہ بقائے جثہ اور قوام بدن اُس سے قایم رہے اور جو کہ خلاف شرع و عقل ہے اوسمین مجبی موافقت بیجا ہو کہ میرے اور تمہارے اپنی صحبت ظاہری بھی برہم نہو جائے اور موافقت افعال ناپسندیدہ کہ موجب عذاب ہے مجھسے امید نرکھو اور اگر ایسے ہی تکلیف دنیا منظور ہی تو اجازت دو تا ترک صحبت تم سے کرکے بلاد دور دست کی راہ لون اور باقی اوقات گوشہ عزلت میں بسر کرون جبکہ یار زرنالے فریبندہ کو بساط ورع پر ثابت قدم دیکھا معتقد ہوئی اور اس کلمات سے عذر

Marfat.com

اور استغنا کیا فریبہ تھوڑے سے عرصے میں منزل تقوی کا منتہی ہوا اور گوشہ نشین اُس نے پایا کے اوسکی ہمت باطن سے دریوزہ گری
کرنے لگے اور گرم رو بادیہ مجاہدہ اوسکے نظر الطاف سے امداد کرنے تھے تھوڑی سی فرصت میں شہرہ اُس کے زہد و دیانت کا
نواحی ہر صحرا اور بیشہ میں شایع ہوا فریبہ کے منزل کے نزدیک ایک بیشہ تھا نہایت شاداب اور میوہ دار اُس میں سباع
و وحوش بسبب وسعت و فضا اور لطایف ہوا کے جمع تھے اور بادشاہ اُن سبکا ایک ببر تھا کہ ہول دل ہیبت اور قوت و
شوکت میں کوئی مثل و ہمسر اسکا نتھا باشندے اُس بیشے کے حلقہ اس کی اطاعت کا گوش فرمانبرداری مین
رکھتے تھے اور لقب اوسکا کامجو تھا ایکدن اپنے ارکان دولت اور ارباب صحبت سے مگرم مقالات تھا اثنای کلام مین
ایک نے حکایت فریبہ کی ساتھ صفت کمال اور حسن صلاحیت کے سمع بادشاہ میں پہنچائے بادشاہ باشتیاق تمام
جویای صحبت فریبہ ہوا القصہ کامجو نے معرفت ایک شخص کے فریبہ کو طلب کیا فریبہ موافق حکم بادشاہ کے کہ اغماض کرنا بادشاہ
کے حکم سے حکم بغاوت کا رکھتا ہے اور بغاوت حرام ہے لہذا بپاس تقوی درگاہ سلطانی مین بلا عذر حاضر ہوا بادشاہ نے
عزت تمام سے اپنی مجلس میں جگہ دی اور فرمایا کہ مین چاہتا ہوں کہ آداب طریقت تجسے حاصل کروں اسکے بعد بادشاہ نے ہر طرح کی
گفتگو کی تو فریبہ کو ایک بحر بے پایان پایا اور معرفت کمالات نفسانی مین ایک گنج بے بہا دیکھا اور چشم دوربین نے تیرہ اور نظیر طریق
کارسازی اور مہم پردازی اور تدبیر و تقریر فریبہ کی امتحان فرمائے تو تمام نقد حال اُسکا محک قبول پر عیار کامل فرمایا المولفہ **بیت**
عاشق کامل کو خوف امتحان ہوتا نہیں * چرخ سے خالص طلا کا کچھ زیان ہوتا نہیں * کامجو کو صحبت اوسکی بہت خوش آئی
بعد چندے خلوت میں فرمایا کہ ای فریبہ میری مملکت بہت وسیع ہے اور کام اس سلطنت کے بسیار ہیں اور خبر تیرے
زہد کی میرے سمع جلال میں پہلے پہنچی تھی اب جو دیکھا تو سننے سے زیادہ پایا **بیت** شنیدہ ام کہ در آفاق نیست
ثانی تو * چو دیدمت بحقیقت ہزار چندانی * بداب تجھ پر اعتماد تمام مجھے ہوا اور ملک و مال اپنا تجھے سپرد کرتا ہوں چاہتا ہوں
جیسا کہ منزل اتقامین تو نے رتبہ علی پایا ہے ویسا ہی مقام امارت میں بھی درجہ رفیع کو پہنچے اور زمرہ خواص اور مقربان
باختصاص مین داخل ہو اور برکت عنایت اور حسن عاطفت ہمارا اقران اور اخوان بلکہ ابنای روزگار پر تجھے شرف اقتدار بخشے
بیت بر آستان دولت ما ہر کہ سر نہاد * بگذشتہ سخت کہ ز اہل سریر شد * فریبہ نے جواب دیا کہ سلاطین کو لازم ہے کہ
کفایت کار ملکی اور مالی اونکے واسطے کہ لیاقت اُسکی رکھتے ہوں تجویز کریں اور وہ لوگ خواہان بھی اس خدمت کے ہوں
اور وہ اشخاص کہ جو اس سے کارہ ہوں اور اُسکے ضبط اور ربط پر قادر نہوں اور اس عہدہ کی شرطیں بواقعی اونسے
ادا نہوں تو اس بار کو اون کی گردن پر ڈالنا وبال اس نقصان اور گناہ کا بادشاہ کی طرف رجوع کریگا
غرض اس غرض سے یہ ہے کہ میں کار بادشاہی سے بدل کارہ ہوں اور واقفیت اور تجربہ بھی اس کا

Marfat.com

نہین رکہتا ہون اور تو بادشاہ صاحب شوکت اور سلطان عالی منزلت ہی اور تیری خدمتین وحوش اور سباع بہت ہین
اور قوت اور شجاعت مین آراستہ اور صفت امانت و دیانت مین مشہور اور پیراستہ اور طالبان کامونکے بھی ہین اگر انکے
حق مین عنایت فرمائے تو خاطر مبارک سب دغدغونسے فارغ رہے اور کام بہی خوب بن آئے کامجو نے کہا کہ انکار سے میرے
کلام سے تجھے کیا فائدہ دیگا اور اس سے پہلو تہی کرنے مین کیا حال دیکھا ہے تو نے اور معاف نہ کرونگا مین تجھے اور طوعاً و کرہاً
طوق اس عہد کا تیرے گلے مین ڈالونگا فریبئے نے کہا کہ کام بادشاہ کا مناسب دو شخصونکے ہوتا ہے ایک غافل سخت رو کہ زبان
درازی اور بیمروتی سے غرض اپنی حاصل کرے اور زبر کی اور حیلہ سے پیشتر رفت لیجائے اور نشانہ مخالف کے تیر تعرض کا بہی بنے
اور دوسرے غافل بے حمیت کہ کانٹونپر کہینچنے کا خوگر ہوا اور بے ناموسی اور لطف نام و ننگ کی پروا نہ کہتا ہو پس ایسا شخص حرص حسد مین
نہین آتا ہی اور دشمن اوسکے کمتر ہوتے ہین اور مین ان دو طبقونمین سے نہین ہون حرص غالب کہتا ہون کہ خیانت کی بدنامی کی پروا کرون اور طمع
خسیس کہتا ہون کہ بار ذلت اوٹھانا گوارا کرون **قطعہ** بخدای کہ آفرین کردست بہ عاقلان اللہ بخویشتن داری بدکہ نیرزد سن نیرزد بہمت
ملک ہر دو جہان بیک خواری بدلموکنہ **ایضاً** لخت دل کہائے سدا خون جگر مینے پیا پر ہر یک نان کبھی منت کش دونان نہوا پادشاہ
اس امر کو زبان پر نہ لائے اور مجہی تحمل بار مشقت سی معاف فرمائی مدت ہوئی کہ مینے دیدہ طمع شوخ چشم کو سوزن قناعت سے سیا ہی اور متاع
بے غبار حرص کو شعلہ آتش ریاضت سی جلادیا ہی اگر بادشاہ دہر بار علایق دنیا مین آلودہ کریگا تو مجہے وہ پہنچیگا کہ جو ان مکہیون کو
پہنچا کہ طبق شہد مین بیٹہی تہیں شیر نے پوچہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت درویش و حلوائی** کہا کہتے ہین کہ ایک فقیر صاف
دم کہ طریق طریقت مین ثابت قدم تہا بازار مین گذرا ایک حلوائی نے کہ حلاوت فقر سے کچہ چاشنی رکہتا تہا فقیر سے التماس کیا کہ
ایکدم میری دوکان پر ٹہریے تو عین بندہ نوازی ہے مرد عارف بمقتضای خلق اور دلنوازی کی بیٹہ گیا حلوائی نے بطور پیشکش طشت
شہد سے بہرا ہوا روبرو درویش کے رکہدیا مکہیان اپنی عادت کے موافق غوغا کنان اوسپر بیٹہ گئین ہر چند انکے اوڑانے مین
سعی کی پر باز نہ آئین ایکبار طشت پر گر ہی پڑین حلوائی نے جبکہ ہجوم انکا دیکہا پنکہا بزور ہلانے لگا جو کہ کنارے طشت کی
تہیں اوڑ گئیں اور جو کہ شہد پر بیٹہی تہیں پابند ہو گئین جبکہ اوڑنیکو چاہا پر و بال بہی شہد مین پہنس گئے اور ہلاکت مین مبتلا
ہوئیں وہ درویش مشاہدہ اس حال کا کرکے جوش مستانہ سے نعرہ زن ہوا جبکہ وہ ولولہ اور تموج دریای وجد و حال فرو ہوا
حلوائی نے کہا اے عزیز مینے صورت حلوے کی تجہسے دریغ نہین رکہی ہے تو بہی معنی اس حال کے کہ تجہپر حل ہوئی ہون مجہسے دریغ نہ فرما
درویش نے فرمایا کہ حال دنیا اور اسکے حریصونکا اس شہد کے طشت سی مجہپر کہل گیا اور ملہم غیبی نے کہا کہ اس طشت کو دنیا جان
اور یہ عسل اوسکی نعمت ہے اور یہ مگس نعمت خوار اس دنیا کی ہین کہ کنارے پر اور درمیان مین بیٹہی ہین وہ جو کنارے طشت
کے ہیں وہ بے حرص ہین کہ کنارے رہ کے بقدر ضرورت کچہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور قدر

Marfat.com

ضرورت سے زیادہ کی ورپے نہین ہوتے ہین جسوقت کہ عزرائیل علیہ السلام مروحہ رحیل بلائین گے یعنی جنبش سلسلہ
موت کو دین گے جو کنارے طشت کے بین وہ بآسانی اوڑ جائینگے یعنی نزع اور قبض روح اونکا بآسانی ہوگا کہ کوئی غم و غصہ
علایق دنیا سے کا ہش روح اونکا نہوگا اور آشیانہ فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ مین بازگشت کرین گے
یعنی ارواح صالحین کو جگہ آرام کے بعد قبض کے اللہ کریم نزدیک اپنی عنایت کرتا ہی اور وہ مکھیان کہ طشت کے بیچین بیٹھی ہون
یہ مثل حریصان دنیا کی ہے کہ دنیا کو زیادہ ایمان سے عزیز رکھتی ہیں جتنا کہ حضرت عزرائیل بادکش بال سی حرکت زیادہ کرین گے
بال و پر انکے شہد مین زیادہ پہنستے جائین گے یعنی تشدد اور تشتت تمام سی انکی روح قبض ہوگی اور بمقتضائے ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ
سَافِلِينَ کے یعنی جانب پستی کے روکی جائینگے کہ ہر جگہہ سے وہ جگھہ بدتر ہے اسفل سافلین اون لوگونکی ارواح کا مقام ہی کہ
شقاوت ابدی پر جنکا انجام ہوگا فرنے کہا کہ اس مثل کے ایراد سے یہ غرض ہے کہ پادشاہ سے بیپر و بال شہد دنیا سی آلودہ
نکرین کہ جب امانت روح کی استرداد کا وقت پہنچے تو جلنا آخرت کی راہ کا بسہولت میسر آئے **بیت** چنان وقتی بدست آرد زمانہ
کہ گر گویند رو گردی روانہ بدکا مجونے کہا کہ جسکی نظر حق پر ہے اور روش عدالت پر مستقیم ہے اور کوئی دقیقہ راستی کا فرو گزاشت
نہین کرتا ہی اور مظلومونکی ضرر کے ستمگارون سے بازخواست کرتا ہے اور محنت کشیدونکی بات خوشدلی اور تازہ روئی سے
سنتا ہے وہ ہر آئینہ دنیا مین معزز رہیگا اور عقبی مین شرف کرامت سے بہرہ مندی پائیگا فرنے کہا کہ کام سلطنت کے بشرائط
مناسب اگر کوئی سرانجام دی تو خوشبو نجات کی اوسکی مشام جان کو البتہ پہنچیگی لیکن دنیا مین کام کسیکا دوام پذیر نہین ہوتا ہی
اور کسیکی مدت عمل کو ثبات و قرار تا آخر عمر کمتر دیکھا ہے اور جو کوئی تقرب بادشاہ سے سرفراز ہوتا ہے پہلے اوسکے
دوست کسب جاہ کے اوسے روگردان ہوتے ہین اور دشمن اوسکی جانکو تیر بلا کا نشانہ بنانے ہین جبکہ سب کا اجماع ایک
شخص کی عداوت پر منعقد ہوا تو امین رہنا اوسکا خلاف قیاس ہے اگرچہ بالفرض اوس شخص کا آسمان پر ہو تو بھی سر کو سلامت
نہ لیجائیگا شیرنے کہا جبکہ مین تجھسے عقیدت رکھتا ہوں بداندیش کیا کر سکتے ہین ایک مثال ہے ساہ اونکی کید کی بند کردونگا
اور تجھے نہایت مرحمت اور رعایت اینست کو پہنچاؤنگا کیا مصرع یہ نہین سنا ہے تو نے **مصرع** چہ غم زحیلہ دشمن کہ دوست
جانب ماست بدنر نے کہا کہ بادشاہ کے یہ الطاف محض میری پرورش کے واسطے ہین ورنہ کونسی حاجت بادشاہ کی
مجھپر موقوف ہی مگر کمال عنایت میرے حال کے لایق یہی ہے کہ بادشاہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دی کہ مین اس صحرا مین بفراغت
زندگانی بسر کرون اور نعمت دنیا سی فقط آب و گیاہ پر صبر کرون اور مضرت حسد دشمن سے کنارے رہون اگر تھوڑی سی عمر کسیکی امن
راحت اور فراغ صحت مین گزری تو اوسی بہتر ہے کہ بہت سی زندگانی خوف و وحشت سے بسر ہو **بیت** دمی فراغت دل بہتر
ازان کہ بہ ہزار سال کہ بر دوق ازو بزید بدکا مجونے کہا کہ اب غدغہ خوف کو خاطر سے دور کر اور مجھ سے نزدیک ہو کے

Marfat.com

مہمات سلطنت کو اپنے ذمے مین لے فریبہ نے کہا اگر حال اس منوال پر ہی کہ عذر اور انکار میرا کچھ فائدہ نہین کرتا ہی تو بادشاہ
مجھے اپنی امان مین لے کہ جب مینے کام اختیار کیا تو زبردست میری منزلت پر حسد اور زبردست اپنے بیم زوال مراتب سے میری
عداوت پر نفاق کرینگے تو بادشاہ اونکے دمدمے پر مجھسے متغیر ہوا اور ہر قضیے مین کلام حاسدونکا ساعت فرمائی اور
جو کچھ کہ کوئی عرض کرے اوسمین بچشم انصاف نظر فرمائے تو البتہ مین خدمت اختیار کرون **مصرع** بہر تہمتی باید ز خاطر
گران کردن بعد شیر نے اوس سے عہد و پیمان کیا اور کنجیان سب ملک و مال کی اوسکو سپرد کین اور تمامی اتباع اور لواحق کو حکم دیا کہ
اوسکے فرمانبردار رہین القصہ تھوڑے سے عرصے مین اوس اعتماد کو پہنچا کہ بادشاہ اوسکی سواہی ہی مشورہ نکرتا تھا اور اسرار
مملکت کے سوا فریبہ کے دوسرے سے اظہار نفرماتا تھا ہر روز اعتقاد شیر کا زیادہ ہوتا جاتا تہا اور قرب اور مرتبہ فریبہ کا بڑہتا
جاتا تھا آخر نوبت اختلاط سے اتحاد کو پہنچی کہ ایکدم کی جدائی ہزار سال کے برابر سمجھتے تھے اور سچ ہے کہ جب دوستی نہایت کو پہنچتی
ہے تو یہی حال ہوتا ہے آخر کار یہ حال مصاحبان شیر کو گران ہوا اور ارکان دولت نے کمر مخالفت فریبہ پر باندہی اور آپسمین
اتفاق کیا کہ ایسی خیانت سے منسوب کیا چاہیئے کہ شیر کا مزاج منحرف کرکے فریبہ پایہ اقتدار سے گرا دین القصہ بعد صلاح بسیار کے
اقرار ہوا کہ ایک درندہ کو سب نے تعلیم کیا کہ قدرے گوشت شیر کی چاشت کیواسطے رکہا جاتا ہے اوسی چرا کے فریبہ کے حجرہ مین کہدے اور
اوسپر نشین فتنہ انگیز کرکے شیر کو برہم کرین آخر یہی کیا جبکہ شیر زرین چنگ کنام سپہر سے باہر آیا امرا اور وزرا موافق عادت کے
بارگاہ مین بادشاہ کی حاضر ہوئے اور فریبہ تدارک کار سرکار کیواسطے کسیطرف گیا تہا شیر اوسکے انتظار مین بیٹھا تہا عادت یون
ہتی کہ سوا اوسکے کسی سے بات کسی کام کی نکرتا تہا اور دوسرے چاشت کیوقت اشتہا نے شیر پر غلبہ کیا جو گوشت کہ چاشت کا
مقرر تھا ڈہونڈہا نہ پایا شیر نہایت آشفتہ ہوا اور سوقت کہ فریبہ غائب اور دشمن حاضر تھے دیکھا کہ آتش جوع اور حرارت غضب
باہم جمع ہین خمیر فساد گوندہنا شروع کیا اور تنور شرور کو گرم کرکے نان مطلب یون لگانے لگی ایک نے کہا کہ چارہ اسکی سوا نہین
ہے کہ ہم بادشاہ کو آگاہ کرین اور جسمین کہ نفع اور ضرر حضرت کا جانین اوسکے عرض کرنے مین دریغ نکرین کا مجوزینکے کہا کہ
ملازمان بادشاہی کو چاہیئے کہ جو شرط نمکحلالی کی ہے اوسمین دریغ نکرکے بلا تامل عرض کرین **بیت** کسانیکہ حق شناس حق گزارند
کہ حال از بادشہ پنہان ندارند ۔ اور جو کچھ کہ سنا ہی اور دیکھا ہی اوسے کیون نہین عرض کرتے ہو ایک شیطان سیرت نے جواب دیا کہ
مینے یون سنا ہے کہ فریبہ اس گوشت کو اپنے دیا اس کیطرف لیگیا تہا دوسرے نے دہوکا دینے کیواسطے کہا کہ مجھے یقین نہین آتا ہے
کہا کہ وہ جانور ہی کم آزار اور امانت دار تیسرے نے کہا کہ ایسی باتون مین احتیاط کرنا چاہیئے کہ ہر کسیکے دوست اور دشمن ہوتے
ہین اور اپنی غرض کیواسطے باتین جہوٹ بناتے ہین اور کوئی شخص پہچانا نہین جاتا ہی اور اسرار خلائق کے آسانی نہین معلوم
ہوتے ہین ایک مدت کے بعد کہلتا ہی کہ نیک کار کون اور بدکار کون ہے چوتھے نے کہا کہ واقعی کسیکے دل کا حال جلدی نہین کہلتا ہے

Marfat.com

لیکن یہ بات کچھ مکر طلب نہیں ہے اگر گوشت اوسکے مکان میں پایا جائے تو یہ افواہ کہ خاص و عام میں ہی اور سب خرد و
بزرگ اپنی اپنی جگہہ کہتے ہیں کہ وزیر بڑا دغاباز ہے پھر یہ سب سچ ہی کہ اس سے زیادہ کون گواہ ہوگا اور اگر اسکی منزل میں
گوشت نکلے تو یہ سب سزا کے قابل ہیں تا بار دیگر کوئی بر گزیدہ سلطانی پر تہمت نکرے اور یہ جو خبر مدتسے اہل بیتہ میں منتشر ہے
کہ وہ بڑا غدار ہی تو یہ جانتا ہوں کہ ایسے بادشاہ جبار کا کارندہ اگر غدار ہو تو زنہار جان سلامت نلیجائیگا لیکن بادشاہ جب تک
کہ مطلع نہو مجبور ہی دوسرا بولا کہ ہم بھی یہ بات مدتسے سنتے ہیں مگر یقین کے قابل نتھی ابتو یہ بات سنی گئی کہ گوشت بادشاہ کی چاشتگاہ کا
اوسنے چرالیا اگر یہ سچ ہے تو بادشاہ کے ملک و مال کا کیا حال ہوا ہوگا تیسرا بولا کہ خدع اور مکر اوسکا بیشتر معتبر لوگوں سے سنا ہوا تھا
اور فلانے فلانے گواہ شرعی بھی موجود ہیں انھوں نے بارہا گواہی بحلف دی کہ اوس اہل ریائی کا مدار کار غدر اور حیلہ پر ہی مجھکو یقین
کامل نہوا اسلیئے عرض کرنا مناسب نجانا کہ شہریار کو مبادا گمان حسد کا ہو تو لینے کے دینے پڑیں اگر یہ شخص غدار ہی تو غدر
پوشیدہ نہیں رہتا ہی عنقریب ظاہر ہوجائیگا اور سزا اپنے کردار کی پائیگا کہ ہر عمل کیواسطے منتقم حقیقی نے جزا مقرر کی ہی اور
بادشاہونکی بھی مرحمت اور سیاست کے دونو پلے برابر ہوتے ہیں جو شخص جتنی بلندی کریگا اوتنا ہی صدمہ زیادہ پائیگا اگرچہ ایسے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت پہنچا ہے کسیکی غیبت کرنیکی حاجت نہیں ہے کہ بادشاہ خود تشخیص پائینگے لیکن باوجود دعوئے فقر و پاک طینتی اور خرقہ
صوفیانہ اور نیک نیتی کے جو کوئی کہ حیا نکرے اور خیانت فاحش سے نشرمائے تو لازم ہی کہ یہ بیت اوسکے حال کے موافق ہو مگر اگر کوئی
خرقہ پوشی بزن غایت بیداری نیست ✣ خرقہ برسر صد عیب نہان می پوشم ✣ دوسرا دروازہ معقول گوئی سے در آیا اور کہا
کہ اس پاکیزہ روزگار متقی و دیندار کے کلام سے ہمیشہ یہ تراوش کرتا تھا کہ اسکا نقد جان ہر مصیبت بلا اور محنت عنا میں
رضائے بادشاہی ہے باینہمہ اگر ایسی خیانت ظاہر اس سے سرزد ہوئی تو حیرت کا محل ہی اور کسیطرح سے یقین نہیں آتا ہی باقی اعیان
دولت نے کہا کہ جبکہ ایسی قلیل چیز کہ بادشاہ کے چاشتکا وظیفہ تھا اور اسپر آنکھ اپنی سیاہ کی ہو تو قیاس کیا جاہیئے کہ مہمات کلی
میں اوسنے کسقدر خیانت کی ہوگی اور مال بادشاہی سے کیا کچھ تصرف میں لایا ہوگا جو سب بادشاہ کے بعضے کیچنک سے درگذر نکریگا وہ تھوڑے اور
ایک پر قانع ہوکے کب درگذر کریگا جبکہ امرا اور وزرا نے میدان خالی پاکے اپنے حسب دلخواہ ہر کوئی منہ آئی سی کی اور کانکو
دل غبار زدہ سے خوب بھر اسکے بعد ایک نے انمیں سے کہا اگر یہ بات سچ نکلے تو یہ فقط خیانت نہیں ہے بلکہ دلیل ہی کا فر نعمتی اور
حق ناشناسی کی اور حقارت بادشاہ کی بھی اسمیں متصور ہی کیونکہ دشمن کہینگے کہ بادشاہ نے کیا سمجھ کے ایسے خائن پر اعتماد کیا تھا
دوسرا وزیر بولا کہ اے یارو ایسی کلمات زبان پر نلاؤ اور اپنا نامہ اعمال سیاہ نکرو اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
خلاصہ معنی آیت یہ ہیں کہ آیا دوست رکھتا ہی تم میں سے کوئی یہ کہ کھائے گوشت اپنے برادر مردہ کا لازم ہی کہ داستان اپنے بھائی
گوشت میں نہ مارو اگر قضیہ خیانت کا واقع ہو تو تم سب گنہگار ہوگے اگر بادشاہ ہی منع فرمائے تو مکان اوسکا ڈھونڈھا جائے

Marfat.com

اور اشتباہ رفع ہوجائے اگر گوشت اوسکے مکان مین نکلا تو یہ گواہ ہی اوسکی خیانت کا اور گمان خاص و عام کا بجا ہے اور اگر گوشت اوسکے پاس مین نہ نکلا تو افترای صریح ہے پھر سبکو واجب ہے کا استغفار کرین اور فرسیہ سے گناہ اپنے بخشوادین دوسرے نے کہا کہ اگر احتیاط منظور ہے تو اوسکی تحقیق مین جلدی کیجائے ورنہ جاسوس اس صحبت مین بہت ہین سب باتین خبر پہنچاتے ہین جبکہ وہ مطلع ہوجائیگا تو اوسکا تدارک جو کہ چاہیئے سو کریگا پہرین بات کا کہلنا دشوار ہوجائیگا آخر ایک ور ندیم نے گستاخانہ عرضکیا کہ اس واقعی کے تفحص سے فائدہ کیا ہی اگر گناہ بہی اون خائن نا متدین کا ثابت ہوا تو ایسا شعبدہ کریگا کہ بادشاہ کو اس مکافات سے منحرف کرکے سب خیر خواہونپر غضبناک کردیگا یک تو اوسوقت حال شیر کا بھوک سے متغیر تھا اور اُنہیں لوگون نے یہانتک مفسدہ کیا کہ کراہت فرسیہ کی طرف سے شیر کے دلمین آہی گئی لیکن تسپر بھی کا مجوز عقل سلیم کو دخل دیا اور سبسے کہا کہ اس قضیہ نے مجھے سخت متردد کیا ہی جب غور کرتا ہون کہ وضع و شریف ار کان دولت فرسیہ کے خیانت پر متفق ہین اور ایسا اتفاق کمتر ہوتا ہی بلکہ نہین سنا ہی کہ سب کے سب ایمان چھوڑدین اور ناحق ایک بیگناہ کو حسد سے قتل کرادین اور مطلق خوف خدا اور شرم خلق اللہ نکرین اور زید یم کافی کہ باعث آرام بادشاہ اور موجب فلاح سلطنت ہو اوسکی ہلاکت پر راضی ہون اور جبوقت کہ نظر تامل سے دیکھتا ہون تو زنہار یقین نہین ہوتا ہے کہ ایسا زاہد و عابد کہ سب عالم جسکی امانت و دیانت پر گواہ ہے اور مینے بہی اس مدت مدید مین کبہی شائبہ خیانت اوسکے اقوال و افعال سے پایا نہیں ہے پہر ایسی خیانت اوسے کیونکر ہوئے ہوگی ان دونون صورتونمین عجب طرح کا تردد عظیم میرے لاحق حال ہے مگر بعد تامل بسیار عقل سلیم کہتی ہے کہ یہ سب سباع کہ فرسیہ سے مرتبے مین کمتر ہین وہ سب گوشت کے محتاج نہین ہین بلکہ بقدر احتیاج اوسکی ہاتھ سے سبکو ہر روز پہنچتا ہی پس فرسیہ کو گوشت کی کیا کمی تہی کہ ہمارے چاشت کا گوشت چرالیتا اور پھر چرانے کے بعد اوسے کہاتا بہی نہین اور دیا اوسے ہین رکھ چھوڑتا کہ تم اوسے نکال لاتے لہذا جواب اس بات کا کہ جبتک دلیل کافی سے ملاؤگے قابل اعتبار کے نہین ہے سیاہ گوش نے عرضکیا کہ جواب شافی اسکا موقوف ہے ایک حکایت پر آورد وہ حکایت ہی زن گدائی پیشہ کی کہ ایک بادشاہ کی منظور نظر ہوئی تہی کا مجو نے پوچھا کہ حکایت اوسکی کیا ہے

حکایت زن گدائے پیشہ

کہا کہ ایک عورت کم سن متناسب اعضا اور رنگ و روغن اور آنکھ ناک سی بہت درست تہے کہ جسمین نک سک سے ٹہیک تہا کہتی ہین کوچہ و بازار مین گدائی کرتی پھرتی تھی لیکن بسبب خواری اور مذلت کے کہ میلے کچیلے اور خاک آلودہ اور لاغر تہی اسلیے حسن و جمال اوسکا کسیکے خیال مین نہ آتا تہا اتفاقاً ایک دن سواری بادشاہ کی سر بازار گزری اور اوسپر نظر پڑی اندنون کہ نیر اقبال اوسکا حضیض نکبت سے نکل کے اوج ترقی پر درخشانی کر رہا تھا اسلیے بادشاہ کی نظر مین حور پری سی بہتر دکھلائی دی حکم کیا کہ اسے سوار کرکے لے آؤ فوراً خدام سلطانی نے خلوتخانے مین بٹھاکے در دولت پر حاضر کیا حکم ہوا کہ محل شاہی مین داخل کرو اور محلدار سے کہو کہ جلد حمام

Marfat.com

کروانے اور پوشاک نفیس پہنا کے مشاطہ سے کہو کہ آج سے آراستہ کرکے حوکی مین لگائے جبکہ بعد آرائش تمام شب کو
بادشاہ کے روبرو آئی دیکھتے ہی ہزار جان سے مفتون ہوگیا اور تمام شب بوس و کنار اور اختلاط مین بسر کی روز بروز غلبہ
عشق کا بادشاہ کو زیادہ تر شدید ہوتا جاتا تہا حتی کہ افضل النسا اور ملکہ جہان خطاب ہوا اور بادشاہ کا کھانا اور سونا بسر
اسیکے ساتھ تھا باوجودیکہ اُس خواری اور ذلت سے نکل کے اس عیش و آرام مین رہتی تہی مگر روز بروز لاغر اور نزار
ہوتی جاتی تہی ایکدن بادشاہ نے پوچھا کہ حال اپنا بتا کہ اس راحت عشرت مین کیون لاغر ہوتی جاتی ہے جو بیماری
ہو تو معالجہ کیا جائے اور اگر کوئی رنج روحانی ہے تو اوسکا تدارک ہو اوسنے کہا کہ ای بادشاہ نہ مجھ کو کوئی رنج بدنی نہ روحانی
مگر بادشاہ اپنے ساتھ مجھے کھانا نہ کھلائے اور حکم دے کہ میرا کھانا جدا آئے اور سب سے علحدہ کھایا کرون اوسکے بعد مین ہرگز
لاغر نہونگی بادشاہ نے اوسی دم حکم کیا اور کھانا اوسکا علیحدہ آنے لگا اوسکے بعد یہ روز بروز فربہ اور سرخ و سپید ہونے لگی
بادشاہ نے خدام محل سے پوچھا کہ یہ جدا کھانے مین کیا کرتی ہے اُنہون نے عرض کیا کہ کنیزون کو مطلق علم اسکا نہین ہے اسقدر
معلوم ہے کہ جب خاصہ آتا ہے تو یہ طاق نہین چنوا کے پردہ کھلوا دیتی ہے اوسکے بعد معلوم نہین کہ اندر کیا کرتی ہے اور کسطرح
کھاتی ہے ایکدن جبکہ مشغول کھانیکی ہوئی بادشاہ مخفی آگے پردے کے گوشے سے جہانکنے لگا دیکھتا کیا ہے یہ روبرو طاق کے
آتی ہے اور کہتی ہے کہ خدا کی راہ پر ایک ٹکڑا دو پھر اوسمین سے لیکے ایک لقمہ کھا لیتی ہے پھر دوسرے طاق کے آگے جاکے کہتی ہی کہ
اللہ کے نام پر ایک نوالہ دو اسمین سے بھی ایک لقمہ لیکر کھا لیتی ہے اسیطرح سب طاقون سے مانگتی پھرتی ہی جب سیر ہو جاتی تو کنیزون کو
آواز دیتی ہے اور کھانا اوٹھا دیتی ہے اور ہاتھ منہہ دہوکے آرام کرتی ہے جبکہ بادشاہ نے یہ حال مشاہدہ کیا سمجھا کہ علت
د مبوئے سے البتہ جاتی ہے مگر عادت نہین جاتی ہی اُسیدن بادشاہ نے اوسے محل سے نکالدیا اور اوسکے بعد پھر اوسکا نام لیا ای
بادشاہ یہ فربہ بھی اسیطرح سے مرد گدا پیشہ اور خائن اور مکار تہا تونے دفعتہ بلا امتحان اسے وزیر اعظم کر دیا گو اس نے کو پہنچا مگر
خیانت اور گدائی کی اسمین کب جاتی ہے والا سچ ہے کہ اسی گوشت یا کسی چیز کی تیری بدولت کیا کمی ہی مگر عادت خبث سے
مجبور ہے کہ چوری اور خیانت کی نسبت کہ اُسکی نہاد مین رکھی گئی ہے اوسے چین اور قرار نہین آتا ہی جبکہ یہ دلیل روشن اور مثال حسب حال
سیہ گوش کے زبانی سمیع کامجو نے سنی یقین ہوا کہ یہ امر بے سبب نہین ہے حکم دیا کہ دیکھو اوسکے پاس مین گوشت کا کچھ اثر ہے یا نہین فوراً
ایک دنبہ اوٹھا اور وہان جاکے آدہا گوشت زمین میں گاڑ دیا اور آدھا اوٹھا لایا کامجو نے کہا کہ ایک حیرت مجھے یہ ہے کہ اگر
گوشت اوسنے کھانیکے واسطے لیا تہا تو رکھ کیون چھوڑا سیاہ گوش نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ بغور دیکھ کہ سب گوشت تیری چاشت کا اتنا
ہی تہا اوسنے بقدر اشتہا اپنے کھا لیا ہی اور جو باقی رہا دوسری رات کیواسطے رکھ چھوڑا ہی اس گفتگو کے بعد کامجو کو یقین کامل ہوا اور فربہ کے
حاضر کرنیکا حکم دیا وہ بیچارہ ان غدار و کج مکر سے بیخبر اور دامن اوس کا لوث خیانت سے پاک تہا بیباکانہ شیر کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوا شیر نے پوچھا کہ گوشت میری چاشت کا کہان ہے اوسنے کہا کہ مینے باورچی خانہ مین پہنچا کے تاکید
کی تھی کہ چاشت کے وقت بادشاہ کے آگے لیجانا چونکہ اہل مطبخ بھی شریک حال اونہین دشمنونکے تھے انکار کیا کہ ہم ہرگز گوشت سے
واقف نہیں ہین اور کسی نے ہمین سونپا نتھا بادشاہ نے وہ سب باتین کہ جو تحقیق کر چکا تہا بیان کی اور کہا مجھے کسیطرح تیری
خیانت مین باقی نہیں رہا ہے اگر جواب شافی تجھسے سرانجام ہوا تو خیر ورنہ دیکھیگا جو دیکھیگا فریبہ سمجھا دشمنون نے کام اپنا
کیا اور جو مہم کہ مدتسے مد نظر تھی اور رشتہ اسکی مدت کا بٹ رہی تھی آج درست کیا اور دلمین سمجھ کے یہ اشعار گویا کے
حسب حال اپنے پڑھے **بیت** کون ہین وہ جو کیا کرتے ہیں حیوان کو قتل ✻ جسے سیماب بھی کٹ بکسی عنوان نہوا ✻
ہاتھ مین سبحہ تو زنار رہا گردن مین ✻ ہمسے آزردہ دل گبر و مسلمان نہوا ✻ مین تو ای شستہ تیرے صحرا کو سمجھ دار شفا ✻ یہان بھی آیا تو
مرے درد کا درمان نہوا ✻ بادشاہ کے وزیرون مین ایک بھیڑیا تھا کہ مدت سے فریبہ کی ترقی پر خار رکھا تھا بولا کہ ای بادشاہ
خیانت اس مکار گنہگار کی روشن ہوئی اور احتیاج گواہ اور شاہد کی کچھ باقی نہین رہی اب مناسب رایہ ہے کہ سیاست مین تاخیر نہو اور
اگر یہ امر مہمل رہا تو بیشک خائن اور گنہگار ساعت بساعت اپنے افعال مین دلیری کرینگے اور حکما کا اسپر اتفاق ہے
کہ اگر بادشاہ ہر محل پر اپنی سیاست اور مرحمت کو عمل مین نہ لائیگا اور قصور فرمائیگا تو امور سلطنت کے عنقریب بہم اور درہم ہو جائینگے
ایک سیاہ گوش کہ بادشاہ کا مصوص تھا اسطور یون عرض کیا کہ بادشاہ عالم پناہ کے وہ رای روشن ہے کہ آفتاب اسکی پرتو سے اکتساب ضیا کرتا ہے
اور شمع شبستان سپہر اسکی حمایت حریری چہرہ اپنا روشن بناتی ہے میں اس تعجب میں ہون کہ خیانت اس غدار کی اور خیانت سب
واہی مکار کی کیونکر رائے عالی سے پوشیدہ رہے اور خبث اسکے ضمیر پاک اور طبع حیلہ انگیز کا کسطرح اتنی مدت مخفی رہا بادجود
ایسے گناہ عظیم اور فعل قبیح کے قتل اوسکا شہریار نے کیون توقف مین ڈالا ہی اور شمشیر سیاست کو جو نہال دانش کو تازہ
رکھتا ہے کیون جاری نہیں کرتا ہے کابو نے فرمایا کہ تیرا مطلب کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ ای بادشاہ حکیمون نے کہا ہے ہیچ حسنت
سیاستہ دامت ریاستہ نظام سیاست باعث دوام ریاست ہی جسنے کہ تیغ سیاست نیام انتقام سے
کھینچی وہ نیر فتنہ اعدا کی سپر سے ہم نہ پہنچا سکیگا اور جسنے کہ بنیاد فساد کو منہدم نہ کیا نہال گلشن امان اسکا باغ زمانہ مین نشوونما
نہ پائیگا **بیت** آئین سیاست ار برافتد ✻ بنیاد امان ز پا در افتد ✻ جو کوئی کہ صلاح ملک کیا چاہتا ہے سیاست مین تاخیر نکرے اگر
مونس دل اور مقبول خاطر ہو اسپر بھی التفات نکرے جیسا کہ بادشاہ بغداد نے مصلحت عام کیواسطے اپنا محبوب خاص سیاست پر پہنچایا
کابو نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت بادشاہ بغداد** کہا کہتے ہیں کہ ملک خراسان مین ایک بادشاہ تھا کہ اوسکی قانون
عدالت جمشید و اسکی جام جہان نما سے عقل کو آئینہ روزگار رہا تھا اور بملاحظہ قاعدہ سکندری چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب العینی عالی
آب حیات ہی کہ عادل اسکا نام نیک کے سبب سے کبھی نہین مرتا ہے اور اسکا ایک بیٹا تہا نیکو زیبا رو کہ بملاطفت بین دل خلق اللہ

Marfat.com

کھینچتا تھا اور دانہ احسان و اکرام سے مرغ جان خاص و عام کو دام محبت مین لایا تھا اس شاہزادیکو از روی طواف خانہ کعبہ
اور عزیمت اداے ارکان حج مصمم ہوئے بعد قیل و قال بسیار باپ سے اجازت پا کے تری کی راہ سے متوجہ سفر کا ہوا اور بلازمونکے
گروہ کے ساتھ مرکب کشتی پر سوار ہو کے عنان اختیار باد سبک رفتار کے ہاتھ مین دی **بیت** چشم فتان ہوئی گرداب بلا
دریا مین ۔ بےخطر موجکے مانند چلا دریا مین ۔ قطع مسافت کر کے مکۂ معظمہ کو پہنچا بعد اداے لوازم ارکان حج متوجہ آستانہ
بوسی حضرت سلطان رسالت اور خاقان بارگاہ جلالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا آخر شرف سعادت آستانہ
بوسی سے مشرف ہو کر قافلہ خراسان کے ساتھ بغداد کی جانب آیا بادشاہ بغداد حال شہزادیکا سنکے پیشوائی کو باہر آیا
اور قاعدہ مہمانداری میں ترتیب بادشاہانہ بجالا کے استدعا کی کہ چند روز یہین توقف فرمائے بموجب درخواست
بادشاہ بغداد کے چند مقام کئے جبکہ رنج سفر سے آسودہ ہوا اجازت وطن کی چاہی سلطان بغداد نے
بہت عذر کیا لیکن اُسنے شکر گذاری کے بعد رخصت مین اصرار کیا اور ایک کنیز چینی کہ لعبت چین اُس سے عبارت ہے بہدیہ کے
پیش بادشاہ بغداد کو نظر کر کے آپ راہی خراسان کا ہوا شاہزادیکے رخصت ہونیکے بعد سلطان بغداد نے کنیز کو
حرم سرا مین بُلایا اُسکی صورت دیکھی کہ نقاش فطرت نے زیبائی مین لوح وجود پر ایسا نقش کم تر کھینچا تھا اور دیدہ مصور
نگار نے رعنائی و دلفریبی مین جریدۂ خیال پر ایسا جمال نہ دیکھا تھا اور اُسکی زلف شکین کے کمند بند مین ایک عالم کو جکڑا تھا
اور ماہ جہان تاب اُسکے قدمون پر پیشانی ملتا تھا بادشاہ بغداد دیکھتے ہی حسن و جمال اُس پری تمثال کا فریفتہ ہوگیا
اور کہتا تھا کہ یہ شعر گویا کہ میرے ہی حسب حال ہے **بیت** سامنے آتا ہے جو یوسف جمال ۔ اوسکے ہاتھون سفت بکجاتے
ہیں ہم ۔ مگر حاکم خرد منع کرتا تھا کہ دل اوس سے نہ لگائے پر فائدہ نکرتا تھا اور کارفرمائی عقل ہرچند آب نصیحت آتش عشق پر
چھڑکتا تھا مگر شعلہ اُسکا منطفی نہوتا تھا اور یہ شعر گویا کا ہر دم زبان پر رہتا تھا **بیت** آپ سے جاتا نہیں میں اُس ستمگر کی طرف ۔
خود بخود گردن کھنچی جاتی ہے خنجر کی طرف ۔ القصہ یہانتک طرح معاشرت کی کنیز سے پڑی کہ بالکل ملک و مال کی خبر
نرہی اور یہ دستور ہے کہ جب بادشاہ لہو و لعب اور عیش و طرب مین مشغول ہو کے مظلومونکے حال سے بیخبری غفلت کریگا
تھوڑے سے عرصے مین ہرج و مرج سلطنت مین پیدا ہوگا اور آشوب فساد یہانتک ترقی پائیگا کہ کام خلائق کا اضطرار اور
اضطراب کو پہنچیگا **نظم نل سنج** شاہد پرست جبکہ کوئی بادشاہ ہوا ۔ آیا زوال شمس فراست گیا وقوف ۔ جب بُرج
آفتاب ہوئی جائے ماہتاب ۔ قول منجمین ہے کہ بس ہوگیا کسوف ۔ جبکہ چند روز اسی طرح گذرے ارکان دولت نے بادشاہ کی
بے پروائی سے حال ولایت کا خراب دیکھا ہر ایک نے دست نیاز گوشہ نشینوں کی جانب دراز کیا اور درویشان پاکیزہ نفس کی ہمت سے
خیر یعنی دعا کا صلاح حال بادشاہ کے واسطے کرنا شروع کیا آخر مضطرونکا تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا بادشاہ نے رات کو

Marfat.com

خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ مظلومون کے کام سے تو نے ہاتھ کھینچا ہے قریب ہے کہ یہ دولت تیرے ہاتھ سے جاتی رہے کیون اپنے ہاتھ سے تیشہ اپنے پاؤن پر مارتا ہے بادشاہ نے ہیبت خواب سے بیدار ہو کے اور غسل کر کے زبان اعتذار و استغفار کھولی اور تدارک مافات[1] سے مشغول ہوا اور حکم دیا کہ یہ کنیز آج سے میرے پاس آنے پائے اگرچہ اوسکے بغیر آرام نتھا اور دل اوسکے مشاہدہ جمال کے بغیر قرار نپاتا تہا اور یہ شعر گویا کا تکرار کرتا تھا **بیت** یہ جنون جھاڑ کے پیچھے مجھے چمٹا ہے کہ بس ٭ کبھی دامن جو چھڑایا تو گریبان نہوا ٭ لیکن خوف الٰہی اور بیم زوال بادشاہی سے یہ حکم کیا تھا کہ یہ میرے پاس آنے پائے اور کنیزک نے دو دن صبر کیا اوسکے بعد بادشاہ کے پاس بیجا با چلی آئی اور یہ شعر مولف کا زبان پر لائی **بیت** کچھ تو فرمائو کہ کیون ہو بد کیا گنہ کیا ہے خطا کیا باعث ٭ پھر جو بادشاہ نے اسکا جمال دیکھا ہوش جاتا رہا جنون عشق نے متاع عقل اور فہم کو تاراج کیا اور یہ شعر مولف کا پڑہنے لگا **بیت** اندنون پھر بیقراری کا اثر ہو نیلگا ٭ پھر دامن میرا اشکون سے تر ہو نیلگا ٭ پھر اسکے بعد اوسیطرح چند روز اوسکا شیفتہ جمال اور فریفتہ زلف و خال ہو کے عشرت مین بسر کی دوسری بار پھر جاسوس عالم الغیب سے اشارت لاریب بادشاہ کو ہوش آیا اپنے دل مین کہا کہ اس فتنہ کے دفعہ کرنیکے سوا اب میرے درد کی دوا نہوگی اور یہ اسلئے کہ یہ بلا بکلی دفع ہوجائے کام سامان کو پہنچیگا بعد ازین ایک جلاد کو حکم دیا کہ اس کنیز نے نافرمانی کی ہے کہ لیغیر بلائے میرے پاس چلی آئی اسکی سزا یہ ہے کہ اسے لیجا کے دریاے دجلہ مین ڈبو دے جلاد بموجب حکم کے کنیز کو باہر لایا اور اپنے دلمین سوچا کہ اگر بادشاہ کل پشیمان ہو کر مجھسے طلب کرے اور وہ جو ہلاک ہوگئی تو مین کیا تدارک کرونگا اس واسطے اُس نے اپنے گھر مین چھپا رکھا بادشاہ اس حرکت کے بعد بہت ملول ہوا جبکہ جلوت سے خلوت مین آتا تھا تو آرزوی دیدار یار غلبہ کرتی تہی اور بہت مضطرب ہوتا تہا اور پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا تہا اور دلائل عقلی سے دلکو تسکین دیتا تھا ایکدن دفع ملال کے واسطے بادہ ناب کے چند جام نوش کیئے جبکہ سرور مے حواس پر مستولی ہوا اور ناصح عقل کا دماغ سے اوٹھ گیا خیال یار غریب بے دشکیب ہوا اور جلاد کو طلب کر کے پوچھا اور تہدید تمام سے کہا کہ اگر آجکی رات اوسے حاضر نکیا تو تجھے دار پر کھینچونگا ہرچند جلاد نے عذر کیا مگر جو کچھ کیا سو بادشاہ کے حکم سے کیا میرا کیا قصور ہے لیکن بادشاہ کو جو نشہ شراب مین بیخود کر رکھا تھا عذر واہی سیاف کا نہ سُنا وہ ناچار ہو کر ہیبت سلطانی سے ڈرا اور اُس کنیز کو حاضر کر دیا بادشاہ نے پھر نئے سر سے بنیاد نشاط کو تازہ کیا اور اسباب عیش پر آمادہ ہوا القصہ اسیطرح تین بار بادشاہ نے اوسکی قتل کا حکم دیا اور سیاف نے خوف جان سے اوسی بچا رکھا تھا اور طلب کیوقت پھر حاضر کر دیتا تھا ایکدن بادشاہ سوچا کہ چارہ اس کام کا اپنے ہاتھ کے سوا سرانجام نپائیگا اور دفع اس بلا کا اور کے ہاتھ سے نہ ہوسکیگا اونکہ ایکدن بادشاہ لب بام کھڑا ہوا دجلے کی سیر کرتا تہا اور وہ کنیز بہی کھڑی تہی بادشاہ نے خیال کیا اگرچہ یہ کنیز بیگناہ ہے مگر اسکے سبب یہانتک از خود رفتہ ہون کہ کام خلق اللہ کا تباہ ہوا جاتا ہے اور داد ندینا مظلومونکی بڑا گناہ ہے پس یہ بہتر ہے

[1] عذر ۱۲

Marfat.com

کہ جب آدمی دو بلاؤن مین مبتلا ہو تو جو آسان ہو اوسے اختیار کرے لقول عرب مَن ابتُلِیَ بِبلیّتَین فَلیَختَر اَهونَهُما اب بہتر یہ ہے کہ اس کنیز سے اور اپنی آرام جان سے ہاتھ اوٹھاؤن اور داد مظلومونکی ترک نکرون اس کے بعد بادشاہ نے اوسکا ہاتھ پکڑکے دفعۃً دجلے مین پھینکدیا اور حکم دیا کہ اسی نکالو آخر دریا سے نکال کے دفن کردیا ہرچند کہ الم اوسکی ہلاکت کا زیادہ از حد کھینچا کہ گویا وہ آپ مرگیا لیکن صلاح ملک اور مظلومونکی داد کیواسطے اپنی معشوق کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور یہ مثل اسواسطے کہی گئی ہے تا بادشاہ جانے کہ صلاح مملکت کی رعایت کرنا واجب ہے اور شخص خائن کو زنہار اپنا جلیس نکرے اور ایک شخص کو کہ جسکے مضرت اوسکی کل کو پہنچے اور فائدہ عالم کو نہلاوے سے دفع کرے بادشاہ اس بات سے دم مین اونکا آگے سخت غضبناک ہوا اور فرلبیہ کو پیغام دیا کہ اس گناہ کا اگر کوئی عذر ہو تو پیش کرے ورنہ دیکھیگا جو دیکھیگا مثل مشہور ہے کہ جسکا ہاتھ کوتاہ ہوتا ہے اوسکی زبان دراز ہوتی ہے اسکے مناسب مؤلف کا یہ شعر ہے **بیت** ترک مطلب کیا ہے بے نیاز ہو ہاتھ کھینچا پانون پھیلاتے ہین ہم۔ فرلبیہ نے کہ بیگناہ تھا جواب درشتی آمیز دیا سنتے ہی جواب سخت کے غصہ کا مجوکا دوبالا ہوا اور عہد اور پیمان کو برطرف کرکے فرلبیہ کے قتل کا حکم دیا یہ خبر مادر شیر کو پہنچی کہ شیر نے تعجیل کی اور حلم اور بردباری کو چھوڑکے خفت اور سبکساری کا مائل ہوا دل مین کہا کہ جلد پہنچنا مناسب ہے کہ اپنے فرزند کو وسوسۂ شیطان سے باز رکھون معمول ہے کہ جب بادشاہ پر غصہ غالب ہوتا ہے شیطان اوسوقت مزاج اوسکی پر زیادہ تر تسلط پاتا ہے اور خلاف صواب کے راہ بتاتا ہی **بیت** غضب از شعلہای شیطانی است بد عاقبت موجب پشیمانی است۔ پہلے ایک شخص کو جلاد کے پاس بھیجا کہ فرلبیہ کے قتل پر توقف کرتا مین شیر سے کلام کرلون اور آپ کلمجہ کے پاس آئی اور کہا کہ ای فرزند مینے سنا ہے کہ تو نے فرلبیہ کے قتل کا حکم دیا ہے گناہ اوسکا کیا ہی شیر نے صورتحال بیان کی مادر شیر نے کہا کہ ای فرزند آپ کو بادیۂ ضلالت مین سرگردان نکر اور شربت عفو اور احسان سے بے بہرہ نہو کہ بزرگون نے کہا ہے کہ آٹھ چیزون کی ساتھ ہی ہوتی ہیں حرمت عورت کی شوہر سے اور پرورش فرزند کی والدین سے اور دانش افزائی شاگرد کی استاد سے اور قوت بادشاہ کی فوج اور شیران کامل سے اور کرامت زاہدونکی تقوی سے اور امینی رعیت کی بادشاہ بیدار مغز سے اور نظام کار بادشاہی عدل و داد سے اور رونق عدل کی عقل سے اور عمدہ اسباب مین دو چیزین ہیں ایک یہ کہ پہچاننا اپنی رفیقونکا ہر ایک کے مرتبہ کیموافق اور رعایت کرنا ہر ایک سے مقدار اوسکے ہنر کی اور دوسرے معمول ہے کہ مقربان درگاہ باہم نزاع دلی رکھتے ہین کہ سوا فنا اور ہلاکت کے عداوت انکی جاتی نہیں ہے اگر بادشاہ بدگوئی ایک کی دوسرے کے حق مین سنے تو ایک بھی لائق اعتماد کے نرہے کیونکہ ان کا دستور ہے کہ کیسا ہی مخلص نیکخواہ ہے اوسے معرض تہمت مین لاتے ہیں اور خیانت کو لباس امانت مین جلوہ دیتے ہین اگر بادشاہ سست خرد ہو تو بیگناہ گرداب بلا مین پڑینگی اور مجرم قوت فریب سے ساحل نجات پر سلامت پہنچینگے **بیت** بیگنہ دل شکستہ در زندان پر جرم از رو خرم و خندان

Marfat.com

اور بیشک نتیجہ اس کلام کا یہ ہی کہ حاضرین قبول عمل سے امتناع کرتے ہیں اور غائب حاضر ہونیمیں پرہیز کرتے ہیں اور نیز اخلل ارکان شاہی میں راہ پاتے ہیں اور مضرتیں اسکی حد سے باہر و قیاس سے افزون ہیں **قطعہ** منہ گوش بر قول اہل غرض ؛ کز ایشان رسد ملکت دین را شکست ؛ غرض ؛ اگر از تو شد سر بلند ؛ شود پایۂ قدر و جاہ تو پست ؛ اگر با حسود ان شدی ہمرکاب ؛ عنان بزرگی نداری بدست ؛ شیر نے کہا کہ مینے کسیکے کہنے پر عمل نرسیکے قتل کو حکم نہیں دیا ہے بلکہ جب اسکی خیانت خود مجھپر ظاہر ہوئی ہے تب میرا مزاج متغیر ہوا ہے شیر کی ماں نے کہا کہ تغیر بادشاہوں کے مزاج کا بے یقین صادق خصوصاً اہل اعتماد کے حق میں نہیں ہے اور یہ جو کہا تو نے کہ اسکی خیانت خود مجھپر ظاہر ہوئی ہی یہ غلط ہے ثبوت خیانت کا ہنوز شبہ میں ہے جس وقت کہ پردہ روی کار سے اوٹھیگا تو حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ راست کیا اور دروغ کیا ہی لازم یہ تہا کہ پہلے اسکی خدمتیں یاد خاطر رہتیں جو خوبیاں کہ اس سے صادر ہو چکی ہیں وہ لوح ضمیر منیر سے محو ہوتیں اور باتیں بے ہنران نا آزمودہ کی ہنرمندان کامل فی کے حقمیں مسموع نکیجاتیں کہ بے ہنروں کا دستور ہے کہ سو سو حیلے اوٹھاتے ہیں تا ہنرمند تردد میں پڑیں ای فرزند عقل دور اندیش اور رای عالم آرا کے مناسب یہ ہے کہ جو صورت حادثہ کی پیش آئے اسکو فکر عادل و تمیز کامل سے پہچاننا چاہئی کہ ہر شخص کے جوہر کا شرف صفائی خرد ارجمند کی ہوتا ہی **بیت** عقل ست کہ بنیاد شرف محکم ازوست ؛ افزونی حرمت بنی آدم ازوست ؛ شنزبہ تیرے درگاہ میں مرتبۂ بلند اور درجۂ ارجمند کو پہنچا اور اکثر مجلسوں میں تو نے اسکی ثنا و صفت کی اور بارہا اس سے مشورے کئے اب لازم ہے کہ سبکی اپنے قول کی ظاہر نکر اور جس بنا کو کہ اپنے ہاتھ سے اوٹھایا ہی اسے بے سبب گرانا آپکو شماتت اعدا میں ڈالنا اور جو باتیں کہ افراخور ثبات و وقار نہیں ہے اس سے احتیاط واجب ہے تا عقلا کے نزدیک متہم نہو انصاف کر کہ یہ نسبت کہ شنزبہ کیطرف دشمنوں نے کی کسقدر عقل سے دور ہی کہ ایک شی محقر کہ کوئی شخص ادنی بھی اوسپر آنکھ سیاہ نکریگا پس جلیل القدر کہ اوسے تیری بدولت کسی چیز کی کمی نہیں ہے وہ کیونکر ایسی بے حقیقت چیز پر بے دیانتی کرتا اور اوصاف جسکے ورع اور تقوے کے اہل زمین و آسمان کے زبان پر جاری ہیں اوسکو ایسی شے محقر کیونکر مغلوب کرتی اور اس سے پیشتر کہ شنزبہ ملازم سرکار تھا گوشت کو ترک کر کے زاویہ نشین تھا تو نے جبکہ طلب کیا کسیطرح اس ثروت و خدمت کو قبول نکرتا تہا اور بہزار رقت و عظمت شاہانہ مجبور ہو کے بصد کراہیت یہ خدمت قبول کی اور جبسے کہ ملازم آستانۂ دولت ہوا کبھی اسنے گوشت نکھایا کیا تیرے بدولت اسے میسر تھا اور ادنے ترین ملازم سرکار سب گوشت کھاتے ہیں اسے کون مانع تھا اور تو نے اتنا خیال نکیا کہ آج اسے کیا سودا ہوا تہا کہ تیری چاشت کا گوشت چرا کے لیجاتا اور مطلب اس چوری سے تو یہ تھا کہ اس کو کھا لیتا اور جو کھا نسکتا اسے دور پھینک دیتا رکھ کیوں چھوڑتا کہ اعدا اسیر گرفت کرکے یہ صاف فریب اور بندش دشمنوں کی ہے اسکو رای صواب اندیش سے ملاحظہ کر اور سخن بیہودہ کو کان میں جگہ نہ دی اور گمان غالب یہ ہے کہ دشمنوں نے گوشت

اس کے منزل میں ملکہ دیا ہے کہ اس حیلے سے تشفی متیم کریں اور یہ بات کچھ حاسدوں کی جبلت سے دور نہیں ہے بلکہ بیشیں ابن عمر کی
آثار پہنچانیکے واسطے بعضوں نے اپنے نفس کو قتل کروایا ہی جیسا کہ اس خواجہ نے غلام کو اپنے قتل کا حکم دیا تہا شیر نے پوچھا
کہ یہ قصہ کیونکر تھا اسے بیان فرمائے **حکایت خواجہ حاسد و غلام قاتل** - کہا کہ شہر بغداد میں
ایک حاسد تھا اُسکے ہمسایہ ایک مرد صالح متدین باخدا رہتا تہا **بیت** شمع محبت ز دل افروختہ ٭ ہر چہ
بجز حق ہمہ را سوختہ ٭ مردم بغداد اُس زاہد سے اعتقاد تمام رکہتے تھے اور ہر محفل اور مجلس میں اوسکا ذکر خیر کیا
کرتے تھے اور بطریق تحفہ اور ہدیہ کے اکثر نقد و جنس بہیجا کرتے تھے اور مرد حاسد اس حال کے مشاہدہ سے شبانہ روز
آتش حسد میں جلتا تہا اور ہمیشہ اس تدبیر میں رہتا تہا کہ کسطرح اُسے گزند پہنچائے مگر کوئی تدبیر ایسی نکلتی نہی
کہ جس سے اُسکا مقصد بر آوے یعنی وہ زاہد نظر سے خلق اللہ کے گر جائے آخر بہت تنگ آیا اور اسی نیت سے ایک غلام
خرید کیا اور اوسکی تربیت اور پرورش میں مبالغہ کرتا تہا اور بارہا اُس سے کہتا تہا کہ تجھے مینے اسیواسطے خرید کیا ہے
اور پرورش کرتا ہوں کہ اپنا حق تجھپر خوب ثابت کر کے اسکے عوض میں ایسا کام تجھسے لوں تا یہ سب میرا احسان ایک
خدمت کے بدلے تیرے سر سے اُتر جائے سُن ای فرزند میں تجھسے یہ امیدوار ہوں کہ جو رنج میری خاطر پر رات دن مستولی
ہے اُس سے مجھے فارغ کر دے جب ایسی گفتگو چند بار محمل ہوئی ایکدن غلام نے کہا کہ بہت مرحمت اس بیچارہ کی تحقیق آپنے
فرمائی ہی کہ شرح اوسکی زبان سے ادا نہیں ہو سکتی ہے اور اقسام نوازش سی اس بندہ سرافگندہ کو اختصاص دیا ہے
اگر ہمہ تن زبان شکر ہو جاؤں تو بہی اس عہدہ سے بر آنا ممکن نہیں ہے چاہتا ہوں کہ خواجہ اپنا مکنون خاطر بتفصیل
ارشاد فرمائے تو مقابلے میں ان احسانوں کے جان نثاری کروں خواجہ نے دیکھا کہ غلام دعوی حق گزاری اور تمنائے
ہوا داری بدل رکھتا ہی اسلیئے پردہ راز کا سر سے اوٹھایا اور کہا کہ آگاہ ہو کہ میں اس ہمسایہ کے ہاتھ سے تنگ آیا ہوں
چاہتا ہوں کہ کسی طرح اوسے ذلیل کروں اور بارہا مینے تدبیریں کیں مگر تیر تدبیر ہدف مراد کو نہ پہنچا اور آتش حسد
ہر دم کانون سینہ میں شعلہ زن اور زندگانی منغص ہے کہ اوسکے رنج سے لذت حیات مجھپر تلخ ہے اور عمر عزیز سے بیزار ہوں اور
تجھے مینے اسی مطلب کے واسطے پرورش کیا ہے کہ آجکی رات مجھے اس ہمسایہ کے بام پر ذبح کر کے چھوڑ دے اور یہ بدرہ تجھے دیتا ہوں اسے
لیجا کے اور کسی ملک میں لیجا کے اپنی عمر بسر کر بس آج تو میرے حق سی ادا ہوتا ہے جبکہ اُس جگہہ مجھو لوگ کشتہ دیکہینگے زاہد کو
گرفتار کر کے اُسکی عزت اور مال ستیاناس اور خراب کرینگے اور یہ رتبہ اُسکا نہ رہیگا اور سب وضیع و شریف کا اُسکو حسن اعتقاد
گردن جان سے ٹوٹ لیے ہیں منحرف ہو کے زبان طعن و لعن کہولینگے بس تمام ہے مطلب میرا اس صورت میں غلام نے کہا کہ خواجہ اس
فکر ناسقول سی درگذر اور چارہ اس کام کا اور طرح سے تجویز کر اگر تیری مراد اُسکا دفع کرنا ہی تو میں اُسی قتل کر کے تیرا دل حسد سے خالی کرو

خواجہ نے کہاکہ یہ اندیشہ دور و دراز ہے شاید کہ تدبیر قتل کے عرصہ کھینچے اور مجھے طاقت صبر کی نہین ہے جو کچھ ہو سو آج ہو جتنی گھڑی ہے اسے بجالا اور اسمین چون و چرا نکر اور روح میری خوش کر غلام نے کہاکہ کوئی عاقل یہ تجویز نکریگا جو تو کرتا ہی اور جسنے کہ کوئی خرد سونگھی نہوگی وہ بھی ایسا اندیشہ دل مین نلائیگا سوا جنون کے اور تدبیر اسکی نہین بن سکتی ہے کیونکہ ذلت دشمن کی اپنی حیات مین مطلوب ہوتی ہے جبکہ آپ مرگئے تو دشمن کی مرگ اور ذلت سے کیا لذت اور کون فائدہ متصور ہے ہر چند غلام نے اسطرح کی بہت تقریر کی کچھ مفید نہ پڑی جبکہ خواجہ نے اسمین اصرار تمام کیا غلام نے سر اوسکا بام ہمسایہ پر کاٹا اور تن اوسی جگہہ چھوڑ دیا اور بدرہ زر لیکر راہ اصفہان کی لی اور اوسی دار الامان مین جاکر قرار پکڑا جبکہ اس بدنیت کو نیک مرد کی بام پر کشتہ دیکھا کوتوال شہر زاہد بیگناہ کو زندان مین لیگیا اور کوئی عذر اُسکا نسنا جو کہ تمام اہل بغداد اوسکی عفت اور سلامت نفس کے گواہ تھے اور جو کوئی وجہ شرعی ثبوت کی نپائی تھی کہ زاہد نے اپنے ہاتھہ سے اوسی قتل کیا ہی یا نہین لہذا اوسکا قتل تجویز نکیا جاتا تہا مگر محبوس تھا قضارا مدت مدید کے بعد ایک سوداگر نے اوس غلام کو اصفہان مین دیکھا احوال پوچھا اوسنے حقیقت مو بمو بیان کی سوداگر نے کہاکہ وہ مرد پارسا مبتلای صد رنج و عنا ہے غلام نے کہاکہ اوس بیگناہ پر ستم ناحق واقع ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ موجب حکم خواجہ کے یہ فعل مجھسے صادر ہوا ہر چند مینے انکار کیا اوسنے نمانا ایک بدرہ زر دیکے کہاکہ مجھے قتل کرکے اصفہان کی راہ لی اسلیئے اوسکے حکم کیموافق مینے عمل مین لایا زاہد بیچارہ اس ماجرے سے آگاہ بھی نہیں ہے تاجر نے بہت قافلے کے لوگونکو گواہ کیا اور بغداد مین آگے صورت ماجرا بیان کیا اور گواہ گزرانے اُس زاہد نے رہائی پائی اور مقتول لعنت کے تیرونکا نشانہ ہوا سچ کہا ہی کہ چاہ کن را چاہ در پیش ؛ آخر نتیجہ حسد کا یہ ہے کہ جان و ایمان دونون برباد ہوئے اور نتیجہ نیک نیتی کا یہ ہے کہ ظاہر کوئی تدبیر اسکی مخلصی کی عقلاً و نقلاً نتھی مگر اللہ تعالیٰ راستی کا معین ہی کہاں سے کہاں تک پہنچائی اور پھر اپنے فضل و کرم سے اوسے رہائی دلوائی اور نیکنام بھی رکہا اور انجام بخیر کیا اور یہ مثل اسلیئے بیان مین آئی تا بادشاہ معلوم کرے کہ اہل حسد نے کیا کیا کام کیئے ہین بالفرض اگر فرقبیہ قتل ہوا پھر اسکے بعد ان بد اندیشونکی ہاتھہ سے باقی لوگ کہ تیرے متوسل اور قربیہ سے ہر صفت مین کم ہین کیہ سکا کہ اُنہیں سلامت چھوڑینگے جبکہ یہ سمجھے کہ ہمنے بادشاہ کو اپنی رای کا مغلوب کرلیا کہ ایسے مین جلیل القدر کو ایک حیلے مین ہلاک کروادیا تو اور کی کیا حقیقت ہے پھر کتنی جرأت بڑھ جائیگی اور عجب نہیں ہے کہ تجھے بادشاہ بیدل ہونگے تو اور شہر کوئی تیرا استقبال پیدا کرکے اور اُسکے شریک ہو کے تیری سلطنت کو برہم کردین گے تو تنہا کیا کریگا اس کام مین غور کافی کر اور تشتابی کو خاطر سے دور کر یا جو مہم کہ پیش آئے اوسے تحمل اور وقار سے کیا کر اگر کام سمجھ کے کریگا تو فرصت باقی ہے اگر خواہی نخواہی وہ لایق سزا کے ہو اور اپنی تحقیق خاص سے اس امر کو دریافت کرلیا اوسکے بعد عفو یا سزا جو مناسب سمجھنا عمل مین لانا اور اگر جلدی کی اور ہلاک کے بعد دریافت کیا کہ مجھسے خطا صادر ہوئی پھر ندامت و بدنامی اور طعن خلایق بیکسی حاصل ہوگا بلکہ روز جزا کو قاضی قضا کی خون ناحق کے بازپرس مین پڑیگا اسبات میں کسی حکیم نے بیت فرمائی ہے **بیت** بیتوان کشتن زندہ ...

Marfat.com

گشته را باز زنده نتوان کرد ۞ شیر نے نصیحت ماں کی سنی اور میزان خرد مین خوب تولی اور جانا کہ نصیحت ماں کی غرض سے مبرا اور محض
شفقت اور صرف خیرخواہی سے مجلا ہے سنتا موقوف رکھی اور حکم کیا کہ فرسیہ کو حاضر کرین جبکہ فرسیہ آیا خلوت مین لیگیا اور کہا کہ
مینے جو اتنا کہا محض امتحان ان حاسدونکا منظور تھا والا مین تجھے بارہا ہر امر مین آزما چکا ہون اور تیرے اوصاف سے خوب آگاہ
ہوان کہ سب امر پسندیدہ ہین اور میرے نزدیک تو ہر طرح مقبول ہے مگر ان حاسدونکا حال جو دریافت کرنا منظور تھا سو بخوبی
معلوم ہوچکا اب تو بھی کام مین مشغول رہ اور اس گفتگو سے بیدل نہو فرسیہ نے کہا اگرچہ شہریار نے سایہ عاطفت اور عنایت
میرے سر پر ڈالا ہے اور جو کچھ عنایت سلاطین کے ملازم پر چاہیے اسمین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہی مگر مین تہمت کی
کلفت سے جانبر نہونگا جبتک بادشاہ بوقفی اسکا تدارک نفرمائیگا مجھے کچھ نہوگا **مصرعہ** یک شیشہ بود بشکست پہلوی من خلب نیست
اور مین حضرت کے نزدیک تہمت سے پاک ہون جسقدر زیادہ تحقیق ہوتی جائیگی میرا وثوق زیادہ ظاہر ہوتا جائیگا کاموں نے کہا کہ کیونکر
تفحص کرون فرسیہ نے عرض کیا کہ جس جماعت نے کہ میری خیانت پر اتفاق کیا ہے انمین ہر فرد کو تنہا بلا کے بخشم نمائی پوچھیے اور
کہیے کہ اگر راست راست ظاہر کروگے تو امیدوار عفو قصور اور مترصد خلعت و مرحمت کے رہو ورنہ بہت خرابی دیکھوگے
یقین ہے کہ اس طرح سے حال مفصل و واضح ہوجائیگا انصاف فرمائیے کہ مینے سالہا سال گزرے کہ گوشت ترک کیا ہے اور شخص کہ
بے گوشت ایک ساعت بسر نہین کرسکتے وہ تو خیانت گوشت کی نکرین اور مین جو بادشاہ کی بدولت سیکڑون من گوشت
جسے چاہون اوسے بخشدون سو مین بادشاہ کی چاشت کا گوشت چرا لیتا اور پھر اوسے صرف بھی نکرتا رکھ چھوڑتا کہ
دشمن اوسے ڈھونڈھ لیجاتے اسے کبھی عاقل یقین کریگا یقین ہے کہ جب بادشاہ اسی طرح کہ جو مینے عرض کیا تفحص فرمائیگا تو یہ اچھپا
نرہیگا بادشاہ نے کہا البتہ تہہ یہ پوچھا جائیگا مگر ان لوگونکو کہ جنہون نے میرے محرم اور امین کو متہم کیا امیدوار مرحمت کا نکرونگا
فرسیہ نے کہا کہ جو عفو کہ کمال قدرت کے ساتھ کیا جاتا ہے انتہا ہمت کا عفو عند القدرۃ یہ بہت بڑا کام ہے اور ہر انعام الہی کیواسطے شکر
مقرر ہے اور دشمن پر قدرت پانا بڑی نعمت ہی اور شکر اس نعمت کا عفو کے سوا اور نہین ہے **بیت** بر گنہگار چون شوی قادر ۞ عفو را
شکر نعمت خود مساز ۞ پس تحقیق کے بعد اگر شہریار ان حاسدونپر رحمت عفو کی ارزانی فرمائی تو مناسب شان بادشاہی ہے جبکہ
کاموں نے یہ کلام فرسیہ کا سنا آثار صدق و صفا ہر بات سے ثابت ہوئے اسکے بعد اس گروہ فتنہ انگیز سے ایک ایک کو جدا جدا
بلاکے استفسار حال مین مبالغہ تمام کیا اور کہا کہ اگر راست راست بیان کروگی تو تمہاری جرائم عفو کرونگا بلکہ نوازش خسروانہ سے انعام و
خلعت پاؤگی آخرکار بعضون نے حقیقت حال کی بیان کی جبکہ پردہ روکار سے اوٹھ چکا اسکے بعد کہ سب معترف اپنی قصورات کے ہوئے تو
آفتاب امانت فرسیہ کا ابر سے نکلے سبکی آنکھ مین روشنی بخش ہوا **مصرعہ مولف** امتحان از میانے خوب حال سبکا کہلگیا ۞ شیر کی ماں نے کہا کہ ای فرزند اس جماعت کو
امان دیچکا تو اور پھر ان سے معاقب نہین ہے لیکن تو تجربہ سبکا کرچکا آیندہ عبرت چاہیے کہ اسکے بعد گوش سماعت کسی خائن کی کہنے پر نرکھنا جبتک

Marfat.com

کسیطرحکا تردد باقی نرہے تب تک زنہار اوسپر عمل نکرنا بلکہ بعد ثبوت کے بھی چندروز توقف کرنا اور بعضے ماگرچہ تھوڑا
بھی ہو اوسی بہت سمجھنا آخرکو انجام اوسکا رفتہ رفتہ اُس حد کو پہنچتا ہے کہ تدارک اُسکا میرا امکان میں نہیں آتا ہے اوس مثال سکو دیا
بزرگ کے ہے کہ اصل اسکی مختصر ہوتی ہے لیکن اور چھوٹی چھوٹی نہرونکی مدد سے اُس مرتبہ کو پہنچتا ہے کہ عبور اُس سے کشتی نہیں
ہو سکتا ہے اسیطرح بدگوئی لوگونکے تھوڑی ہو خواہ بہت اسکی تاویل اپنی رائے روشن سے کرکے جب تلک دلیل ظاہر ہاتھ آوے
اُس سے اجتناب فرمانا ورنہ انجام اسکا مفسدۂ عظیم پر دایر ہوگا اور بجھنا اُس آتش فساد کا دشوار ہو جائیگا **بیت**
للمولفہ ناچیز منت شرر کو سمجھ کیا خیال ہے ٭ جب مشتعل ہوا تو بجھانا محال ہے ٭ کامجو نے کہا کہ اس نصیحت کو قبول کیا میں نے یہ ہے
کہ بیدلیل روشن کسی پر سیاست کرنا اچھا نہیں ہے شیر کی ملنے کہا کہ ای بادشاہ جو کوئی کہ بے سبب ملازم دوست سے رنجیدہ ہو تو وہ منجملہ
اوس آٹھ گروہ کے ہے کہ بزرگوں نے جنکی صحبت میں پرہیز کا حکم کیا ہے کامجو نے کہا کہ تفصیل اُن سب کی فرمائیے کہا کہ حکمائی اصحاب
صحائف وصایا پر ثبت کیا ہے کہ آٹھ گروہ کی مصاحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے اور آٹھ گروہ سے ہمنشینی اور آمیزش واجب ہے وہ آٹھ کہ
موافقت سے پرہیز چاہیئے اول یہ ہے وہ ہے کہ صاحب انعام کا حق نعمت نہ پہچانے اور کفران نعمت سے نڈر ہو دوسرا وہ کہ بے سبب غصہ کرے
اور غصہ بھی کیسا کہ حلم پر غالب ہو تیسرے وہ کہ مہتکو بھولجائے اور دولت بے بقا پر مغرور ہو اور رعایت حق خالق نہ پہچانے چوتھے وہ
جو کہ بنائے کار انکی مکر و فریب پر ہو اور فریب و مکر کو ہنر جانتے ہوں پانچویں وہ لوگ کہ دروغ اور خیانت کو شعار اپنا کیا ہے اور
راستی اور امانت اونکے نزدیک بدتر از دروغ و خیانت ہے چھٹے وہ کہ دروازہ شہوتکا اپنے منھہ پر کھولدیا ہے اور حرص و ہوا کو
کعبۂ مقصود کیا ہے ساتویں وہ کہ بیحیا اور بے ادب ہوں آٹھویں وہ لوگ کہ بے سبب لوگونکے حق میں بدگمانی کرتے ہیں یعنے
اہل خرد کو رنج پہنچاتے ہیں اور وہ آٹھ کہ صحبت جنکی ضرور ہے اول یہ ہیں وہ ہیں کہ شکر احسان خالق و خلایق اپنے ذمے پر واجب
جانتے ہیں دوسرے وہ کہ عہد محبت اونکا کسیطرح و نہ انقلاب سے ٹوٹ نہ جائے تیسرے وہ کہ دوستی اصحاب علم و فضل کی لازم جانتے
ہیں چوتھے وہ کہ فسق و فجور اور نخوت اور غرور سے پرہیز رکھتے ہیں پانچویں وہ کہ عین حالت غصہ میں اوسکی ضبط پر قادر ہوتے ہیں
چھٹے وہ کہ دروازہ سخاوت کا محتاجونکے منھہ پر کھلا رکھتے ہیں اور صاحب غرض کی حاجت روائی میں تا مقدور کوشش
کرتے ہیں ساتویں وہ شرم اور حیا میں کبھی قصور نہیں کرتے ہیں اور کسیوقت میں طریق ادب سے پانوں باہر نہیں رکھتے ہیں آٹھویں وہ کہ
بالطبع دوست صلحا اور اہل عفت کے ہیں اور ارباب فسق اور بدعت سے نفرت کرتے ہیں جو لوگ کہ اس جماعت سے اتفاق رکھتے ہیں تو
اور وہ لوگ کہ پہلے مذکور جنکا ہو چکا اونسے احتراز رکھتے ہیں تو یقین غالب ہے کہ انکی صحبت کی برکت سے مزاج حال اُن شخصونکا
اعتدال حقیقی سے نزدیک ہو جائے کیونکہ سرکہ باوجود حدت اور ترشی کے جب شہد کی آمیزش پاتا ہے تو اپنی حدت اور حموضت سے
نکل کے کتنی علتوں کے دفع کا باعث ہوتا ہے **قطعہ** چو سرکہ گرترشی رو بانگبین آمیزد ٭ کہ دافع مرض و راحت روان گردی بمباشر مردہ

Marfat.com

دل و ہمہ سے پنہاں مگرین بدکار مصاحبت جان تو نیز جان گردی بنجبکہ شیر کو شفقت سے مالکی تدبیر اس حادثہ کی دفع کے
حاصل ہوئی بعد ادائے شکر گزاری عرض کیا کہ برکت نصیحت ملکہ زمان سے راہ تاریک روشن ہوئی اور کار دشوار مجھپر آسان ہوا اور ایمن
کامل اور کاردان کافی ورطہ ہلاکت سے بچ گیا اور ہر ایک ملازم کے حال سے بھی میں مطلع ہوا اور ہر ایک سے سلوک کرنیکا طریق اور رد و قبول کلام
ہر ایک کا کہ اس شخصوصی کیا معاملہ کیا چاہیے یہ بھی مینے بخوبی دریافت کیا اگر ہمہ تن زبان ہو کر شکر آپکی شفقت کا بیان کروں
تو ہزار میں سے ایک بھی ادا نہیں کر سکتا ہوں اسکے بعد فریبہ کیطرف متوجہ ہوا اور بہت معذرت اور ملاطفت کی اور کہا کہ تہمت
تیری مزید اعتماد کا باعث ہوئی اور تیار جن کاموں کا کہ تیرے سپرد تھا وہ بھی اپنے عہدہ پر برقرار رہا خاطر جمع رکھ
فریبہ نے کہا کہ اس بات سے کچھ کام نہیں نکلتا ہے اور یہ لطف تیرا پہلے عقدہ دشوار کا گرہ کشا ہو نہیں سکتا ہے اور نیز
عہد دشمنوں کے ہتھوڑے سے فریب میں برہم ہو گئے اب کیونکر میرا دل پریشان اطمینان پائے بادشاہ نے کہا کہ اسبات کو اب دل سے اٹھادے
کہ تجھسے کچھ تقصیر نہوئی تھی اور نہ میری عنایت میں قصور ہوا تھا فقط حال ان لوگوں کا مجکو دریافت کرنا منظور تھا سو معلوم
ہو چکا فریبہ نے جواب دیا کہ ہر روز میرے واسطے نیا سر اور نئی دستار کہاں سے آئیگی گو ابکی بار عنایت ملکہ سے مخلصی پائی لیکن جہان
حاسد و لئیم سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جب تک عنایت بادشاہ کی مجھپر باقی ہے حسد بد اندیشوں کا بھی برقرار رہیگا اور بادشاہ نے
جو ابکی بار بسبب مفتریوں کی سماعت فرمائی تو اب دشمنوں کو معلوم ہو گیا کہ مزاج بادشاہ کا باسانی ہاتھ آسکتا ہے جب ہم چاہیں گے تھوڑی سی شے و
فرز میں مزاج بادشاہ کا برہم کر دینگے اور جس بادشاہ نے کہ بات چغل فتنہ انگیز کی سنی اور اوسکی مکر و شعبدہ پر التفات کیا اوسکی خدمت سے
کنارہ نکرنا اور اوسکے کام پر جانبازی کرنا کام عاقلوں کا نہیں ہے اور جان کسیکی کاہ کی مانند نہیں ہے کہ ہر روز کاٹی جاوے اور تازہ
پیدا ہوا اور اگر بادشاہ کہیں تو میں ایک بات میں خاطر اقدس کی تسلی کر دوں بادشاہ نے کہا بیان کر فریبہ نے کہا اگرچہ بادشاہ نے اس حادثہ میں مجھپر
ترحم کیا اور اعتماد میرا زیادہ بڑھایا اور اوسکو میں انعام عظیم سمجھا لاکن بے ثبوت قصور جو میرے قتل میں اتنی تعجیل فرمائی اب میں
بادشاہ کی طرف سے بدگمان ہو چکا ہوں اور عواطف خسروانہ سے ناامید ہوں پھر بادشاہ اپنی عنایت کیوں باطل کرتا ہے
اور سابقہ میری خدمتکا بیہودہ سمجھتا ہے کہ ایک تہمت حقیر پر کہ اگرچہ ثابت بھی ہوتی تو چنداں حقیقت نرکھتی تھی اسکی عوض
میں عقوبت عظیم تجویز کی گئی بادشاہ ایسا کریم النفس چاہیئے کہ خیانت بزرگ کو شرب عفو سے محو کر ڈالے جیسا
بادشاہ یمن نے باوجود گناہ بزرگ کے حاجب کو رسوا نکیا بلکہ پردہ کرم کا اوسکے گناہ پر ڈالدیا کامجو نے پوچھا کہ کیونکر تھا
حکایت فریبہ نے کہا کہ ملک یمن میں ایک بادشاہ تھا فروغ صبح عدالت اوسکی جبین جبین سے نمایاں اور خورشید عقل اوسکے چہرہ احوال سے
ناصیہ اقبال سے تاباں تھا ایکدن دربان پر متغیر ہوا اور گھر اوسکا اسیر زندان کر دیا بیچارہ حاجب بادشاہ کے غضب کی تاب نہ رکھتا تھا اور
شہر کی بھی نجا سکتا تھا ناچاری گوشہ کاشانہ میں بیٹھے کے کبھی اپنی خرابی حال پر روتا تھا اور کبھی عجائب روزگار پر ہنستا تھا

Marfat.com

گویا اپنے حسب حال سمجھ کے پڑھتا تھا **بیت** آسمان ہنستا ہی اوسکے حال پر جو کہ بری حال پر روتا نہین ہے آخر قلت
مال وکثرت عیال سے پریشان احوال اور بے پر وبال ہو کے بہ تنگ آیا اور اپنے دلمین کہا کہ اسی طرح بادشاہ کی پیش نظر پہنچا
چاہیئے یا گردن زیر تیغ پہنچے یا سر افسر قبول سے مزین ہو ایکدن بادشاہ نے جشن عام کیا تھا حاجب نے ایک دوست سے پوشاک
اور گھوڑا العاریت منگوایا اور سوار ہو کے دربار مین بادشاہ کے بیباکانہ چلا آیا سب دربان اور حاجب سمجھے کہ اسطرح اسکا
آنا بے سبب نہین ہی شاید کہ بادشاہ نے گھوڑا اور لباس عنایت فرمایا ہے اس خیال سے کسی نے منع نکیا حاجب دلیرانہ دربار میں آکے
اور آداب بجا لاکے بجائے لایق استادہ ہوا اسدم بادشاہ بزم نشاط مین پیمائی کر رہا تھا جبکہ حاجب کو دیکھا آتش غضب کا لون سینہ
مین شعلہ زن ہوئی چاہتا تھا کہ حکم سیاست دے لیکن بجا یا اور تامل کیا کہ مجلس عشرت کو منغص کرے اور نشاط بادۂ خوشگوار کو اندوہ
رنج سے مبدل فرمائے بلکہ کرم جبلی نے عفو گناہ پر سبقت کی اور سخاوت طبعی نے گناہ اوسکا ناکردہ سمجھ کے نخلص بخشش و انعام
کی دی جبکہ حاجب نے بشرہ شاہ کا دیکھا او طراوت تازہ روئی کی اوسکی جبین مبین سے ظاہر پائی کمر خدمت استوار کر کے جو کام
کہ آگے آتا تھا اوسمین بلا تامل ہاتھ ڈالتا تھا اس تشبیب فراز او روا روگیر مین فرصت پا کے ایک طبق زرین کہ وزن اوسکا ہزار مثقال
تھا زیر قبا چھپا لیا بادشاہ نے گوشۂ چشم سے دیکھکے جانا کہ ضیق معاش اس جرأت کے باعث ہوئی ہے حلم نے پردۂ عیب
پوشی کا اوسکے گناہ پر ڈالدیا جبکہ مجلس تمام ہوئی اور سب اپنے اپنے مقام کو گئی طبقچی اس جستجو مین پڑے کہ ایک طبق زرین گم ہوا ہی اسکو بہ جبر
تعذیب ہر ایک سی دریافت کرتے تھے بادشاہ نے طبقچیون کے داروغہ سے کہا کہ کیون بیہودہ کسیکو رنج دیتا ہے جسنے لیا ہی
وہ پھیر دیگا اور جسنے دیکھا ہے وہ پردہ فاش نکریگا اور یہ شعر گویا کا پڑھا **بیت** عیب عالم کا ندیکھا میری آنکھون نے کبھی بہ کبھی
آلودۂ عیش وہن پاکان نہوا بعد اسکی بعد حاجب نے ایکسال اس سے بخوبی معیشت کی اور دوسرے سال اوسی جشن مین پھر حاضر ہوا
بادشاہ نے دیکھکے اور نزدیک بلا کے آہستہ سے کہا کہ وہ طبق کیا تمام خرچ ہو گیا حاجب نے روی تضرع زمین نیاز پر رکھکے عرض کیا
بیت کا بگلا چشم بد از ماہ رویت دور باد بہ خانۂ دور تو بانوار ابد معمور باد بہ بینی یہ حرکت اس خیال سے کی تھی کہ بادشاہ
یا اور کوئی حاضرین مین سے میری اس خیانت کو دیکھ کے اگر مجھے قتل کرے تو میں اس رنج گرسنگی سے رہائی پاؤن اور شبانہ روز یہ واویلا سے
اہل وعیال نہ سنون اور اگر کاش یہ راز چھپ گیا تو قوت چندروزہ ہاتھ آیا تو بھی بآسانی چند ہی گزران کرونگا حال یہ تھا جو عرض کیا یہی
اور یقین ہے کہ صدق مقال غلام کا آئینۂ ضمیر انور سے پوشیدہ نرہے **بیت** دارد آن شمع دل افروز آگہی از سوز ما بہ اندرینمعنی گواہ
ضمیر پاک دست بہ بادشاہ نے کہا کہ سچ کہا تم نے اور تیرا حال لائق ترحم کے ہے پھر اوسی سے فراز فرمایا اور عہدۂ قدیم پر اسکے کیا
حاصل اس مثل کا یہ ہی کہ بادشاہ کا دل مانند دریا مواج کے چاہیئے کہ خس خاشاک بدگوئی سے تیرہ نہو جائے اور حلم اوسکا مانند
کوہ باشکوہ کے مقام ثبات مین قائم رہے اور تند باد غضب اوسی حرکت مین نلا سکے شیر نے کہا کہ تیری بات راست اور

Marfat.com

درست ہے مگر تلخ اور درشت ہی اور چاہیے کہ نوشدارو کی نصیحت خوش مزہ ہو تا مریض پر کھانا اوسکا آسان ہو اور یہ
بات ممکن ہے کہ طبیعت بیمار کی دارو ناخوشگوار سے اگرچہ جانتا ہے کہ میری صحت کا باعث ہی پر اوس سے انکار کرے اور اوس انکار
کے سبب نعمت صحت کلی سے محروم رہے تو اچھی بات نہین ہے **بیت** کسیکہ از لب شکرخندہ مل تواند برد * بجواب تلخ چرا گوید از جہان دہنے بد
فرزینے کہا کہ بادشاہ کا دل جو باطل کیطرف متوجہ تہا وہ میری بات سے درشت تر تہا اور تقریر حق البتہ درشت ہوتی ہے کہ سرور عالم نے
فرمایا الحق مُرٌّ یعنی یہ تلخی میری بات کی کہ ترجمہ حدیث شریف کا ہی اتنی تلخ نہ جاننا چاہیے اور نفوس ست مین تلخی حق کو نبات و انگبین سے
شیرین تر سمجھتے ہین اور میری اس بات کو دلیری اور درشت گوئی پر محمول نفرمایئے کہ یہ درشتی اور صاف گوئی میرے دو فائدونکو
شامل ہے اول یہ کہ استغاثہ کے سننے سی مظلومونکو خرسندی حاصل ہوتی ہی اور کدورت اور غبار ظلم انکی دلونسے دور ہوتا ہی دوسرے
یہ ہے کہ جو رطب و یابس میرے دل مین ہے وہ سب بادشاہ پر ظاہر کر دون تا بادشاہ کو غیبت و حضور میرا یکسان ہو جاوے دوسرے یہ جانتا ہون
کہ عقل بینا اور دل جہان آرا بادشاہ کا حاکم اس قضیہ کا ہو کہ جاری کرنا حکم کا مظلوم کے حال سننے کے بعد ہوتا ہی اسلیئے ضرور پڑا ہی کہ صورت
اپنے درد کی طبیب علالت بادشاہی سے مو بمو ظاہر کر دون بادشاہ نے کہا کہ تو نے جو کہا سو سچ ہے لیکن تیری مخلصی اس بحر غرقاب سے یہ محض میری
عنایت ہے اور بعد حکم سیاست کی رہائی دینا ورطہ ہلاکت سی شائع ترین احسانونکا اور کامل ترین انعامونکا ہی فرزینے کہا کہ تمام عمر
بادشاہ کے الطاف کا شکر ادا نہیں کر سکتا ہون مدتون عہدہ مکارم شاہنشاہی سی باہر نہین آسکتا ہون اور یہ
سچ ہے کہ بعد اجرائے حکم عقوبت پھر عفو کرنا سب نعمتونپر ترجیح رکہتا ہے کہ یہ نعمت سبب ہے حفاظت جان کا اور عکس اسکا بہی خالی فائدہ سے
نہ تہا کہ دولت شہادت حاصل ہوتی تہی لیکن پہلے بادشاہ کیطرف سے خاطر جمع رکھ اور اب البتہ اندیشہ پیدا ہوا ہی مگر مین اسوقت
جو عرض کرتا ہون اسواسطے نہین ہے کہ معاذ اللہ بادشاہ پر خطا ثابت کرتا ہون بلکہ جانتا ہون کہ فعل حکیم خالی حکمت سی نہین ہوتا
ہے مگر البتہ یہ جانتا ہون کہ شہریار کی تدبیر سے باب حسد کا مسدود ہو جاوے چونکہ کوئی گل فضل و ہنر کا بیخار حسد نہین ہوتا ہی اگر
بادشاہ عالم پناہ اسکا سدباب فرمائیگا تو آیندہ بہت سے مفاسد سلطنت مین راہ پائینگے کاجو نے کہا کہ دشمنون کے حسد اور مفسدونکی مکر سے
کیا باک ہی کہ سخن دروغکو فروغ نہیں ہوتا ہے اور حیلہ بے ہنرونکا ہنرمندونکے مقابلے مین ہمیشہ بے حقیقت رہا ہے اور حاسدونکے
گہٹانے سی رونق خردمندونکی نہین گہٹتی ہے اور بدگویونکی عیب لگانے سے مرد پاک کا دامن آلودہ نہین ہوتا ہی **نظم** گر بدی گفت
حسودی و رفیقی رنجید * گو تو خوش باش کہ ما گوش باحمق نکنیم
دشمنون بک نیست پیمن آنست کاو مرتبہ زر شکند * طعن خفاش کجا رونق خورشید برد * سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند *
اور تو اسکے بعد حاسدونکے فتنون سے بیخوف رہ کہ مجہے حقیقت انکی قول غرض آمیز کی خوب معلوم ہو چکی ہے اور اسکے سدباب مین جو
تدبیر مناسب کہ اصلاح تیرے قرار پائیگی اوسمین اہتمام تمام عمل مین آئیگا فرزینے کہا کہ جب سطرح سے عاجز آ جاوینگے تو مفسد
یہ کہینگے کہ عقوبت کا حکم فرمایا تو نے اسلیئے فرزینے کے دل مین وحشت حادث ہوتی ہے اور جبکہ اہل کار متوحش ہوتا ہے

Marfat.com

توانجام اسکا بشیر فساد کیطرف رجوع کرتا ہے اور اوسکے دماغ مین نخوت بھی بڑھ گئی اسبب یہ ہے کہ تیری عنایت پہلے سے
بھی اب اوسپر زیادہ ہوتی ہے اس صورتمین وہ مغرور اور بدگمان ہی اورکار زندی بدگمانیہ عاقل اعتماد نہین کرتے مین مصرع المولفہ
اوس سے غفلت ابلہی ہے جسکو آزردہ کیا ہ اس حیلہ سی شہریار کے مزاج مین خلل پایین گے اور غالب ہے کہ صورتمین بادشاہی مجسم
بدگمان ہوا در حق بھی یہی ہے کہ بندہ جفا دیدہ سی بادشاہ کو نڈر رہنا نچاہیے یا اوس شخص سی کہ اوج منزلت سے گرکے پایہ معزولین مبتلا
ہوا ہو یا ایسا شخص کہ کم رتبہ ہوا اور اب بادشاہ اسی رتبہ عالی پر تقدم بخشی ہے سبب تین صورتین امرا اور وزرا کی تو حش اور بد باطنی کی مین
اور بادشاہ کو ایسے لوگونسی غافل رہنا مناسب نہین ہے کامجو نے کہا کہ علاج اس واقعہ کا کیونکر کیا چاہیے اور دروازہ انکی دخل وسائل
کا کس تدبیر سے بند کرنا چاہیے دمنہ نے جواب دیا کہ تدبیر اوسکی یہ ہے کہ اگر مخدوم کے دل مین ملازم کیطرف سی کچہ کراہیت آئی تو اوسکو تقصیر
لایق اور مناسب اوسکے حال کے اوسی گوشمال دی اس صورتمین شک اوسکا زایل ہو جائیگا اور یہ سمجھیگا کہ باوجود مقدرت کے مخدوم نے
دانستہ در گذر کی کہ اندک زجر پر کفایت کی اتنی معلوم ہوا کہ بس اتنا ہی عیب تھا کہ جسکی چشم نمائی ہو چکی آیندہ گنجایش اندیشہ
خوفناک کی نرہی اور دوسرے اس عادت کو اتنا ظاہر کرے کہ لوگ یقین جانین کہ بادشاہ تقصیرات تمام پر کبھی التفات نہین فرماتا
ہے اس صورتمین ملازم خوف بلا سے دلکو فارغ کرینگے شیر نے پوچھا کہ بدگمانی اور بیدلی چاکر ونکی کتنی صورتون مین ہوتی ہے
جواب دیا کہ تین صورتون مین ایک یہ ہی مخدوم کے الطاف مین آگے سی اب کمی پائی جاوے دوسرے یہ کہ بسبب کم توجہی رئیس کے دشمن
اسپر غلبہ کرے اور رئیس کو جنبہ اوسکے دشمن کا منظور ہو تیسرے یہ کہ مال واسباب جو جمع کیا ہو مخدوم کی ایسی بے التفاتی سے وہ
برباد ہو جائے اور مخدوم اوسکا تدارک بھی کچہ نکرے کامجو نے کہا کہ اسکا تدارک کس طرح کیا چاہیے دمنہ نے کہا کہ انکی تدبیر یہ ہے
کہ مخدوم کی رضامندی حاصل ہو اور اوسکا اعتماد پھر از سر نو تازہ ہو اور جاہ بخت ہاتھ آوے اور جو دشمن کے غالب ہونے مین وہ
گوشمال پاوین اور مال کہ تلف ہوتا ہے پھر ہاتھ آوے یا رئیس اپنے پاس سے عنایت کرے کیونکہ ہر چیز کا عوض جانکے سوا سلاطین
پر آسان ہی جبکہ رئیس نے تدارک ملازم کے حال کا فرمایا اوسوقت ضرور رضامندی حاصل ہوگی لیکن اوسطرح پہ التطیف کرے
کہ ملازم کو امید غالب ہو کہ اب تمام عمر بادشاہ مجہے معذور رکہیگا اور بار دگر کبہی شکنجہ بلا مین کہینچیگا لیکن بندہ کے حق مین اگر یہ سب
صورتین حاصل بھی ہون تو بھی غلام امیدوار اسکا ہی کہ بادشاہ مجہے مطلق العنان چھوڑ دے کہ اس بیابانمین آزادانہ رہون اور
فارغ البال پھرون اور وظیفہ دعا و ثنا کا صدق عقیدت سے جناب الہی مین ادا کرتا رہون شیر نے کہا کہ تو ایسا رفیق نہین ہے کہ
تیری مفارقت کسیکی بات سماعت کیجائیگی تجھے ہمنے حقیقت مین پہچانا ہے کہ سچ مین تو صفت صبر سی موصوف ہی اور نعت مین
ادائے شکر سے معروف اور جو کچہ کہ فتوت اور مروت کے خلاف ہی تو اوسکو مکروہ جانتا ہے اور غایت دیانت اور امانت سی احکام بادشاہی
بجالاتا ہے پس تو قوی دل رہ کہ مین تجکو بوجہ احسن پہچان چکا ہون اور اسکے بعد دشمن کی بات بیت سے حق مین زنہار شرف

لہ نزاکت نعیم جیز را گویند اصل در بمعنی وود ونظم یعنی جین ۱۲
لہ مطلق العنان ای بے سبب بے لگام ورسن یعنی بیجار و دراز ادرہ ۱۲
لہ زمین الارامین یعنی مجنون و مضطر ۱۲
لہ فتوت بمعنی جوانمردی ۱۲

Marfat.com

قبول نہ پائیگی اور جو رنگ آمیزی دشمن کی تیرے حق مین ہمارے پیش نظر آئیگی وہ دست رد پائیگی ‌بیت زین پس سخنان فتنہ انگیز حسود ٭ دربارہ دوستان نخواہیم شنود ٭ فرید نے کہا کہ شہریار نے اسقدر دلنوازی فرمائے کہ اب بہر صورت اطمینان کلی خانہ زاد کا ہوا یہ عرض کیا اور بعد اسکے اپنے کام مین سرگرم ہوا اور ہر روز اوسکا بادشاہ کے نزدیک مرتبہ بڑھتا جاتا تہا حتی کہ دور صلاح سے محل اعتماد کلی ہوا اور محرم اسرار ملکی اور مالی اور بلکہ خود بمنزلہ مالک الملک کے ہوا ‌بیت نہال سعادت بدانگو رشد بر بلند ٭ کز آسمان سایہ برتر فگند ٭ یہہ ہی داستان بادشاہونکی کہ جب امین اور فرمانبردار مین خلاف عادت ہوتا ہے اور بعد اظہار کراہت پہر مقام رضا اور رحمت مین ہاتھ آتا ہے اور عاقل کو اشتباہ نہ رہے کہ مثالون اور حکایتون کے لانے مین بہت سے فائدہ ہین اور جو کوئی کہ تائید آسمانی سے مخصوص اور سعادت سرمدی سے امداد کیا جاتا ہے اوسکی تمام ہمت اسرار حکما اور کشف امور علما پر مصروف رہتی ہے اور طبیبان دار الشفاے طریقت سے معجون مفرح غم تراش طلب کرنے رہنے مین بابرکت سی معالجات حکماے روحانی کے علت خطر آمیز جہالت و نادانی سی صحت پائی ‌نظم وارو تربیت از پیر طریقت بستان ٭ کادمی را بتر از علت نادانی نیست ٭ ہر چند پری چہرہ و زیبا باشد ٭ نتوان دید در آئینہ کہ نورانی نیست ٭ عابد و زاہد و صوفی ہمہ اطفال رہ اند ٭ مرد اگر ہست بجز عالم ربانی نیست ‌باب دسوان جزای اعمال مین بطریق مکافات کے راے دابشلیم نے از روی تعظیم حکیم کو دعا دی اور کہا کہ سنی مینے داستان فریبہ اور کامجوئی کہ وہ مثل ہے مخصوص حرمندونکی واسطے کہ خود بادشاہ ہو نہین اور اونکے ملازمین واقع ہوا ز راہ خلاف اور رخیانت اور عقوبت کے اور پہر ناخدوم کا اوس سے مزید عنایت کے ساتھ اور مردم امین کی عقیدت کا زیادہ ہونا اور کفایت کرانا امور ملک کے واسطے اور عفو کرنا باطل کیطرف اور اعتراف کرنا سخن حق اور صواب کا چونکہ فواید اس حکایت کے حد حساب بائر ہین اسکو سنکے تسکین پائی مینے اب بیان فرما داستان اون شخصونکی کہ اپنے صیانت حال اور رعایت نفس کے واسطے ایذا اور ونکی روا رکہتی ہین اور غیرونکی مضرت سی بازنرہ کے فائدہ اپنا غیرون کے ضرر مین ڈہونڈہتے ہین اور نصیحت خرمندونکی نہین سنتے ہین اور آخر کو اپنے کردار کے نتیجہ اوسکی بادافراہ مین گرفتار ہوتے ہین حکیم نے فرمایا کہ غیر کی ایذا کا ارادہ نہین کرتے ہین مگر وہ جاہل کہ میان نور و ظلمت اور خیر و شر اور فائدہ و نفع اور عاقبت ضرر مین فرق نہین کر سکتے ہین اور ظلمات جہالت سے صحراے ضلالت مین اور عواقب اعمال سے غافل رہتے ہین اور اونکی نظر حقیقت امور سے قاصر رہتی ہے اور کنہ مکافات تک پہنچ سکتی ہے لیکن ملوک کہ آنکہ خلق کحل الجواہر توفیق ازل سے منور ہے اور گلشن دل اونکا ریاحین عنایت لم یزلی سے معطر ہے جو کچہہ کہ وہ اپنے واسطے نہین پسند کرتے ہین غیر کے لیئے بہی روا نہین رکہتے ہین ‌بیت جو نہ اپنی پسند ہوای یار غیر کے بہی یہی پسند نکر ٭ اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ ہر کردار کیواسطے جزا مقرر ہے اور اگر اوسکی جزا مین تاخیر ہو تو مغرور نہ ہو جائے

کہ بفحوای یُمْهِلُ وَلَا یُهْمِلُ یعنی اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے اور چھوڑ نہین دیتا ہے شاید کہ مہلت ہو لیکن بالکل اہمال نہوگا اگر مہلت دو سہ روز ہوئی تو کیا مگر یہ خیال نہ کرنا کہ سزا اور جزا نہ ملیگی یہ باطل ہی کہ جو تخم مزرع عمل مین بویا جائیگا بہت دن گزرین گے کہ اوسے کاٹنا پڑیگا پس ہر کوئی طلبگار نیکی کا ہو چاہیئے کہ سوائے تخم نیکی اور کچھہ نہ بوئیے اور کوئی اگر چاہے کہ اپنی بدکرداریکو مکر اور تلبیس سے پوشیدہ کرے اور فریب شعبدیکو نیک کارون کے لباس مین جلوہ دے یہانتک کہ لوگ اوسکی ثنا کرین اور ذکر اوس کے محامد کا اقطار آفاق مین اتنا دائر ہو کہ دور و نزدیک کو پہنچے بالفرض اگر یہ بھی ہوا تو بھی اس سبب سے وہ فعل اُسکا نیکی سے بدلا نجائیگا اور ثمرات خبث باطن اور ناپاکی اوسکے دل سے ہرگز زائل نہوگی مثلاً دہقان بیخ اندراین کی زمین مین ڈالے اور خاک کے تلے چھپائے اور خیال کرے کہ بیشے نیشکر بوئی ہے اور اعتقاد کرے کہ نیشکر ہی پیدا ہوگی تو یہ خیال باطل اوسکا محض بیجا ہے وہی اندراین کہ جو بویا ہے برگ و بار لائیگا جو شخص کہ حقیقت مکافات کو سمجھیگا اور شرائط مَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ نے جبکہ دل مین سرایت کی ہوگی بدی سے کنارہ کرکے نیکی کیطرف آئیگا اور ستمگاری اور دل آزاری سے توبہ کرکے راہ شفقت اور مرحمت کی اختیار کریگا چنانچہ مثال اس کلمات کی داستان شیر صف شکن اور مرد تیر افگن کی بہت خوب ہے رائے دابشلیم نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ ولایت حلب مین ایک جنگل تھا کہ اوسمین مرغزار کی کثرت تھی اور اوسمین ایک شیر تھا ہزبر جنگ پیل تن کہ بہرام فلک گور کی مانند اوسکا شکار تھا اور شیر سپہر نے اوسکے شکوہ باصولت سے مانند گاؤ زمین کے تحت الثریٰ مین قرار پکڑا تھا ہمیشہ وہ شیر جانورونکی خونریزی مین سرگرم تھا اور کبھی اس سے ندامت نہ کرتا تہا ایک سیہ گوش نے کہ اسکا ملازم تہا جبکہ صورتحال اس منوال پر دیکھی نتیجہ ستمگاری اور ثمرہ خونخواری سے ڈرا اور اس وعید سے مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا فَهُوَ ظَالِمٌ یعنی جسنے کہ مدد کی ظالم کی پس وہ شخص بھی ظالم ہوا اندیشہ کیا کہ ایسے ظالم کی صحبت کا ترک کرنا بہتر ہے **بیت** بترس از صحبت آنکس کہ خلقے بیازارد ٭ باتش ہر کہ شد نزدیک بیم سوختن دارد ٭ اس لشکرین ایک گوشہ صحرا کی طرف گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک موش تمام جہد سے بیخ ایک درخت کی کاٹ رہا ہے اور دندان ارہ صفت سے اجزا اُس بیخ کے جدا کر رہا ہے اور وہ درخت زبان حال سے کہتا ہے کہ ای ستمگار دل آزار کسواسطے تیشہ آزار سے بنیاد میرے حیات کی برباد کرتا ہے اور میرا رشتہ جان کہ عبارت ہے رگ و ریشہ سے تیغ بیداد سے قطع کرتا ہی اور مخلوقات کو میرے سایہ کی راحت سے اور میوہ کی منفعت سے محروم رکھتا ہے **بیت** مکن بدی کہ بدی را جزا بد باشد ٭ کہ کیش اہل مروت بدی ددی باشد ٭ موش نے درخت کی زاری پر التفات نہ کیا اور اسی جفاکاری پر کہ جو تہا سرگرم رہا ناگاہ ایک مار سیاہ کمین گاہ سے نکلا اور ایکدم مین موش کو نگل گیا سیہ گوش نے یہ صورت تجربہ کے مشاہدہ کی اور جانا کہ آزار دینے والا جلد سزا پاتا ہے اور بونے والا خار کا گل مراد

کانہین جیتا ہے بدی کرکے نیکی کی طمع رکہنا محض خیال خام ہی کہ جزا بدی کی بد ہے اوسی حال مین کہ سانپ موش کے کہانیسی فارغ
ہوکے ایک درخت کے سایہ مین کنڈلی مارکے بیٹھا تہا کہ خارپشت آ پہونچا اور سانپ کے دم منہہ مین پکڑکے اپنا سر اپنے پیرون مین
چھپا لیا سانپنے نہایت اضطراب سے اپنا سر خارپشت پر یہانتک ہی مارا کہ نوک خار سی تمام سر وہین اوسکا مشبک ہوکے
مردار ہوگیا سیاہ گوش نے ورق اعتبار سی ایک فصل اور مشاہدہ کی خارپشت کوہ کیطرف روانہ ہوا سیاہ گوش مترصد
خارپشت کے حال کا تہا کہ یہ کیا کیفر اپنے کردار کی پاتا ہے کہ ناگاہ ایک روباہ گرسنہ پیدا ہوئی خارپشت کا اوسکا
لقمہ کیا چاہا کہ کام اسکا تمام کرے لیکن خارپشت اپنا سر اپنے پیرون مین چھپاکر بیٹھ رہا روباہ نے تصور کیا کہ حیلے کی سوا
کشود کار مشکل ہے خارپشت کو پس پشت اولٹ کی اوسکے شکم پر پیشاب کیا خارپشت سمجہا کہ مینہہ برستا ہے اپنا سر پیرونسے
باہر نکالا روباہ نے جست کی اور اوسکا حلق پکڑکے سر کوتن سی جدا کرکے کہا لیا سوائے پوست اور استخوان اور سہ پیرون کے
سوا کچھہ باقی نرہا ہنوز روباہ کو فراغت کلی اس سے حاصل نہوئی تہی کہ ایک سگ جہندہ گرگ روند کی مانند پیدا ہوا اور روباہ
کو ٹکڑے کرڈالا سیاہ گوش کو اس عجائب کے دیکہنے سے کہ دلیل روشن تہی تحقیق مکافات مین یقین واثق اور بہی بڑہا اور منتظر
اسکے حال کا تہا کہ نہانخانہ قضا سے کیا سزا اسکی ہوتی ہے کہ جان بیگناہ کی اسکے ظلم سی برباد ہوئی کہ یک ناگاہ ایک پلنگ کو
دیکھا کہ گوشہ بیشہ سی باہر آیا اور ایک جست مین کام سگ کا تمام کیا قضارا پلنگ کمینگاہ صیاد سے نکل آیا تہا اور شکار اوس کتے کا
کیا تہا کہ وہی صیاد تیر اور کمان ہاتھہ مین لیکے تعاقب مین اسکی چلا آیا تہا کہ پلنگ جسوقت مشغول سگ کا تہا ایک خدنگ لدوز
کمانکی زہ سے آشنا کرکے ایسا راست اوسکی پہلو کا کہ جانب چپ بیٹھا اور جانب راست سے نکل گیا **بیت** فلک گفت
خوش است آن قبضہ وشست ❊ زمین گفت آفرین باد ابران دست ❊ **ایضاً لمولفہ** کمان وہ کہ کمان سپہر سے بہتر ❊
وہ تیر جس سے کہ تیر شہاب بہی کہتر ❊ وہ شست جس سے کہ بہرام آسمان ہو خجل ❊ وہ روز جس سے کہ رستم کی داستان باطل ❊ ہنوز
پلنگ کے تن سی روح نے مفارقت نکی تہی کہ صیاد سبکدستی سے اوسکا پوست اتارنا یا کہینچ کے چاہتا ہے کہ روانہ ہو کہ ایک سوار
شمشیر بدست اوسجگہ پہنچا اور وہ پوست پلنگ کا کہ نہایت نقش دار اور رنگین تہا پسند کرکے صیاد سے طلب کیا اوسنی انکار کیا
آخر نوبت مخاصمی سی مقاتلے کو پہنچی اثنائے حرب وضرب مین سوار نے تلوار گردن صیاد پر لگائی کہ مانند خیار تر کی دو ٹکڑے ہو گئے
اور پوست پلنگ کا ہاتھہ مین لیکے روانہ ہوا ہنوز سو گام نگیا تہا کہ گہوڑے نے ٹہوکر لی سوار زمین پر گر پڑا اور گردن ٹوٹ گئی
اور کام اسکا بہی تمام ہوا القصہ زمانہ نے دو ساعت بہی کسیکو مہلت ندی کہ ہر ایک اپنی جزائے عمل کو پہنچا **موجب مصرعہ**
مولف کہ بس دم ستم کرنیکی زمانہ نے ندی فرصت ❊ سیاہ گوش نے یہ سب ماجرا دیکھا اور بیقین واثق ہوا کہ جزا اعمال
کی اگر ایک ذرہ بہی ہو تو بے پہنچے نہین رہتی ہے اوسیدم شتر کے پاس آکے اجازت چاہی کہ اس بیشہ سے مجہے ہجرت واجب ہے

شیر نے کہا کہ بدولت تیرے آسایش پاتا ہی اور خوان احسان سے بہرہ مند ہوتا ہی پھر جانیکا سبب اس منزل سی کیا ہے اور خدمت
قدیم کو ترک کرنیکا کونسی چیز باعث ہوتی ہی سبہ گوش نے جوابدیا کہ ای شہریار مجھی ایک تصور بندہا ہی کہ اوسکے چھپانے میں اندیشہ
ہے کہ دل موم کی مانند حرارت خیال سے گداختہ ہوجائی اور اوسکے کہنے میں اندیشہ سر جانیکا موجود ہی چنانچہ یہ شعر مشعر حال
غافل کا حسب حال میرے ہے **بیت** جو ہم خاموش رہتے ہین تو دم رکتا ہی ای غافل * کلیجہ منھ کو آتا ہی اگر فریاد کرتا ہون * اگر بادشاہ
عہد مضبوط فرماتے کہ اوسکے ٹوٹنے کا کسی طرح شک نہو تو میں راز دل اور صورت حال راست راست عرض کرون شیر نے
اوسے اپنے زینہار میں لیا اور امان دی اور اوس عہد کو سوگند سے موکد کیا سبہ گوش نے کہا کہ میں دیکھتا ہون کہ
نیت تیری خلق کی امنیت سے بالکل اوٹھ گئی اور عنان قدرت بگنا ہونکی ایذا کیطرف پھری ہے کہ دل عالم کا
تیری جفا سے زخمی ہے اور سینہ داغ جفا سے مجروح لازم ہی کہ ترس اس ستم کا کر اور عمل نیامت سے ڈر اور میں اس صورت سے ترسان
ہون کہ کوئی بلای آسمانی متوجہ اس سلطنت کی ہو کہ چارہ اوسکا بجز ندامت کے کچھ نہو سکے شیر نے کہ اوس سے اوسیوقت
عہد کیا تہا اسلیے سخن سخت کا تحمل کیا اور کہا کہ تجہپر کوئی ستم نہین ہوا ہے تجھے اور کے قصہ سے کیا کام سبہ گوش نے کہا کہ اسکی
دو وجہین ہین کہ اوس سے بیقرار ہون میں ایک یہ کہ کوئی صاحبدل قوت ظلم دیکھنے کی اور طاقت مظلوم کے نالے سننے کی نہین رکھتا ہی
دوسرے یہ کہ مبادا شومی اس افعال کے تجھے پہنچے اور میں بھی تیری مصاحبت کے سبب آتش عقوبت میں جل جاؤن شیر نے
کہا کہ تو نے شامت فعل بد کی کہانسے جانا اور برکت عمل نیک کی کس سے سُنی ہے سبہ گوش نے جوابدیا کہ خوشبو گلزار خرد کی جسکے مشام جان
تک پہنچی ہی وہ جانتا ہے کہ جو شخص تخم آزار بوئیگا سوای ثمرہ مضرت اور پہل ندامت نپائیگا اور جو کوئی کہ درخت نفع کا لگائیگا میوہ
آسایش کا کھائیگا یہ جہان کہ دار مکافات ہے اسے پہاڑ سے تشبیہ ہی کہ جو نیک و بد کوئی پہاڑ پر آواز بلند کہتا ہی وہی جواب
اسکی صدا سے اوسے پہنچتا ہے **مثنوی مولانا علیہ الرحمۃ** این جہان کوہ است و فعل ما ندا * سوی ما آید ندا ہا را صدا * گرچہ دیوار افگند سایہ دراز * باز گردد سوی او آن سایہ باز * اور میں نے آج عین الیقین سے مشاہدہ کیا ہی کہ مکافات عمل کی خالی نہین جاتی ہی اوسکی تفصیل یہ ہے کہ موش اور
سانپ اور خارپشت اور روباہ اور سگ اور پلنگ اور صیاد اور سوار کا جسطرح کہ دیکھا تہا مو بمو بیان کیا کہ ای بادشاہ موش نے
بیخ درخت کاٹی وہ طعمہ مار کا ہوا اور مار نے کہ موش کو آزار پہنچایا خارپشت کی بلا میں پڑا اور خارپشت نے کہ مار کو مارا دام حیلہ
روباہ میں گرفتار ہوا اور روباہ نے کہ ناحق خونریزی کی سگ نے مغز اوسکا خاک میں ملایا اور سگ اوس بیداد کے سبب سے پلنگ کے
شکنجہ پنجہ میں کہنچا گیا اور پلنگ اوسکی شامت ابتدا سے نشانہ تیر صیاد ہوا اور صیاد اپنے کیفر کردار میں سوار کے ہاتھ سے مارا گیا
اور سوار خون ناحق کی شامت سے دو لخت اور گردن شکستہ ہوا ای بادشاہ فعل ان سبکا جو ظلم تہا جزا میں مضرت کے ہر ایک
مبتلا ہوئے ایسی بد لیسی بخوف ہونا اور بد فعلی سے کنارہ کرنا عاقلونکو لازم ہی اور کام اپنا اصلاح پر لانا اور نیت اچھی کا مدنظر مصروف رکھنا خردمندونپر واجب ہے

Marfat.com

بیت نخستین نشان خرد آن بود ۔ کز بد ہمہ ترسان بود ۔ شیر کہ نخوت غرور اور شوکت قہر مین غلبہ رکہتا تھا سیاہ گوش کی نصیحت کو افسانہ سمجھا سیہ گوش نے دیکھا کہ میری نصیحت شیر کی دل پر ایسی ہے جیسا کہ چیونٹی فولاد پر دانت مارے اور اوس کے سینے پر اتنا اثر کہتی ہے جیسا کہ نوک خار جوشن خارا پر بیت ناسخ سر کوہ پہ تیغ کا کیا اثر ۔ رگ سنگ مین کبہی نیشتر ۔ سیہ گوش یہ سمجھا اور شیر کو چہوڑ کے ایک گوشہ جنگل کو روانہ ہوا اور جا کے ایک ہجوم خارستان مین چھپ رہا شیر بھی اسکے پیچھے روانہ ہوا اور اوس سے گذر کے ایکطرف چلا آگے بڑھ کے دیکھتا کیا ہے کہ دو آہو بچے بعض صحرا مین چر رہے مین اور ان کی نگہبانو نکے طور سے ان کے حال پر متوجہ ہے شیر نے ارادہ کیا کہ آہو بچو نکو شکار کرے ہرنی چلائی کہ ای بادشاہ صید کرنا سیر ان دونو نور دیدو نکا عبث ہے کہ انکے کھانیسے تیرا کچھ کام نہ نکلیگا کیون میری آنکھو نکو فراق مین ان نور دیدو نکے رلاتا ہے اور میرا دل ان جگر گوشو نکی آتش ہجر سے کباب کرتا ہے آخر تیرے بہی دو فرزند مین اونسے کہ سیاد اونکا بہی یہی حال ہو جیسی وہ نکر کہ اپنے اوپر پسند نکرے کسنے کیا کہ بنایا اور یہ شعر مولف کا کہ تنبیہ الغافلین ہے پڑہا بیت ہے آہ بیکسانکی رسائی خدا تلک ۔ چڑھ جائیے فلک پہ دلا اس کمند سے ۔ ہر چند ہرنی نے اسطرح داد بیداد کی مگر شیر اسکی بات سنتا نتہا اور اپنی ارادہ مین جیسا کہ تہا ویسا ہی مصروف رہا اور وہان صیاد نے شیر کے بچو نکے واسطے دام لگایا تہا ادہر تو شیر نے ہرنی کے بچو نکا شکار کیا اور ادہر دونون بچے شیر کے دام صیاد مین گرفتار ہوئے صیاد نے شمشیر بران سے سر ان دونو نکا کاٹے اور پوست کھینچ کے راہ اپنی لی سچ یہ ہے کہ وہ شخص دشمن اپنے خاندان کا ہے جو اور کے خاندان سے بدی کرتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ

بیت مگر دشمن خاندان خودی ۔ کہ با خاندانہا پسندی بدی ۔ ہرنی ہلاکت بچونکی دیکھکر دیوانہ وار ہر طرف دوڑتی پہرتی تھی کہ ناگاہ وہی سیہ گوش پہنچا اور کیفیت حال سے مطلع ہو کر ہرنی کی زاری پر زار زار رویا اور ہرنی کی تسلی کرتا تہا کہ صبر کر کہ تھوڑے سے عرصے مین یہ ظالم سزا پائیگا بیت شمع پروانہ را بسوخت ولے ۔ زود بریان شود بروغن خویش ۔ اور شیر کہ دو شکم سیر ہو کر اپنے مسکن کو پہنچا دیکھا کہ دونون بچے اوسکے سر بریدہ اور پوست کشیدہ پڑے مین نالہ و فریاد کو قبہ آسمان تک پہنچایا و خندہ در جہ جوش و فغان درد ناک کیا کہ وحوش اوس بیشہ کے وحشت مین پڑے ہمسایہ اوسکے ایک شغال رہتا تھا کہ دامن کو تعلقات دنیا سے کہینچا تھا اور تکیہ مَنْ قَنَعَ لِشَیئٍ عَزَّ کا لوح توکل سے پڑہا تھا بیت نارسیدہ ان توکل شدہ ۔ خیمہ بصحرای قناعت زدہ ۔ رہ بزم تعزیت شیر کے پاس آیا اور کہا کہ موجب اس فریاد و فغان کا کیا ہے شیر نے صورت حال بیان کی یہ شعر مولف کا پڑھا بیت آتش غم سے پہک گیا ہیہات ۔ دلکی حالت کباب کی سی ہے ۔ شغال نے کہا کہ صبر کر کہ گلشن عالم مین کسی مشام نے بے رنج زکام بوی وفا نہین سونگھی ہے اور کسی منہ نے ساقی ایام سے شراب جمعیت بیجاشنی جراحت نہین چکھی ہے کیا یہ شعر مولف کا تو نے نہین سنا ہے بیت مثل حباب آنکھ جو کہولی تو کیا کہلا ۔ بنیاد کچھ نہین ہے جہان خراب کی ایضاً

Marfat.com

نظم فارسی از دہر جفا پیشہ ولے نتوان یافت ۔ وز گردش ایام صفائے نتوان یافت ۔ زخم دل مجروح جگر سوختگان را
سازندہ تر از صبر دوائے نتوان یافت ۔ تہوڑا سا ہوش پکڑا اور گوش پیدا کر تو دو تین باتین اور نکتے کہ دفتر حکمت سے
سینے پڑے ہین تجسے کہدون کہ حقیقت کار و بار دنیای غدار اُس سے تجھکو واضح ہو جائے اسی سنکے دریائے باطن
شیر کا جوش و خروش سے باز رہا اور سمع قبول سے متوجہ نصائح شغال ہوا شغال نے سخن دلپذیر آغاز کیا کہ ای بادشاہ
ہر ابتدا کے واسطے انتہا مقرر ہے اور ہر آغاز کے واسطے انجام مقدر جبکہ مدت عمر کی تمام ہوتی ہے اور ہنگام اجل آ
پہنچتا ہے بحکم اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۔ کے ایک چشم زدن کی فرصت
نہین ملتی ہے کیا خوب مولف نے کہا ہی **بیت** زبان چلتی ہی گویا آج کچھ ذکر خدا کر لے ۔ اجل آئے تو پھر ہرگز زندگی بانکی فرصت
اور عوض ہر غم کے شادی کی امید رکہنا چاہئے اور بعد ہر سوز کے توقع سازی کی رکہنا مناسب ہے **بیت** سالہا دل چون صبا طوف
ریاض دہر کرد ۔ در فضائے او گلے گر یافت بخار نیافت ۔ ہر حال مین قضائے یزدانی پر راضی ہونا چاہئے اور جزع اور فزع کہ
کچھ فائدہ نہین کہتا ہی تو قضا مین ڈالنا چاہئے **بیت** جان بسر کن چرا کہ تیر قضا ۔ یک سر مو خطا نخواہد کرد ۔ شیر نے کہا کہ یہ
بلا بیخبر مجھکو کہانسی پہنچی کہ بموجب مولف کے حالت مجھ پر طاری ہے **بیت** پڑے سایہ جو میرا مرغ آتش خوار جلجائے ۔ سمندر بہر سوز دل کے
آگے پانی پانی ہے ۔ شغال نے کہا کہ یہ تجہی سے تجکو پہنچی ہے کیونکہ جو کچھ کہ تیر انداز قضا نے تجسے کیا ہے اوسکا عوض ہے
کہ تیرے تیر ظلم نے دلدوزی مظلومونکی اس سے پہلے کی تہی پس یہ مکافات تیرے عمل کی ہے کہ تیری طرف منھ لائی ہی کما
تُدِيْنُ تُدَانُ اور یہ شعر گویا تیری حسب حال ہے **بیت** خدا کو بہول گیا محو خود پرستی ہے ۔ تو اور کام مین بہی موت تجھپہ
ہستی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جیسا عمل کریگا جزا پائیگا اور بہت قریب ہے تیرا قصہ ہیزم فروش سے کہ وہ کہتا تہا کہ یہ آتش
کہان سے میری انبار ہیزم مین پڑی شیر نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کسطرح پر ہے **حکایت ہیزم فروش ظالم** کہا کہتے
ہین کہ زمانہ پیشین مین ایک ستمگار تہا کہ ہیزم درویشونکی کمال ستم سے مول لیتا تہا اور نہایت درجے قیمت کم کرتا تہا
سو وہ بہی بہزار دشواری دیتا تہا اور زمستان مین تونگرون کے ہاتھ دو چند اور چہار چند کو بیچتا تہا درویش اوسکے
ستم سے از بس تنگ اور تونگر اوسکے جفای گران فروشی سے ضیق مین تھے اور سب یہ شعر گویا کا تکرار کرتے تھے
بیت اوس ستمگر کے ستم سے گہر جو ہے غمخانہ ہے ۔ خانۂ عیش آگے جو تہا اب وہ ماتم خانہ ہے ۔ ایکدن ہیزم ایک
درویش کی بزور چھین لی اور آدہی قیمت مقرر کر کے وہ بہی نہ دی درویش نے دست دعا آسمان کی طرف اٹھایا اور روے نیاز جانب
درگاہ الہی باخضوع و خشوع لایا **بیت لمولفہ** حذر واجب ہے ظالم تجکو مظلومونکی رونے سے ۔ بہلا کیا ماحصل ہے سارے
عالم کے ڈبونے سے ۔ اس حال مین ایک صاحبدل پہنچا اور اوسکے ظلم پر واقف ہو کے زبان ملامت ظالم پر کہولی اور یہ شعر کہا

لہ ترجمہ جب آتی ہے اجل اونکی نہین تاخیر کرتی ہے ایکساعت اور نہ تقدیم کرسکتی ہے ١٢ ۔ لہ طوفان بالفتح گرد پھرنا اور ریاض بالکسر جمع روضہ یعنی باغ فضا بالفتح صحن میدان اور جزع اور فزع بمعنی اور رونا ١٢ ۔ لہ ترجمہ جیسا کام کریگا ویسا عوض دیا جائیگا ١٢ ۔ لہ زمستان جاڑے کی فصل کو کہتے ہین اور یہ لفظ مرکب ہے زم سے بمعنی سردی اور ستان سے بمعنی جگہ ١٢ ۔ لہ ضیق بکسر تنگی ١٢ ۔ لہ خضوع اور خشوع بالضم یعنی عاجزی کرنا ١٢

پڑھا **بیت** آہ ضعیف تیر بلا سے زیادہ ہی بہ پُرزور قوس چرخ سے بہی یہ کیا دہا ہے اور کہاں ان بیچاروں ہنر کہ سوا درگاہ الٰہی کی
پناہ نہیں رکہتے ہیں ایسا ظلم نکرا اور ریدہ درد مند کہ تمام شب مانند شمع کے سوز دل سے اشکباری کرتے ہین اون کے حق مین ایسا
ستم روا نرکہہ غریبون کے خانۂ سینہ کو آسیب بیداد سے ویران نہ بنا اور خون دل یتیمون کا بجائے شراب لعل کہ کل خمار بیہوشی لائے
پیے اور گویا کہ اس شعر پر عمل فرما **شعر** جو چاہے رحمت حق عجز کو شعار اپنا بخرید کر کہ نہایت یہ جنس ہے سستی ہ وہ ستمگر بیخبر
اس غریب کی بات کو کب سنتا تھا اور حمیت جاہلیت سے منہ اپنا پھیر کے کہا کہ جا اے شیخ سر میرا نہ پھرا کہ مین ایسی واہیات
نہین سنتا ہون درویش آزردہ دل پہرا اور اپنے گوشے مین جا بیٹھا قضا را اوسی شب آگ انبار ہیزم کو لگی اور اسکے سبب وسکے
گہر تک پہنچی جمیع مال اور متاع اوسکا خاکستر کر دیا کوئی چیز باقی نرہے وہ بیداد گر بستر نرم سے خاکستر گرم پہ بیٹھا اتفاقاً
وہی عزیز کہ روز گزشتہ نصیحت کرتا تہا آیا سُنا اوسنے کہ وہ ظالم اور اوسکے سب متعلق روتے ہین اور مویہ کرتے ہیں
کہ یہ آگ کہاں سے ہمارے گہر اور انبار ہیزم میں لگی اُس درویش نے کہا کہ یہ دود دل دردلشیان اور آتش جگر سوختگان
ہے کہ تیرے خرمن جمعیت کو جلا دیا بلکہ یقین غالب ہے کہ اسی آگ سے تیرا ذخیرہ آخرت بہی جلجائے **بیت المولفہ**
درد و نالۂ دل پر اضطراب سے بہ برسے گی آگ پانی کی جا اس سحاب سے بد ظالم نے سر جہکالیا اور اپنے دل مین کہا کہ منعام نصحات
سے ندر گزرا چاہیے کہ وہ تخم جفا کہ مینے بویا تہا اُسکا پہل یہی تہا کہ جو مینے پایا اسکے بعد شغال نے تیر سے کہا کہ یہ شکر اسواسطے
لایا ہون مین تا جانے تو کہ یہ جو تیرے فرزند و تکو پہنچا یہ بدلا ہے آہو کے بچونکا تو نے جو فریاد اوس پر بیکی نہ سنی اور رحم نکیا
اب کسواسطے جزع کرتا ہے اور امید وار ترحم الٰہی ہوتا ہے اب لازم ہے کہ تو صبر کر جیسا کہ تیرے ظلم پر اوروں نے صبر کیا تیر نے کہا سچ
مین حجت اور یہ بات میری خاطر نشان کر شغال نے کہا کہ تیری عمر کتنی ہے تیر نے کہا چالیس برس کی شغال نے کہا کہ اس مدت مین
تیری غذا کیا تہی کہا گوشت وحوش اور آدمیونکا شغال نے کہا کہ وہ جانور و آدمی تو نے چالیس برس تک کہائے اور تمام ...
اور انکی گوشت سے تن پروری کی آیا وہ ماں اور باپ نرکہتے تھے اور اُنکے عزیزان کو سوز مفارقت او رجہا جرت ... اور ...
مین مبتلا ہوگا اگر پہلے سے عاقبت اندیشی کرتا اور خونریزی سے پرہیز کہتا تو اسوقت مین فرزند و آب کے درد فراق سے جگر
تیرا کیون کباب ہوتا اگر یہی صفت خونخواری اور سیرت جفا کاری رکہیگا تو آمادہ رہ کہ اس سے بہی زیادہ دیکہیگا جب تک خلق ...
سے بیگی لوئی آسائش و امان سونگہی گا تو اب بہی کچہہ وقت باقی ہے توبہ کر اور اپنا اطلاق رفق او ترحمت اور ... کر ...
دارو گیر سے کنارہ کر آزار دینے والا منہ راحت کا نہین دیکھتا ہے او ... بیداد گر ہرگز مقصد کو نہین پہنچا ہے تیر نے جبکہ یہ بات
سنی سمجھا کہ بنا جس کام کی آزار اور ظلم پر ہوتی ہے سوائے ناکامی اوس سے اور نتیجہ حاصل نہین ہوتا ہے اور دل مین کہا کہ ...
عمر جوانی سے متعلق ہے وہ خزان پیری اور ناتوانی سے مبدل ہوئی اور ہر دم راہ فنا مین قدم بڑہاتی اور ...

Marfat.com

بہتر یہہ ہے کہ فکر زاد معاد کرون اور ترک دل آزاری اور جفا کاری کر کے تہوڑ لیسی قوت پر قناعت کرون اور بیش وکم کا غم نکرے کہ نکرہست و نیست سے درگذرون بیت لمولفہ کیا انفعال ہوگا اگر کاتب عمل ٭ رکھ دینگے میرے سامنے فرد بن حساب کی ٭ آخر شیر نے گوشت کھانے اور ایذا رسانی سے توبہ کر کے میوہ صحرائی پر قناعت کی شغال کہ مدت سے تائب اور فقط میوہ صحرائی سے قانع تھا دیکھا کہ شیر ہماری غذا ایک سال کی دس دن مین کھا گیا مضطرب ہوکر شیر کے پاس آکر کہا کہ شہریار اب کیا کام کرتا ہے کہا کہ مین فقط میوہ پر قانع ہون اور ایذائے مخلوق سی تائب شغال نے کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ایذا مخلوق کی آگے سے بہی زیادہ تر ہے شیر نے کہا کہ مجسے کیسکو کیا ضرر پہنچتا ہی کہ نہ منہ کسیکے خون سے آلودہ کرتا ہون اور نہ پنجہ کسیکے آزار پر کہولتا ہون شغال نے کہا کہ اپنے حق میں تو باز رہا مگر رزق اورونکا کہ ایک برس اوس سے بسر کرتے تھے تو دس دن مین کھالیتا ہے پس روزی جنکی اس سے متعلق ہے وہ یقین ہی کہ جلد ہلاک ہو جائین اور اسکا وبال تیرے بار گردن پر ہوا اور اسی جہان مین مکافات اوسکی تجہی پہنچے اور مجھے ڈر ہے کہ تیرا حال اوس خوک کی طرح نہو کہ جو بوزینہ کے مقابلہ مین ہوا شیر نے پوچھا کہ بیان اوسکا کر حکایت خوک و بوزینہ کہا کہتے ہین کہ ایک بوزینے نے مدد توفیق نیک ہی اپنی قوم کو چہوڑ کے اور ترک تعلق کر کے راہ صحرا کی لی اور ایک بیشۂ انجیر مین پہنچکے ساکن ہوا اور خیال کیا کہ ذیحیات کو اکل و شرب سے گزیر نہیں ہے اور جبکہ موسم انجیر کا نرہا تو اور غذا ملنا اس صحرا مین معلوم اس سے یہ بہتر ہے کہ اب انجیر کا ذخیرہ کیجے تا غیر موسم مین بے برگ و نوا نرہیے اسلیے ہر روز ایک درخت کے انجیر پہلے کہا تا تھا اسکے بعد بالکل جہاڑ لیتا تہا اور خشک کر کے ایک گوشے مین ذخیرہ کرتا تہا ایک روز موافق قاعدۂ مستمرہ کے ایک درخت پر بیٹھا کچہ کھاتا تھا اور ذخیرہ کے لیئے کچھ نیچے گراتا تہا کہ ناگاہ ایک خوک پیدا ہوا اور اوسی درخت کے تلے کہ جسپر بوزینہ چڑہا تہا آیا جبکہ بوزینہ کے اوسپر نظر پڑی خدا سے پناہ مانگی کہ خوک نے سلام کیا اور کہا کہ مہمان کا بہی کچہ حق ہے بوزینے نے بہی جواب مستقادہ بنفاق دیا مصرعہ مرحبا مرحبا تعال تعال ٭ اور کہا کہ اگر پیشتر سے جناب کی تشریف فرمائی کی خبر معلوم ہوتی تو فراخور حال شکستہ بال کے سامان مہمانی مہیا کر رکہتا اور اب بہی جو کچہہ کہ ہو سکیگا اوسمین دریغ نہوگا خوک نے کہا کہ مین دور سے آتا ہون اور اشتہا کمال رکہتا ہون جو کچہہ کہ حاضر ہو اسوقت مہربانی کر بوزینے نے اوس درخت کی انجیر گرانے شروع کیئے خوک بکمال رغبت کھاتا تہا حتی کہ ایک دانہ اوس درخت مین باقی نرہا خوک نے کہا کہ ای عزیز گرامی ہنوز نفس حریص غذا کی خواہش مین بیقرار ہے درخت دوسرا جہاڑ اور مجہپر مین منت کر بوزینے نے طوعاً و کرہاً دوسرا درخت جہاڑا مگر اوسمین بہی خوک کی سیری نہوئی اشارہ اور درخت کیطرف کیا بوزینے نے کہا کہ ای عزیز انصاف ہاتھ سے ندے میرا ایک مہینے کا قوت تو نے ایکدم مین کھالیا اب مجہی مقدور نہیں ہے کہ زیادہ اس سے متواضع ہون خوک برہم ہوا

له خوش آمدی خوش بیا بیا ۱۲

مله نوازش دلداری و مہرداری

Marfat.com

اور کہا کہ ایک مدت یہ جنگل تیرے تصرف میں رہا آج سے میری ملک ہوا تو اب یہاں سے راہ لے لومڑی نے کہا کہ کیسا گہر چھین لینا
بڑا ظلم ہے خیال جفا کا چھوڑ دے کہ ظلم اچھا نہیں ہوتا ہے اور آزردہ کرنا مظلوموں کا بہت مضرت رکھتا ہے خوک ایسی جواب سے زیادہ تر
آزردہ ہوا اور کہا کہ ابھی تجھ کو اس درخت سے نیچے گرا کے سزائے قرار واقعی دیتا ہوں یہ کہا اور جست کر کے شاخ درخت پکڑا شاخ
بار خوک سے ٹوٹ گئی اور وہ ایسا سرنگوں گرا کہ مہرہ گردن ٹوٹ کے واصل جہنم ہوا ای شیر یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ تو بھی اسیطرح
حق غیر نکالتا ہے جبکہ یہ گروہ غربا بھوک سے مرجائیگا اقربا اور عزیزان کے تمام عمر تجھے بددعا دینگے اور پہلے کام تیرا خلق
آزاری اور خونریزی تھا اور اب حالت زہد میں رزق مظلوموں کا غضب کرتا ہے غرضکہ ہر حال میں تیرے ہاتھ سے عالم کو آرام
نہیں ملتا ہے اور جانوروں کو اسیطرح تیرے جور سے مخلصی نہیں ملتی ہے تیرے ظلم کا وہ حال تھا کہ زہد اور صلاح کا یہ حال ہے سنا ہے
کہ لذت تن پرور بسے درگذرد اور لذت روحانی کی فکر کر **بیت** اسیر لذت تن ماندۂ وگرنہ ترا ٭ چہ عیشہاست کہ در ملک جان تمہیا نیست
شیر نے جبکہ شغال سے یہ نصایح حسنے میووں کو بھی ترک کر کے فقط آب و گیاہ پر قناعت کی اور طاعت خدا میں مشغول ہوا اور کبھی
کبھی ان بیتوں کو پڑھتا تھا **نظم** ایدل از جہان دل آزار در گذر ٭ وز تنگنای گنبد دوار در گذر ٭ کا جہان نہ لائق اہل
بصیرت است ٭ مردانہ وار از سر این کار در گذر ٭ چون میتوان بگلشن روحانیان رسید ٭ سعی نما وزین رہ پرخار در گذر ٭ در بحر
حرص نفس چو غواص شوخ چشم ٭ غوطہ مخور ز گوہر شہوار در گذر ٭ یہ ہے داستان بعضے بدکرداروں کی کہ لوگوں کو اپنے عذاب میں مبتلا
کرتے رہتے ہیں اور عاقبت کا کچھ اندیشہ نہیں کرتے ہیں آخر کو اسیطرح کی بلا میں کہ جو اوروں کے حق میں روا رکھتے ہیں خود مبتلا
ہوتے ہیں اسکے بعد راہ راست پہچانتے ہیں جیسا کہ شیر نے جب تک اپنی جگر گوشوں کو آتش بیداد صیاد سے کباب ہوتے نہ دیکھ
لیا خونخواری اور بدکرداری سے دل نہ اوٹھایا اور جب تجربہ اوسے حاصل ہوا پھر اس عالم غدار سے کنارہ کیا اور اسکی آرایش سے اصل
کیطرف التفات نکیا اور پھر کسی طرح سے عشوہ اس بیوفائی جادو وش کا خریدا نکیا **بیت** نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوی ٭ کہ
عشوۂ دنیا خرید وای بوی ٭ اور جو کہ خردمند ہیں وہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہیں کہ اس اشارت کو سمجھیں اور ان تجربوں کو اپنی حال
اور مآل کا پیشوا کریں اور بنائے کار دنیا اور آخرت کا سی ایک قصہ کافی پر رکھیں جو کہ اپنے اور اپنے فرزندوں کے حق میں پسند نکریں دوسروں
اور کے واسطے بھی روا نہ رکھیں تا کہ ذکر جمیل انکا حالت حیات اور ممات میں شہرۂ آفاق ہے **نظم** گویا یہ جہان صحرای حسرت
خیز ہے ٭ یا کوئی دریاے آفت خیز ہے ٭ تھے جو نادان آمین آکر گھر گئے ٭ تھے جو دانا وہ کنارہ کر گئے **باب گیارہوان**
مضرت افزون طلبی اور اپنی کام سے باز رہنے مین سے رائے دابشلیم نے داستان لیند پیسنی کے بعد فرمایا کہ ای فقیر صاحب
تدبیر سالک شرع و دلیل واضح مثال میں بدکردار کا عاقبت انجام کے عالم کے ایذا پہنچانا نہیں مبالغہ کرتا تھا اور جیسا اور وں کی
طرح آپ بھی اس بلا میں مبتلا ہوا ہو تو توبہ کی بنا ہے میں ایا بیان فرمائی تو سنا الہام ہے یہ ہے کہ وہ داستان کہ گیارہوین وصیت سے تعلق

Marfat.com

رکہنی ہے یعنی حقیقت اوس شخص کے کہ غیر کے کام پر مائل ہوا اور وہ کام اوسکے طور کے موافق اور حال کے مناسب نہو بیان فرما
حکیم کامل نے اوس عبارت مین کہ صفا اور لطافت مین آبحیات کے برابر اور شیرینی اور حلاوت مین ہمسر شربت نبات ہتی بیان کی اور
دعا دی **بیت لمولفہ** رہے مدام تو با بخت و تاج جاہ و حشم * کہا کرے تجہی خلقت پناہ شاہان ہے * اور کہا کہ بادشاہ
عالم پناہ بزرگون نے فرمایا ہے لِکُلِّ عَمَلٍ جَزَاءٌ وَلِکُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور واسطے ہر مقام کے مقال ہے
اور جامہ خانہ غیب سے لباس خاص ہر ایک کے بالای والا پر جدا جدا سیاہی اور خلعت خانہ بخشش سے ہر شخص کے قامت کے لائق
خلعت عطا فرمایا ہے ہر فرد سے ہر کام بن نہین آتا ہے اور ہر مرد ہر عمل کے لائق نہین ہوتا ہے **نظم** زغن را بہر طاؤس نزاد نر
نگس را پر عنقا ے نداد ندبہ ز سرکہ آرزوی گل نشاید پنسیم گل ز خار ہر خوش نیاید * ساقی الطاف نے اخمخانہ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ سے ہر کسیکو فراخور حال ساغر سرور دیا ہی اور شربت عنایت اور سر چشمہ رعایت سے کسیکو محروم نہین کیا ہے
کس نیست کہ نسبت بہرہ مندازتو ولے بہ اندر خود حوصلہ بجرعہ یا جاے * پس ہر شخص کو چاہیئے کہ جو صفت کہ صانع ازل نے اسکو
دی ہے اُسیکا شغل رکہے اور ایسا کرے کہ اُس کام کو بتدریج مرتبہ کمال کو پہنچاوے اور جو کوئی کہ پیشہ اپنا چہوڑکے کسی طرف
کہ اسکے مناسب حال نہین ہے رجوع کریگا بیشک مقام تردد اور حیرت مین گرفتار ہوگا پس ضرور ہے کہ جو راہ اختیار کی ہے پس
اُسی سے منزل کو پہنچے اور اگر اُس سے باہر نکلیگا تو سراسیمہ اور سرگردان رہیگا مخلوق کو چاہیئے کہ اپنے طریق عمل پر ثابت رہے
اور ہر طرف کو دست ہوس دراز نکرے اور افزون طلبی کو شعار اپنا نہ بناوے اور جو کام کہ اسکا پیشہ ہے اوسمین مشغول رہے
جیساکہ مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** انجیر فروش را چہ بہتر * کانجیر فروشد اے برادر * اور اس محل کے مناسب حکایت
زاہد عبری زبان کی ہے کہ جہان ہوس پیشہ نے ارادہ لغت عبری کے سیکہنے کا کیا اور اپنی بہی زبان بہول گیا راے دابشلیم
نے پوچہا کہ یہ قصہ کیونکر ہے اوسنے کہا **حکایت زاہد عبری** کہتے ہین کہ زمین قنوج مین ایک مرد صالح پرہیزگار دیندار
عبادت شعار تہا کہ پاکیزگی فطرت سے کدورت علائق کو زائل کرکے پردہ ظلمت کا پیش نظر سے اُٹہا ڈالا اور غاشیہ اُسکی سجادہ کا
فتوحات غیبی سے ہر اہل السدکی دوش پر رہتا تہا تمام ہمت اُسکی احیای رسوم شرع پر مصروف ہتی اور مرغ محبت الہی نے اُسکے
سینہ بے کینہ مین آشیانہ بنایا تہا اور اوسکے خورشید ضمیر نے ایک عالم تیرہ کو روشن کر دیا تہا اور باوجود اس بے برگی کے
جو کچہہ خزانہ غیب سے اوسکے ہاتہ آتا تہا مہمانون کو کہلا دیتا تہا ایکدن مسافر اوسکے مکان مین وارد ہوا زاہد نہایت
خوش ہوا اور جو کچہہ کہ تعظیم و تکریم مہمانداری کی چاہیئے بجالایا بعد الفراغ طعام زاہد نے پوچہا کہ کہان سے تشریف لاتا ہے
اور ارادہ کس دیار کا ہے مہمان نے جواب دیا کہ قضیہ نا مرضیہ میرا دور و دراز ہے اگر خاطر عاطر اوسکے طول سے ملول نہو تو بیان
کرون مین زاہد نے کہا کہ ہم کبہی گوش ہوش متنوار کہتا ہے ہر قصہ سے حصہ اپنا حاصل کر لیتا ہے اور قطرہ مجازی دریای حقیقت مین در آتا ہے

بیت زہر بازیچہ رمزے میتوان خواندن زہر افسانہ فیضے میتوان یافت بد تو بے دہشت سرگزشت اپنی کہی اور جو منفعت اور مضرت اس سفر مین دریافت کیے تہے او سی مشرح بیان کر مہمان نے کہا کہ اے زاہد زمانہ اصل میری دیار فرنگ سے ہے اور پیشہ میرا نان بائی تہا اور ایک دہقان تہا کہ اوس سے مجہے دوستی تھی اور اکثر میری اوسکی صحبت رہتی تہی اور از راہ یاری وہ مدد گاری میری غلے سے کیا کرتا تہا اور قیمت اوسکی آہستہ آہستہ ایک زمانہ دراز مین بقدر آمدنی مجہسے لیتا تہا اور بسبب اوسکی مہلت اور فرصت کے کام میرا بآسانی بسر ہوتا تہا ایک روز مجہے مہمان کر کے اپنے باغ مین لیگیا اور شرائط میزبانی جیسا کہ قاعدہ ارباب ہمت کا ہے بخوبی بجالایا اور بعد اکل و شرب کے باہم کلام مین مشغول ہوئے فیمابین کلام کے پوچہا اوس سے کہ منفعت تیری کسب کے کسقدر ہے کہا یہی کہ صرف میری دکان کا آٹھ خروار غلہ ہے اور اوسکی نفع جو اوس سے متفرع ہوتا ہے وہ اسقدر ہے کہ اہل و عیال کی خورش کو وفا کرے بس انتہا یہ کہ دس کے بارہ ہوتے ہین **بیت** جو بین تر نفع تر کاری ندارم * بدین دستور روزے میگزارم * دہقان نے کہا کہ تیرا نفع کچہہ بہی نہین مجہے خیال تہا کہ اوسکا افادہ بسیار اور حاصل بیشمار ہوگا مین پوچہا کہ ای خواجہ تیرا نفع کشتکاری کس مقدار ہی کہا کہ یہ میرے کام کا تہوڑا ہے اور منافع بہنا کہ دس سے سو تک بہی قناعت نہین کرتا ہون مین بلکہ اس سے بہی زیادہ کا طلبگار رہتا ہون متحیر ہو کر کہا مینے کہ ای خواجہ یہ درازی تیاس سے دہقان نے کہا کہ تعجب کر اس سے بہی زیادہ اسمین منفعت ہے مین تیری تسکین کر دون ایسی قیاس کر کہ ایک دانہ خشخاش کا کہ سب دانون سے چہوٹا ہی جبکہ اوسکو زمین مین بوڈالا اور سبز ہوا ایک دانے سے قریب پنجاہ کے تیر نکلتے ہین اور زیادہ بہی ممکن اور ہر تیر پر ایک قبہ ہوتا ہے اور ہر قبہ مین اتنے دانے ہوتے ہین کہ شمار اونکا کسی سے نہین ہوسکتا ہی اب خیال کر کہ نفع زراعت کا کسقدر ہوا اور حکمائے زراعت نے کہا ہے کہ زرع کے تین حرف ہین دو حرف اول کے زر ہین اور حرف آخر کو عین ہے وہ بہی نام زر کا ہی پس یہ پیشہ زر بزر ہے **بیت** دو حرف زرع زرست و یکے کہ میانہ ہم آن زرست پس اینجا زرست بر سر زر بہ یہ اشارہ زراعت کیطرف ہے اور دہقانیت کے جسسے سونیکا این اعتقاد ہے کہ کبریت احمر یہ ہے کما قیل **بیت** جستن گوگرد احمر عمر ضائع کردنست روے بر خاک سیہ آورکہ اکسیر کیمیاست جبکہ یہ باتین زبان سے دہقان کے سنین سودا دہقانیت کا دماغ مین پیدا ہوا اور دروازہ دکان کا بند کر کے زراعت کے اسباب مہیا کر کے زمین مشغول ہوا مین اور میرے محلے مین ایک درویش تہا صاحب کمال پاک نفس اور نیک خصال جبکہ اوسی معلوم ہوا کہ مین اپنی حرفت کو ترک کر کے اور کے کام مین مشغول ہوتا ہون اوسنے براہ شفقت مجہے بلایا اور کہا کہ ای کاریگر جو کچہہ کار خانہ ربانی سے تیرے حوالے ہوا ہے اوس پر راضی رہ اور طلب افزونی نکر کہ شومی حرص کی بہت بد ہے جو شخص کہ نقد قناعت مین رکہتا ہے پادشاہ اپنی وقت کا ہے اور جو کہ بذلت حرص مین گرفتار رہتا ہی مرتبہ دیو و دد مین شمار کیا جاتا ہے **بیت** حرص جوین می شکن صبر شکیب بنا نخوری گندم آدم فریب بد کہا مینے کہ ای شیخ اپنی کام مین چندان فائدہ نہین دیکہتا ہون اور فائدہ دہقانیت کا بہت ہے ارادہ اوسکا کرتا ہون

کہ شاید اس شغل کے منافع سے میری اہل و عیال آسودگی بسر کریں اور معاش میری آرام تمام سے بسر ہو زاہد نے کہا کہ مدت شادی ہے تیرا اسباب معیشت اپنی حرفت سے مہیا ہوا کیا اور مشرب زندگانی اس پیشے کے بدولت خس و خاشاک تردد سے مصفا رہا اور یہ عمل کہ اب اختیار کرتا ہے شاید کہ تو اوسکے لوازمات پر قیام نکر سکے اور عہدہ اوسکی مہمات کا جیسا کہ چاہیے تجسے سرانجام نہ پاوے اور جو کچھ کہ نہانخانہ آرزو میں تیرے خاطر پر خطور ہوا ہے شاید مطابق آرزو کے نہو پھر بجز ندامت کچھ حاصل نہوگا فضولی نکر اور کام اپنا نچھوڑ اور جسنے کہ اپنا پیشہ چھوڑا اور وہ کام کہ لایق اپنے نہین ہے یا اوسکے لایق نہین ہے اختیار کیا تو اوسی وہ پہنچتا ہے جو اوس کلنگ کو پہنچا ہے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت کلنگ** گاذر در لشکر نے کہا کہ ایک گاذر دریا کے کنارے اپنے کام مین مشغول رہتا تھا اور ہر روز ایک کلنگ کو دیکھتا تھا کہ اوس چشمے کے کنارے بیٹھکے جو کرم کہ اوس چشمے مین پاتا تھا اوسی کو کھاتا تھا اور اوسی پر قناعت کر کے اپنے آشیانے مین بسر کرتا تھا ایکدن باشہ تیز پرواز پیدا ہوا اور ایک تیہو کو صید کر کے پیٹ بھر کھا لیا اور باقی چھوڑ دیا کلنگ نے خیال کیا کہ یہ باشہ اس جثہ حقیر پر جانور بزرگ کو صید کرتا ہے اور مین اس ہیکل عظیم پر ایک محقر پر قناعت کرتا ہون ہر آئینہ یہ صورت میری دنارت ہمت پر دلیل ہے لایق ہمت عالی کا یہ ہے کہ آج سے صید حقیر پر نظر نکرون اور کمند ارادہ کو کنگرہ آسمانکے سوار اور حلقہ پھینکون اسکے بعد اوسنے ترک شکار کرم کیا اور مترصد صید کبوتر اور تیہو کا ہوا اوس گاذر نے دور سے تماشا پایا اور تیہو کا دیکھا تھا جبکہ حیرت کلنگ کے حال پر مستولی پائی اور کرم کے پکڑنیکے شغل سے باز رہا گاذر نے فراست سے دریافت کیا کہ جیسے کلنگ نے شکار باشے کا دیکھا ہی اپنے شکار سے ہاتھ اوٹھا لیا ہی یہ امر بے سبب نہین ہی اسواسطے منتشر نظر گاذر کی کلنگ کی طرف رہتی تھی قضارا ایک کبوتر اوسکے قریب آ نکلا کلنگ اوٹھا اور کبوتر کا ارادہ کیا کبوتر نے پرواز کی اور پانی سے گذر کے راہ خشکی کی لی کلنگ کہ اوسکے پیچھے آتا تھا کنارے پہ دریا کے گر پڑا اتفاقاً اوس جگہ کل ولای بہت تھے کہ پانو ہر ایک کا پہنس جاتا ہی اتفاقاً کلنگ کے پانو بھی اوسمین پڑ آئے جسقدر جہد زیادہ کی زیادہ تر پہنستا گیا دہوبی نے کلنگ کو پکڑ کے گھر کی راہ لی ایک دوست راہ مین ملا پوچھا کہ یہ کیا ہی گاذر نے کہا کہ یہ کلنگ ہی چاہتا تھا کہ کام باشے کا سیکھے وہ تو نہو سکا پر اپنی جان برباد کی اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون کہ تا معلوم کرے تو کہ ہر کسیکو ایک کام کیواسطے پیدا کیا ہی چاہیے کہ اوسی کام پر قیام کرے اور جو حرفت کہ خلاف اوسکے پیشے کے ہی اوسے چھوڑ دے جبکہ اوس درویش نے یہ مثل فرمائی خدمت میری حرص کا اور زیادہ ہوا اور رکان خیر کہ محض حرص و ہوا سے بھرے ہوئے تھے زاہد کی بات نے اونمین راہ نپائی اور پیشہ نانبائی کا ترک کر کے تہوڑے سے پونجی سے اسباب زراعت کا درست کیا اور تخم ریزی کر کے دیدۂ انتظار راہ حصول محصول پر رکھا ہے مہینے اس حال مین معیشت عیال مجھپر بال ہوئی سنبت کہ ان غروشی سی بر سقدر حاصل

له تیہو بروزن بیہو پرندہ ایست بغیر کلنگ یعنی از کبک کوچکتر صوبہ ان منتخب ۱۲ ب
عه دنارت بالفتح کمینگی ۱۲ ک

Marfat.com

ہو رہتا تھا کہ اہل و عیال کے تب روز بسر ہوجاتی تھی اور زراعت مین انتظار ایک سال کا چاہیئے تا فائدہ اوسکا حاصل ہو
اسکے بعد مینے دلمین کہا کہ غلطی کی تونے کہ بات بزرگونکی نسنی اب مصارف روزمرہ سے درماندگی ہی اور کسیطرح یہ تکلیف
رفع نہین ہوتی ہے اب صلاح یہ ہے کہ کچھ روپیے قرض لیکے دکان نانفروشی کی پھر جاری کرون کہ اہل و عیال
ہلاک نہوجائین کہ موسم زراعت کٹنے کا آجائے بعد اسکے ایک تاجر شہر سی مبلغ چند قرض لیکے دوسری بار دوکان
جاری کی اور ایک ملازم کو اوس دکان پر مقرر کیا کبھی خبرگیری زراعت کی کرتا تھا مین اور کبھی دکان کے انتظام کیواسطے
بازار مین آتا تھا جبکہ دو تین مہینے گذرے اوس نوکر نے یہانتک خیانت کی کہ دکان مین کچھ باقی نرہا اور زراعت
مین بھی آفتین پہنچین کہ جو خرچ ہوا تھا دسوان حصہ بھی اوسکا ہاتھ نہ آیا جبکہ یہ صورت پیش آئی اوس درویش سے
اپنا حال تفصیل بیان کیا مینے پھر عابد ہنسا اور کہا کہ تیرا حال اوس مرد کے مانند ہے کہ داڑھی اوسکی دو مویہ تھی اور دونون
عورتونکے ہاتھ سی برباد ہوئی مینے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت دو زن میانہ سال و نوجوان** درویش نے
کہا کہ ایک شخص کی دو عورتین تھین ایک ادھیڑ اور دوسری نوجوان اور آپ بھی ادھیڑ اور دو مویہ تھا کہ جیسے کھچڑی داڑھی
کہتے ہین اور دونون عورتونکو دوست رکھتا تھا ایک شبانہ روز ایک کے گھر رہتا تھا اور دوسرے دن دوسری کے گھر اور عادت اسکی
یون تھی کہ عورت کے زانو پر سر رکھکے سویا کرتا تھا ایکدن اوس ادھیڑ کی باری تھی اور اوسکے زانو پر سر رکھے سوتا تھا اوسنے خیال
کیا کہ جتنے بال اسکی داڑھی مین سیاہ ہین اگر یہ نہون تو اوس جوان عورتکو تمام بال سفید دیکھکے اس سے نفرت ہوگی جسوقت
یہ سمجھیگا کہ اسکے تمام حرکات و سکنات سے نفرت پائی جاتی ہی اوسوقت اسکے بھی طبیعت اوس سی تنفر کریگی یہ ضرور میری طرف
کو رغبت تمام پیدا کریگا اس خیال مین جسقدر کہ ہو سکا اوس سے عرصہ خواب تک سیاہ بال چنتی رہی اور اوس مرد کو کچھ
اسکی خبر نہ تھی مصرعہ برکندہ بآن ریش کہ دردست زن است * دوسرے دن اوس نوجوانکی باری تھی اپنی عادت کی موافق
اوسکے زانو پر سر رکھکے سو گیا تھا قضارا اوسکی بھی خیال مین آیا کہ یہ بال سفید اسکے اگر باقی نرہین اور جبکہ یہ اپنی داڑھی
آئینہ مین سیاہ دیکھیگا مقرر ادھیڑ عورت کی صحبت سے نفرت کرکے میری طرف کو لامحالہ رغبت کریگا یہی تصور کرکے جسقدر
فرصت وقت کی تھی بال سفید چنتی رہی جبکہ اسیطرح چند روز گذرے کہ ایکدن سیاہ اور ایکدن سفید چنے جاتے تھے
آخرکار ایک بال بھی داڑھی مین باقی نرہا اس مرد غافل نے ایکدن آئینہ مین دیکھا کہ منہ خواجہ سرا کے مانند ہے آہ
کھینچی اور کہا کہ میرا کیا حال ہوا ایک شخص نے لطیفہ گوئی سے کہا کہ حسن کی داڑھی عورتونکے ہاتھ مین ہوگی داڑھی تو
کیا اگر اوس مرد کی ناک اور کان بھی باقی ہین تو عجب ہے ایک شخص نے کہا کہ میسر نہی کا تیرے سے حاصل ہی مگر بتری وہ
ہوئی ای رفیق زال الذی ... الذی * درویش نے کہا کہ تیرا حال اوسی مرد دو مویہ کے مانند ہے کہ کچھ لوبچی تو نانبر کی دوکا

صرف کی اور باقی دہقانیت کے کام مین تلف کی اور تو آج دیکھتا ہے کہ نہ تو معیشت مین روٹی ہی اور نہ مزرع زندگانی مین خوشہ اور یہ دو شعر مؤلف کے تیرے ہی حسب حال ہین **ابیات** نہ تو صیّد کوہ الم اوٹھا اور زاریہ ہون تنکا نہ ہلا ۂ مجبی تو سنا اے کاہ ربا یہ بہی نہوا وہ بہی نہوا ۂ زاہد نے طوف حرم کا کیا ہندو نے بت کو کیا سجدہ ۂ ناکام وہ ہون مجہی گویا یہ بہی نہوا وہ بہی نہوا جبکہ حکایت اوسکی سمجہا مین کہ پیر عابد نے جو کچھ کہا تہا وہ سچ ہوا اب مجھے سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہین ہے اگر تمام اثاث البیت حوالے کرون تو بہی ایک شخص کے قرض سے چہوٹنا دشوار ہے یہ خیال کر کے شہر سے بہاگا مین منزل بمنزل ترسان اور ہراسان چلا جاتا تہا کہ اثنائے راہ مین سنا میں نے کہ میرے عیال سب ہلاک ہو گئے اور املاک سب قرضخواہ لے گئے **مصرعہ لمؤلفہ** جو ورد سے بچا اوسی رسال لگیا ۂ اب بین وطن کے جانیکی امید ہے نہ منزل پیمائی کرتا ہون اور یہ بیت گویا کی اپنے ورد زبان کرتا ہون **بیت** مرا ہونہ لیبت کا کیا کیا الم دکھاتی ہے ۂ چہٹی وہ رنج سے پیوند جو زمین کے ہوئے ۂ اور دوا اور دول کی کسی طبیب سے چاہتا ہون اور جراحت اندوہ پر لقائے اہل اللہ سے مرہم رکھتا پہرتا ہون شاید کہ اسمین التیام پائے جیسا کہ مؤلف نے کہا ہے **بیت** مین دیوانہ ہون مرہم فائدہ مجکو نہ بخشیگا ۂ اگر اچہے بہی ہونگے زخم تو سنگ جراحت سے ۂ اب اس ساعت کہ میرا آئینہ دل آپکے مصقلۂ زیارت سے مصفا ہوا ہے اور شربت عیش شیرینی کلام شکر بار سے پیا ہے اگرچہ رنج بہت اوٹھائے ہین مگر امید ہے کہ آپ کی برکت زیارت سے مقصود کو پہنچون یہ ہی تتمہ میری سرگزشت کا کہ بیان مین آیا **مصرعہ** سرگزشتم را چہ پرسی سرگزشت از سر گزشت ۂ زاہد نے فرمایا کہ جو کچھ کہا تو نے اوسکے صدق پر میرے دل نے گواہی دی اگرچہ زحمت مہاجرت اور مشقت مسافرت بہت کہینچی تو نے لیکن تجربے بہی خوب حاصل کیئے اب یہ زندگانی دور وزہ بہر کیف آزادانہ بسر ہو جائیگی غم بود و نابود دنیا کا ایک قلم دل سے محو کر ڈالنا مناسب ہے اور واسطے تسکین کے تو کانئیہ عمر کفایت کرتا ہے **بیت** دیکھ کہدیتے ہین مت ہاتھ سے کہو دولت فقر ۂ شاہ کہتی ہیں اوسی جو کہ گدا ہوتا ہی ۂ مہمان اور میزبان دونون باہم خوش ہوئے اور ایک نے دوسرے کے صحبت غنیمت سمجھی اور یہ زاہد اگرچہ قوم بنی اسرائیل سے اور زبان عبری بہت فصاحت سے بولتا تہا اگرچہ اور علم اور زبانون مین بہی دستگاہ رکہتا تہا لیکن لغت عبری مین فصیح اوسن بانکا تہا اور اکثر اپنی خواص سے زبان عبری مین کلام کیا کرتا تہا یہ مہمان فرنگی حقیقت لغت عبری سے مطلق آشنا نہ تہا لیکن کلام زاہد کا اون باتون سی بہت بہاتا تہا جبکہ عرصہ زیادہ گزرا اور وہ فرنگی زاہد سے بے تکلف ہوا عرض کیا کہ امیدوار ہون کہ یہ زبان مجہے تعلیم کر اور دریغ نفرما کہ بے سابقۂ معرفت اعزاز و کرم میرا کیا تو نے اور تکلف ضیافت مین اتنی رعایت کی کہ رابطہ محبت قدیم مین کوئی اتنا نہ کر سکے اب اس زبان مین بہی مجہے اپنا شاگرد کر اسکا شوق مجہے ہر دم بیقرار رکہتا ہے اگر اس باتمین تیری تعلیم سے مجہے دستگاہ ہوئی تو مین تیرا بندۂ احسان تمام عمر ہونگا زاہد نے کہا کہ مجہے اسمین کیا مضائقہ ہی کہ ایک شخص کو حضیض جہالت سی اوج دانش پر ترقی دون مگر

سلہ اثاث البیت رخت خانہ و قماش خانہ جنید دیگ و تابہ و تنور و ظروف و دیگر کالا و مال از ہر جنس کہ باشد ۱۲ سلہ بفتحتین لقا بالکسر دیدن ۱۲ سلہ با ہم گر پیوستہ شدن ۱۲ سلہ مرہم پیوند صارد و فتح تا رضمہ را صیقل ۱۲ سلہ پنہان التنظیم کرد از مزہ مقتی بگوئی و ان معنی باشد ۱۲ سلہ بجری بالکسر زبان عبری ۱۲ سلہ مبالغہ بمعنی بیشنبہ ۱۲ سلہ دستگاہ بمعنی قدرت و سامان و طاقت و با ۱۲ سلہ حضیض بفتح حاسے حطی پستی ۱۲

Marfat.com

خیال میں یون آتا ہے کہ لغت عبری اور زبان فرنگی مین مغایرت بسیار اور مباینت بیشمار واقع ہے مبادا اسکی تعلیم سے
کلفت تیری خاطر کو پہنچی اور اسپر بھی تجھے اس سے بہرہ حاصل نہوا اور آزمانا بھی خطای فاحش ہے کہ ایکبار تو نے اپنی حرفت کو چھوڑکے
دوسرے کی حرفت اختیار کرکے جان و مال برباد کیا اور ابتک بیکسی اور غربت مین گرفتار ہے بہائی نے کہا کہ حرفت اور چیز ہے اور طلب
علم کی امر آخر ہے اور بارہا دیکھا ہے کہ جو کوئی کسی کام مین ثابت قدم رہا ہے مطلب کو پہنچا ہے اور جسنے کہ علم کی طلب مین
مشقت کی ہے آخر راحت پائی ہے اور تعلیم اور تعلم کسیطرح ضائع نہین ہوتا ہی جیسا کہ اس صیاد نے تہوڑی زحمت کہ علم کی جہت سے
اٹھائی تھی اور اندک خدمت علما کی بجا لایا تھا لغت کلی اسکے ہاتھ آئی اور مضیق احتیاج سے نجات پا کی وسعت آباد عیش کو
پہنچا زاہد نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت صیاد اور طالب علمونکی** کہا اسنے کہ ایک درویش صیاد پیشہ شکار
مرغ و ماہی سے گزران اہل و عیال کی کرتا تھا ایکدن دام بچھائے ہوئے بیٹھا تھا بہزار انتظار تین مرغ دام کے نزدیک آئے قریب تھا کہ
پھنس جائیں اس اثنا مین آواز تند جدال آمیز آنے لگی صیاد دوڑا کہ مبادا اس آواز سے یہ مرغ وحشت ناک ہوکے جائین تو تمام اہل
و عیال آج فاقہ سے رہیں اسی اندیشہ مین ٹٹی کی آڑ سے باہر آیا دیکھا کہ دو طالب علم مسئلہ فقہ مین بحث کرتے ہین اور مقال انکا
جدال کو پہنچا ہے صیاد نے اونسے سماجت کی کہ تم شور نکرو تا شکار میرا ضائع نہو جائے انہون نے کہا کہ اگر ہمیں اس شکار مین شریک کرے
یعنی فی کس ایک مرغ ہمیں بھی دے تو ہم دم بخود ہو جائین صیاد نے کہا کہ اے عزیزو مین فقیر صاحب عیال ہون اور قوت کتنے شخصون کا
انہیں مرغونپر موقوف ہی اگر تم دو مرغ انمین سے لے جاؤ تو مین ایک مرغ سے دس آدمیونکی کیونکر تسلی کرونگا انہون نے جواب دیا کہ تو
ہر روز یہی کام کرتا ہے اور ہمنے مدتسے گوشت نہین کہایا ہے یہ ممکن نہین ہے کہ ہم دو مرغ نلیں والا ہم اتنا شور کرینگے کہ مرغ اڑ
جائینگے نہیں تو ہمسے شرط کر کہ دو مرغ ہمین دیگا تا ہم طلبہ مدرسہ کے مہمانی کریں صیاد نے ہرچند معاذرت کی اور کہا کہ تمہارے
مدرسے نے میرا جال نہین بنایا ہی اور نہ تمہارے طلبہ نے میری رسی کو بٹا ہی اور نہ مدرسنے دانہ جال مین ڈالا ہی بلکہ مینے زمین وقف
مین جال لگایا ہے بہلا یہ کب شرع مین درست ہے کہ میرا شکار دو ثلث تم نذر لیلو تو جبکہ طلبہ نے کوئی عذر صیاد کا نہ سنا ناچار
ہوکے وعدہ کیا اور وہ تینون مرغ پکڑے اسکے بعد بھی صیاد نے اُنسے بہت عذر کیا کہ مجھپر رحم کرو اور یہ مرغ مجھسے نلو انہونے
کہا کہ یہ بیفائدہ گفتگو ہے شرط کے موافق دو ہمارے حوالے کرنا جاری صیاد نے مرغ انکی حوالے کیے اور کہا کہ مینے یہ ٹنڈی اپر گوارا
کیا اور تحفہ مین گزرانا اگر وہ لفظ کہ تم جسمین بحث کرتے تہے مجھے بھی سکھا دو کہ مجھے اکثر دو اسمیں سے فائدہ حاصل ہو کہ جیسے
آجہی الفاظ کی بدولت یہ مرغ تمہارے ہاتھ آئے انہون نے کہا کہ ہم خنثی کی میراث اور لفظ مین بحث کرتے تہے صیاد نے کہا کہ خنثی کے کیا معنی ہین انہونے
کہا کہ معنی یہ ہین کہ خنثی کو نہ مرد کہینگے اور نہ عورت صیاد نے اس لفظ کو یاد رکھا اور بکمال ملال کلال اپنے گہر آیا اور صورت حال اپنی عیال سے بیان کی اور
رات ایک ہی مرغ کے گوشت پر سب نے کاٹی دوسرے دن کہ مرغ زرین جناح مہر نے آشیانہ چرخ چہارم سے کنگرۂ آسمان دنیا پر جلوہ گری کی صیاد دام کو

Marfat.com

اور دام پھینکا قضارا ایک ماہی دام مین آئی کہ ایسی مچھلی کسی نے نہ کبھی دیکھی نہ سُنی تھی کہ مانند بوقلمون کے رنگ اوسکے حساب سے باہر تھے صیاد اوسکے شکل و شمایل سے متحیر ہوا اور دلمین کہا کہ کبھی ایسی مچھلی کسینے نہین دیکھی ہے بہتر یہ ہے کہ اسے زندہ بادشاہ کے پاس لیجاؤن اگر بادشاہ کے پسند آئی تو یہ کلفت میری مٹجائے ایک ظرف مین پانی بھر کے اور اُس مچھلی کو دھر کے دولت خانۂ شاہی مین لایا قضارا بادشاہ اوس باغمین بیٹھا تہا کہ اوسکے آگے سنگ خام کا ایک حوض بنایا تہا اور مچھلیان رنگارنگ کی اوسمین چھوٹی ہوئین تھین اور تماشا اونکا دیکھتا تہا کہ ناگاہ صیاد نے اوس مچھلی کو پیشکش کیا بادشاہ نے ایسی مچھلی کبھی دیکھی نہ تھی دیکھ کے بہت خوش ہوا اور حکم کیا کہ ہزار دینار اسے انعام دو ایک وزیر بادشاہ کہ نہایت گستاخ تھا اوسنے آہستہ بادشاہ سے عرض کیا کہ صیاد اور دریا بہت ہین اور مچھلیان بیشمار اگر اسیطرح بادشاہ انعام دیا کریگا تو غالب ہے کہ خزانے مین کچھ باقی نہ رہے صیاد کو انعام فراخور استحقاق چاہیے نہ ہزار دینار بادشاہ نے کہا کہ اب مین ہزار دینار زبان سے کہہ چکا ہون کیونکر اوس سے پھرون وزیر نے کہا کہ حضور ایک ایسا حیلہ فرمائین کہ خلاف حکم بھی نہو اور ہزار دینار بھی بر بانجا دین وہ یہہ ہے کہ بادشاہ اوس سے سوال کرے کہ یہ مچھلی نر ہی یا مادہ اگر وہ کہے کہ نر ہے کہیو کہ مادہ اسکی لا اور اگر کہے کہ مادہ ہے تو نر کی طلب فرمائیے اور یہ ارشاد ہو کہ اسکے بعد ہزار دینار تجھے ملینگے بادشاہ نے یہی سوال صیاد سے کیا صیاد مرد دیرینہ اور تجربہ کار تھا دریافت کیا کہ وزیر نے بادشاہ کو ایسا کچھ تعلیم کیا ہی کہ اس سوال مین کچھ سِتر ہے آخر اسے وہی لفظ یاد آیا کہ جو روز گذشتہ طلبہ سے سیکھا تھا عرض کیا کہ ای بادشاہ یہ مچھلی نہ مذکر ہے نہ مؤنث بلکہ خنثیٰ ہے بادشاہ کو یہ جواب اسکا بہت پسند آیا اور وزیر پر زجر فرمایا اور دو ہزار دینار اوسے انعام دیئے اور اپنا ندیم کیا فائدہ اس مثل سے یہ ہی کہ صیاد نے دو مرغ علما کے دیئے تھے اور ایک لفظ کے یاد کرنے سے دو ہزار دینار پائے اور عنایت سلطانی سے سرفراز ہو کے مخصوص بارگاہ ہوا پس خیال کیا چاہیئے کہ رنج کشی علم کی اور خدمت علما کی کیونکر فائدہ نہ بخشی گی **نظم ناسخ** ترقی اگر اپنی چاہے بشر ٭ تو لازم ہی تحصیل علم و ہنر ٭ کہ علم و ہنر سے بشر کی ہے قدر ٭ جہان مین نہین بے ہنر کی کہے قدر ٭ جگہہ ہو سکیگی جو صفِ النعال ٭ تو پہنچا نہ تا صدر لو سکو کمال ٭ زاہد نے کہا کہ اگر یہ قصد تعصبانہ کرتا ہی تو مین بہی تیری تعلیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرونگا آخر ایک مدت تک تعلیم لغت عبری اوس مہمان فرنگی کو کرتا رہا لیکن کسی طرح زبان اُسکی اوس لغت سے آشنا نہوئی اور جہد و کوشش کچھ کام نہ آئی **بیت للمؤلفہ** نہو جس امر مین امداد تقدیر ٭ تو ہرگز کارگر ہوگی نہ تدبیر ٭ ایکدن زاہد نے اُس سے کہا کہ دشواری اختیار کی اور رنج عظیم گوارا کیا تو بہی تیری لسان اس زبان سے آشنا نہین ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ اب اسکو ترک کر اور اتنا سمجھ کہ جو میدان تیری جولان کے لایق نہین ہی اوسمین قدم نہ رکھ یعنی زبان اپنی اسلاف[1] کی نہ چھوڑ اور لغت اور حرفت خلاف آبا و اجداد کے اختیار کرنا عقل سے دور ہی مہمان نے کہا کہ ضلالت اور جہالت مین آبا و اجداد کے پیروی کرنا اسکو تقلید[2] حماقت کہتے ہین اور مین تقلید نہ اجد کی اس امر مین نکرونگا اور

[1] اسلاف جمع سلف یعنی گزشتگان ۱۲
[2] تقلید پیروی کرنا ۱۲

Marfat.com

روش تحقیق کو نہ چھوڑونگا کہ تقلید کنندہ شیاطین کی اور تحقیق نیک ہادی ہے صدق و یقین کی زاہد نے کہا کہ مینے
از راہ نصیحت اتنا تجھسے کہدیا آیندہ تجھے اختیار ہی مگر اندیشہ یہہ کرتا ہون کہ تو زبان عبری کے درپے ہی ایسا نہو کہ اپنی زبان
بہی بہولجاے اور زبان عبری بہی یاد نہ آئے تو حال تیرا اوس زاغ کے مشابہ ہو کہ چال کبک کی سیکہتا تہا اپنی بہی
چال بہول گیا مہمان نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت زاغ مقلد کبک** کہا کہتے ہین کہ ایک زاغ نے پرواز
مین دیکھا کہ ایک کبک عرصۂ زمین پر قہقہہ کنان خرامان ہی اور رفتار زیبا سی دل عالم کو صید کرتا ہی یہ دو بیتین گویا کی کہ
اوسکے حسب حال تہین پڑہنے لگا **ابیات** دیکہکر رفتار او ظالم موئی جاتی ہی خلق ٭ کم نہین تلوار کی چلنے سی عالم چال کا ٭ مری
جی او ٹہتے مین سنکر ہی یہ طرز گفتگو ٭ ایک عالم جیسہ مرتا ہی وہ عالم قال کا ٭ زاغ کو خرام کبک خوش آیا اور اوسکے متناسب حرکات اور چستی
اور چالاکی رفتار سے متحیر ہوا اور ارادہ کیا کہ خرام اس کبک کا سیکہا چاہیے اسلیے ملازمت کبک اختیار کی اور اوسکے رفتار کے
سیکہنے مین خواب و خور بہول گیا ایکدن کبک نے کہا کہ ای زاغ مین دیکہتا ہون کہ تو ہمیشہ میرے پیچھے پہرتا ہی اور درصدد میرے حرکات و
سکنات سیکہنے کا رہتا ہی یہ کیا خیال خام ہی زاغ نے کہا کہ ای زیبا خوش خرام رفتار تیری رفتار میرا دل ہاتھ سی لیگئی ہی اور تماشا تیری
روش کا ہردم خیال مین رہتا ہے سو واسطی تیری خدمت مین حاضر رہتا ہون کہ اس رفتار کو سیکہ کے پا افتخار ہمسرونکی سر پر رکہون کبک
نے قہقہہ مارا اور کہا کہ ای نادان کہان تو اور کہان مین میرا خرام یہ امر ہی ذاتی اور تیری رفتار وہ بہی تیری صفت جبلی ہی
اوسے زایل کرنا اور اسے سیکہنا یہ دونون قبیل اجتماع ضدین ہی اور امر جبلی زایل نہین ہوتا ہے اور بمقتضاے فطرت
تکلف سے تغیر نہین پاتا ہی تیری وضع اور ہی اور میری روش اور **ع** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اس خیال سے
درگذر اور اس اندیشے سے ہاتھ اوٹھا اور یہ گمان تیرا محض باطل ہی زاغ نی جوابدیا کہ جو ارادہ مینی کیا ہی اوسی ترک نکرونگا
بیت کشتی صبر بدریاے غم انداختہ ایم ٭ یا بمیریم درو یا بکف آید گہرے ٭ آخر زاغ ایک مدت تک کبک کے پیچھے پہرتا
رہا مگر روش اوسکی تو نہ سیکہ سکا بلکہ رفتار اپنی بہول گیا پہر چاہتا تہا کہ اپنی رفتار یاد آئی سو وہ بہی یاد نہ آئی یہ مصرعہ
جرأت کا اوسکے حسب حال ہی **مصرعہ** کہ بہولی اپنی بہی کوا چلے جو ہنس کی چال ٭ یہ مثل اسواسطی بیان کی ہی تا جانے
تو کہ سعی بیہودہ اور سعی بیفایدہ کرنا مناسب نہین حکمانے کہا ہی کہ جاہل ترین خلایق کا وہ ہی کہ ایسے کام مین ہاتھ ڈالے
کہ لایق اوسکے منصب نہو اور یہ قصہ اوسکی مانند ہی کہ تو نان بائی پن چہوڑکے زراعت مین مشغول ہوا آخر الامر سررشتہ
دونونکا برباد کیا **بیت** آرزو تجہی وصل ہو تو دون تصدق جان تک ٭ جان بہی کہوئی مگر پہنچا نہ اس انجان تک ٭ مہمان نے
نصیحت زاہد کی قبول نکی اور تحصیل لغت عبری مین مشغول رہا تہوڑے سے عرصہ مین زبان قدیم بہی فراموش کی اور زبان
عبری بہی یاد نہ آئی یہ بہی داستان اوس شخص کی جو حرفت اپنی چہوڑ کے اوس کام کو کہ اوسکے لایق نہو اختیار کرے اور یہ بات

Marfat.com

بادشاہون کیواسطے مفیدتر ہے کہ رعیت اور دوستونکی تربیت اور دشمنونکی استیصال کو اپنی ادبیر لازم کرین اور نااہل اور بدگوہر کو مردم اصیل اور پاک طینت کے ساتھہ برابری مین نہ لائین کیونکہ مردم کم مایہ تہوڑیسی ثروت مین آپکو ہمعنان فنون اور شجاعت ہی ہمعنان سمجھتے ہین اور یہ صورت آخر کو منجر بفساد ہوتی ہے رئیس کو چاہیئے کہ گوہر شناس کی مانند سنگ جواہر مین فرق کرے والا قدر اور قیمت ہمنا جواہر کے فساد راہ پائیگا پس لازم ریاست یہ ہے کہ مرتبہ قوانین سیاست کو سمجھ کے اپنے اپنے محل پر صرف کرے اور اگر عیاذاً باللہ تفاوت مراتب درمیان سے اوٹھ جائے اور اعلےٰ اور ادنیٰ ایک پلہ بر تولے جاوین تو ہیبت جہانداری برہم ہو جائے اور خلل اور اضطراب امور کلی مین راہ پائے **بیت** ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ٭ گر فرق مراتب نکنی زندیقی ٭ اسیواسطے سلاطین حکمت شعار روا نہین کہتے ہین کہ مردم بد اصل علم اور خط سیکہین یا مسائل فقہی اور قوانین اداب مین دخل پائین کیونکہ جب رسم جاری ہو کہ ارباب حرفت روش اصحاب دولت کی سیکہین اور ارباب دولت کام اہل حرفت کا اختیار کرین تو ہر آئینہ مضرت شنیع ظہور کرے اور اسباب معیشت خاص و عام کے خلل پذیر ہون اور اس جہت سے اہمال ہر کام مین نمایان ہو اور اثر اوسکا ہر مرد و زن مین سرایت کرے خردمند وہ ہے کہ محافظت قول حکما اور نصیحت و موعظت علما کو واجب جانے تا فوائد اسکے اور ثمرات تجربے کے اُس سے حاصل ہون اور مضرت عیب و ریب سے محفوظ رہے **نظم** کسی راگوئی درگیتی خردمند ٭ کہ دل بر نکتہ دارد گوش بر پند ٭

باب بارہوان فضیلت مین وقار اور ثبات اور قرار کی

دوسری بار شہریار کامگار متوجہ طرف حکیم نامدار کے ہوا اور زبان شکر بار سے ثنا کی اور کہا کہ ای پیر یگانہ روزگار یکتائی زمانہ بیان کی تونے داستان اُس شخص کی کہ حرفت اور لغت اجداد سے انحراف کرکے اُس چیز کے درپی ہوا کہ اُسکے حال کے موافق اور اطوار کے لائق نہتی اسلیے مطلوب دیدہ ارادت سے محجوب کیا اور پھر کار اصلی پر بہی قادر نہو سکا اب ارشاد کر کہ بادشاہ کے واسطے کونسی خصلت ستودہ تر ہی اور مصالح ملک اور ثبات دولت اور استقامت امور اور استمالت قلوب کیواسطے کونسی چیز بہتر ہے اور سینے بارہوین صحیفت مین دیکھا ہے کہ سلاطین کو چاہیئے کہ حلم کو پیرایۂ روزگار اور بُردباریکو سرمایہ کار اپنا کرین مگر مجہی اسمین تردد ہی کہ بادشاہونکیواسطے حلم بہتر ہے یا سخاوت و شجاعت حکر عہدہ سے عقدہ کشائی اور صواب نمائی اس امر کی کر اور بہید اس مسئلہ دقیق کا بہت واضح طرح سے بیان فرما حکیم دانادل نے کہا کہ ای بادشاہ زمانہ جان تو کہ بہتر صفت اور پسندیدہ خصلت بادشاہ کیواسطے یہ ہے کہ لشکر اور رعیت اوسکا شکر کرین وہ کیا ہی کہ حلم اور حُسن خلق چنانچہ کلام سے سلطان سریر نبوت اور مالک مملکت رسالت علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ سعادت دنیوی اور فلاح اخروی حلم اور نیکو خوئی پر مقرر کیگئی ہے کما قال النبی جیسا کہ کہا ہے مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلُقِ یہ تین آیتین کہ بادشاہونکو ضرور چاہیئے اور فضیلت ایک کی دوسری صفت پر معلوم کرنا بہی واجب ہے کہ تینون آپسمین ایک فرق رکہتی ہین یعنی شجاعت ہمیشہ کام نہین آتی ہے

Marfat.com

گاہ گاہ احتیاج اوسکی ہوتی ہے اور سخاوت اور حلم و قوت درکار ہین اسلیے حلم اور سخاوت شجاعت سے بہتر ہین اور فائدہ سخاوت کا مخصوص محتاجون کے واسطے ہے مگر حاجت حلم کی سبکو ہے اور منافع خوشخوئی کے خاص عام اور رعیت و سپاہ کو شامل ہین اسواسطے حلم اون دونون صفتون پر فضیلت کہتا ہے **نظم** خلق رکہنا ہے جسکی طینت مین ہین ٭ وہی انسان ہے حقیقت مین حسن ظاہر کا کو ہوا نہ ہوا ٭ حسن وہی ہے جو ہووے بہتر مین ٭ ایک بزرگ نے کہا ہی کہ اگر مجہمین اور تمام عالم مین ایک تار ہو اور سب اتفاق اوسکی توڑنیکا کرین امکان نہین کہ توڑ سکیں یعنی اگر وہ ڈہیل دینگے تو مین کہینچونگا اور وہ **کہینچین گے** تو مین ڈہیل دونگا یعنی کمال حلم اور وسعت عفو میری ایسی ہے کہ تمام اہل عالم کے ساتہہ مین بآسانی اور زندگانی بسر کرونگا کسی طرحسے شکستگی راہ نپائیگی **بیت** من نگہند آورم وا ورم او خوشتین ٭ او نرود لطیع من من نروم بخوبی او ٭ اب اتنا اور جاننا چاہیئے کہ حلم اور تامل نیک ترین خصائل سے ہے خلق اللہ کیواسطے خصوصاً بادشاہون کے واسطے اور ثبات و وقار سلطنت کا خلق اللہ کی دوستی کے سبب ہوتا ہے اور احکام اونکی اہل جہان کے تامل اور رجوع ہوا سی سبب نافذ ہوتے ہین اور امر و نہی انکا اعلی اور ادنی پر بلا قید اسی سبب جاری رہتا ہے پس اگر اپنا اخلاق موافق دیانت اور امانت کے آراستہ نرکہین تو ممکن ہے کہ درشت خوئی کے سبب اہل اقلیم نفرت کرین اور خفت اور سبک وضعی اونکی ایک عالم کو آزردہ کردے اور بہت سی جانین اور اموال معرض ہلاکت و تفرقہ مین پڑین **رباعی ناسخ** غضب ہے حکم سلطان بے تامل ٭ یہ لازم ہی کرے پہلے تامل ٭ تامل سے اگر غافل رہیگا ٭ بہت سے ملک مین ہونگے تخلل ٭ اگر بادشاہ آب سخاوت سے گرد احتیاج روے خلق اللہ سے دہو ڈالے یا آتش شجاعت سے خرمن حیات دشمن جلا ڈالے اگر سرمایہ حلم سے بے بہرہ ہے تو ایک درشت خوئی مین چشمہ سخاوت کا گندہ ہو جائیگا اور ایک سخت گوئی مین ہزار دشمن جانی پیدا ہونگے اور اگر سخاوت مین قصور اور شجاعت مین فتور بہی ہو تو مدارا اور دلجوئی اور حلم و خوشخوئی سے رعیت اور اہل ملک کو شاکر اپنا کر سکتا ہے اور خلق اللہ کو قید ہواداری اور سلسلہ خدمتگذاری مین کہینچ سکتا ہے **بیت ناسخ** گو ترا ای رشک گل ہے روی خوش ٭ لطف تب اسکا ہے جب ہوئی خوئے خوش ٭ اگر ثبات و وقار نہو گا تو حلم بہی ضائع اور بیکار ہو جائیگا کہ یہ تینون آپسمین لازم و ملزوم ہین **بیت** باش ثابت در طریق بردباری ہمچو کوہ ٭ ہر کہ تمکین بیش دارد بیشتر دارد شکوہ ٭ بادشاہ کو چاہیئے کہ حلم کی جگہہ متابعت نفس کی نکرے اور غصے کیحالت مین اطاعت شیطان کی روا نرکہے کہ غضب ایک شعلہ ہے آتش شیطانی کا کہ بستان خیر و صلاح کو جلا ڈالتا ہے اور غصہ وہ درخت ہی کہ سوا ملال اور پشیمانی کے اور کچہ پہل نہین لاتا ہے اور حلم پیغمبرون کے اخلاق سے ہے اور اہل تحقیق اور ارباب تصدیق کے نزدیک مقرر ہی جبتک کوئی غضب پر غالب نہین ہوتا ہے صدیقون کے زمرہ مین شامل نہین ہوتا ہے اور کلمات حکما مین لکہا ہی کہ ایک بزرگ سے التماس کیا کہ منفعت خلق کی اور مضرت غضب کے بیان فرما دیجئے فرمایا کہ اقسام حسن خلق کے بہت ہین اور ایسی مشہور و معروف ہین کہ محتاج بیان کے نہین ہین اور اقسام مضرت کے بہی علی ہذا القیاس اگر دو بہی

Marfat.com

کلمو نمین ادا کرتا ہون گوش ہوش سے سُن نیہہ ہی کہ ترک کرنا غضب کا جامع ہی جمیع مکارم اخلاق اور محاسن خصال کا اور
جسنے کہ غضب کو اپنی طبیعت پر غالب کہا لیس تحقیق جمع کرنیوالا ہے تمام قبایح اعمال او رفضایح افعال کا **نظم** خشم وکین
وصف سباع ودوان بہ ہر کرا خشم ست کین ہست از بدان بہ اصل خشم از دوزخ ست و کین تو بہ جزو آن کل ست خصم دین تو بہ
چون تو جزو دوزخی پس ہوشدار بہ جزو سوی کل خود گیرد قرار بہ اور دوسرا اس بات کو جاننا چاہیے کہ بادشاہ کو وزیر ناصح کامل اور
خردمند کی احتیاج اس جہت سے ہوتی ہے کہ اگر غرور جباری اور نخوت شہریاری اوسکو حلم وبردباری سے منحرف کرے تو وزیر صاحب
تدبیر بطریق نصیحت اوسے راہ راست پر لاوے اور جادۂ ثبات ووقار پر ثابت قدم رکہے اور مزاج اوسکا کہ عدالت سے
منحرف ہوگیا اعتدال ورستقامت کیطرف مایل کرے تا عنایت پروردگار اور برکت حلم و وقار سے جسطرف کہ
منہ کرے فتح اور نصرت رفیق اور قرین اور اقبال و دولت ناصر و معین اوسکے رہین اور اگر احیاناً کبہی نفس امارہ اپنی
خواہش نفس کیواسطے کرے تو صلاح بافلاح وزیر خوش تدبیر کی اوسکا ضرر زایل کردے جیسا کہ خصوصیت مین شاہزادہ
ہند کے اور برہمہ کے ہوا رای نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ بلاد ہند مین ایک بادشاہ تھا
بھلا رنام دفاین بیکران اور خزاین بے پایان کا مالک تھا اور سلاطین روزگار مین برگزیدہ تھا دو بیٹے رکہتا تہا کہ مہر درخشان اونکے
چہرۂ رخشان سے روشنی قرض لیتا تہا اور ماہ تابان اونکی زیبائی رخسار اور ناز کی عذار سے میدان سپہر مین گوی کے مانند
غلطان وسرگشتہ تہا حاصل کلام یہ ہی کہ از سرتا پا اگر حسن مجسم کہیے تو بجا ہی چنانچہ یہ بیت مولف کی اونہین کے حسب حال ہی **بیت**
چلو تلوار رکہکر دوش پہ تو اور چلو صاحب بہ پری کی سی ہی صورت صاف باقی پر لگا نا ہی بہ ایک کو سہیل کہتے تہے اور دوسرے کو
جبین اور اونکی ماں کا ایران دخت نام تہا کہ اوسکے رشک رخسار سے عروس آفتاب حجاب سحاب مین منہ چہپاتی تہی اور گیسوے عنبر بو اوسکے
سنبل کو شرم سے پیچ وتاب مین رکہتی تہے پس یہ شعر گویا کہ اوسکے حرکات کا تتبع ہی **شعر** مُردے جی اوٹھتے ہین سنکر ہی یہہ طرز گفتگو بہ
ایک عالم جسپہ مرتا ہے وہ عالم جان کا بہ دل بادشاہ کا اوس گوہر یکتا کے اور اون دونون فرزندون کے عشق ومحبت والہ اور شیدا تھا
اور اونکی دیدار کے بغیر آرام جان اور سرور دل حاصل نہوتا تہا اور ایک وزیر تہا کہ اوسے بلار کہتے تہے اونکی لغت مین معنی بلار
کے یہ ہین یعنی مبارک رو اور وہ وزیر متانت اور عقل مین مشہور تہا اور اوسکی رای صایب ہر مشورہ مین بے خطا تہی
اور کیاست اور کاردانی اور فراست ومہربانی ہر حال مین اوسکے اقوال و افعال سے تراوش کرتی تہی اور یہ بیت گویا کہ موافق
ہے **بیت** ہوا وہ تیر سا نشا لیسی جو نہوتا تہا بہ کہلا ہی ناخن ابروسے عقدۂ تقدیر بہ اور دبیر خاص اوسکا کہ کمال نام رکہتا تہا
نویسندہ تہا کہ عطارد سپہر اوسکے کمان بیان و تحریر کو نہ کہینچ سکتا تہا اور منشی فلک قدم تسلیم سے اوسکے صنایع کی مدارج کو نہ پہنچ سکتا
تہا زبان کلک لطافت شعار اوسکے مخزن اسرار فصاحت تہی اور اوسکی صریر خامہ ظرافت آثار مطلع انوار بلاغت تہی جو درمعنی کہ رشتہ نظم مین

Marfat.com

واسطے رونق بخش ہوتا تھا اور جو نقد حقایق کہ میزان تدبیر مین تولتا تہا تمام عالم اوسکا پست کرتا تھا اور ایک پیل سپید
رکہتا تہا کہ میدان جنگ مین باد جہان پیما کے دشت پیمائی کرتا تھا یہ قطعہ گویا کہ اوسکی شان مین ہی **قطعہ** جو دیکہون پیل فلک
رتبہ کو تیرے تو کہون ✽ برنگ کوہ یہ ای خسرو جہان بان ہی ✽ نہین ہین دانت یہ فرہاد کے ہین دست دراز ✽ نہین ہے
سونڈ یہ شیرین کی زلف پیچان ہی ✽ اور دو فیل سیاہ رنگ تنومند و عظمت اعضا مین مانند کوہ الوند کے میدان وغا مین
گردن کشون کے سر پائمال کرتے تھے یہ قطعہ گویا کہ اونہین کے شایان ہی **قطعہ** یہ جلد رو ہی کہ پل مین نظر سے غائب ہو ✽
اگرچہ ڈیل مین وہ مثل چرخ گردان ہی ✽ کریگا نفی عدو کے تیرے یہ ثابت ہی ✽ کہ دونون دانتون سے ایک شکل لا نمایان ہی اور دو شتر
بختیے کوہ کوہان ہامون نورد رکہتا تہا کہ ایک شب مین اقلیم کو طے کرتے تھے اور وقت پویہ کے پرندون سے میدان تیزگامی مین
کوئی سبقت لیجاتے تھے **بیت** ہامون نورد کوتن دل تحمل کردہ خوش ✽ تا روز ہر شب بارکش ہر روز تا شب خارکش ✽ اور
ایک سمند تہا تند رو تیز گام سیمین سم زرین لگام کہ عنان گردش مین باد جہان پیما سے سبقت لیجاتا تہا اور صبا گیتی نورد اوسکی گرد کو نہ
پہنچ سکتی تہی یہ قطعہ گویا کہ اوسکے مناسب حال ہے **قطعہ** ہے اسپ فلک سبز تر اغیرت خورشید ✽ ڈانٹی تو اگر اوسکو تو
بس ہانکے برابر ✽ جاوی کبہی شرق کبہی مغرب ✽ چھلاوا ✽ بجلی سا کبہی گنبد گردان کے برابر ✽ اور ٹہین اگر کبہی تو وہ ترک
پری ہے خصلت کو جو دیکہو تو ہی انسان کے برابر ✽ اور ایک تیغ کمر تھی کہ لیابی مین جواہر اور لآلی قیمتی سے آراستہ اور
پیراستہ تھی اور اوسکے جوہر ذاتی ایسے تھے کہ جیسے صفحہ الماس پر پائے مور نمودار ہون و یا تختہ مینا پر گس نے پر افشانی کی ہے ابر سے
اسواسطے کہتے تھے کہ خون افشانی مین ابر بہار پر ترجیح رکہتی تھے اور چمک مین برق کی چشم اعدا کو خیرہ کرتی تہی **ابیات**
تلوار تری روز وغا برق نظر آئے ✽ سر دشمنون کے قطرہ باران کے برابر ✽ گر کاٹ سنا دن مین تری تیغ دودم کا ✽ ہو ملک عدو شہر خموشان
کے برابر ✽ ہی دوست کو تلوار تیرے نوح کی کشتی ✽ اور ذات عدو کے لیے طوفان کے برابر ✽ بادشاہان سبکو کہ زور جنگا ہو چکا بہت عزیز رکہتا
تہا اور سلاطین ہفت اقلیم پر ان سب کے سبب سے مباہات کرتا تہا اور اوسکے ولایت مین ایک گروہ برہمہ تھا کہ اونہین سے ایک شخص کو
سب ہنود نے برگزیدہ کرکے اوسکی پیغمبری کے معترف تھے اور وہ راہ حق سے سبکو منحرف کرکے اپنی دین ایجاد کی تعلیم دیتا تہا
اور ضلالت جہالت مین اوس گروہ کو سرگردان اور گمراہ کر رکھا تہا ہرچند بادشاہ اوسکو ضلال اور اغوای خلایق سے منع کرتا تہا
مگر وہ اپنی عادت کو ترک نکرتا تہا آخر بادشاہ نے تعصب دین اور حمیت ملت مین سے ہزار آدمی اونہین سے مع برہمن الخبیث الخصلت کے قتل کیے
اور گھر اور مال اونکا لوٹ کی زن اور فرزند انکی اسیر کیے بعد اسکے چار سو برہمن اس جماعت کے کہ فنون علم مین آراستہ اور انواع دانش سے بہرہ مند
اور ظاہر اوس دین سے تائب ہوگئے تھے واسطے تعلیم کے ملازم بارگاہ سریر اعلے کے تھے اور نفاق اطاعت کرتے تھے اور فرصت انتقام
موقع کینہ خواہی کے منتظر تھے قضارا ایک شب بادشاہ سریر عشرت پر استراحت کرتا تہا کہ ناگاہ سات آوازین مہیب بیدر بیے خواب مین سنائی دین

Marfat.com

ہول سے بیدار ہوا اور متفکر تھا کہ یہ کیا چیز تھی اسی خیال مین بار دیگر سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ دو مچھلیان سرخ کہ اونکی شعاع سے دیدۂ نظارگیان خیرہ ہوتے تھے دم سے کھڑے ہین اور مرحبا کہتے ہین بادشاہ دوسری بار بیدار ہوا اور اندیشہ دور و دراز مین پڑا تیسری بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک تاز اور دو بطخین رنگین اور بزرگ اوسکے پیچھے سے اڑین اور آگے آکے اوترین اور بادشاہ کو دعا دینا شروع کیا پھر بادشاہ پر ربودگی غالب آئی اور دیکھا کہ ایک سانپ سبز رنگ اوسپر خال زرد اور سفید ہین بادشاہ کے پانو سے لپٹ گیا بادشاہ اوسکے خوف سے بیدار ہوا اور یہ تماشا کہ پردۂ خیال سے ملاحظ کیا اندوہگین تھا اسکے بعد پھر موکل خواب اوسی کشان کشان عالم مثال مین لیگئے اس بار دیکھتا کیا ہے کہ سر تا پا شاخ مرجان کی مانند خون مین آلودہ ہے بادشاہ بیدار ہوا اور نہایت مضطرب ہوکے چاہا کہ محرمان حرم سرا کو آواز دے کہ ناگاہ پھر نیند غالب ہوئی تو پھر دیکھتا کیا ہے کہ اشتر سپید راہوار کہ برق جہندہ کی مانند کوہ گزرا اور عمر گرامی کیطرح خوش رفتار ہے اوسپر بادشاہ سوار ہے اور مشرق کیطرف جاتا ہے اور ہر چند نگاہ کرتا ہے کہ کسی ملازم کو سوار و فروش پیادہ کے نہین دیکھتا ہے پھر خواب سے بیدار ہوا اور چھٹی بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک آگ اوسکے سر پر روشن ہے اور اسکی روشنی اسکے اطراف اور جوانب کو گھیری ہے اس صورت کے مشاہدے سے ہراسان ہوکے بیدار ہوا ساتوین بار پھر غافل ہو گیا دیکھا کہ ایک مرغ اسکے سر پر بیٹھا ہوا پیشانی پر منقار مارتا ہے اس بار بادشاہ نے خوفناک ہوکے ایسا نعرہ مارا کہ سب ملازم گرد بادشاہ کے خفتہ و بیدار تھے سراسیمہ ہوکر دوڑے بادشاہ نے سبکو تسکین دی اور کہا کہ خیریت ہے ابھی اپنی اپنی جگہ جاکے ٹھیرو اور اس خواب ہولناک کی ہیبت سے مانند مار دم بریدہ اور مردم مار گزیدہ کی پیچتاب کھاتا تھا اور باخود کہتا تھا کہ کیا نقش گوناگون تھا کہ کلک قدرت نے دکھایا اور کیا لشکر فساد انگیز تھا کہ پے در پے آیا بیت نشستن کی عربدہ آشوب گزشت نارفتہ یکی فتنہ بلای دگر آمد اس تصور مین تھا کہ یہ صورت واقعہ کی کس سے کہون اور حل اس مشکل کے کس عالی فہم سے طلب کرون اور محرم اس راز کا کسی بناؤن اور شرح اس قضیہ کے کس سے کہون مصرع این درد کرا گویم و درمان ز کہ پرسم القصہ شب ہزار رنج بسر کی جبکہ عارض صبح روشن شکن زلف شب تار سے درخشندہ ہوا اور نقاب ظلمت دن کے آگے سے اٹھایا گیا بادشاہ اوٹھا اور برابر کے حلال ہر مشکل اور علم تعبیر مین کامل جانتا تھا بلایا اور تعجیل کہ بادشاہون کو منع ہے عمل مین لایا یعنی خلیہ اصلا مین بلا تامل تمامی حالات خواب کے جسطرح دیکھے تھے اون سے بیان کیے برہمنون نے واقعات ہولناک سنکے اور اثر خوف و ہراس کا ناصیہ شاہ پر دیکھ کے کہا کہ یہ خواب بہت سہمگین ہے اور تمام عمر ایسا خواب ہولناک ہماری کانون نے کبھی نہ سنا تھا اور کوئی معتبر بلا تامل تعبیر اسکی کر نہین سکتا ہے اگر بادشاہ اجازت فرمائے تو ہم غلام باہمدیگر اتفاق کرکے وہ کتابین کہ فن تعبیر مین رکھتے ہین اونسی رجوع کرین اور تامل تمام جو کچھ کہ دریافت کرین اور وہ تعبیر جسمین شائبہ شبہ و شک کا نہ ہے اوسے عرض کرین اور اوسکے دفع ضرر کی راہ ڈھونڈین بادشاہ نے اجازت دی یہ وہان سے باہر آئے اور

Marfat.com

خلوت کی اور خبث ضمیر اور ناپاکی سیرت سے سلسلۂ انتظام کو تحریک دیکر بالید گیر کہا کہ اس ظالم جفاکار نے تھوڑے دن ہوئے ہین
کہ ہماری قوم کے ہزار آدمی قتل کیئے ہین اور مال و متاع ہمارا تاراج کیا ہی آج سر رشتۂ انتقام کا ہاتھ آیا ہے کہ اس سیلے سی کینہ
ہمارا حاصل ہوگا اور اب جو اوسنی اس حادثے مین ہمین اپنا محرم کیا اور ہماری تعبیر اور تقریر پر اعتماد کیا ہے اب فرصت کو فوت
نکیا چاہیئے اور کینۂ دیرینہ کے لینے مین تاخیر نکیجیے کہ پھر ایسا موقع نملیگا **بیت لمولفہ** آتش غم سے جل رہا ہے عدو بہ
آب شمشیر سے بجھائے آب بہ راہ صواب کی یہ ہی کہ اس بات مین ہمکلام بے محابا کرین اور نہایت تہدید سے اوسی ڈراوین اور کہین
یہ سب خواب مخاطرۂ عظیم پر دلیل ہے کہ ہر ایک اوسمین سے بیم جان کے مقتضی ہی اور دفع اوسکی مضرت کا یہ ہی کہ خواص ارکان دولت اور
اعیان حضرت اپنی جان تصدق کرنے پر راضی ہون اور گھوڑا کہ وہ خاصہ بادشاہ کا ہی اور تینون فیل اور دونون شتر
اور شمشیر گوہر نگار سے قتل کیئے جائین اور ان سبکا لہو حوض مین بھرا جاے اور بادشاہ ایک ساعت اوسمین بیٹھے اور ہم افسون
اوسپر دم کرین اور وہ خون بادشاہ کے بدن پر ملین اور بعد اسکے آب خالص سے بدن بادشاہ کا دھوئین اسکے بعد بادشاہ
نڈر اور فارغ بیٹھے اگر بادشاہ اسی قبول کرے اور عزیز اور مقرب بادشاہ کے اس حیلے سے ہلاک ہو جائین اور وہ تنہا رہجاے تو تھوڑے
سے عرصہ مین اوسکی بھی ذات کی تدبیر کر سکنا آسان ہے ہمارا دل کہ اوسکے خار آزار سے مجروح ہے اس صورت مین گل مراد ہاتھ
آتا ہے اور دشمن قوی جبکہ ضعیف ہوگیا تو تھوڑی سعی مین ہلاک ہو سکتا ہے **بیت** دل اگر خار جفا دیدہ است کہ باز بہ گل امید
بچیند ز گلستان مراد غرضکہ اس بند روخیانت سے کفران نعمت پر اتفاق کرکے بادشاہ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ کی عمر دراز
ہو تعبیر اس خواب کی سوائے ہجوم رنج و بلا اور محنت و عنا اور کچھ نہین پائی جاتی ہے اور دفع بلا کے لیئے تدبیر از روے علم نجوم
صحیح یون ٹھہرتی ہے جو بادشاہ ہماری بات کہ عین نیک اندیشی و محض خیر خواہی ہی بسمع رضا سے قبول فرماتے تو جو ہجوم بلا
کہ ان خوابونکی تدبیر سے پایا جاتا ہے اور اوسمین کسیطرحکا شبہ و شک نہین ہی لو مقرر دفع ہو جائے اور اگر ہماری غرض پذیرا نہو
تو بلائی عظیم کے منتظر اور زوال بادشاہی اور قطع زندگانی کے مترصد رہیے بادشاہ اس بات کے سننے سے ڈرا اور دایرہ حیرت
مین پڑکے از خود رفتہ ہوگیا اور بعد تامل کے پوچھا کہ تفصیل اس اجمال کی بیان کرو برہمنون نے کہا کہ گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل یعنی اگر
کہتے ہین تو تمام سلطنت آزردہ ہوتی ہین اور اگر نہین کہتے ہین تو خدا آزردہ ہوتا ہی اور ہم کور نمکی سے منسوب ہوتے ہین یہ سنکر
بادشاہ زیادہ تر گھبرایا اور مبالغہ کیا کہ جلد تفصیل اسکی بیان کرو آخران ہفت دون نے قیل و قال حد کو پہنچا کی عرض کیا کہ
وہ دو ماہی کہ دم پر کھڑے ہین وہ دونون فرزند بادشاہ کے ہین اور وہ سانپ بادشاہ کے پانو مین لپٹ گیا تھا
وہ ایران رخت شاہزادی ہی اور وہ دو بطین رنگین دو پیلان سیاہ ہین اور دو قاز بزرگ پیل سپید ہی اور وہ شتر رہوار اور
سمند خوش رفتار شہر یار ہی اور وہ دو فراش پیادہ شتران بختی ہین اور وہ آتش کہ فرق بادشاہ پر روشن تھے

Marfat.com

بلا روز بہی اور وہ مرغ کہ منقار بادشاہ کے سر پر مارتا ہی کمال دبیر ہے اور وہ خون کہ جس سے بادشاہ کا بدن آلودہ ہی اثر ہے
شمشیر زنگار کا کہ فرق بادشاہ پر دشمن لگائینگے اور چہرہ مبارک کو اوس سے رنگین کرینگے اوسکی تدبیر خواب کے دفع ضرر کی اندوی علم
تعبیر کے اس طرح ٹھہرائی ہی کہ بادشاہ دو نیب بیٹیا و ایران دخت اور بردہ وزیر اور دنٹا و رہاتھی اور گہوڑے کو اور تیغ شمشیر سے ذبح
کر کے خون سبکا تھوڑا تھوڑا لیکے ایک ظرف میں جمع کریں اور شمشیر کو توڑ کے ان سب کشتوں کے ساتھ زمین میں دفن کر دیں
اور پہر اوس خون کو آب دریا میں ملا کے ایک آبزن میں ڈالیں اور بادشاہ کو اوسمیں بٹہلا کے دعا و افسون پڑہیں اور اوسکے
بعد اوسی خون سی بادشاہ کی پیشانی پر طلسم لکھیں اور شانہ اور سینہ بادشاہ کا اوس خون ناب سے آلودہ کر کے تین ساعت کے بعد
آب دریا سے دو تین دہو کے او خشک کر کے روغن زیت سی چرب کریں اس صورت میں مضرت کلی دفع ہو جائیگی اور سوا اسکے
کوئی چیز فائدہ بخش نہو گی **بیت** در دفع بلائے کہ نصیب تو مبادہ ÷ تدبیر ہمین ست کہ تقریر افتاد ÷ بادشاہ نے جبکہ یہ بات
سنی آتش حسرت متاع صبر میں شعلہ زن ہوئی اور باد وحشت سی خرمن شکیبائی برباد ہو گیا کہا کہ ای دشمنان دوستا
روا داری آدمیان اہرمن خو تمہارے اس تدبیر سے مرگ بہتر ہے اور اس تقریر سے کہ تینے کی شربت اجل خوشتر ہے گروہ
کہ بعضے انمین میری ذات کے مانند ہیں اور بعضوں سے مدار ملک و مال اور سبب زینت جاہ و جلال ہی اگر ان سبکو ہلاک
کروں پہر حیات سی مجھے کیا راحت ہیں تو ان سبکی راحت دیدار سی زندہ ہوں اگر یہ نہو تے تو خاک میری زندگی پر
بقول مولف کے **بیت** مثل خنائی غیر کے ہاتھوں میری بہار ہے ÷ سر سبز اگرچہ ہوں چمن روزگار میں ÷ مگر منی حکایت
حضرت سلیمان علیہ السلام و کلگلے کی نہیں سنی ہے اور حقیقت انکی جواب سوال کی تمہیں نہیں پہنچی ہے برہمنے التماس کیا کہ
ارشاد ہو **حکایت حضرت سلیمان ع** کہا کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام پیغمبر تھے اور بادشاہ بہی تھے
عظیم الشان کہ جن انس اور وحوش و طیور سب اونکی تابع فرمان تھے اور منشی قضا نے منشور سلطنت کا اونکے نام پر یوں لکھا تھا کہ نہ
اول ایسا بادشاہ تھا اور نہ بعد اسکے کوئی ایسا ہوگا اور غدوہا شہر و رواحہا شہر نمونہ ہی اوسکی سیر کا **بیت** فلک
بندہ در آستانش غلام ÷ زمانہ مطیع و جہانش بکام ÷ ایکروز مقربان ملکوت میں سے ایک فرشتہ نزدیک حضرت سلیمان کے قدح
آب ہاتھہ میں لیکے حاضر ہوا اور کہا کہ مبدع کل جل شانہ نے تجھے مخیر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر چاہے تو کہ تا قیام
قیامت کل نفس ذائقۃ الموت کے شربت پینے سی ایمن رہی تو اس جام کو پی لے و دا گر میل اسکا رکہتا ہی کہ گوشۂ زندان
ناسوت سے روضۂ صفائی لاہوت کیطرف متوجہ ہو تو جلد قدم اوٹہا یہ سنکے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خیال کیا کہ نقد عمر ایک
سرمایہ ہی کہ اوس سے بازار قیامت میں سود فراوان ہاتھ آنیوالا ہی اور عرصہ زندگانی کا ایک کشت ہی کہ اوسمیں تخم دولت
دو جہانی اور نہال سعادت جاودانی لو یا جا سکتا ہے اور اوس عالم میں ایسی دولت پر نفع کا ہاتھ آنا ممکن نہیں ہے

Marfat.com

پس بہر نوع نشاط حیات شیون فنا سے بہتر ہے اسی اختیار کیا چاہیئے اور اس عرصۂ دراز مین کہ مہلت عنایت کی ہی تحصیل رضاے پروردگار مین کوشش کافی کرنی چاہیئے عمر اوسکو کہتے ہین کہ خیال اور افعال خیر مین بسر ہو پھر خیال کیا کہ بلا تامل اعتبار کرنا ایسے امر جلیل کا نہ چاہیئے اللہ تعالے نے مشورہ کیواسطے فرمایا ہی تو چاہیئے کہ اکابر جن و انس و وحوش و طیر جمع کر کے مشورہ کرون اونکی رائین جس بات پر متفق ہون اوسے عمل مین لاؤن اسکے بعد سبکو جمع کر کے پوچھا کہ اس شربت حیات کے پینے مین تمہاری کیا صلاح ہے سب نے عرض کیا کہ ضرور پینا چاہیئے کہ دوام آپکے زندگانی کی فلاح تمام جہان کی ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل مملکت سے کوئی شخص باقی تو نہین رہا لوگون نے عرض کیا کہ ایک بگلا حاضر نہین ہے اور باقی سب موجود ہین گھوڑے کو حکم کیا کہ بگلے کو حاضر کرے گھوڑے نے حسب الحکم جاکر کہا کہ نبی اللہ نے تجھے یاد فرمایا ہے اوسنے آنے سے انکار کیا دوسری بار کتے کو حکم کیا کہ جلد جاکر تو بگلے کو لا کتا آیا بگلا اوسکے ہمراہ بلا تکرار و اکراہ چلا آیا حضرت نے فرمایا کہ بلایا ہے تجھے ایک تدبیر کے واسطے مگر پہلے ایک شبہہ اوسی حل کر کے بعد اوسکے اصل مطلب کا مشورہ کیا جائیگا بگلے نے عرض کیا کہ میری کیا حقیقت ہے کہ مین شبہہ کو حل کرونگا لیکن بادشاہ جو چاہے ذلیل کو عزت مشورہ بخشے تو دور نہین ہے بندہ پروری اور غلام نوازی ہے **بیت** تو آفتابی و من ذرۂ بغایت پست ۰ بعید نیست ز خورشید ذرہ پروردن ۰ اگر حضور رسالت منقبت اظہار مین اس شبہہ کے ارشاد فرمائین تو میری خاطر شکستہ مین گذری اوسی عرض کرون حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بعد اشرف حیوانات گھوڑا ہے اور خسیس تر جانورونکا کتا ہے اسمین کیا حکمت تھی کہ تو کہنے سے شریف ترین حیوانات کے نہ آیا اور کہنا خسیس ترین جانورونکا قبول کیا بگلے نے عرض کیا کہ اگرچہ گھوڑے کا کمال شرف ظاہر ہے مگر مرغزار وفا مین [illegible] اور چشمۂ حق شناسی سے قطرہ نہین چکھا ہے مصرعہ حسب حال اوسکے ہی **ع** اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید ۰ اور کتا ہرچند کہ خست سے موصوف ہے اور ناپاکی مین مشہور لیکن لقمہ وفاداری کا کھایا ہے اوسنے اور رسم حق گذاری کی عادت رکھتا ہی **بیت** حلقہ مہر کردہ در گوش ۰ بیک لقمہ نمی کند فراموش ۰ اور درگاہ حضرت کی کہ منبع وفا اور مجمع صدق و صفا ہے اوسکی قول بیوفا کا قبول کرنا مناسب نجانا اور سخن وفادار پر متوجہ ہونا مصلحت سمجھا مین حضرت سلیمان علیہ السلام نے بات اوسکی پسند کی اور ذکر آبحیات کے پینے کا ارشاد کیا بگلے نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ آبحیات تو تنہا نوش فرمائیگا یا دوستون اور عزیزون کو بھی پلائیگا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ رب کریم نے خاص میرے ہی واسطے بھیجا ہی اور اورونکا اسمین نصیب نہین لکھا ہے بگلے نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ کیونکر تجھے گوارا ہوگا کہ تو تنہا زندہ رہیگا اور سب ہمدم و عیال اور فرزند اور حق گذار تیرے آگے مرجائینگے پھر اس زندگانی سے تو کیا لذت پائیگا اور وہ عمر کہ دوستون و عزیزونکی فراق مین گذری اوسمین کسطرح راحت تصور نہین کیجاتی ہے [illegible] ہے **قطعہ** صحبت یار اغنیمت

Marfat.com

که نقد زندگی * خاص از بهر تماشا صحبت احبابست * ہی لیے سیر و تماشا گلشن عمر عزیز * پر یہ محتاج ہے از صحبت احباب ہے * حضرت سلیمان علیہ السلام نے بات اسکی پسند فرمائی اور شربت زہر آمیز فراق سی کہ تلخ اوسکا آبحیات تہا اجتناب کیا **بیت** ہرچہ احباب جدائی دہ ہست * دور تر زش دار کہ دوری بد است * بادشاہ نے کہا کہ یہ مثل اسواسطے لایا ہوں کہ تم جانو اے براہمہ کہ میں زندگانی اپنی بغیر اس جماعت کے نہیں چاہتا ہوں اور اپنی موت اور انکی موت کو برابر جانتا ہوں ہر آئینہ ملک صدد زوال اور انتقال میں ہے اور یہ راہ خطرناک بہی طی کرنا ہے اور وحشت خانہ لحد میں سونا بہی مسلم ہے پہر عمر دوروزہ کیواسطے کیون السی امر نالایم پہ جرأت کرون اور اپنے ہاتھ سی بنیاد دولت و عشرت اور نام و نشان کو برباد کرون اگر ہوسکے تو کوئی اور تدبیر کرو اور چارہ اسکا بوجہ احسن نکالو والا یہ کام مجھسے زنہار نہ ہوسکیگا براہمہ نے کہا کہ بادشاہ کی بقا ہو سخن حق تلخ اور نصیحت بے خیانت درشت معلوم ہوتی ہی مگر حتی الوسع ہم خیر اندیشی سے زبانیں بند نہ کرینگے ہمیں بادشاہ کی رای سے تعجب ہے کہ اوروں کو اپنی ذات کے برابر کرتا ہے اور اورونکی بقا کیواسطے اپنی جان عزیز اور ملک موروثی سے کنارہ کرتا ہی اور نصیحت مشفقانہ نہیں سنتا ہے اور خیرخواہونکی بات پر اعتماد نہیں کرتا ہے اور اس کام میں کہ موجب فرح تمام اور سبب آسائش خاص و عام ہے قبول نہیں فرماتا ہے اور خردمند اور ونکو اپنی ذات کے واسطے البتہ چاہتے ہیں نہ بغیر انکیواسطے اپنی ذات کو برباد کرتے ہیں اور بادشاہ پر پوشیدہ نہیں ہے کہ آدمی رنج بسیار سے درجۂ استقلال کو پہنچتا ہے اور کلید خزانہ ملک کوشش بسیار سے ہاتھ آتی ہے اسکو کہونا اور عمداً ترک زندگانی کرنا اور سریر دولت اور کامرانی کو دیدہ و دانستہ چہوڑنا روش خردسی فرسنگون دور ہے اگر ذات بادشاہ کی باقی ہے تو زن و فرزند بہت ہو رہینگے اور جو ملک برقرار رہیگا تو اسباب تجمل اور ملازمان کافی بادیانت بہت جمع ہو جائینگے بادشاہ نے جبکہ فضولی انکی گوش زد کی اور انکی دمدمی اور سحر بیانی سے متردد اور متالم ہوا اور بارگاہ سی اوٹھ کے خلوت میں آیا اور روے نیاز زمین خاک پر ملتا تہا اور آب حسرت دیدۂ اشکبار سے برساتا تہا اور آتش ناامیدی سی خرمن صبر و سکون کا جلتا تہا اور کہتا تہا کہ یہ ابر فتنہ ناکہ باران بلا کے برستا ہی کہانسی پیدا ہوا اور یہ لشکر غم کہ متاع حیات کے سوا اور کچہہ نہیں لوٹتا ہے کہانسے وارد ہوا **بیت** من لودم و گنجی و حریفی و سرودے * غم را کہ نشان داد و بلا را کہ خبر کرد * بہلا عزیزونکے مرگ کو کسطرح گوارا کرون اور بے ہمدمونکے کیونکر زندگانی بسر کرون اور فرزندونکے بغیر کہ روشنائی چشم اور قوت دل ہیں اور حالت حیات میں امیدواری اور بعد موت کے بجای جبر نتیجہ شہر یاری ہیں کسطرح انکی موت پہ راضی ہون بہ قول فردوسی فخر شاعران کے **بیت** ندارد پدر ہیچ بایستہ تر * ز فرزند شایستہ تر * **ایضاً** مشہور زمانے میں یہ مصرع ہے سلف کے * بہتر نہیں کچھ باپ کے فرزند خلف سے * اور ایران دخت کہ چشمۂ خورشید تابان رشحہ اوسکی چاہ زنخدان کا ہے اور مطلع ماہ درخشان پر تو اوسکی عکس روے درخشان کا ہے اور منبع اوسکا ایام زندگی کی مانند تازہ

Marfat.com

وخرم اور زلفین لیلائی فراق کیطرح درہم اور صحبت اوسکی دلربا اور مصاحبت اوسکی راحت افزا ہے اوسکی بغیر زندگانی سے کیا لطف پاؤنگا اور بلا وزیر کہ اوسکی رای روشن شبہائے حادثات کو آفتاب کی طرح سوز کرتی ہے اور بیتو اوسکی شمع ضمیر کا نور ہے ظلمت زدہ بغیر اوسکی رونق ملک و مال اور افزونی خزانہ و حصول اموال اسطرح سے کون کر سکیگا اور کمال دبیر کہ انشا پرداز نغز مضمین سپہر بلند اوسکا شاگرد ہے اور الفاظ اوسکی مانند لآلی دلکشا ہین اور حسن خط اوسکا طرب افزا ہے اگر وہ نہو تو مصالح ملک اور مواد شکون ہین تکاری کریگا اور احوال اعداسے اور اندیشون کے دشمنی سے کون مجھے بوقت اطلاع دیگا جسوقت کہ دونون ناصح کیا مانند دست و پا اور دیدۂ بینا تمام ملک کے ہین اگر فرد بقا پر خط فنا کھینچا جائیگا تو ہر آئینہ فوائد نصیحت اور آثار کفایت منقطع ہوجائینگے اور وہ پیل سپید کہ جسم اوسکا مانند جرم ماہ اور چرخ دوار کے سر بلند اور سریع السیر ہے اگر وہ نہو تو معرکہ کارزار مین کسپر سوار ہونگا اور وہ پیل سیاہ کہ عرصہ ہیجا مین خرطوم سے صف دشمن کو زیر و زبر کر ڈالتا ہے ہنگام نبرد نوج مخالف کو کیونکر برہم کرونگا اور اگر وہ دو اشتر کہ پیک صبا کی طرح سریع السیر ہین نہونگے تو ضرورت کے وقت کس سے خبر منگواؤنگا اور فرمان اپنا ممالک محروسہ کو اس شتابی سے کیونکر بہیجونگا اور وہ سمند دوندہ صرصر تک پولا درک یا دکر دار صبا رفتار کے سوا کہ رخشندہ گی ہین آتش حسرت دل خرمن ستم مین افروختہ کرتا ہے اور سرعت اوسکی دیدۂ مستبد ہر خسرو سے اشک گلگون بہاتی ہے کیونکر عزم رزم اور ارادہ سلطنت کشوری اور عنان گردی کرونگا اور گوی طرب چوگان نشر سے کیونکر لیجاؤنگا اور وہ شمشیر بران کہ آتش فتنہ اوسکی آب دار کی ہیبت سے یکقلم افسردہ ہوگئی ہے اور آب اوسکی آبروی ملک ہے بغیر اوسکے تسلط سے قبضہ جنگ کی خاطر جمع کرونگا جبکہ اس باب سے بے بہرہ ہوا اور جماعت متعلقون کی اپنی ہاتھ سے برہم کی مینی پھر ملک سے کیا تمتع اور عمر سے کیا لذت حاصل ہوگی بقول مولف کے **بیت** تو نہین آنکھون کے جو آگے تو دل خرم نہین ۔ جنبش مژگان کف افسوس سے کچھ کم نہین ۔ القصہ بادشاہ نے ایک شبانہ روز دریائے فکر مین غوطے کی نگروہ گوہر تدبیر کہ جس سے سر رشتہ امید کا ہاتھ آئے نہ پایا آخر یہ راز ارکان دولت پر شایع ہوا کہ بادشاہ فکر عظیم مین پڑا ہے بلاد وزیر نے اندیشہ کیا اگر بادشاہ کچھ اشارہ نہ کرے اور استکشاف مین اس راز کے مبادرت کرون تو یہ جرءت ادب سے دور ہے اور اگر توقف کرتا ہون تو مراسم اخلاص اور آئین اختصاص کے منافی ہوتا ہے آخر ایران دخت کے پاس آیا اور یہ رباعی ثنائیہ مولف کے پڑھی **رباعی** اوڑھے ہی ازل سے تو رداے عفت ۔ دیکھا نہ سنا تو نے سواے عفت ۔ عفت تیرے واسطے ہوئی ہے پیدا ۔ مخلوق ہوئی ہے تو برائے عفت ۔ بعد اور عرض کیا کہ رائے عالی پر مخفی نہین ہے کہ بندی نے حسرو زسے کہ خدام بارگاہ سپہر احتشام میں شرف انتظام پایا ہے کوئی راز کار کا مجھ سے مخفی نرہا ہے اور کسی مشورے مین بادشاہ نے میری بغیر عمل نہین فرمایا ہے کل سے دو بار برہمہ کو بلا کر مشورت کی ہے اور آج بھی خلوت اوسے کرکے متفکر اور رنجور بیٹھا ہے اور تو ملکہ روزگار اور مونس شہریار ہے اور عیبت اور لشکر سب تیری عنایت کے

Marfat.com

امید وارہین اور کبھی اکثر امور مین بادشاہ کا ثانی جانتے ہین مناسب یہ ہے کہ تو شہریار کی باہن جا کے صورتحال دریافت
فرماتا اوسکے تدارک مین ہم سب مشغول ہون ورنہ بر براہمہ عذر پیشہ بدا ندیشہ ہین مبادا کہ خباثت ذاتی سے کوئی فریب کے بادشاہ
کو اوس کام پر تحریص کرین کہ انجام اوسکا حسرت اور ندامت کو کھینچے اور جب بات ہاتھہ سے جاتی رہتی ہے تو تاسف کچہہ کام نہین
آتا ہی **مصرعہ** علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد ایران دخت نے جواب دیا کہ چند دفعہ سے مجمین اور بادشاہ مین شکر رنجی
ہی اوس دلسے کنایہ اور اشارہ مین گاہ گاہ کچہہ بات ہو جاتی ہی اسکی مجھے شرم آتی ہی کہ بادشاہ کے خلوت مین بے طلب چلی جاؤن اور
بے محابا استفسار حال کرون وزیر نے کہا کہ ای ملکہ جہان ایسی مدیتہ الاحباب کہتے ہین یہ خفگی نہین ہے بلکہ سبب رسوخ بنای محبت
اور موجب ثبات قاعدہ مودت ہی **بیت لمولفہ** آپکو ناز چاہیے مجکو نیاز چاہیے ❊ سچ ہی برای دوستی ناز و نیاز چاہیے
اس محل مین تکلف کو برطرف رکھا چاہیے کہ بادشاہ مکرم معظم اور اندیشۂ دور دراز مین پریشان خاطر ہی اور خدمتگار ایسے محل
مین گستاخی نہین کرسکتے ہین اور بغیر تیرے کلید صلاح کی اور کوئی اس قفل مشکل کو کھول نہین سکتا ہی اور مینے بارہا یہ
بادشاہ سے سنا ہی کہ جب ایران دخت میرے آگے آتی ہی اگرچہ اندوہگین بہی ہوتا ہون تو خوش ہو جاتا ہون اور اوسکے دیدار
سے ہون پیر اغم اور ملال دور ہو جاتا ہے اب تو تشریف لیجا اور دریافت کر اور کا[لطف] خدام پر منت رکھہ ایران دخت بادشاہ کے
پاس آئی اور کہا **بیت** غمت مباد و گزندت مباد و رنج مباد ❊ کہ راحت دل و آرام جان دفع غمی بعد اسکے عرض کیا کہ موجب
تفکر اور سبب حیرت کا کیا ہے اگر براہمہ سے کچہہ سنا ہی اور وہ لایق کہنے کے ہی تو خدام کو بہی اوسپر مطلع کیجیے تا بموجب اوسکی موافقت
کر کے شرائط خدمتگذاری سب بجا لائین بادشاہ نے کہا کہ سوال اوس چیز کا نکیا چاہیے کہ جواب جسکا مورث رنج وملال ہو
لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ یعنی سوال نکرو تم اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجائین اسطے
تمہارے وہی چیزین تو برائی مین ڈالے تمکو یعنی رنج مین ڈالین تمہین ایران دخت نے کہا کہ یہ رنج اگر سب متعلقان کی
طرف رجوع کرے تو غم نہین ہی کہ سلامتی ذات مبارک تدارک جمیع آفات کا ہی **مصرعہ** ہزار جان گرامی فدای جان تو باد
اور اگر عیاذاً باللہ وہ فقط نفس نفیس عالی سے متعلق ہی تو اوسمین اضطراب فرمانا اور غمناک بیٹہنا نچاہیے **مصرعہ** مرد
ثابت قدم آنست کہ از جا نرود ❊ بلکہ عزیمت مردانہ کیسے مناسب ہے کہ یہ عزیمت نشان ہی صبر و ثبات کا کہ عمدہ صفات سلاطین سے ہے
اور جزع اور فزع رنج کو زیادہ کرتا ہی اور بےصبری دشمن کو خوشوقت اور دوست کو رنجور کرتی ہی اور جو حادثہ آدمی پر آئے اوسمین
مضبوطی سے صبر کی ہاتھہ مین لے تو آخر کار چہرۂ مراد پیش نظر آتا ہی اور بہتر ہن مطالب کا بہی ہاتھہ آتا ہی کہ قضای الہی پر راضی ہو **بیت**
لمولفہ صبر ہی آفات مین لازم کہ ہی انجام خوب ❊ ہی دنیا مین صبوری کے برابر کام خوب ❊ پادشاہ کو لایق یہ ہی کہ جو کام کہ حادث ہو طریق اوسکی
تلافی کا کمال کیاست اور نور فراست اور نہایت ثبات اور قایم مزاجی سے کرے کہ وہ امر سپر شتہ اور پوشیدہ رہے خصوصاً

Marfat.com

وہ بات کہ اختیار اوسمین نہو زیادہ تر اوسمین ثابت قدم رہے اور مضطر نہ ہو بلکہ طبیعت کو خوش رکھے کہ وہ محض پروردگار
پیدقوف ہی لیس کریم جو کچھ کرتا ہے خصوص صابرونکے واسطے وہ بہتر ہے دوسرے خوبی اس امر مین اور ہی کہ انسان اوسمین
کسیطرح ملزم نہین ہوتا ہے تیسرے یہ کہ اللہ تعالے نے آدمی کو اختیار بخشا ہے اوسمین خطا کا بھی احتمال ہے اور خطا الزام
وملال کا باعث ہوتی ہے اگر وہ امر ایسا ہی کہ بجز دعا چارہ تدبیر سے باہر ہی تو سب بندگان شاہی بدل و جان دعاء راحت سلطان
مین شبانہ روز مصروف رہینگے اور اگر قابل تدارک کے ہی تو ان بیتونکے موافق عمل فرمائے **نظم** ہم گنج داری ہم خدم ٭ ہم
ملک داری ہم حشم ٭ بیرون نہ از خلوت قدم ٭ بر باب عالم زن علم ٭ رخ جانب مقصود کن ٭ اندوہ را نابود کن ٭ احباب را
خوشنود کن ٭ بردار از دل بار غم ٭ بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ براہمہ نے کہا ہی اگر ایک حرف اوسمین سے گوش کوہ مین کہدون
تو اطراف اوسکے مانند طور کے برہم و درہم ہو جائین اور اگر ایک رمز اوسکے روز روشن پر ظاہر کرون تو مانند شب کے تیرہ و
تار ہو جاتے ای ایران دخت اوسکی تفتیش مین مبالغہ تو کرتی ہے مگر سننے کی تو تاب لا سکے گی ایران دخت نے پھر مبالغہ کیا
بادشاہ نے اوسکے پاس خاطر سے حال ظاہر کیا کہ مینے کل رات یہ خواب ہولناک دیکھے ہین اور اوسکی تاویل اور تعبیر براہمہ سے
پوچھی تھی اون ملعونوں نے یہ تعبیر دی کہ تجھ دلدار اور دونون فرزندان عالیمقدار اور وزیر صافی ضمیر اور دبیر خوش تحریر اور پیل سفید
مردافگن اور اون دونون پیلان کوہ پیکر صف شکن اور دونون شتر خارا فرسا بادرفتار اور سمند صرصر رفتار کو شمشیر گوہر نگار سے
قتل کرکے اور پھر اس شمشیر کو بھی توڑ ڈالا چاہیے تب اوس خواب کا ضرر دفع ہو ایران دخت نے جبکہ یہ کلام بادشاہ کا سنا
دود اندوہ آتشکدہ دل سے اوٹھا اور روزن دماغ سے باہر نکل گیا نزدیک تھا کہ چشمہ چشم سے قلزم محیط جوش زن
ہو لیکن از بسکہ راست اور بردباری مین موصوف تھے دل کو تھاما اور کہا **بیت للمولف** تو رہے باقی بلا سے گو فنا
ہو جائین ہم ٭ سب بلا تیری ٹری ہم پر فدا ہو جائین ہم ٭ بادشاہ کو اس بات سے اندوہگین ہونا نچاہیے اگر جانین خانہ زادکی
بادشاہ کی ذات پر فدا نہ ہونگے تو اور کس کام آئینگے اگر ذات بادشاہ کی باقی ہی تو اولاد بھی ہونا ممکن ہے اور خدم متفرقہ
اور اسباب تجمل کے کم ہونے سے کوئی نقصان سلطنت مین نہین آتا ہے اور خدا کرے کہ ضرر خواب کا دفع ہو جاتے اور بادشاہ کا
دل اس رنج سے فارغ ہو مگر اس طائفہ غدار پر اعتماد زنہار نہین چاہیے کہ یہ دشمن دوست نما ہین اور بادشاہ کے نزدیک اگر قتل
کرنا اس گروہ کا ضرور ہی ٹھیرے تو بھی بلا تامل اور بغیر خوب سوچے اور سمجھے ایسے امر دشوار مین جلدی نفرمائیے کہ خونریزی کا
دشوار ہے اور جانوران بیگناہ اور نادرالوجود کی اساس حیات کو منہدم کرنا بلا سے بے ایمان اور گناہ بے پایان ہی اور اگر
نعوذ باللہ بے سوچے اور سمجھے خون ناحق جلد مین ہو جائے تو عذاب ابدی پڑا ہے پھر تاسف اور پشیمانی فائدہ نہ بخشیگی اور
حسرت و افسوس کچھ کام نہ آئیگا کہ مردہ کو زندہ کرنا دائرہ قدرت بشریہ سے باہر ہے ان براہمہ کو کبھی دوست نہ جانے

Marfat.com

اور حکمای دین اسپر متفق ہین کہ بدگوہر لئیم ہیرا یہ راستی اختیار نہین کرتا ہی اور علم و دولت اسکی زیور و ماسی آراستہ نہین بناتا ہی اگر طوق مرصع کتے کی گردمین پڑے ناپاکی اسکی متغیر ہوگی اور خوک کو اگر ہزار بار آبحیات سی شست و شو کیجیے تو نجاست اُسکی طہارتسی تبدیل نپائیگی البسون ہی کے علم کے حق مین یہ اشارہ ہی کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا اور مولوی معنوی علیہ الرحمۃ فرماتےہین **بیت** علم گرہر دل زنی یارے بود ÷ علم گر بر تن زنی مارے بود ÷ اور علم تیغ کی مانند ہے کہ اوس سے ہر کسیکو مار سکتے ہین وہ لوگ کہ پاک طینت اور پاکیزہ سرشت ہین نفس بد اور شہوت کو اوسی شمشیر علم سے قتل کرتے ہین اور وہ کہ بے جمعیت اور ناپاک سیرت ہین خرد اور روح کو کہ انسان اُس سے مرتبہ شرف پہنچتا ہے اوسی تیغ سے ذبح کرتے ہین اور جو آلہ کہ دشمنون کے دفع کیواسطے ہی کہ اُس سے دوستونکو آزار پہنچاتے ہین ایک محقق کامل نے اسی معنی مین اشعار موزون کیے ہین **ابیات** بدگہر را علم و فن آموختن ÷ دادنِ تیغ بدست راہزن ÷ تیغ دادن در کف زنگی مست ÷ بہ کہ آید علم ناکس را بدست ÷ جیلہ آموزان جگرہا سوختہ ÷ دغلہا و مکرہا آموختہ ÷ ای شہریاران برہمنونکی غرض تعبیر سے یہ ہے کہ فرصت انتقام کی فوت نہو اور بہت سی زخم کہ سیاست سلطانی سی انکی دلمین موجود ہین جاہتے ہین کہ اس صلاح زہرآمیز سے کہ قانون شفا جسکا نام کہا ہے انپر مرہم رکہین یعنی پہلے فرزند کہ قوت روح اور بجائے ذات شریف کے ہین وہ نظر سے پادشاہ کی خدانخواستہ اُٹھ جائین تا بادشاہ دل شکستہ اور بےارادہ ہوجائے اسکے بعد حکما اور وزرا اور امراے شفیق کہ ارکان دولت ہین اور آبادی ملک اور افزونی خزانے کی انکی کفالت اور کوشش سے متعلق ہے ضائع کرین تا بادشاہ کو سراسیمہ او رمضطر دیکھ کے رعیت اور دلیر اور لشکری ناامید ہوں اسکے بعد اسباب حشم اور خدم اور جہانداری مثل اسپ پیل اور شتر اور شمشیر کے برباد کرین تا بادشاہ تنہا بے سر و سامان رہجائے جبکہ شہریار کو دل شکستہ اور تنہا کر پائین تو چند روز مین جو داعیہ کہ سالہای دراز سے مکنون خاطر رکہتے ہین اوسی قوت سے فعل مین لائین آجتک مجبور بسبب عدم نہین مار سکتے ہین جبکہ امکان قدرت دیکہین آشوب فتنہ برپا کرین اس صورتمین کہ خدا ناکردہ فرزند اور رفیق اور سامان جہانداری باقی نرہے تو دشمنون کو چہار طرف سے برانگیختہ کرین لیکن بادشاہ کو چاہیے کہ دشمنونکی فریب سے کسی حال مین غفلت نکرے **نظم** دشمنِ غدار سی ایمن نہو ÷ مار سے آزار سی ایمن نہو ÷ دوستی ہین جب وہ قابو پائیگا ÷ تب کمال دشمنی دکھلائیگا ÷ اور باینہمہ اگر قول برہمنا کا بادشاہ کی نزدیک اصلی ہے تو تاخیر نفرمائے اور اگر توقف مناسب ہے تو ایک تدبیر اور بہی ہے اگر ارشاد ہو تو عرض کرون بادشاہ نے کہا جو کچھ کہ تو نے بیان کیا میری بہی اعتقاد مین یہی ہے اور جو کچھ کہنا ہے اوسی جلد کہہ ایران دخت نے عرض کیا اس کام مین مشورہ کاردان حکیم کا ضرور ہے کہ وہ سالک مسالک اخلاق اور محرم اسرار حقیقت ہی اور کوہ خضرا سے گوشہ غار مین منزوی ہے اور باس انفاس ایکدم فروگذاشت نہین کرتا ہی بلکہ اس شعر پر گویا کے

اوسکا عمل ہے شعر زبان کے بند ہر جانب سے روزن کہل گئے دل کے ٭ نظر کی بندہ پردہ اُٹھ گیا بس حایل کا ٭ اگرچہ اصل مین ان براہمہ سے نزدیک ہے مگر صدق وصفا اور دیانت و وفا مین بہت دور ہے مشورہ اس اہد کا نہایت مناسب ہے بادشاہ کو یہ بات لپسند آئی اور فی الحال سوار ہو کے کارندون کے پاس آیا اور دیدار حکیم سے کہ مجمع فیوض متناہی تھا مستفیض ہوا حکیم بہی شرط تعظیم بجالایا اور کہا کہ میرا کلبۂ حزان بقدم شہریاری منور ہوا لیکن سبب تکلیف فرمائی کا کیا ہے اور تغیر بشرہ مبارک کس باعث سے ہے اور نشان غم کہ ناصیۂ ہمایونسی پایا جاتا ہے کون چیز اسکا باعث ہوتی ہے بادشاہ نے کیفیت خواب اور برہمنونکی تعبیر تفصیل سے بیان کی کارندون نے انگشت تعجب دندان تفکر و تاسف سے کاٹی اور کہا کہ بادشاہ نے غلطی کی جو یہ خواب اس طائفہ غدار سے کہا اور یہ مکار اہلیت اسکی نہین رکہتے ہین کہ یہ خواب انسے بیان کیا جاتا جہت یہ ہے کہ نہ عقل رہنما رکہتے ہین اور نہ دیانت برجا اور بادشاہ کو اس خواب بشارت آمود پر شادی کرنا چاہئے اور اسکے شکرانے مین صدقات بیکران مستحقون کو دینا لازم ہے اور دلائل سعادت اور شواہد عزت اور عظمت تعبیر سے اس خواب کے پیدا اور ہویدا ہین دمبدم اجرای امور خواہش کے موافق ہونگے اور ساعت بساعت مہم دولت انتظام نہ پائینگے دوران تابع اور گردون غلام اور ملک داعی اور فلک بکام رہیگا اور اسیوقت تعبیر ہر خواب کی یہ تفصیل عرض کر کے کیدان بدسگالون کا دفع کرتا ہون **مصرع** گر بدست تو خدنگ است مرا ہم سر لیست ٭ اول وہ دوماہی سرخ کہ دم پر کہڑی دیکہے ہین وہ دونون قاصد ہین کہ بادشاہ سراندیپ کی طرف سے آئین گے اور دو بیل قوی ہیکل اور چار سو طل یاقوت رمانی کہ انار اوسکی رشک رنگ سے پُر خون ہو جائے اور جرم آتش اونکی شعاع کی غیرت سے نہان خانہ سنگ مین منہ چہپائے وہ بادشاہ کو پیشکش گذرانین گے اور وہ دو بطین اور ایک قاز کہ پیچہے سے اُڑ کے روبرو بادشاہ کے آئین تہین وہ ایک شتر اور دو گہوڑے ایسے ہونگے کہ رعد خروش برق جوش تیز ہوش سخت کوش کہ بادشاہ دہلی کا یہ طریق ہدیہ حضرت کو بہیجیگا اور وہ سانپ بادشاہ کی پاؤن سے لپٹا تہا وہ تلوار ہے ایسی آبدار کہ روز جنگ کسی نرم سخت پر نہ اٹکی اگر خنجر دشمن کے پڑی تو تنگ مرکب سے مانند برق کے گزر جائے اوسکی مدح مین یہ بیت مؤلف کے واقع ہے **بیت** ہے دوستا کو تلوار تری نوح کی کشتی اور آیدہ کی لیئے طوفان برابر ٭ وہ بہی بطریق ہدیہ بادشاہ دہلی پیشکش کریگا اور وہ خون کہ بادشاہ نے اپنی جسم مبارک کو اوس سے آلودہ دیکہا ہے وہ خلعت ہے ارغوانی رنگ مکلل بجواہر کہ دارالسلطنت غزنین سے بطریق ہدیہ جامہ خانۂ بادشاہ مین آئیگا اور وہ اشتر سپید کہ بادشاہ اُسپر سوار تہا سپید ہاتہی ہے کہ سلطان بیجانگر کا بادشاہ کی خدمت مین بہیجیگا اور بادشاہ اوسپر سواری فرمائیگا اور وہ آگ کہ بادشاہ کی سر پر چمکتی ہے وہ تاج ہے کہ سیلان کا بادشاہ ہدیہ بہیجیگا۔ اور وہ تاج ایسا ہوگا کہ کنگرہ اُسکی قدر کا کنگرہ قصر مینا رنگ سے برابری کریگا اور اُسکی گوہر فشانی سے ہر سو بادشاہ کے سر کا رشتہ گوہر کی درخشان ہوگا اور جو مرغ کہ بادشاہ کے سر پر منقار مارتا ہے اسمین تہوڑا سا اندیشہ کراہیت کا ۔

چندان ضرر اوسمین نہین ہی نہایت اوسکی یہ ہی کہ چند روز کیواسطے کسی دوست اور یار مہربان پر اعتراضی ہوگی اور مآل اوسکا
صلاح اور فلاح پر انجام پائیگا یہ ہی تاویل اور تعبیر بادشاہ کے خواب کی کہ ساتھ بار رسول بادشاہونکی درگاہ عالی مین
حاضر ہوکے ہدیہ گذرانینگی اور بادشاہ اون ہدیونسے شادکام اور تازہ دل ہوگا اور ثبات دولت اور دوام عمر سے برخورداری
پائیگا لیکن لازم یہ ہے کہ شہنشاہ بار دیگر نا اہلونکو اپنا محرم اسرار نکرے اور بغیر دوستی کبھی مشورہ نہ فرمائے اور لائق دانشمندی
یہ ہے کہ مردم بیباک ناپاک بدگوہر زشت سیرت کے مشورتسے پرہیز کرنا فرض جانے اور اپنی نفس نفیس کو کہ گوہر قیمتی ہے
مردم سفلہ دون ہمت لئیم منش کے سلک مین منسلک نکرے جبکہ اوس پیر مبارک نفس مسیحا دم نے بادشاہ کے دل مردہ کو
حیات تازہ اور سینہ پژمردہ کو نشاط بے اندازہ بخشی سجدات شکر ادا کیئے اور کہا کہ عنایت یزدانی میری مددگار تھی
کہ اس جناب حکمت مآب مین رہنمونی کی کہ مین بسبب برکت انفاس متبرکہ کے اس شدائد غمسے رہائی پا کے شادکام ہوا اور یہ
اشعار گویا کے شکرئیہ مین پڑہے **ابیات** مین آتش غمسے جل رہا تھا ٭ تن سے مرا جی نکل رہا تہا ٭ بہیجا ہی خدا نے آب رحمت
غم کی ہوئی برطرف حرارت ٭ صد شکر کہ مل گیا مسیحا ٭ مردے کو کیا ہی زندہ گویا ٭ الحمد للہ دائماً ابداً ٭ بعد اسکے بادشاہ
بادل شاد مستقر دولت کو آیا بعد سات روز کے متواتر رسول ہدیہ اور تحفہ کے ساتھ جسطرح سے کہ حکیم نے کہا تھا درپے
آنے لگے ساتوین دن بادشاہ نے دونون بیٹون اور بلار وزیر اور ایران دخت اور دبیر کو خلوت مین بلایا اور کہا کہ
عجب خطا کی مینے کہ خواب اپنا دشمنون سے بیان کیا اگر رحمت الہی متوجہ میرے حال پر نہوتی اور ایران دخت راہ تدارک نبتاتے تو ملاع
ان ملاعین کی مجھی اور تمام میرے اقربا اور اتباع کو ہلاک کرچکے تھے اور جسے کہ سعادت جیسی یاری کرے وسکو چاہیئے کہ مشفقان
کی نصیحت کو عزیز رکہے اور ہر کام مین تامل فرمائے اور احتیاط کو ہاتھ سے نہ دے اور مینے اسکے خلاف عمل کیا تہا **مصرع**
ہر کہ بے تدبیر کاری کرد سامانے نیافت ٭ اسکے بعد فرمایا کہ عزیزونکی خاطر اس واقعہ سے خالی ملال اور کلال سے ہوگی لازم ہے کہ
یہ ہدیہ ان پر تقسیم کرون خصوصاً ایران دخت کہ وہ اس حادثے کی تلافی کے باعث ہوئی تہی اور بلار وزیر نے کہ ایران دخت کے
اس تدارک کی صلاح بتائی ہے مقدم ہین بلار نے کہا کہ غلام اسیواسطے ہوتے ہین کہ حوادث مین اپنے سینے کو سپر بلا کرین کیونکہ یہ
بڑا کام ہی **مصرع** ہر کہ نمود دار دیر وای سر نارد ٭ اور خدام کہ ولی نعمت پر اپنی جان نثار کیا دعوی رکہتے ہین اگر ایسی موقع مین
ودلنوازی بخشش و انعام پا رکہین تو وہ جان نثار نہین ہین مگر ملکہ زمان نے اس حالت مین البتہ بہت سعی کی ہے اگر اس برکات
سے تاج مرصع یا پیارہ زعفرانی انمین سے ایک چیز جو ملکہ پسند کرے اور حضور عنایت فرمائین تو بجا ہی بادشاہ نے حکم کیا کہ ان دونون
چیزون کو حجرۂ خاص مین لیجائین اور پیچہے سے بادشاہ بہی مع بلار وزیر اس حجرہ مین تشریف لایا اور حرم بادشاہ مین ایک کنیز بزم افروز
نام تہی کہ بادشاہ کی منظور نظر تہی [illegible] لامعہ کہ خورشید خاوری اوسکے تبسم سے پردہ غربی مین چہپتا تہا بادشاہ اوسکا بہت مائل تہا

Marfat.com

باوجودیکہ ایران دخت حسن ملاحت مین فتنہ جہان اور لطافت مین آشوب زمان تھی تو بھی بادشاہ بزم افروز کو اوسکے ساتھ نوبت مین برابری دیتا تھا یعنی ایک شب و روز ایران دخت کے پاس اور ایک شبانہ روز بزم افروز کے ساتھ رہتا تھا بادشاہ نے اس حجرہ مین دونوں کو بلا کے کہا کہ پہلے اسمین سے ایک ایران دخت پسند کر لے اور وہ باقی دوسرا حصہ بزم افروز کا ہے ایران دخت کی میل تاج کیطرف بہت تھا اوسنے بلار وزیر کیطرف دیکھا یعنی بلار جسکی طرف اشارہ کردے اوسکو مین لون بلار نے اشارہ طرف جامہ کے کیا کہ بادشاہ کی نظر بلار کے اشارے پر جا پڑی ایران دخت نے دلمین کہا کہ اگر مین جامہ لیتی ہون تو بادشاہ اس اشارے کو دیکھ چکا ہے خدا جانے کیا بدگمانی کرے اسیواسطے اوسنے تاج اوٹھا لیا اور بلار بھی ڈرا اور اوسنے اپنی آنکھ اوسطرح کہ جیسے اشارہ کیا تھا کھلی اور کج رکھی تا بادشاہ اشارے پر مطلع نہو اور اسکے بعد چالیس برس بادشاہ کی خدمتمین حاضر رہا جب بادشاہ کے پاس آتا تھا آنکھ کو کج کر لیتا تھا تا بادشاہ کو اوس اشارے کی بدگمانی نرہے اگر دونون یہ دانشمندی نکی ہوتی تو دونو کی جان مقرر برباد جاتی **بیت** ہر کس مدار کار بر عقل نہاد بد بیشیشہ از بند بلا ہا آزاد بہ جبکہ ایران دخت نے تاج سے سرفرازی پائی اور بزم افروز کی بھی خلعت ارغوانی سے عزت افزائی ہوئی اسکے بعد پادشاہ ایک رات بزم افروز سے اور ایک شب ایران دخت سے بسر کرتا تھا ایکدن کہ نوبت ایران دخت کی تھی پادشاہ معمول کے موافق ایران دخت کے حجرہ مین آیا اور ایران دخت بار وی عالم افروز اور زلف دل آویز تاج مرصع برسر کاسہ زرین پر از شیر و شکر ہاتھ مین لئے ہوئے پادشاہ کے آگے کھڑے تھے اور بادشاہ اوس کاسہ سے جرعہ نوشی فرماتا تھا اور نظارہ جمال ایران دخت سے دل و دیدہ خوش کر رہا تھا اوسی حالت مین بزم افروز بھی جامہ ارغوانی پہنے ہوئے سامنے سے گذری بادشاہ نے جبکہ اوس غنچہ رخسار شگفتہ اور خسار تازہ دو بستہ نگاہ کی کہا سے ہاتھ کھینچا اور یہانتک شوق غلبہ کیا کہ بے تحاشا طرف بزم افروز کے متوجہ ہوا اور ایران دخت سے بطور مطایبہ کی کہا کہ یہ تاج بزم افروز کے سر کے لایق تھا کہ تو نے اوٹھا لیا ایران دخت تاب غیرت کے بیخود ہوگئی اور وہی کاسہ شیر پادشاہ کے سر پر ڈالدیا کہ ڈاڑھی اور بدن بادشاہ کا آلودہ ہوگیا اور وہ تعبیر کہ حکیم نے کہی تھی ظہور اوسکا متحقق ہوگیا یعنی پادشاہ آتش غضب سے شعلہ بنگیا اور بلار وزیر کو بلا کے یہ احوال بیان کیا اور کہا کہ اس گیسو بریدہ نادان کو میرے آگے سے لیجا کے گردن اتار تا خلق جانے کہ جو بادشاہ سے بے ادبی کرتا ہے یہ سزا اوسکی ہوتی ہے اور مین اس حکم سے ہرگز نہ پھرونگا ناچار بلار ملکہ کو باہر لایا اور اپنے دلمین کہا کہ اس کام مین شتابی بادشاہ کی نہ چاہیئے کہ یہ عورت فصاحت و بلاغت مین بے مثل اور کیاست و فراست مین بے بدل ہے اور بادشاہ بغیر اسکے دیدار کے صبر نہ کر سکیگا اور اسکے نفس پاک اور رای روشن کی برکت سے کتنے لوگ ورطہ ہلاکت سے بچے ہین پس اس کام مین شتابی بکاری مناسب نہین ہے بہتر یہ ہے کہ تامل کرون الیسا نہو کہ دال کیونت جواب سے منفعل ہون یہ کیفیت دو تین دن توقف کرنا مناسب ہے اگر بادشاہ اس حکم سے پشیمانی کھینچے تو حیات اوسکی اولی ہے اور اگر اسکے قتل پر اصرار اور مبالغہ کرے تو قتل اسکا بعد اسکے

کچہہ دشوار نہوگا مجہے اس تاخیر مین فائدہ کلی موجود ہین اول یہ کہ قائم رہنا ایک شخص کی ذات کا دوسری رضامندی بادشاہ کی کہ اگر اوسکے قتل سے نادم ہوا اور اوسی زندہ پائے تو کتنا خوش ہو تیسرے اسبات کا احسان تمام سلطنت پر ہی کہ ملکہ نے فرزند اور اقربا اور ارکان دولت بادشاہی قتل سی بچا لیئے ہین یہ احسان سبکو شامل ہے اسلیئے بعد ازان دخت کو اون محرمونکے ساتھ کہ بادشاہ کیطرفسے حرمسرا مین خدمت کرتی ہتین ایک مکان محفوظ مین چہپا کے رکہا اور مبالغہ کیا کہ ملکہ کی تعظیم اور تکریم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین اور آپ شمشیر خون آلودہ ہاتھ مین لیکے اور غمگین صورت بناکے بادشاہ کی روبرو آیا اور کہا کہ مین حکم بادشاہ کا بجا لایا اور اوسے اوسکی سزا کو پہنچایا بادشاہ کی صولت غضب اسوقت فی الجملہ کم ہوئی ہتی سنتے ہی اس بات کے اوسکے جمال کمال اور حسن عقل اور صلاح کو جو یاد کیا بہت رنجور ہوا اور اثر ندامت کا ہرچند چاہتا تہا کہ چہرہ پر ظاہر نہو تو بہتر ہے مگر اپنے دلمین آپکو ملامت کرنا شروع کیا کہ کیا اپنی کہ حلم اور تانی کو برطرف کیا اور اپنی محبوب دلنواز کو تہوڑی سی خطا پر کہ حق بجانب اوسکے تہا تلف کیا لازم تہا کہ ایسا حکم نکرتا اور آب حلم سے آتش خشم کو بجہاتا جب وزیر نے علامت ندامت بادشاہ کی چہرہ پر مشاہدہ کی کہا کہ بادشاہ کو غمناک ہونا نہ چاہیئے کہ تیر شست سی نکلا ہوا پھر نہین آتا ہے اور مردہ زندہ نہین ہوتا ہی اندوہ بیفائدہ کرنا جسم کو نزار اور دل کو بیقرار کرتا ہے اور حاصل اس سے دوستونکی اذیت اور دشمنونکی راحت کی سوا اور کچہہ نہین ہوتا ہے اور جو کوئی سنیگا کہ بادشاہ نے ایسا حکم فرمایا اور اوسکے بعد پشیمان ہوا تو وقار اور ثبات بادشاہی مین بدگمانی کریگا لازم تو یہ تہا کہ بادشاہ اس قضیہ مین ملائمت فرماتا اور سختی اور خشونت سے منحرف رہتا تو آج ندامت پیش نہ آتی اگر بادشاہ فرمائے تو مین قصہ بادشاہ یمن کا عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر

حکایت بادشاہ یمن

وزیر نے عرض کیا کہ ملک یمن مین ایک بادشاہ تہا رای پیر اور بخت جوان رکہتا تہا دیدۂ گردون نے اس سرعت گردش پر مدت حیات مین ایسا آفتاب آسمان سلطنت پر ندیکہا تہا اور گوش روزگار نے صف جہانداری مین ایسا جہاندار نہ سنا تہا

بیت

بزم مین تہا روی تابان آفتاب ٭ رزم مین دشمن کو تہا میر سحاب ٭ داد و دہش سے رام تہا سارا جہان ٭ شاکر انعام تہا سارا جہان ٭

اور یہ بادشاہ شکار دوست بہی تہا ایکدن شکارگاہ مین مرکب اپنا چپ راست دوڑایا اور نظر تامل سی ہر جانب دیکہا مگر وحوش طیور سے کوئی صید نظر نہ آیا ایک جگہہ ایستادہ ہوکر متحیر ہر طرف نگران تہا قضارا ایک خارکش پوست آہو کا نہایت افلاس سے اوڑہے ہوئی اوس بیابان میں خارکشی سے تعب اوٹہا کے ایک پتہر کو تکیہ کیئے ہوئے بیٹہا تہا بادشاہ دور سے سمجہا کہ یہ آہو ہی ایک خدنگ دل شگاف اوسپر مارا

ابیات

شعلۂ تیر کہ درآرد درق ٭ جست بران سوختہ خرمن چو برق ٭ فتنہ محابای بلاے نکرد ٭ بد کر خطای وخطای نکرد ٭ القصہ بادشاہ نے جبکہ تیر مارا اور اوسکے نزدیک پہنچا اوس مسکین کو با سینۂ مجروح اور تن پرخون دیکہا سخت غمناک ہوا اور ناخن ملامت سی چہرہ ندامت سی نوچتا تہا اور اوس جلدی کرنے سی ہزار خجالت اور حسرت کرتا تہا لیکن خارکش زندہ تہا

Marfat.com

بادشاہ نے اوس سے عذر بہت کیا اور مرہم پٹی کے واسطے ہزار دینار سرخ اوسے عطا کیئے اور گھر تک پہنچا دیا اور عنان انفعال طرف دارالسلطنت کے پھیری اور ایک زاہد کے صومعہ میں آیا کہ وہ عفت اور عبادت میں اُس شہر میں مشہور تھا اور یہ استدعا کی کہ ایسی نصیحت مجھے فرما کہ دنیا میں باعث مزید جاہ اور آخرت میں شفیع گناہ ہو زاہد نے بطریق کشف وکرامت کے کہا کہ اے بادشاہ وہ خصلت کہ دولت دنیا اور سعادت عقبی کو جامع ہو یہ ہے کہ غلبہ غضب کیوقت غصے کو دور کرے اور کسی امر میں جلدی نکر اور جو کام کہ کرے سو حلم اور تامل کے ساتھ کرے **ابیات** کسے کہ برفروزد آتش خشم ۔ مدارا زوی طریق مردمی چشم ۔ غضب چون انفس توسن اکند گرم ۔ عنانش درکش آنجا تا شود نرم ۔ بادشاہ نے کہا جانتا ہوں کہ چاشنی شربت زہر آمیز بردباری کا کام عقل میں ذائقہ تمام رکھتی ہے لیکن غصہ کیوقت اپنے نفس پر حاکم نہیں ہو سکتا ہوں اور جس وقت کہ آتش غضب مشتعل ہوتی ہے دور کرنے پر قادر نہیں ہوتا ہوں زاہد نے فرمایا کہ میں تجھکو تین رقعے لکھے دیتا ہوں تو اونہیں ایک معتمد خاص صاف اخلاص حاضر باش کو سپرد کر اور کہدے کہ جب غصے کی علامت تیری پیشانی پر مشاہدہ کرے اونمیں سے ایک رقعہ تجھے دکھا دے یقین ہے کہ تیرے نفس کو تسکین ہو جائے اور اگر اسپر بھی آتش غضب منطفی نہو تو دوسرا رقعہ دکھا دے اور اگر اسپر بھی نفس سرکش رام نہو تو تیسرا رقعہ پیش کرے امید خدا سے ہے کہ وہ غصہ تیرا شفقت اور ملائمت سے مبدل ہو جائے بادشاہ اس بات سے خوش ہوا اور زاہد نے تین رقعہ لکھکے ایک ملازم معتمد شاہی کو سپرد کیئے مضمون اُس پہلے کا یہ تھا کہ اقتدار کیوقت باگ اختیار کی نفس امارہ کے قبضے میں دے کہ تجھے ورطہ ہلاکت ابدی میں ڈالیگا اور دوسرے رقعہ کا مضمون یہ تھا کہ غصے کے وقت زبردستوں پر رحم کر کیا عاجز اکیوقت وہ بادشاہ کہ جو تجھپر بھی زبردست ہے مہربانی فرمائے بلکہ مضمون اس حدیث شریف کا یاد رکھ کہ ارحموا ترحموا یعنے رحم کر کہ تجھپر بھی رحم کیا جائے اور خلاصہ تیسرے رقعہ کا یہ ہے کہ حکم کر نہیں حد شرع سے تجاوز نہ کرنا اور کسی حال میں انصاف سے نگذر **نظم** اگرچہ دی ہے خدا نے تجھے جہانداری ۔ مگر نکیجیو زنہار مردم آزاری ۔ نہ ناز کر جو کہ مانند برق خندہ کرے ابھی سے تو نہ گر یہ سمجھہ لے عاریتا کارخانہ عالم ۔ اگر تو دانش و فرہنگ سے نہیں عاری ۔ بادشاہ زاہد سے رخصت ہو کے اپنے مکان میں آیا اور ہمیشہ حلم کو دوست رکھتا تھا اور غصے کیوقت یہ تینوں رقعے اُسے دکھاتے تھے اسی واسطے لقب اس بادشاہ کا ذوالرقاع یعنی صاحب رقعوں کا تھا اور انہیں رقعوں کے باعث ساتھ اس لفظ کے ملقب ہوا تھا اور ایک بادشاہ کی کنیز تھی کہ نہایت خوبرو پاکیزہ خو سرو قد ماہ خد یاقوت لب سمین غبغب لیکن رفتار طوطی گفتار **بیت** ماہ رو تھی سنکیوں دلکشی ۔ جانفزائے دلفریبے مہوشے ۔ نرگس بیمار زلف اوسکی چشم مخمور کے تھی اور دل عقیق یمانی اوسکے رشک لعل شکربار سے پرخون تھا اور خوبرویان خطا و ختا اوسکی چین زلف میں اسیر اور عشوہ فروشان کشمیر خواہش سلسلہ جعد تابدار میں پابزنجیر تھی **بیت** دیکھے گر خورشید رخ کو غش کرے ۔ ماہ جو دیکھے جبین غش غش کرے ۔ اور جمال حال اوسکا پاکدامنی سے شین اور حجاب زیور عفت اور پارسائی سے

Marfat.com

مزین تھا بادشاہ کا دل اوسکی شمایل پر اسدرجہ مایل تھا کہ ملکہ حرم خاص اور محبوب اعیان با اختصاص سے کنارہ کرتا تھا اور عروس یاد دشنام کی ہمیشہ غیرت حسرت سے خوناب روتی تھی اور واسطے اوسکے دفع کے ہزارون حیلے ڈھونڈھتی تھی القصہ ایکدن اپنا غم و غصہ مشاطہ حرم سرا سے ظاہر کیا اور قتل بادشاہ اور دفع کنیز کے لیئے مددگاری چاہیئے مشاطہ نے کہا تو اتنا بتا کہ بادشاہ اوسکی کون سے عضو پر زیادہ راغب ہے ملکہ نے کہا کہ بیشتر مینے خلوتمین دیکھا ہے کہ بادشاہ اوسکے سیب غبغب پر منھ رکھ کے بوسے لیتا ہے اور اس حال مین یہہ شعر گویا کا پڑھتا ہے **بیت لمولفہ** سیب جنت ہوگیا آنکھوں کا تنکا کہل بہ خلد مین جب مجکو وہ سیب ذقن یاد آگیا مشاطہ نے کہا کہ طریق آسان میرے اختیار مین ہے کہ بادشاہ جلد تر اوس سے ہلاک ہوجائیگا وہ یہہ ہے کہ قدرے زہر ہلاہل مجکو دے کہ اوسکو نیل مین ملا کے اور حجرہ مین کنیز کے جا کے ایک خال اوس نیل سے اوسکے سیب ذقن پر بنا دون جبکہ بادشاہ حالت مستی مین اوسپر منھ رکھیگا فی الفور ہلاک ہوجائیگا اور تو اس رنج سے فراغت پائیگی خاتون اس بات سے خوشی ہوئی اور زہر ہلاہل اوسی منگا دیا مشاطہ نے اوسیطرح کہ ذکر اوسکا ہوچکا نیل کو ملا کے کنیز کے پاس گئی اور حالت آرایش مین اپنی سیاہ کالسی خال اوسکی ذقن پر بنا آئی بادشاہ کا ایک غلام تھا کہ حرم سرا مین محرمیت رکہتا تھا اقتضا رایش پردہ خاتون اور مشاطہ کے کلام کو سنتا تھا اور مشاطہ کا جانا کنیز کے پاس اور اوسکے زنخدان پر خال کا بنانا دیکھتا تھا داعیہ وفاداری اور حق گذاری اوسی ابہر لایا کہ کنیز اور بادشاہ کو اصل السی خبر دے لیکن کسیطرح فرصت نہ پائی اور اون تک پہنچ نہ سکا آخر بادشاہ بستر کنیز پر حالت مستی مین سو گیا غلام پر شفقت حق شناس غالب ہوئی آہستہ آہستہ سرہانے کنیز کے آکر گوشہ آستین سے اثر نیل کا اوسکی ذقن سے پاک کرنے لگا کہ اسی حالتمین بادشاہ بیدار ہوا دیکھا کہ غلام نے ہاتھہ زنخدان کنیز پر دراز کیا ہے حرارت حمیت بادشاہ کو غضب پر لائی اور تلوار لیکر غلام کے مارنیکا قصد کیا غلام خلوت سے باہر بھاگا بادشاہ اوسکے پیچھے تلوار کھینچے نکل آیا وہی متعمد خاص دروازہ پر کھڑا تھا جبکہ بادشاہ کو غضبناک دیکھا ایک دفعہ بادشاہ کو دکھا یا در یا خشم بادشاہ موج زنی سے موقوف ہوا دوسری دفعہ دکھایا اسپر بھی آتش تہہ نے تسکین نہ پائی جبکہ تیسری دفعہ دیکھا تو بادشاہ کو نہ ہوش مین آیا اور شربت ناگوار غضب کے گھونٹ پینے لگا جبکہ آتش غضب نے تسکین ہوئی غلام کو بلا کے کہا کہ یہ بے ادبی کس راہ سے تو نے کی سچ بیان کر غلام نے حال موبمو بیان کیا بادشاہ نے ملکہ کو بلایا اور اوسکی تفتیش مین مبالغہ کیا ملکہ نے انکار کیا اور کہا کہ غلام جھوٹھ کہتا ہے مینے بار ہا دیکھا ہے کہ یہ فاجر اوس کنیز سے افعال کی مانند اکثر کام کیا کرتا تھا اور مین شرم کے مارے اور اس اندیشے سے اسکے ظاہر کرنیمین جرأت نکرتی تھی کہ گمان گلہ کا یہ رشک کے سبب سے تہمت کرتی ہے الحمد للہ کہ بادشاہ نے آنکھ اپنی سے دیکھ لیا اب اس مفسد کے قتل کرنیمین توقف کرنا سیاست سلطانی کو زیان رکہتا ہے اور غفلت جبکہ موقع پر واقع ہو تو وہ مراتب علم سے بہتر ہے **بیت** حاکز بہر خلق نباید بہ دگر پیاستی تینگ آید بادشاہ نے غلام کیطرف دیکھا غلام نے عرض کیا کہ ای بادشاہ کامران اور عیش باان زبان ممکن ہے کہ اتنا سا تقیہ اس نیل کا مشاطہ کی بیاض مین

Marfat.com

سوداگر نے حضور اسیدم پادشاہ اوسے طلب فرمائیے تو یہ شبہہ زائل ہوجائے پادشاہ نے اوسیدم مشاطہ کو مع ڈبیا
طلب کیا اور قدرے نیل کہ اوسمین باقی تہا اوسمین سے ایک کتے کو تہوڑا سا کہلایا بس اُدھر کہانا اور ادھر مرنا اوسکا جبکہ
حقیقت حال پادشاہ پر منکشف ہوئی ملکہ کو قید اور مشاطہ کو قتل اور غلام کو آزاد کیا اور سرداری ایک مملکت کی اوس غلام کے
سپرد کی اور اوس پادشاہ نے جو حلم کیا تو مضرت مشاطہ سے بچ رہا اور برکت بردباری اوسکی بیگناہی نے کچہ ضرر نہ پہنچایا اور
اتنا بڑا بہید اوسپر ظاہر ہوگیا اور دوست اور دشمن کہل گئے اور یہ مثل اسواسطے عرض کی ہے کہ پادشاہونکو کسی کام مین
تعجیل نہ چاہیے کیونکہ **نظم لمولفہ** حکم سلطان برنگ آتش و آب ٭ دم مین کردی خراب عالم کو ٭ حکم مین شہ نہ اضطراب کرے ٭ کہ نہو
اضطراب عالم کو ٭ پادشاہ نے کہا کہ مجہسے واقعی اس حکم مین غصہ کے سبب سے خطا ہوئی پر تجہے از راہ خیرخواہی یہ لازم تھا کہ اوسے
بجا رکہتا بلکہ یہ بات تجہسے بہت تعجب کی ہوئی کہ ایسی شخص بے نظیر کو ایک ہی حکم مین ہلاک کیا اور نہ تامل کیا اور نہ
مجہسے کچہہ کہا وزیر نے عرض کیا کہ پادشاہ کو ایک عورت کیواسطے اتنی فکر نچاہیے اور لوگ کہ حرم سراے پادشاہی ہین ہین
اونکی صحبت سے باز رہیے **بیت** گر سر برفت نارون ہست ٭ ور لالہ نماند یاسمن ہست ٭ پادشاہ کو فحوای کلام وزیر سے انکشاف ہوا
کہ ایران دخت مقرر قتل ہوگئی آہ سرد دل پُر درد سے بر لایا اور گرداب اندوہ مین زیادہ تر مبتلا ہوا اور یہ اشعار مولف ذکر پر شیانی کے
ابیات بہلا ہو خاک میری زیست جب جدا ہوجائے ٭ انیس جان و دل آرام و نکتہ دان افسوس ٭ ملایا خاک مین اُس رشک ماہ تابان کو
زمین پہ گر پڑا کیوں نہ آسمان افسوس ٭ اور یہ کہتا تہا کہ صد افسوس وہ رونق گلزار گل کے مانند تہوڑی سی زندگی رکہتی تھی ۔
اور دریغ ہے کہ وہ نہال ریاض کامرانی آفت خزان سے بغیر لیے برگ و نوا ہوگیا پھر منہ طرف وزیر کے کیا کہ مین سخت اندوہناک ہون
ایران دخت کی ہلاکت سے وزیر نے کہا کہ تین شخص ہمیشہ اسیر اندوہ اور بستہ بند غم رہتے ہین ایک وہ کہ بدکاری پر ہمیشہ مصروف
رہے دوسرے وہ کہ حالت قدرت مین نیکوکاری اختیار نکرے اور تیسرے وہ کہ بغیر خوب سمجہے کام کرے اور انجام پر نگاہ نکرے تو
ضرور ندامت کہینچیگا پادشاہ نے کہا کہ ای بلار تو نے خون ایران دخت مین کیون توقف نکیا بس تیری فہمید باطل نے اوسکو
ہلاک کیا وزیر نے عرض کیا کہ تین شخص کی فہمید باطل ہے ایک وہ کہ جامہ سپید پہنکے شیشہ گری کرے کہ کپڑے بہہ سپید رہ سکے
دوسرے گازر کہ لباس مکلف پہنکے پانی مین کہڑا ہوکے کپڑے دہوئے اور تیسرے جو سوداگر کہ زن خوبصورت پائے
دراوسے وطن مین تنہا چہوڑکے دور دست اختیار کرے اور مین نے خونین ملکہ کے سعی نہین کی ہے بلکہ فرمان پادشاہ کا بجا لایا ہون
سبات مین میری طرف ملامت عاید نہین ہوتی ہے وہ شخص کہ اوسکی نظر عواقب امور مین محیط نہو اور ایسی موقع پر سرانجام
بے ملاحظہ نکرے اور نکر صائب سے تدبیر نفرمائے اُسکا یہی حال ہوتا ہے **بیت** مثل شہاپستی کہ نے از رو خرد کرد ٭ دراز خرد لو خیزد رخی بنمود سے ٭
دشاہ نے کہا کہ اس بات سے درگذرا اور اوسکی فکر کرکہ جسکے فراق نے مجہے اندوہگین کر رکھا ہے وزیر نے کہا کہ دست تدارک کا امر سے کوتاہ ہے

Marfat.com

نہ پہنچیگا اور اس تعجیل مین پشیمانی کچہہ فائدہ نکریگی اور ایسی موقع مین جو کوئی کہ غرض کرے اور وہ کام کہ ندامت اسمین نفع ندے
اوسپر عمل کرے اوسی وہ پہنچتا ہے کہ جو اُس کبوتر کو پہنچا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت کبوتر** کہا کہتے
ہین کہ ایک کبوتر کے جوڑے نے اوّل تابستان مین کچہہ دانے زمستان کیواسطے ذخیرہ کیئے تھے اور وہ دانے از بسکہ نمی رکھتے تھے
جبکہ گرمی آخر ہوئی اور وہ دانے حرارت سے خشک ہوگئے جو کہ اوّل مین آمادہ نظر آتے تھے اب کم نظر آنے لگے اور کبوتر اس عرصہ مین غائب
تھا جبکہ آشیانہ مین پھر آیا اور اون دانونکو تھوڑا سا پایا اپنی مادہ کو ملامت کیا اور کہا کہ یہ دانے ہمنے قوت زمستانی کیواسطے فراہم
کیئے تھے کہ جب شدت سرمایہ مین برفباری کے سبب سے صحرا مین دانہ نرہیگا تو ہم اُس سے اپنی اوقات گزاری کرینگے اسوقت
کہ کوہ و دشت مین دانہ بہت ہی تونے کسواسطے اِس ذخیرہ کو کھا ڈالا اور طریق احتیاط کو ملحوظ نرکھا کیا تونے یہ بیت نہین سُنی
تھی کہ **بیت** کنون کہ برگ نوئیت ہست جہد کن بذخیرہ * بنہ از بہر بینوائی خویش * مادہ نے جوابدیا کہ مینے ان دانون
مین سے ایک دانا بھی نہیں کھایا ہی کبوتر جو دانے کم دیکھتا تھا باور نکرتا تھا اور اُسے مارتا تھا آخر کار وہ بتنگ ہوکر چلی گئی جبکہ فصل
جاڑونکی آئی اور برفباری ہونے لگی اور رطوبت در و دیوار مین ظاہر ہوئی اور دانے نم ہوکے پھر زیادہ نظر آنے لگے اُسوقت
کبوتر سمجھا کہ سبب دانونکے کم ہونیکا گرمی اور خشکی تھی کبوتری نے نہین کھائے تھے بعد اسکے پشیمان ہوکر گریہ و زاری کرتا تھا اور کہتا تھا
کہ جدائی دوست کی بھی بہت سخت چیز ہے فائدہ اس مثل سے یہ ہی کہ مرد عاقل کام مین شتابی نکرے تا مانند کبوتر کے سوز جدائی
مین مبتلا نہو بادشاہ نے کہا کہ اگر مینے قول مین جلدی کی تو تونے فعل مین جلدی کی اور مجھے اس رنج مین ڈالا یہ کہا اور یہ شعر
مؤلف کا پڑھا **بیت** بتنگ ایسا غم فرقت سے ہون اے طرفہ ہی مرتا * بتادینی قضا گر گھاٹ مجکو تیغ قاتل کا * وزیر نے
کہا کہ تین شخص اپنے آپ کو رنج مین ڈالتے ہین ایک وہ کہ لڑائی مین اپنے ذات سے غافل ہو اور چپ و راست کی خبر نرکھے وہ آخر زخم کاری
اوٹھاتا ہے دوسرے وہ کہ وارث نہین رکھتا ہے اور مال حرام کا جمع کرتا ہی وہ مال تاراج حوادث سے برباد ہوجاتا ہے اور
وبال اُسکی گردن پر علے الدوام باقی رہتا ہے تیسرے پیر مرد کہ عورت نوجوان نکاح کو نکاح مین لاتا ہے اور اُسپر فریفتہ ہوتا ہی
اور وہ عورت ہر روز اُسکی موت خدا سے مانگتی ہے بادشاہ نے کہا کہ اس امر سے نافہمی تیری بہت ثابت ہوتی ہے وزیر نے
کہا کہ نافہمی دو قسم کے لوگونکی حرکات و سکنات سے ظاہر ہوتی ہی ایک وہ کہ اپنا مال دوسرے کے پاس امانت رکھتے ہین اور امتحان اُسکی
دیانت کا پہلے نہین کرلیتے دوسرے وہ کہ اپنی اور دشمن کے قضیے مین احمق کو وکیل اور حاکم کرتے ہین اور مینے اس کام مین نافہمی
نہین کی ہی نہایت یہ ہے کہ متابعت حکم بادشاہ مین دیر نہین کی ہے بادشاہ نے کہا کہ مجھے ایران دخت کا بہت غم ہی
وزیر نے کہا کہ پانچ عورتون کیواسطے غم کرنا روا ہی ایک وہ کہ اصل کریم اور ذات شریف اور جمال زیبا اور عقب کامل رکھتی ہو
دوسرے وہ کہ دانا اور بردبار اور مخلص اور یکدل ہو تیسرے وہ کہ ہر کام مین نصیحت کرے اور خفگی کیوقت بھی مشفق اور

شفیق امین ہے اور چوتھے وہ کہ نیک اور بد اور خیر وشر مین موافقت اور متابعت کو شعار اپنا کرے پانچوین وہ کہ خجستہ فال اور مبارک نفس اور اپنے شوہر کے حق مین نیک قدم ہو اور ایران دخت ان سب صفتون سے آراستہ تہی ختم کرنا اوسکے واسطے بیجا ہے اور بادشاہ اوسکی اسلیے جتنا اظہار ملال کرے لائق ہے کیونکہ بے یار وفادار نہ عمر سے لذت ہی اور نہ زندگانی سی راحت بادشاہ نے کہا کہ ای بلار تو گفتگو مین دلیری اور سرکنایہ مین حد ادب سے تجاوز کرتا ہی مین ایسا دیکھتا ہون کہ تجھسی دوری کرنا پڑا لازم وزیر نے کہا کہ تین شخصون سے دوری بہتر ہے ایک وہ کہ نیکی اور بدی اوسکی نزدیک یکسان ہو اور ثواب اور عذاب اور خدمتگزاری کو نالو سمجھتا ہو دوسرے وہ شخص کہ ظاہر کو ملاہی سے اور باطن کو مناہی سے پاک نرکہے بادشاہ نے کہا کہ مین تیری آنکھون مین حقیر نظر آتا ہون کہ ایسی بے ادبی کے کلام کرتا ہی وزیر نے کہا تین گروہ بزرگونکی آنکھون مین ہمیشہ حقیر نظر آتے ہین اول بندہ گستاخ کہ ہمیشہ آقا کے ساتھ ہمنشین ہو اور خواجہ بہی گاہ گاہ اوس سے ہزل کہے اور فحش دوست بہی ہو دوسرے مرد خائن کہ خواجہ کے مال کی مختاری پائی اور اس مال مین خیانت کثیر کرے کہ چند مدت مین آقا سے بہی زیادہ مالدار ہو جائے اور اس مال پر نازش کرے اور آقا سے آپکو بہتر جانے تیسرے وہ بندہ کہ بغیر استحقاق کے محل اعتماد آقا کا ہو جائے اور خواجہ کے اسرار پر مطلع ہو کر زیادہ حد سے تجاوز کرے بادشاہ نے کہا کہ تو ناآزمودہ بہتر تہا اور مینے تجھے آزمایا یہ ہنر کیا وزیر نے جواب دیا کہ آٹھ شخصونکو آزمانا چاہیئے مگر آٹھ جگہ پر آزمائی تو مضائقہ نہین ہے ایک یہ کہ مرد شجاع کو جنگ مین اور مزارع کو زراعت مین اور بزرگون اور رئیسونکو وقت غضب کے اور سوداگر کو وقت حساب کے اور صاحب دولت کو وقت حاجت کے اور مرد اصیل اور اشراف کو وقت نکبت کے اور زاہد کو کوشش ثواب آخرت مین اور عالم کو تقریر اور مباحثہ کیوقت غرضکہ بادشاہ کلام لینت سے جتنا پیش آتا وزیر جواب اسکا تیغ آبدار سی تیز تر دیتا تہا اور حدت جواب اسکی مانند شمشیر تیز کی گلوی شاہ پر اترتی تہی اور بادشاہ حلم اور تحمل کر کے اس زہراب ناگوار کو نوش فرماتا تہا

رباعی

تحمل کند ہر کرا عقل ہست ۔ بد نہ غضلے کہ خشمش کند زیر دست ۔ تحمل چو زہرت نماید نخست ۔ ولے شہد گردد چو در طبع درست ۔

جبکہ وزیر نے دیکھا کہ بے ادبی مبری اور تحمل بادشاہ کا حد سے در گذرا اسکے بعد وزیر نے زبان ثنا کہولی اور کہا کہ سایۂ دولت ظل اللہ مفارق اہل عالم پر پایندہ رہے اور آفتاب ابہت اوج شرف و رزوت و عظمت سے تابندہ کہ مین طریقہ بے ادبی مین جرأت کرتا تہا اور امتحان ذات ستودہ صفات کیواسطے اور عالی ہمتی کی تصدیق کیلیئے اقدام کرتا تہا اور دمبدم پہونچتا ایسی موقع مین کہ ایسا اتفاق کمتر ہوتا ہے مبلغ حلم اور بردباری اور در گزر شاہنشاہی کو بہ کلی دریافت کرون الا کیا طاقت کہ غلام ناچیز حرف بے ادبی کا تاجدار عالم سے زبان پر لاتا بارے المنة للہ اگر خرد چراغ دانش ہاتھ مین لیکے شبیہ شہریار کو ڈہونڈے تو زنہار اس عالم مین نہ دیکھے سبحان اللہ کیا ذات پاک ہی حلم اور تمکنت سے آراستہ اور کیا نفس نفیس ہے تربیت صبر و وقار سے پیراستہ بزرگی ایسی ذات بابرکات کیواسطے زیبا ہے اور بزرگوارد اور

Marfat.com

تاجداری الٰہی ہے ذات قدسی صفات کے لئے سزاوار ہی بادشاہ نے کہا کہ ای بلا تو خوب جانتا ہی کہ مینے بنای سلطنت مرحمت اور رافت پہ رکھی ہے اور بنیاد شہریاری شفقت اور کم آزاری پہ قایم کی ہے اور کبھی اُس گروہ کی تادیب واسطے کہ از راہ تمرد اختیار کرتے ہیں اور بمقام معارضہ اور موازنے میں قدم رکھتے ہیں تو کوئی اشارت مصلحۃً کر دیتا ہوں کہ وہ آداب جہانداری اور تمہید قواعد شہریاری کے واسطے ضرور اور لازم ہوتی ہی ورنہ دریاے ہمت ہمارا ایسی باتوں پر موج خشم کو کب اُٹھنی دیتا ہے قطعہ

ہیں نہیں خاک ہوا خوار کری جو دُر دُرد * ہیں نہیں آگ جو پہنچے مجھے پانی ضرر * نہیں سیماب جو ہو آگ سی مجکو پرہیز * میں نہیں آب مکدر جو کرے خاکسنر * مگر میں حکم قتل ایران دخت میں کثرت غضب سے بے اختیار تھا جیسا کہ اسپ تیز رو عراقی سکندری بھی کھا جاتا ہے مگر یہ عادت اُسکی نہیں ہوتی ہے وزیر نے کہا کہ اسطرح حکم نادر ہی اور النَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ مشہور ہے لیکن کسی تاریخ میں دیکھا نہیں ہے کہ بادشاہ کامگار اور رئیس صاحب اقتدار با شمشیر براں در حکمران مسند حکومت پر بیٹھا ہو اور غلام گنہگار روبرو کھڑا ہو کلام بے ادبی کے ایسی بے محابا کرے اور وہ حلم عظیم اور عفو عمیم سے درگذر فرمائے بادشاہ نے کہا کہ جب گنہگار اور فرمانبردار اپنے گناہ کا قائل ہو اور اعتراف کرے تو اس صورت میں مرد کریم کو قبول عذر سے چارہ نہیں ہوتا ہی اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وزیر نے کہا کہ میں اپنے گناہ کا معترف ہوں اور بڑا گناہ یہ ہے کہ بادشاہ عالیجاہ کے حکم میں تاخیر کی مینے یعنے ایران دخت کے قتل میں تاخیر جائز رکھی معہذا اس گناہ کے ہوتے کہ قتل ایران دخت میں کیوں تعجیل نہ کی مینے اپنے کو زندہ در گور جانتا ہوں اب جو حکم کہ بادشاہ کا ہو اوسکا سزاوار ہوں۔ جب بادشاہ نے مژدہ ایران دخت کی حیات کا سُنا فرحت بے اندازہ حاصل ہوئی اور شکر پروردگار بہزار زبان سے کرنے لگا اور سجدات شکر الٰہی غیر متناہی ادا کئے اور نعرہ شادی سپہر برین تک پہنچایا اور کہا کہ میں بھی سخت متحیر تھا کہ تیرا کلام سراسر قتل پر ایران دخت کے دلالت کرتا تھا اور تیری فراست اور کیاست سے یقین کامل تھا کہ تو ایسے کام میں ضرور توقف کریگا کہ تجسے زیادہ میرا کوئی مزاج داں نہیں ہے کہ میں شدت سوز غضب میں یہ حکم دے بیٹھا تھا ورنہ ایران دخت تو میرے لوازم اسباب زندگانی سے ہے وزیر نے کہا کہ تکرار حجت میری اسواسطے تھی کہ حقیقت مزاج بادشاہ کو بواقعی دریافت کروں کہ حضرت اوس حکم سے نادم ہیں یا نہیں اگر بادشاہ کے مزاج کو اوسیطرح سے مُصر پاتا تو قتل ایران دخت میں اختیار باقی تھا پھر کچھ تاخیر نکرتا جبکہ سمجھا میں کہ خاطر مبارک اوسکی بقا پر مائل ہے اسلئے گناہ اپنا اظہار کیا مینے بادشاہ نے کہا کہ رسائی تیری فہم کی انتہا رتبہ آج مجھے متحقق ہوئی اور آج سے خوب سمجھا ہوں کہ تجسے زیادہ دانا اور حکیم دانا دل کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا اس خدمت بے پایاں کا ثمرہ تجھے جلد پہنچیگا اب جا اور ایران دخت سے میری طرف سے معذرت کر کے التماس کر کہ شکوہ اور غصہ اپنی کم کرے اور عذر میرا قبول کر کے تشریف لائے اور اپنے شربت وصال سے جان تازہ مجھے بخشے اور یہ اشعار مولف کے میری طرف سے پڑھیو ابیات ایک عوش آتی

Marfat.com

نہیں تیرے بغیر ٭ لاکھ شکلیں لکو دکھلاتے ہیں ہم ٭ ہجر میں جز غم نکہایا ہمنے کچھ ٭ یار کھانیکی قسم کھاتے ہیں ہم ٭ آتش غم سے تیرے خورشید رو ٭ شمع سان اب تو جلے جاتے ہیں ہم ٭ ہجر کی شب ہمکو نیند آتی نہیں ٭ زلف شبگوں کی قسم کھاتے ہیں ہم ٭ بلار وزیر ایران دخت کے پاس آیا اور اشارت نجات اور بشارت حیات پہنچائی ایران دخت بجز دایہ کے وزیر پادشاہ کے پاس چلے آئے اور شرط بندگی و آداب بجالائی اور ہزار زبان سے بعد اظہار قصور منت داری اور شکر گذاری ادا کی پادشاہ نے کہا کہ یہ احسان بلار کا ہے کہ وہ شرط دانشمندی بجالایا اور اس حکم میں تامل کیا ورنہ ہم نے تو آپ اپنے گلے پر چھری پھیر چکا تھا وزیر نے کہا کہ حکم اور رافت خسروانہ اور فرط کرم شاہنشاہی پر مجھے وثوق تمام تھا اس سبب سے یہ توقف ہوا تھا والا غلام کو حکم ہونے میں کیا مجال تامل تھی پادشاہ نے کہا کہ ای بلار دل قوی رکھ کہ تیرا ہاتھ میرے مملکت میں کشادہ ہے اور تیرے حکم نے میرے حکم سے برابری پائی جو کچھ کہیگا یا کریگا اسمیں اغماض نہ پائیگا بلار نے کہا کہ پہلے احسان پادشاہ کے اتنے ہیں کہ اگر ہزار سال شکر اونکا کیا کروں تو ایک منت کا بھی شکر ادا نہ ہوسکیگا اور یہ اشعار مولف کے حسب حال ہیں **اشعار** گر سو ہوں ! ہیں میری مثل گل صد برگ ٭ ہو شکر نہ تیرے گل احساں کے برابر ٭ گویا کی زباں ہی تیرے اوصاف میں قاصر ٭ ہے گرچہ سخندانی میں حساں کے برابر ٭ لیکن غلام کی اتنی عرض ہے کہ ایسے کاموں میں شہریار تعجیل نہ فرمایا کریں تا صفای عاقبت کدورت ندامت سے سالم رہے پادشاہ نے کہا کہ اس نصیحت کو سمع قبول سے سنا ہے اور آیندہ بغیر مشورے کے کسی امر میں جرات نکرونگا اسکے بعد وزیر اور ایران دخت کو خلعت گرانبہا سے سرفراز کیا اور آپ کلبہ مفارقت سے کلبہ مواصلت میں تشریف لایا اور مجلس طرب کو آراستہ کیا ساقی زیبا رو ساغر زریں سے صاف دوستونکی کام دہن میں ڈالتا تھا اور باغبان گلشن نشاط نہال سرور کو جویبار مستی سے آب دیتا تھا **بیت** جندا بادہ نشاط انگیز ٭ بازاعیش و عشرت تیز ٭ مطرب خوش آواز آہنگ نوای رود و ساز سے مرغ دل کو اہتزاز میں لاتا تہا اور نغمات دل آویز عیش و شادمانی کیطرف ہر دم تاکید ترغیب کرتی تھی اور آہنگ عود بلبل ہزار داستان کیطرح نغمہ سرائی کر رہی تھی اور نالہای دلکش چنگ آئینہ سینہ سے زنگ غم کو دور کرتی تھی **ابیات مولف** مطرب نے زہرہ خوش گو ٭ ساقی مانند ماہ خوشرو ٭ وہ نغمہ کہ تن میں جس سے جان آئے ٭ وہ مے کہ بدن میں جس سے جان آئے ٭ نغمہ دم عیسی کی مانند ہے ٭ آب حیات سے بھی وہ چند ہے ٭ وہ مے کہ پلا ہے دل ہا پائے وہ بادہ بدن میں جس سے جان آئے ٭ غرضکہ وہ تمام روز عیش و عشرت میں بسر کیا جبکہ دوسرا دن ہوا پادشاہ برآمد ہو کے تخت عدالت پر بیٹھا اور دربار عام کیا اوسوقت بلار وزیر نے اصالتًا اپنی طرف سے اور وکالتًا پادشاہ کے عزیز دل اور متعلقوں کی جانب سے براہمہ کی فتنہ انگیزی کی داد چاہی اور کہا کہ ان بیگناہوں کی خون ریزی کے واسطے تعبیر خواب کی جو ان مفسدوں نے تجویز کی تھی پادشاہ خدا شناس پر واجب ہے کہ اس کا انصاف فرمائے پادشاہ نے حکم کیا کہ حکیم کاریدو نکو

Marfat.com

باعزاز تمام لائین جبکہ حکیم حاضر ہوا حکم اس قضیئے کا حکیم کو کیا حکیم نے حکم دیا کہ ایضونکو دار پر کہینچو اور باقیون کو ہاتہیونکے پانوؤکے پامال کرو اور کہا کہ سزا خاینون اور بداندیشونکی یہی ہے **رباعی مؤلف** آسمانکی جو تعدّی سے جہان گردشین ہے ٭ راندن اسکے عوض مین آسمان گردش مین ہے ٭ بہر خونریزی کیا کرتی ہے تلوار ونکو تیز ٭ انتقام اسکا جو ہے ہر دم زمانہ گردش مین ہے ٭ جبکہ یہ حال برا ہمہ کا ہوا پادشاہ نے حکومت تمام مملکت کی وزیر کو سپرد کی اور ایران دخت کیساتھ عشرت مین بیٹھ کے تمام عمر بسر کی اور اس بیت کو اکثر تکرار کرتا تھا **بیت** شب عشرت غنیمت دان و داد خوشدلی بستان ٭ کہ در عالم کسے احوال فردا را نمی داند ٭ یہ ہے داستان حلم اور ثبات کی اور ترجیح اسکی بہت اخلاق سے اور فائدہ اس بیان سے سننے والون کو یہ ہے کہ نصیحت علماء اور حکماء کو ہر حال مین اپنا دمساز کرین اور بنائے کار دنیا و دین کو قانون حکمت اور قاعدہ گیاست پر رکہین اور تعجیل اور سبک وضعی سے منحرف ہو کے وفاداری اور بُردباری کی جانب میل کرین اور جس سے کہ عنایت ربانی سے اختصاص ہو ہر آئینہ تاج تواضع سے ماروسکا سرفرازی پائیگا کیونکہ تواضع اور حلم سے دشمن بہی دوست بنجاتے ہین بلکہ دوست مرتبہ اقربا سے زیادہ تر ہو جاتے ہین **قطعہ لمؤلفہ** اگر ہو حلم سے تیرا سبہی کاربنو تو سب اغیار ہو جائین ترے یار ٭ برائی تو کریگا گر کسی سے ٭ مقرر تجکو بہی پہنچیگا آزار

باب تیرہوان قول غدار اور خیانت شعار سے ملوک کے اجتناب کو نبیان کرتے

جبکہ دابشلیم نے یہ داستان حکیم بیدپا سے سُنی ٭ بہت ثنا کی اور کہا کہ میری عقل نے تیرے فیض بیان سے روشنی پائی اور حل مشکل کے طاقت میرے ادراک کو حاصل ہوئی اور سُنی صفت علم و بردباری کی اور دریافت کی مضرت خفت اور سبکساری کی اور معلوم کی فضیلت ثبات اور وفاداری کی اور بہت سے منافع اوسکے ضمن مین بسبب حکایات اخلاق پادشاہونکی واضح ہوئی اب بیان فرما یہ داستان کہ پادشاہ شخص امین اور معتمد کے ملازم رکہنی مین کیا کرے اور یہ بیان فرما کہ کون گروہ قدر تعلیم اور پرورش کے خوب جانتا ہے اور شکر نعمت کو کامل وجہ سے ادا کرتا ہے **بیت لمؤلفہ** حکیم کہین نیک و بد آزما ٭ ہوا اسطرح سے وہ دستان سرا کہ ای پادشاہ جو تحفہ دولت کہ کارخانہ نصر من اللہ وفتح قریب سے ظہور پکڑے اور جو عطیہ سعادت کہ منصہ وما النصر الا من عند اللہ پر جلوہ دکھاے جناب سلطنت قباب کے واسطے مخصوص ہیجو اور یہ اشعار مولف کے پڑہے **نظم** جبتک کہ دہوے شبنم گلزار سحر ٭ رخسار لالہ و گل نسرین و ارغوان ٭ گلزار جاہ و دولت و حشمت ترا رہے ٭ یا رب بزرنگ گلشن فردوس بیخزان ٭ اور قوی تر رکن اسکا کہ جو پادشاہ نے فرمایا یہی جاننا اہل ہنر کا ہے اور پادشاہ کو چاہیے کہ انقدانی ملازمونکا بواقعی ممکنات نخاسیر آزمایش کرے اور عیار عقل سے لفیمت اور اخلاص ہر ایک کا بخوبی دریافت فرمائے اور حقیقت حال اونکی بواقعی معلوم کرے اسکے بعد اعتماد اونکی پرہیزگاری و دینداری اور صلاحیت اور دیانت کے لائق کرتا ہے کیونکہ سرمایہ خدمت

Marfat.com

سلاطین راستی ہی اور راستی بغیر خدا ترسی اور دیانت کے اسکو وجود نہین پکڑتی ہی اور دہشت دانشورونکا خوف اور خشیت ہے
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور جو ملازم پادشاہ کا کہ خدا ترس ہو بیشک پادشاہ کے اعتماد کے لایق ہوتا ہی اور عیب کو
بہی امید واری ایسی ہی شخص سی ہوتی ہے اسواسطے حکیم سخندان سعدی علیہ الرحمۃ نے یہ مضمون نظم کیا ہی **نظم** خدا ترس را
برعیت گمار کہ معمار ملک است پرہیزگار بد وزیر از خدا باید اندیشناک نہ از خوف سلطان و بیم ہلاک اور جو شخص کہ وابستہ دروغگوئی ہے
سانپ کی مانند قول و فعل اسکا زہرناک ہی پس ایسے شخص کو محرم اسرار نہ کرنا چاہیئے اور اسرار ملک و مال مین مجال مداخلت اسی زنہار نہ دیکہ ایسی
شخص سے بہت خلل پیدا ہوتے ہین اور اثر اسکے ضرر کا بہت دنون مین ظاہر ہوتا ہی **بیت سعدی** حکومت بمردان بد و ناسزاست
کہ از دوست او دست یار خداست پسر افلاطون ذی شلیم نے کہا کہ یہ بات تفصیل کی محتاج ہے کیونکہ مردم فرومایہ صفت نیک سی بظاہر آراستہ ہوتے
ہین اور آخر کو حال اونکا کہلتا ہے اور ایسا شخص رئیس کی ندامت کا باعث ہوتا ہی **بیت** ناپاک اصل اگرچہ در اول وفا کند در آخر ازان
بگردد و عزم جفا کند برہمن نے کہا کہ تفصیل اسکی یہ ہے کہ رئیس کے خدمتگزار کو تین صفتین لازم ہین پہلے امانت کہ مردین پسندیدہ
خلایق اور خلق ہوتا ہی اور محرمیت اسرار ایسی ہی شخص کو سزاوار ہی دوسرے راستی کہ صفت اسکی سعدی علیہ الرحمۃ نے دوہی مصرعون میں ادا کی ہے
بیت راستی موجب رضاے خداست کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے الصدق ینجی
والکذب یہلک اور دروغگوئی عیب عظیم ہے پادشاہونکو دروغگوئی سے احتراز فرض ہے تیسرے اصل پاک اور ہمت عالی
رکہتا ہو کہ مرد شریف راہ بیوفائی مین قدم نہین رکہتا ہی اور فرومایہ اور بے ہمت انعام و احسان کی قدر نہین جانتا ہی اور بلکہ جدہر کو ہوا
پہری دیکہیگا اودہر ہی پہر جائیگا اور مطلق شرم نکریگا **بیت** در طریق دوستی ثابت قدم چون کوہ باش نی چون صبا تا چند ہر دم ہر
کوئے دگر باش پادشاہ کو چاہیئے کہ ملازمونکی نیک اخلاقی پر نگاہ رکہے اور اونکی عقل کا حال دریافت کرتا رہے کہ خوبی
اس گروہ کی دانش سے ہے لیکن امتیاز دانش کا اتنا خیال مین رکہے کہ عاقل دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ ہے کہ رائے جسکی
ہر حال مین صلاح اور رفاہ کیطرف مایل ہے اور دوسرے وہ کہ انتقال ذہن سے دور دور پہنچتا ہی مگر بیشتر مد نظر اسکی فساد
کیجانب رہتی ہے تو لازم ہے کہ اس مفسد کو کبہی غافل نہ جانے کہ انجام مفسد کی رائے کا کبہی بخیر نہین ہوتا ہی اس سے اجتناب واجب ہے اور
عاقل وہی ہے جو سلیم الطبع ہی پس اسی کو اختیار کرے کہ انجام اسکی رای کا بخیر ہوتا ہے پس جو کوئی کہ اس صفت سے موصوف ہو پادشاہ اسکی
پرورش اور عزت افزائی مین اہتمام رکہے اور آہستگی اور تدریج سے مراتب تقرب کو پہنچائے تا حرمت اور ہیبت اسکی سب کے دلون مین
رفتہ رفتہ متمکن ہوتی جائے حکما نے لکہا ہے کہ رئیس چاکرونکی تربیت مین طبیب حاذق کی مانند ہو جبتک حال بیماری اور مدت
ملال اور کیفیت علت اور اسکی اسباب اور علامات کو انکشاف تمام اور استفسار تمام سے دریافت نہین کرتا ہی اور تا کلیات اور جزئیات
عوارض اور دلایل نبض و قارورہ پر وقوف کامل اور شعور شامل حاصل نہین رکہتا ہے تب تک اسکی معالجے مین شروع نہین کرتا ہے

Marfat.com

اسی طرح بادشاہ کو بھی چاہیئے کہ چاکرونکے حال کا تعرف از جزئی و کلی جب تک حاصل کرے اور اندازہ کر دار و مقدار گفتار
اور طریقہ ہنجار اور سلیقہ کار و بار ہر ایک کا خوب پہچان نہ لے تب تک عادۃ تربیت اور پرورش نکرے اور بے سمجھے کسی پر اعتماد
راہ راست
نکرے نا بادت حسرت اور ندامت منہو اور اصل اللباب یہ ہے کہ ملازم رئیس کا ایسا امین اور کاردان ہو کہ ملک و مال اور رعیت
سپاہ بسبب اوسکے صیانت کی جمیع اضرار و اشرار سے محفوظ رہیں اگر مقرب رئیس کا بدنفس ہے اور اُسکی بات رئیس کے نزدیک مقبول ہی تو
ممکن نہیں ہے کہ بیگناہ معرض تلف اور ضیق میں پڑیں اور باعث بدنامی اور خرابی عاقبت رئیس کے واسطے ہو اور اُس کلات کے مانند حکایت
زرگر اور سیاح کی بہت چسپاں ہے رائے داشلیم نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت زرگر و سیاح** برہمن نے کہا کہ ملک
حلب میں بادشاہ نامدار تھا اکثر سلاطین اوسی خراج و باج دیتے تھے اور بادشاہ کی ایک لڑکی تھی ماہ پیکر مہر طلعت زیبا رو
مشکیں موکہ بوے مشکبار اوسکی مشام عالم کو معطر کر رہی تھی **بیت** غضب چتون عجب مکھڑا قیامت قد و بالا تھا ٭ خدا نے
سر سے لے پاؤں تلک سانچے میں ڈھالا تھا ٭ بادشاہ اُس در بے بہا کو دیدۂ اغیار سے درج عصمت میں نہاں رکھتا تھا
اور مانند گوہر شاہوار صدف ستر و صلاح میں پرورش دیتا تھا ایکدن اُس دختر کیواسطے زیور بنانا منظور ہوا اور ایک زرگر کاریگر
کی احتیاج ہوئی اوسی شہر میں ایک زرگر کہ فنون سنکاری میں یگانہ روزگار تھا بادشاہ نے اوسکی اُستادی کا شہرہ سنکے بلایا
اور طریق زیور سازی کا پوچھنے لگا زرگر زبس ظریف اور شیریں زبان تھا بادشاہ کو کلام اُسکا خوش آیا فرمایا کہ ہمیشہ حاضر رہا کرے
وہ حاضر رہتا تھا اور روز بروز سخنان عجیب اور ہنرہاے غریب سے بادشاہ کو شیفتہ اپنا کرتا تھا اور ساعت بساعت بادشاہ اسکی
عزت افزائی فرماتا جاتا تھا حتی کہ محرم حرم سلطنت ہوا اور شاہزادی کہ آفتاب و ماہتاب بھی اوسکے سر سایہ تک نہ
ہوتی تھی اوسکو بھی پردہ راہ دی اور اُس بادشاہ کا ایک وزیر تھا از بس فہیم و صاحب رای سلیم اور انشاء جہانکشا اوسکی
فتنامہ ہفت اقلیم اور فکر عالم آرا اُسکی حافظ تخت و دیہیم تھی جبکہ وزیر نے دیکھا کہ بادشاہ عزت افزائی میں زرگر کے حد اعتدال سے
تجاوز کرتا ہے اور مبالغہ اوسکے انعام و اکرام کا حد حساب سے گذر گیا محض خیر خواہی سے عرض کیا کہ سلاطین ماسبق نے اہل حرفہ کو مقام
اہل مکنت میں کبھی جگہ نہیں دی ہے ٭ غلام کے خیال میں یوں آتا ہی کہ یہ شخص اصل کریم و نسل پاک سے نہیں ہے کیونکہ اسکی طبیعت ہمیشہ
مردم آزاری اور جفا کاری پر مائل رہتی ہے اور یہ عادت مردم شریف کی نہیں ہوتی ہی ایسے شخص سے رسم وفاداری اور آئین
حق گذاری کی توقع نرکھنا چاہیئے **بیت** ہر کہ از ناکس طمع دارد وفا ٭ از درخت بیدمی جوید ثمر ٭ اور اکثر مشاہدہ کیا ہے
کہ جب شہریار اپنی عادت کے موافق کسیکو کچھ عطا فرماتے ہیں یہ سفلۂ بد اصل یہاں تک ملال کرتا ہی کہ اپنی سٹھانے پر لعنی ہوتا ہے
اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ علامت اراذل کی ہے کہ وہ انعام و اکرام دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے ہیں کہ کوئی کسیکو کچھ دیا یا کسی
طرح کا کرم کرے اسکے مناسب حال شعر ولف کا ہے **بیت** وہ بدنفس سفلہ وہ مردود حق ہی ٭ جو کوئی کسیکا بُرا چاہتا ہی ٭ بلکہ بادشاہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بستانِ حکمت

یعنی

انوار سہیلی اردو

دہلی
فی مطبع جوہر ہند
سنہ ۱۹۰۲ء

Marfat.com